انبیائے کرام، خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور صوفیاء طریقت کی دُنیا سے بے رغبتی اور بے تعلقی پر مشتمل منفرد عربی کتاب

کتاب الزہد

تقویٰ کی حقیقت اور احادیثِ رسول

تالیف
حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی بغدادی

ترجمہ
شاہ محمد چشتی قصوری سیالوی

مکتبہ امام اعظم دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انبیائے کرام، خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور صوفیائے طریقت کی دنیا سے بے رغبتی اور بے تعلقی پر مشتمل منفرد عربی کتاب

الزہد

اردو

تقویٰ کی حقیقت اور احادیث رسول

تالیف

حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی بغدادی

علیہ الرحمۃ والرضوان

ترجمہ

شاہ محمد چشتی قصوری سیالوی

مکتبہ امام اعظم دہلی

۲/۴۲۵- اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶

Mob.: 9958423551,9560054375

E-mail ID : nizamuddinnizami@gmail.com, razavikitabghar@gmail.com

نام کتاب	:	الزہد (تقویٰ کی حقیقت اور احادیث رسول)
مصنف	:	امام احمد بن حنبل شیبانی
مترجم	:	شاہ محمد چشتی قصوری سیالوی
ناشر	:	مکتبہ امام اعظم دہلی
باہتمام	:	محمد امام الدین بستوی
کمپوزنگ	:	کامل احمد نعیمی
تصحیح	:	محمد زبیر قادری
اشاعت اوّل	:	دسمبر 2009ء (ادارہ پیغام القرآن لاہور)
اشاعت اوّل	:	دسمبر 2012ء (مکتبہ امام اعظم دہلی)
تقسیم کار	:	رضوی کتاب گھر دہلی
تعداد اشاعت	:	1100
صفحات	:	
قیمت	:	

ممبئی میں ملنے کا پتہ

● رضوی کتاب گھر، غیبی نگر بھیونڈی مہاراشٹر ● رضوی کتاب گھر وفا کامپلیکس بھیونڈی مہاراشٹر

● عرشی کتاب گھر 244-6-22، پتھر گٹی منڈی میر عالم روڈ، حیدرآباد

مکتبہ امام اعظم دہلی

۴۲۵/۲ - اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

Mob.: 9958423551,9560054375

E-mail ID : nizamuddinnizami@gmail.com, razavikitabghar@gmail.com

عرض ناشر

امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کوفی (۸۰ھ/۱۵۰ھ) امام دار الہجرۃ حضرت مالک بن انس اصبحی (۹۳ھ/۱۷۹ھ) حضرت امام محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰ھ/۲۰۴ھ) اور حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی بغدادی علیہم الرحمۃ والرضوان پوری دنیا کے مسلمانوں کے امام و مقتدی ہیں۔ اِن میں ہر ایک کی زندگی دین داری کا آئینہ دار تھی، جن کے لیے دنیا داری یا دنیا سے رغبت و انسیت کا نہ صرف یہ کہ قول کرنا بلکہ سوچنا بھی غلط اور بے بنیاد بات ہے کیوں کہ اِن میں سے ہر کوئی میدان شریعت و طریقت اور تصوف و معرفت کا شہسوار تھا، یہ الگ بات ہے کہ اِن کی شناخت اور پہچان فقیہ و مجتہد کی حیثیت سے ہوتی ہے۔

اس تناظر میں صاف ہے کہ اُن کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لیے نمونۂ عمل ہے تو ظاہر ہے کہ اُن کی تحریروں اور تقریروں کو کتابی شکل میں آسان و پرکشش زبان اور لب و لہجے میں پیش کرنا، اُن کی طباعت واشاعت جہاں عوام و خواص کے لیے نہایت مفید ہے وہیں اُن کی بارگاہوں میں خراج عقیدت بھی ہے۔ اس لیے ہمارے چند احباب نے یہ مشورہ دیا کہ مذاہب اربعہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کے ائمۂ کرام میں سے ایک بزرگ حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی کی طریقت افروز معیاری عربی کتاب الزہد کا ترجمہ ہم اپنے مکتبہ امام اعظم سے طبع کرا کے شائع کریں، ہم نے اُن کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اس کی کمپوزنگ شروع کر دی اور بموقع عرس رضوی منظر عام پر لانے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی بغدادی علیہ الرحمۃ والرضوان کی یہ معروف و مقبول اور منفرد کتاب شائع کر کے ہم اپنی خوش بختی پر نازاں ہیں اور شکر گزار ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق بخشی۔ ہم اسے ادارہ پیغام القرآن لاہور کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور تزئین و ترتیب میں جن احباب نے بھی تعاون کیا، ہم اُن کے شکر گزار ہیں اور قارئین سے عرض گزار ہیں کہ جو غلطیاں در آئیں ہوں، وہ ہماری ہیں، اُن سے ہمیں اطلاع فرمائیں تا کہ آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح و تصحیح ہو سکے۔

ادارہ

مکتبہ امام اعظم دہلی

فہرست

عنوان	صفحہ
الزہد	۱۱
حضرت یونس علیہ السلام کی مال دنیا سے بے تعلقی	۴۵
حضرت سلیمان علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۵۱
حضرت ایوب علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۵۴
حضرت آدم علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۶۰
حضرت لقمان علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۶۲
حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ	۶۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے نصیحتیں	۶۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات	۷۷
حضرت داؤد علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۸۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۹۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دانائی کی باتیں	۹۶
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۹۹
حضرت یوسف علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی	۱۰۲
حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش	۱۱۳
حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا تذکرہ	۱۱۵
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی کا باقی حصہ	۱۱۵
حضرت داؤد علیہ السلام کی باقی باتیں	۱۳۵

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۳۶
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دنیا سے بے تعلقی	۱۴۲
امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی بن عفان رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۵۷
امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۶۱
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۶۵
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۷۶
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے واقعات	۱۷۷
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۷۷
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۸۱
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۱۸۲
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ	۱۸۶
اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دنیا سے بے تعلقی	۱۹۸
امام زین العابدین حضرت علی بن امام حسین رضی اللہ عنہما کی دنیا سے بے تعلقی	۲۰۰
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۲۱۳
حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے واقعات	۲۱۶
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی باتیں	۲۱۶
حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے واقعات	۲۲۱
حضرت سعید بن عامر بن جذیمہ بن الجمحی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۲۲۲
حضرت عمیر بن حبیب بن حماسہ رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی	۲۲۳
حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری کے واقعات	۲۲۵
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واقعات	۲۲۶
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعات	۲۲۷

حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۲۶۰
حضرت مالک بن عبداللہ خثعمی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۲۷۲
حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۲۷۸
حضرت خلید عصری رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۲۸۲
حضرت مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۲۸۳
حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۲۹۴
حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اہم بات	۲۹۹
حضرت حسن بصری بن ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۳۰۶
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۳۴۳
حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۳۵۹
حضرت مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات	۳۶۲
حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۳۶۳
حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۴۰۵
حضرت اسود بن یزید جرشی رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۴۱۴
حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۴۳۲
حضرت عاصم بن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۴۳۲
حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۴۴۰
حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۴۴۶
حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا سے بے تعلقی	۴۵۰

☆☆☆

عرض مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسانی اوصاف میں سے زہد کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور کمال انسانی کے لیے تو اس کا ہونا ازبس ضروری ہوتا ہے۔ اس خوبی کے اصل مظہر انبیاء و رسل کرام علیہم السلام اور خصوصاً حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جہاں ہر بشری و روحانی کمال اپنی اصل صورت میں لائق دید و شنید ہے پھر تدریجی طور پر صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور امت مصطفویہ کے اکابر میں موجود ہوتا ہے اور اعمال کی وقعت و عظمت کے لیے اس کے بغیر چارہ نہیں۔

عربی زبان میں ویسے تو زہد کا لفظ کسی شے سے توجہ ہٹا کر اسے چھوڑ دینے کے لیے بولا جاتا ہے لیکن اہل علم جب کسی کو زاہد کہتے ہیں تو اس سے مقصود وہ شخص ہوتا ہے جو پسندیدہ دنیوی چیزوں سے توجہ ہٹا کر صرف اور صرف عبادت میں لگا ہو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے کوئی شے قابل توجہ دکھائی نہ دے۔

چنانچہ صوفیہ کرام اسے اپنا کر عظیم مراتب پر فائز نظر آتے ہیں لیکن اس دنیا میں رہ کر اسے اپنانا اور اس سے متصف ہونا کار دارد والی بات ہے۔

ایک اندازے کے مطابق عام طور پر صفت زہد کے لیے تین چیزیں آزمائش بنی رہتی ہیں: زن، زر اور زمین یہ تین ایسے کردار ہیں کہ بندے کو اللہ سے دور کرنے کے لیے نہایت مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ تاہم حقیقی زاہد دیکھنا ہو تو ایسے شخص کو دیکھیے جس کے ہاں سونا اور ہیرا وغیرہ مٹی کی ٹھیکری سے زیادہ قیمتی دکھائی نہیں دیتے۔

کہتے ہیں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے بتایا کہ ان کا بچہ فوت ہو گیا ہے، آپ نے ناصحانہ وزاہدانہ طور پر فرمایا تھا کہ اس کے کفن دفن کا فریضہ تم پر عائد ہوتا ہے، مجھے اپنا کام (یاد الٰہی) کرنے دو۔

زہد کی اسی اہمیت کے پیش نظر حضرت امام ھناد، حضرت وکیع بن جراح، حضرت ابن

عربی اور حضرت امام بیہقی جیسی نامور شخصیات نے الزہد کے عنوان پر اپنے اپنے مجموعے مرتب کیے لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اس مجموعے کو کثرت سے پیش نظر رکھا جاتا رہا ہے۔ شاید اس میں ان کی پُراعتماد ذاتی شخصیت کا دخل ہے کہ انہیں صرف ایک واسطے سے طریقت وشریعت کے تاقیامِ قیامت مایۂ ناز امام، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت میسر ہے، جو ائمہ کے مطابق اس حدیث پاک کے مصداق ہیں کہ

"اگر علم ثریا پر بھی ہو تو فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔"

یاد رہے کہ زاہد کا لفظ، لفظ "صوفی" کی طرح عام طور پر اولیائے کرام کے ساتھ لکھا ملتا ہے، حالاں کہ انبیائے کرام اور صحابہ سے بڑھ کر زاہد اور صوفی کون ہو سکتا ہے؟ کیوں کہ وہاں نبوت ورسالت اور صحابیت کے مراتب وصفِ زہد سے زیادہ نمایاں ہیں۔

کتاب میں تیئس سو سے زائد روایات جمع کی گئی ہیں، جن کا مطالعہ انسانی زندگی کو صحیح رُخ پر لگانے کے لیے نہایت مفید رہے گا۔ کتاب میں اخلاقیات سے متعلق احادیث کا عمدہ ذخیرہ موجود ہے جب کہ اس کے دوسرے رُخ کے نتیجے میں مختلف انبیا وصحابہ کی زندگیاں سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ زہد پر اتنا زور کیوں دیا گیا ہے؟ اس سوال کے جواب اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے قرآنی الفاظ پر توجہ دیجیے فرمایا کہ

"جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ تو ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے ہاں ہے، وہ باقی رہے گا۔"

اور جب دنیا کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے تو اس سے بچنے پر زور دینا اتنا ہی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد وعورت کو اچھے صفات اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ پیغام القرآن اردو بازار، لاہور اسے چھاپ کر بہت نیک کام کا انتساب حاصل کر رہا ہے، جو توفیق ایزدی کے بغیر ممکن نہیں۔

شاہ محمد چشتی خوشنویس

(محلہ قصور، لاہور، پاکستان)

حضرت امام احمد بن حنبل ۔ ایک تعارف

امام احمد بن حنبل کی کنیت ابو عبداللہ، القاب: شیخ الاسلام، امام السنہ اور نسبت شیبانی، بصری، مروزی اور بغدادی ہے۔ آپ خالص عربی النسل تھے، آپ کے دادا حنبل بن ہلال اموی عہد میں سرخس کے گورنر جب کہ والد ماجد محمد ابن حنبل ایک بہادر سپاہی تھے۔

۱۶۴ھ بغداد میں آپ کی ولادت ہوئی، تعلیم کا سلسلہ بچپن ہی سے شروع ہو گیا۔ ۴ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا، ۷ سال کے ہوئے تو حدیث کی تعلیم شروع کر دی، ۵ سال کی عمر میں باقاعدہ طالب علم ہو گئے۔ شروع میں عرصہ تک بغداد میں ہی معروف مشائخ سے سماع حدیث کرتے رہے پھر دوسرے مشہور مراکز حدیث کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ وغیرہ کا رخ کیا۔

آپ کے معروف اساتذۂ کرام میں بشر بن مفضل، اسماعیل بن علیہ اور صفیان بن عیینہ کا نام آتا ہے، البتہ سب سے ممتاز اور باکمال استاذ حضرت امام شافعی ہیں جن سے آپ نے علم انساب اور فقہ و حدیث حاصل کیا۔ بغداد کے محدثین نے حضرت امام ابو یوسف حنفی کا مقام محتاج بیان نہیں، امام احمد بن حنبل کو آپ سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔

۲۰۴ھ میں چالیس سال کی عمر پوری کر کے آپ مسند تدریس و افتاء پر فائز ہو گئے اور نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ قرآن و سنت، عمل صحابہ اور قیاس و اجماع سے مسائل کے استنباط و استخراج میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے درس میں پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں عوام و خواص شریک ہوتے تھے، آپ کے معروف تلامذہ میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، اسود بن عامر، شاذان بن مہدی کا نام سر فہرست ہے۔

آپ کی تصانیف بہت ہیں جن میں آپ کی مشہور تالیف "مسند" ہے جو اٹھارہ مسندوں کا مجموعہ ہے، اس میں کل چالیس ہزار اور مکررات کو حذف کر کے تیس ہزار احادیث ہیں جن کو امام احمد بن حنبل نے ساڑھے سات لاکھ اور بقول حضرت ابو زرعہ دس لاکھ احادیث میں سے منتخب فرمایا ہے۔ امام احمد بن حنبل کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ کی دیگر تصانیف

میں الناسخ والمنسوخ، المنسلک الکبیر، المنسلک الصغیر، حدیث شعبہ، فضائل الصحابہ، مناقب الصدیق، مناقب الحسنین، کتاب التاریخ، کتاب الاشربہ اور کتاب الزہد ہیں۔

حضرت امام شافعی نے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل آٹھ خصائل میں امام تھے:

(۱) امام فی الحدیث (۲) امام فی الفقہ (۳) امام فی اللغہ (۴) امام فی القرآن (۵) امام فی الفقر (۶) امام فی الزہد (۷) امام فی الورع (۸) امام فی السنہ۔

حضرت امام احمد بن حنبل نے فقہ وفتاویٰ میں پانچ اصول اختیار فرمائے:

اول: قطعی نصوص۔ نص کی موجودگی میں کسی کے قول کو آپ قبول نہیں کرتے تھے۔

ثانی: جب کسی صحابی کا قول مل جاتا اور اس کے مقابل دوسرے صحابی کا قول نہیں ملتا تو اسی پر عمل کرتے اور دوسرے کے عمل، رائے اور قیاس پر نظر نہیں کرتے تھے۔

ثالث: جب صحابہ کے اقوال مختلف ہوتے تو ان میں جو قول کتاب وسنت سے زیادہ قریب ہوتا اُسے قبول کرتے اور اگر مختلف اقوال میں ترجیحی صورت نظر نہیں آتی تو اختلاف بیان کردیتے پھر کسی قول کو ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

رابع: جب تینوں مذکورہ اصول میں کوئی صراحت نہیں ملتی تو حدیث مرسل اور حدیث ضعیف کو اختیار کرتے اور قیاس کو ترک کردیتے تھے۔

خامس: جب کسی مسئلہ میں نص، قول صحابی اور مرسل وضعیف حدیث نہیں ملتی تو ایسی صورت میں قیاس پر عمل کرتے تھے۔

آپ کے صاحبزادے عبداللہ کا بیان ہے کہ بارہ ربیع الاول ۲۴۱ھ بروز جمعہ چاشت کے وقت (یارات میں) آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۷ سال کی تھی۔ آپ کو باب حرب کے مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ حضرت امام احمد بن حنبل کا جب جنازہ اٹھا تو بے شمار پرندے جسم مبارک، پر سر ٹیک رہے تھے اور بہت سے آتش پرست مسلمان ہوئے۔ ان کی زبانوں پر ایک ہی کلمہ جاری تھا "خدا ایک ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں"۔

از محمد ظفرالدین برکاتی
مدیر ماہنامہ کنزالایمان دہلی۔۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیث نمبر (۱): کتاب کے مرتب لکھتے ہیں عظیم مرتبے والے انصاف پسند شیخ ناصر الدین ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد بن عبداللہ دمشقی شافعی یعنی ابن المہنار نے مجھے اس وقت روایت کی جب میں ان کی مجلس میں بیٹھا سن رہا ہوتا تھا کسی نے یہ روایت پڑھی تو سن کر ہمیں پتہ چلا کہ یہ حدیث ۷۰۸ھ کو روایت ہوئی تھی، اس پر کسی نے ان سے سوال کیا، کیا آپ کو شیخ امام تقی الدین ابومحمد عبدالرحمن بن ابی الفہم بن عبدالرحمن بلدانی عباسی نے سنائی؟ انہوں نے کہا ہمیں ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن بوش تاجر نے ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف یوسفی سے سن کر سنائی۔ انہوں نے بتایا ہمیں ربیع الاول ۴۴۳ھ میں اس وقت سننے کا موقع ملا جب ابوعلی الحسن بن علی بن محمد بن علی بن مذہب کے پاس پڑھی جارہی تھیں، انہوں نے بتایا کہ ہمیں ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک قطیعی رحمہ اللہ نے سنائی۔

حدیث نمبر (۲): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جاتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر صبح یا شام جانے پر انعامات رکھے جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۳): حضرت ابووائل کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا ایک آدمی شام سے صبح تک سوتا رہتا ہے (اس کے بارے میں ارشاد فرمایئے) آپ نے فرمایا یہ ان لوگوں میں سے ہے کہ شیطان جن کے کان (یا فرمایا دو کانوں) میں پیشاب کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۴): حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول کریم ﷺ کی نماز کیسی ہوا کرتی تھی؟ اس پر انہوں نے بتایا ان جیسی نماز پڑھنے کی ہمت کس میں ہو سکتی ہے؟ وہ تو جو بھی عمل شروع فرماتے، اسے ہمیشہ کرتے۔

حدیث نمبر (۵): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں رسولِ اکرم ﷺ رکوع وسجود کرتے وقت اکثر یہ دُعا فرمایا کرتے: سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ. (اے اللہ! اے پروردگار! تو ہر عیب سے پاک ہے، تو ہی تعریف کے لائق ہے اے اللہ مجھے بخش دے) آپ قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے بتاتے تھے۔

حدیث نمبر (۶): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں رسولِ اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے کھانے پینے کا سامان اُدھار لیا اور اس کے بدلے میں ضمانت کے طور پر زرہ رکھ دی۔

حدیث نمبر (۷): حضرت ابوعبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں رسول اللہ ﷺ کا برتاؤ کیسا ہوا کرتا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ کی ہر ہر عادتِ مبارکہ اچھی ہوتی ہے، نہ تو کسی سے برا پیش آتے اور نہ ہی بدکلامی فرماتے۔ ..ار میں جانا ہوتا تو اونچی آواز سے نہ بولتے اور کوئی برے طریقے سے پیش آتا تو آپ اس سے ایسا برتاؤ نہ فرماتے بلکہ اسے معاف فرمادیتے اور درگذر کیا کرتے۔

حدیث نمبر (۸): کسی آدمی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسولِ اکرم ﷺ گھر میں کیا کیا کام کیا کرتے تھے؟ تو آپ نے بتایا آپ کپڑوں کو پیوند خود لگایا کرتے، جوتے بھی خود ہی گانٹھ لیا کرتے اور اسی طرح کے دوسرے کام بھی خود ہی کرلیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۹): حضرت اسود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسولِ اکرم ﷺ گھر میں کیا کیا کام کرلیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ ہر معاملے میں میرا ہاتھ بٹاتے ہیں اور جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو جا کر نماز پڑھا کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰): حضرت مسروق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے (وصالِ مبارک کے بعد) نہ تو کوئی دینار و درہم بچا رکھا تھا، نہ کوئی بکری، نہ کوئی اونٹ بچایا تھا لہٰذا کوئی شے کسی کو دینے کی وصیت بھی نہ فرمائی۔

حدیث نمبر (۱۱): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں رسولِ اکرم ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو گھر میں نہ تو دینار و درہم بچایا ہوا تھا، نہ غلام تھا اور نہ کوئی لونڈی موجود تھی۔ البتہ کھانے کے تین صاع سامان کے بدلے میں کسی یہودی کے پاس ایک زرہ بطور

ضمانت رکھی ہوئی تھی۔

حدیث نمبر (۱۲): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا کرتے تھے، دل چاہتا تو کھالیا کرتے تھے ورنہ رہنے دیا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۳): حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی آدمی کوئی چیز مانگ لیتا تو آپ انکار نہ کیا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۴): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں ایک دن رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، آل محمد میں ایسی کوئی رات نہیں آئی کہ صاع بھر دانے یا کھجور گھر میں موجود ہوں۔ حضرت انس کے مطابق اس وقت آپ کے نو گھر آباد تھے کیوں کہ نو ہی بیویاں موجود تھیں۔

حدیث نمبر (۱۵): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں رسول اکرم ﷺ کھانا سامنے آنے پر اس کی خامیاں نہیں نکالتے تھے، دل چاہتا تو کھالیتے ورنہ رہنے دیا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۶): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اکرم ﷺ کو جو کی روٹی اور باسی کھانا کھانے کے لیے بلایا تو آپ مان گئے۔

حدیث نمبر (۱۷): حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، مجھے میرے والد نے بتایا تھا کہ ایک عرصے تک ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، اس دوران میں ہمیں صرف "اسودان" کھانے کو ملتے، پھر میرے والد نے مجھ سے پوچھا جانتے ہو کہ "اسودان" کیا چیز ہوتی ہے؟ میں نے کہا نہیں جانتا تو انہوں نے بتایا کہ یہ کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۸): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے اور پوری زندگی گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

حدیث نمبر (۱۹): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے مطابق عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ آل محمد ﷺ پر ایسا وقت بھی آجایا کرتا تھا جس میں مہینہ بھر روٹی نہیں کھایا کرتے تھے۔ حضرت عروہ بتاتے ہیں، اس پر میں نے آپ سے پوچھا کہ پھر رسول اکرم ﷺ کیا کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا اللہ بھلا کرے، ہمارے انصاری ہمسائے تھے، ان کے پاس کچھ دودھ ہوتا ہے تو رسول

اللہ ﷺ کے ہاں بھیج دیا کرتے تھے (یعنی بس اسی پر گذارا کر لیتے تھے)۔

حدیث نمبر (۲۰): حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں رسولِ اکرم ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، سامنے تھال میں ایک روٹی پڑی تھی کہ اسی دوران ایک آدمی حاضر ہوا تو آپ نے وہ روٹی صاف زمین پر رکھ دی اور تکیہ ایک طرف رکھ کر فرمایا میں ایک عام انسان ہوں، ویسے ہی کھاتا ہوں جیسے عام آدمی کھاتا ہے اور ویسے ہی بیٹھنا پسند کرتا ہوں جیسے عام آدمی بیٹھتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱): حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولِ اکرم ﷺ کو کھانے پر بلایا گیا اور جب کھا کر فارغ ہوئے (ایک مرتبہ بتایا کہ جب کھا چکے) تو الحمد للہ فرمایا اور پھر بتایا کہ آج مجھے کئی دن ہو گئے کہ تازہ پکا کھانا نہیں کھا سکا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۲): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: کبھی ایسا بھی ہوتا کہ حضور ﷺ کے پاس کوئی کھانے کی چیز آجاتی تو آپ اسے صاف زمین پر رکھ کر فرماتے، میں ایک انسان ہی تو ہوں، میں بھی اس طرح کھالیتا ہوں جیسے عام لوگ کھالیتے ہیں اور ویسے ہی بیٹھ جاتا ہوں جیسے دوسرے بیٹھ جایا کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۳): یزید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بادام کا چورہ لایا گیا اور جب اسے پانی وغیرہ سے بلویا گیا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ ادام کا شیرہ ہے، اس پر فرمایا پرے لے جاؤ کیوں کہ یہ سر پھرے اور سرکش لوگوں کی شراب ہے۔

حدیث نمبر (۲۴): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا، وہاں جا کر عیش نہ کرنا کیوں کہ عیش وعشرت سے زندگی گزارنے والے نہیں ہوتے۔

حدیث نمبر (۲۵): حضرت بذیل عقیلی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آستین انگوٹھوں تک لمبی ہوتی تھی۔

حدیث نمبر (۲۶): حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لمبی آستین والی قمیص پہن رکھی تھی جس کی آستینیں لمبی تھیں تو آپ نے چھری منگوا کر انگلیوں کے کنارے سے کاٹ دیا۔

حدیث نمبر (۲۷): حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ میں سرخ رنگ کے قیمتی اونٹ پر بیٹھتا ہوں، نہ زرد رنگ کا شوخ کپڑا اور وہ قمیص پہنتا ہوں جس کی آستین پر ریشم لگا ہوا ہو۔ حضرت عمران کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یاد رکھو، آدمیوں کے لیے خوشبو ایسی ہو کہ جس میں رنگ نہ ہو اور عورتوں کے لیے خوشبو ایسے رنگ کی ہو کہ جس میں بو نہ ہو۔

حدیث نمبر (۲۸): حضرت عمرو بن مہاجر کے بھائی بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کا گھر دیکھنے کا موقع ملا تو انہوں نے جا کر دیکھا، وہاں ایک چارپائی تھی جو کھجور کی بٹی ہوئی رسیوں سے بنی ہوئی تھی۔ مٹی کا گھڑا تھا جو سر سے ٹوٹا ہوا تھا، اس میں کچھ نہ کچھ رکھا کرتے تھے، ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی، ایک چادر تھی جس پر دھول پڑی تھی؛ جس میں رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک لگے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر ہوئے فرمایا اے قریشیو! یہ اس شخص کا حال ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت دے رکھی تھی اور غالب کیے رکھا، اور وہ اسی حالت میں تشریف لے گئے۔

حدیث نمبر (۲۹): حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان بنا تو آپ نے ان کے لیے کھانا پکایا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کتنا اچھا ہوتا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو بھی بلا لیتے، وہ بھی ہمارے ساتھ مل کر کھاتے۔ چنانچہ آپ کو بلایا تو آپ تشریف لے آئے اور دونوں ہاتھ دروازے کے دونوں کواڑوں پر رکھ کر ایک کپڑا دیکھا جس پر تصویر تھی، چنانچہ واپس مڑے، اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پیچھے جا کر وجہ پوچھو، چنانچہ آپ نے فرمایا میرے سمیت کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ ایسے گھر میں جائے جہاں کسی قسم کا نقش و نگار ہو۔

حدیث نمبر (۳۰): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ کو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ ''بذاذہ'' ایمان کی نشانی ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ "بذاذہ" کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ عاجزی کا لباس ''بذاذہ'' کہلاتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۱): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ آپ بھی ہماری کسی چادر وغیرہ میں نقش و نگار دیکھ لیتے تو اسے مٹا دیتے، ان دنوں ہمارے کپڑے اُونی ہوا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۳۲): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے کوئی ستر اہلِ صفہ کو دیکھا جو اب کپڑے ہی میں نماز پڑھا کرتے، وہ کپڑا کسی کے ٹخنوں تک پہنچتا اور کسی کا اس سے نیچے ہوتا وہ رکوع کرتے تو چادر کے کنارے اس ڈر سے پکڑ لیتے کہ کہیں بے پردہ نہ ہو جائیں۔

حدیث نمبر (۳۳): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے اور سخت گرمی میں ایک ایسی جگہ ٹھہرے کہ ہم میں سے اکثر نے چادروں کا سایہ کیا تھا جب کہ باقی اپنے ہاتھوں کے ذریعے دھوپ سے بچاؤ کر رہے تھے۔ چنانچہ روزہ دار تو گرنے لگے لیکن جنہوں نے نہیں رکھا تھا، کھڑے رہے۔ چنانچہ روزہ چھوڑنے والوں نے کسی نہ کسی طرح چھپر بنائے اور سواریوں کو پانی پلایا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج روزہ چھوڑنے والے ثواب حاصل کر گئے۔

حدیث نمبر (۳۴): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزانہ کوئی سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کیا کرتا ہوں اور اس کی طرف توجہ رکھتا ہوں۔

حدیث نمبر (۳۵): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اس دنیا سے تعلق یوں سمجھو کہ جیسے ایک سوار ہوتا ہے جو سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت ایک درخت کے نیچے سو جاتا ہے اور پھر شام کو وہاں سے چلا جاتا ہے اور درخت کو وہیں چھوڑ جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۶): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ! میری آل کو ضرورت کے مطابق روزی دے۔

حدیث نمبر (۳۷): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم بھی وہ حالات دیکھ لو، جو میں دیکھتا رہتا ہوں، تو ہنسنا کم کر دو اور رویا زیادہ کرو۔

حدیث نمبر (۳۸): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ رسولِ اکرم

ﷺ کے سامنے تین پرندے لائے گئے جن میں ایک آپ نے اپنی خادمہ کو دے دیا۔ اگلا دن ہوا تو وہ کچھ بچا کر لے آئی جس پر آپ نے فرمایا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا کہ اگلے دن کے لیے کچھ بچا کر نہ رکھو؟ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہر اگلے دن کے لیے روزی دے دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۹): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ تو دستر خوان لگا کر کھانا پسند فرمایا اور نہ ہی کسی رکابی میں اور نہ ہی آپ کے لیے کبھی پتلی روٹی پکائی گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا آپ ایسا کھانا کب کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ سفر میں۔

حدیث نمبر (۴۰): حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص نجات حاصل کر لیتا ہے جو اسلام لائے اور اسے ضرورت کی روزی ملتی رہے اور جو کچھ اللہ نے اسے دے رکھا ہے، اس کو کافی سمجھے۔

حدیث نمبر (۴۱): حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرمایا اس کے لیے آخرت میں خوشی کا مقام ہوگا جسے مسلمان ہو جانے کا موقع ملا اور ضرورت کے مطابق روزی ملتی رہی جس کو اس نے کافی سمجھا۔

حدیث نمبر (۴۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایسا دستر خوان کبھی نہ اٹھایا گیا جس پر کھانا بچا ہوتا۔

حدیث نمبر (۴۳): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کپڑا پکڑ کر (یا بتایا کہ جسم کو ہاتھ لگا کر) فرمایا کہ اے عبداللہ! دنیا میں اجنبی بن کر یا ایسے بن کر رہو جیسے مسافر ہوتا ہے اور اپنے آپ کو یوں جانو جیسے آدمی قبر میں ہوتا ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے مجاہد! صبح ہونے پر اپنے آپ کو شام آنے کا دلاسہ نہ دو اور شام ہو تو اسے صبح آجانے کا دلاسہ نہ دیا کرو، نیز موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو اور بیماری سے پہلے تندرستی ایک نعمت جانو، کیوں کہ قیامت کے دن کیا معلوم کہ کن میں شمار ہو جاؤ۔

حدیث نمبر (۴۴): حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا جنتی لوگ جنت میں سویا بھی کریں گے؟ آپ نے فرمایا نیند اور موت ایک جیسے

ہوتے ہیں جب کہ جنت میں جنتی مریں گے نہیں (تو نیند کہاں؟)۔

حدیث نمبر (۴۵): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روٹی اور گوشت کبھی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، ہاں کبھی کبھار بھیڑ میں ممکن تھا۔

حضرت مالک کہتے ہیں کہ میں حدیث کے لفظ "ضفف" کو نہیں جانتا تھا۔ چنانچہ ایک دیہاتی سے اس بارے میں پوچھا۔ جس نے کہا اللہ کی قسم! یہ تو عربی لفظ ہے اور اس موقع کے لیے بولا جاتا ہے جب لوگ کہیں کھانے پر جمع ہوں اور وہاں سے خوب کھائیں۔

حدیث نمبر (۴۶): حضرت مسروق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! راہِ خدا میں خرچ کیے جاؤ اور یہ اندیشہ نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ کمی کردے گا۔ ایک اور مرتبہ حضرت ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ عرش والے سے کمی کا اندیشہ نہ کرو۔

حدیث نمبر (۴۷): حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ تو بوڑھے دکھائی دینے لگے ہیں! فرمایا مجھے سورۂ ھود، واقعہ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ اور سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کردیا ہے۔

حدیث نمبر (۴۸): حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یوں بھی دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ! اس سے پہلے کہ آنسو خون بن جائیں اور ڈاڑھیں کوئلے بن جائیں، مجھے وہ آنکھیں دے کہ لگاتار رویا کریں اور تیرے ڈر سے تھم جایا کریں۔

حدیث نمبر (۴۹): حضرت جعفر بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب بھی روزی کی کمی آجاتی تو فرمایا کرتے اے گھر والو! نماز پڑھو، نماز پڑھو (نفل)۔

حدیث نمبر (۵۰): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی دعا میں یوں عرض کرتے اے اللہ! ہماری یوں حفاظت فرما جیسے ماں اپنے پیدا ہونے والے بچے کی حفاظت کرتی ہے۔

حدیث نمبر (۵۱): حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میں رہ کر اس سے الگ تھلگ ہو جانا، دل کو اور بدن کو سکون دیتا ہے جب کہ اس کی خواہش

رکھنے سے غم اور پریشانیاں زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر (۵۲): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس امت کے ابتدائی لوگ دنیا سے علیحدگی اور اللہ پر اپنے ٹھوس یقین کی وجہ سے درست راہ پر ہیں جب کہ آخری لوگ بخیلی اور بے کار خواہشیں رکھنے کی وجہ سے تباہ ہو جائیں گے۔

حدیث نمبر (۵۳): حضرت حکم رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی شخص نیک کاموں میں کمی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں ڈال دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۴): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! ایمان کس حالت میں بہترین گنا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا جب انسان مشکلات پر صبر کرے اور راہِ خدا میں خرچ کیا کرے۔

حدیث نمبر (۵۵): حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر روزی اسی کو شمار کیا جاتا ہے جس سے گزارہ ہو جائے اور سب سے بہتر یادِ الٰہی وہ ہے جو خاموشی سے کی جائے۔

حدیث نمبر (۵۶): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نزدیک میرا وہ پیارا بندہ قابلِ رشک ہوتا ہے جس کے پاس گزارے کا مال ہو، نماز پڑھا کرتا ہو اور پروردگار کی عبادت خوب کرتا ہو، لوگوں میں نگاہیں نیچی کر کے چلتا ہو کہ اس پر انگلیاں نہ اٹھائی جائیں پھر جلد اسے موت آجائے، اس کی وراثت کا مال کم سے کم ہو اور اس پر رونے والے کم سے کم ہوں۔

حدیث نمبر (۵۷): حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو محبت کی بنا پر دنیا کے مال و دولت سے یوں بچاتا ہے جیسے تم مریض کی مرض بڑھنے کے ڈر سے اسے کھانے اور پینے سے بچاتے ہو۔

حدیث نمبر (۵۸): حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے پیار کر رہا ہوتا ہے تو اسے دنیا کی خواہش سے یوں بچاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے اس وقت بچاتا ہے جب اسے اس سے روکا گیا ہو۔

حدیث نمبر (۵۹): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کے والد بتاتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت پہنچا جب آپ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے فرمایا آدمی کہتا رہتا ہے میرا مال، میرا مال، حالانکہ تمہارے مال میں سے تمہارا اتنا ہی حصہ ہوتا ہے جو تم کھا کر برباد کر دیتے ہو، یا پہن کر بوسیدہ کر دیتے ہو یا پھر صدقہ وخیرات کر دیتے ہو اور وہ تمہارے اعمال نامے میں لکھا جاتا رہتا ہے۔

حدیث نمبر (۶۰): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے پوچھا کیا اب بھی ہم فقیر قسم کے مہاجروں میں شمار نہیں ہوتے ہیں؟ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس رہا کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، پھر پوچھا تمہارے پاس رہنے کی جگہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اس پر انہوں نے کہا تو پھر تم فقیر مہاجروں میں سے کیسے ہوئے؟

حدیث نمبر (۶۱): حضرت سعید مدنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے جب ان پر موت کا وقت تھا، آپ نے ان کے اوپر جھک کر چوما اور فرمایا اے عثمان! اللہ تم پر رحم کرے، نہ تم نے دنیا سے کچھ لیا اور نہ ہی دنیا نے تم سے کچھ لیا۔

حدیث نمبر (۶۲): حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کے مال ودولت سے بچ کر رہو کیوں کہ دیکھنے میں یہ بڑی خوشگوار اور پسندیدہ دکھائی دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۶۳): حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کے باوجود کسی آدمی کو دنیا کا وہ مال اسے دیے جا رہا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے تو یہ استدراج (آہستہ آہستہ گناہوں میں پڑتے جانا) ہوگا اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔

''جب وہ اسے بھول گئے جس کے بارے میں انہیں یاد دلایا گیا تھا تو ہم نے ان پر

ہر شے کے دروازے کھول دیے اور پھر جب وہ دیے گئے مال پر خوش ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا چنانچہ وہ حیران ہو کر رہ گئے۔"

حدیث نمبر (۶۴): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی اس چٹائی پر لیٹے جس کی وجہ سے پہلو پر نشان پڑ گیا، اس پر ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ہمیں حکم فرماتے تو ہم کوئی نرم چیز نیچے بچھا دیتے، آپ نے فرمایا مجھے اس دنیا سے کیا غرض؟ میرا تو اس سے اس شخص جیسا تعلق ہے جو گرمی کے دن میں سواری پر ہو اور اسی دوران وہ دوپہر کے وقت کسی درخت کے نیچے دوپہر کو سو جائے اور پھر شام کو اسے چھوڑ کر وہاں سے چلا جائے۔

حدیث نمبر (۶۵): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں وہ ہیں کہ جس پر انسان کو حساب نہیں دینا پڑتا، کسی جھونپڑی کا سایہ جس کے نیچے بیٹھ جائے، روٹی کا ٹکڑا جس سے پیٹھ سیدھی رکھ سکے اور اتنا کپڑا جس سے شرمگاہ کو ڈھانپ لے۔

حدیث نمبر (۶۶): حضرت خالد واسطی رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت بیان نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تورات میں یوں لکھا ہے اے بندے! روٹی کا ایک ٹکڑا تمہارے لیے کافی ہے اس کپڑے کا ٹکڑا کافی ہے جو تمہیں ڈھانپ لے اور کہیں اتنا سوراخ (گھر) مل جائے جہاں ٹھہر سکو۔

حدیث نمبر (۶۷): حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ تم میں سے کسی کے دروازے پر جا کر ایک دینار مانگیں گے تو وہ انہیں نہیں دے گا، درہم مانگیں گے تو اس سے بھی انکار کر دے گا، ایک پیسہ بھی مانگنے پر انکار کر دے گا لیکن اگر وہ اللہ سے جنت مانگے گا تو وہ دے دے گا اور اگر وہ اللہ سے دنیا کا مال مانگے گا تو نہیں دے گا کیوں کہ اس کے ہاں اس مال کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو گی۔ پرانے کپڑے پہنے ہو گا، ایسا آدمی اللہ پر قسم ڈال دے گا تو وہ اس کی مرضی پوری فرما دے گا۔

حدیث نمبر (۶۸): حضرت محارب بن دثار رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ایسے بھی ہوں گے جو کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے مسجد یا مصلی پر نہ

آ میں گے، ان کا ایمان انہیں کسی سے مانگنے کی بھی گنجائش نہیں دے گا، اویس قرنی اور فرات بن حیان عجلی رضی اللہ عنہما انہی میں سے ہیں۔

حدیث نمبر (۶۹): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے آدمی کا نہ بتاؤں جو جنتی ہوں گے؟ وہ بہت زیادہ کمزور اور پرانے کپڑوں والے ہوں گے اور اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دیں گے تو وہ ان کا مانگا انہیں دے دے گا۔

حدیث نمبر (۷۰): حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتیوں اور دوزخیوں کی پہچان نہ بتادوں؟ اہلِ جنت وہ ہوں گے جن کے کانوں میں ان کے سنتے ہوئے اچھی آوازیں پڑیں گی اور اہلِ دوزخ وہ ہوں گے جن کے سنتے ہوئے ان کے کانوں میں ان کی برائی کی تہیں پڑیں گی۔

حدیث نمبر (۷۱): حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میرے ساتھ روانہ کرتے اونی کپڑا، مشکیزہ، چمڑے کا ایک تکیہ دیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (یہ جہیز تھا)۔

حدیث نمبر (۷۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ایک چوغہ تھا، ایک تکیہ تھا جو سلا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

حدیث نمبر (۷۳): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے تھے جس نے آپ کے جسم پر نشان ڈال دیا تھا، انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس سے نرم بستر لے لیا ہوتا۔ اس پر فرمایا مجھے دنیا کے ایسے مال سے کیا تعلق؟ میرا اس دنیا سے تو صرف اس شخص جتنا تعلق ہے جو سخت گرمی میں سفر کرتے ہوئے کچھ دیر کے لیے کسی درخت کے سائے میں بیٹھے اور شام ہونے پر وہاں سے چلا جائے۔

حدیث نمبر (۷۴): حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ ایک مرفوع حدیث میں بتاتے ہیں کہ جو شخص اونی لباس پہنے، بکری کی ٹانگ کو اپنی ران اور پنڈلی سے پکڑ کر دوہے، گدھے پر سواری کرے، اپنے سے کم درجہ یا غلام کی دعوت مان لے تو اس کے بارے میں ذرہ بھر بھی

تکبر نہیں لکھا جائے گا۔

حدیث نمبر (۷۵): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے اونی کپڑوں سے نماز پڑھ لیتے تھے۔ ان کے یہ کپڑے اون سے بنے ہوتے جن پر نشان ہوتے، ان کی قیمت صرف چھ سات درہم ہوتی۔

حضرت اسماعیل بن امیہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے دو چٹائیاں بنادیں لیکن آپ نے دوسری پر لیٹنے سے انکار کردیا۔

حدیث نمبر (۷۶): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں ایک انصاری عورت کو ملی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کا لپیٹا ہوا بستر دیکھ لیا، وہ اپنے گھر گئیں اور ایک چٹائی بھیجی جس میں اون ڈالی ہوئی تھی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لے آئے تو دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی اور آپ کا بستر دیکھ لیا۔ چنانچہ یہ بھیج دیا ہے۔ فرمایا اسے واپس کردو، میں رک گئی کیوں کہ میرے گھر میں وہ مجھے اچھا لگ رہا تھا۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے عائشہ! اسے واپس بھیج دو کیوں کہ بخدا! میں چاہوں تو پہاڑوں جتنا سونا اور چاندی میرے ساتھ رہیں۔ چنانچہ یہ سن کر واپس کردیا گیا۔

حدیث نمبر (۷۷): حضرت عوف بن حارث رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اے عائشہ! بالکل چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچو کیوں کہ ان کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔

حدیث نمبر (۷۸): حضرت محمد منکدر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ فوت ہورہے تھے چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ جا کر میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا۔

حدیث نمبر (۷۹): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچا کرو کیوں کہ یہ جمع ہوکر آخر کار آدمی کو برباد کردیتے ہیں، پھر رسول اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں سمجھانے کے لیے ایسے لوگوں کی مثال دی جو جنگل میں ٹھہرے، اس دوران کھانے کا وقت ہوگیا چنانچہ ایک آدمی جاتا، وہ ایک لکڑی لے

آتا، دوسرا جاتا تو ایک اور لکڑی لے آتا اور یوں انہوں نے کافی لکڑیاں جمع کر لیں اور آگ میں جو کچھ پکانا تھا، پکا لیا۔

حدیث نمبر (۸۰): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب کوئی بات منہ سے نکال دیتا ہے تو نہ معلوم کہاں پہنچ کر اسے جہنم میں پہنچا دے جو ستر خریف تک گہرا ہوگا۔

حدیث نمبر (۸۱): حضرت بلال بن حرث مزنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اللہ کو راضی کرنے کے لیے کوئی ایک بات کرتا ہے، اس کا یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کیا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن میں اس کے لیے اپنی خوشی لکھ دی ہوتی ہے اور یونہی ایک آدمی اللہ کو ناراض کرنے والی ایسی بات منہ سے نکال دیتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کئی ایسی باتیں ہیں جن سے حضرت بلال بن حارث کی اس بات نے مجھے روک دیا ہے۔

حدیث نمبر (۸۲): حضرت ابوامامہ کے مطابق حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! نجات کیسے ہوسکتی ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو روکے رکھو، بس گھر میں رہو اور اپنے گناہوں کے یاد آنے پر رویا کرو۔

حدیث نمبر (۸۳): حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی نماز کی جگہ پر اس وقت تک بیٹھتے جب تک سورج نکل آتا۔

حدیث نمبر (۸۴): حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگیا اور دوسرا اسی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ ساتھیوں نے پوچھا وہ کیسے؟ انہوں نے بتایا کہ دو آدمی ایک ایسی قوم کے ہاں سے گذرے جہاں ان کے پاس بت رکھا تھا جس کے قریب سے قربانی دیئے بغیر کوئی بھی گذر نہ سکتا تھا چنانچہ انہوں نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا کہ بت پر قربانی دو، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی بھی چیز موجود نہیں، وہ کہنے لگے کہ قربانی ضرور دو خواہ مکھی ہی کی کیوں نہ دو۔ چنانچہ اس نے مکھی کی قربانی دے دی جس پر

انہوں نے اسے جانے دیا۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ وہ جہنم میں گیا پھر انہوں نے دوسرے سے کہا کہ قربانی دو خواہ مکھی ہی کی ہو، اس نے کہا کہ میں اللہ کے علاوہ کسی کے لیے قربانی دینے کو تیار نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کی گردن اڑا دی، چنانچہ وہ جنت میں جا پہنچا۔

حدیث نمبر (۸۵): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز (تہجد وغیرہ) ضرور پڑھو خواہ مثلاً ایک ہی رکعت ہو۔

حدیث نمبر (۸۶): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے انس! کیا تمہیں یہ بات اچھی لگ رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال رہے ہو؟ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرتے وقت کہا تھا) حضرت انس بتاتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی کہا تھا ہائے والد گرامی! کہ جن کے رب نے انہیں اتنا قریب کیا، اے وہ والد گرامی! جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہوگا، اے وہ والد گرامی! جن کا افسوس ہم حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کراتے ہیں، اے وہ والد گرامی! کہ جن کے رب نے ان کی ہر دعا سنی ہے۔

حدیث نمبر (۸۷): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو قطری موٹی چادریں تھیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے یہ دونوں کپڑے آپ کے لیے بھاری ہیں کیوں سخت اور موٹے ہیں لہٰذا فلاں شخص کی طرف میسرہ کے ذریعے پیغام بھیجئے اور دو دوسرے کپڑے لے لیجیے۔ آپ نے آدمی بھیجا، وہ پیغام لے کر وہاں پہنچا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ آپ کو دو کپڑے بھیج دو۔ اس نے کہا بخدا میں سمجھ گیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا ہے؟ وہ چاہتے ہیں کہ دو کپڑے مجھ سے لے کر رقم دینے میں ڈھیل کریں۔ وہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اطلاع کر دی جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کیوں کہ سب جانتے ہیں کہ میں ان سب میں سے اللہ کا خوف زیادہ رکھتا ہوں اور سب سے زیادہ امانت دار ہوں۔

حدیث نمبر (۸۸): حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو اسرائیل کے بارے میں باتیں سناؤ کیوں کہ ان کی خبریں عجیب و غریب ہیں اور پھر آپ نے خود ان کی بات سنائی کہ بنو اسرائیل میں سے کچھ لوگ نکلے اور ایک قبرستان میں پہنچے جہاں ان کی

قبریں تھیں اور کہنے لگے آؤ ہم یہاں دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ سے دعا کریں کہ وہ مرے ہوئے لوگوں میں سے ایک مرے ہوئے کو زندہ کردے جس سے موت کے بارے میں پوچھ لیں۔

راوی بتاتے ہیں کہ انہوں نے یونہی کیا اسی دوران ان قبروں میں سے ایک آدمی نے قبر سے سر باہر نکالا وہ کالے سفید ماں باپ کا لڑکا تھا اور دونوں آنکھوں کے درمیان سجدے کا نشان تھا۔ اس نے نکل کر کہا اے لوگو! تمہیں مجھ سے کیا کام ہے، میں تو سو سال سے مرا ہوا ہوں اور اب تک موت کی گرمی مجھ سے دور نہیں ہوئی اور وہ گرمی مجھے اب بھی لگ رہی ہے لہٰذا میرے لیے اللہ سے دعا کرو کہ مجھے اسی طرح کردے جیسے میں پہلے تھا۔

حدیث نمبر (۸۹): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا لذتیں ختم کرنے والی (موت) کو ہر وقت یاد کرتے رہو۔

حدیث نمبر (۹۰): حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو سراہا گیا تو آپ نے پوچھا وہ موت کو کتنا یاد کیا کرتا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ وہ ایسا تو نہ تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا تو پھر وہ ایسا ہی ہوگا جیسے تم کہتے ہو (پھر سراہنے کی کیا ضرورت ہے؟)

حدیث نمبر (۹۱): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے پوری رات صبح ہونے تک یہ آیت بار بار پڑھی تھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (اگر تُو ان لوگوں کو عذاب دینا چاہے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر بخش دے تو تُو غالب حکمت والا ہے)۔

حدیث نمبر (۹۲): حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ اس قدر نفل پڑھتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے جس پر آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی وجہ سے پہلے اور پچھلے لوگوں کے گناہ بخش دیئے ہیں، آپ نے فرمایا تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حدیث نمبر (۹۳): حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کونسا عمل سب سے زیادہ پیارا لگتا تھا؟ انہوں نے بتایا وہ عمل جو تھوڑا ہونے کے باوجود ہمیشہ جاری رہنے والا ہوتا۔

حدیث نمبر (۹۴): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اگر کوئی خادم عورت آپ کا ہاتھ تھام لیتی تو آپ اس کے ساتھ چلے جاتے اور جب تک اس کی ضرورت پوری نہ ہو جاتی، واپس نہ آیا کرتے۔

حدیث نمبر (۹۵): حضرت ہشام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس اس کی نماز کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا رہنے دو، اللہ تعالیٰ تمہاری عبادت سے اس وقت تک نہیں اکتا تا جب تک تم نہ اکتا جاؤ، لہٰذا اسے وہ طریقہ اچھا لگتا ہے جس پر عبادت کرنے والا ہمیشہ عمل کرتا رہے۔

حدیث نمبر (۹۶): حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دنیا میں دنیا سے بے پرواہی صرف اتنی بات سے نہیں ہوتی کہ تم حلال کو حرام کر دو اور نہ ہی مال ضائع کرنے سے ہوتی ہے، دنیا سے علیحدگی تو یوں ہوتی ہے کہ جو کچھ اللہ کے ہاں تیار ہے وہ اس سے زیادہ پکا ہو جو تمہارے ہاتھ میں ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو اس کے باقی رہنے کی بجائے اس پر زیادہ سے زیادہ اجر کی امید رکھو اور یہ جانو کہ آخرت میں تمہارے لیے اس کا اجر محفوظ ہے۔

حدیث نمبر (۹۷): حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پرندوں کی طرح اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر سکو تو بھروسہ کرنے کا حق ادا کر دو گے۔ وہ تمہیں بھی ویسے ہی روزی دے گا، تم صبح کو خالی پیٹ ہو گے تو رات کو پیٹ بھرا ہو گا۔

حدیث نمبر (۹۸): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سے کم درجہ کو دیکھا کرو، اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھا کرو کیوں کہ یوں تم اللہ کی نعمتوں کو کم نہیں جانو گے۔

حدیث نمبر (۹۹): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالداری زیادہ سامان سے نہیں ہوا کرتی بلکہ مالداری تو دل کی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۰): حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اونچا ایک محل ہوگا جس کو باہر سے دیکھنے پر اندر کا حصہ بھی نظر آئے گا اور اندر سے دیکھنے

سے باہر کا حصہ دکھائی دے گا۔ اس پر ایک دیہاتی نے پوچھا یارسول اللہ! یہ کن کے لیے ہوگا؟ فرمایا ان کے لیے ہوگا جو پاکیزہ گفتگو کریں، لوگوں کو کھانا کھلائیں، ہمیشہ روزے رکھیں اور رات کو اس وقت نفل پڑھیں جب لوگ سو رہے ہوں۔

حدیث نمبر (۱۰۱): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی یارسول! ہم میں مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ ہی کوئی اور سامان ہو۔ اس پر فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ ہوتا ہے جو قیامت کے دن نمازیں، زکوٰۃ اور روزے لے کر آئے گا۔ وہ اس حال میں آئے گا کہ کہیں س نے کسی شخص کی عزت خراب کی ہوگی اور کہیں اس پر تہمت لگائی ہوگی، کبھی اس کا مال کھایا وگا تو کبھی اسے مارا ہوگا چنانچہ بیٹھ جائے گا اور ان خرابیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں کاٹ لی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی نیکیاں ان گناہوں کے مقابلے میں ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے اور یوں وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۲): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے مطابق اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی ورج چڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں جو جنوں اور انسانوں کو چھوڑ کر ماری زمینی مخلوق کو سنا کر کہتے ہیں کہ اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ کیوں کہ تھوڑا اور زارے کا عمل اس سے بہتر ہے جو زیادہ اور بیکار ہو اور یونہی جب واپس ہوتا ہے تو بھی دو فرشتے اس کے دائیں بائیں ہوتے ہیں جو جنوں اور انسانوں کو چھوڑ کر ساری زمینی مخلوق کو یہ بات سناتے ہیں کہ اے اللہ! اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو اور زیادہ دے اور جو لوگوں سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے تو اس کا مال برباد کر دے۔

حدیث نمبر (۱۰۳): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکمل بھروسہ تب ہوتا ہے جب اللہ پر پورا یقین رکھے۔

حدیث نمبر (۱۰۴): حضرت عبداللہ بن ہذیل رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سونا اور چاندی تباہ و برباد ہو جائیں۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ تو آپ نے سونے اور چاندی کے بارے میں فرما دیا ہے تو

ہمیں کیا حکم ہے (یا عرض کی کہ پھر ہم کیا کریں؟) فرمایا تمہاری زبان پر اللہ کا ذکر ہونا چاہیے، دل میں اس کا شکر ہونا چاہیے اور ایسی بیوی ہونی چاہیے جو آخرت کی طرف لے جانے کے لیے مددگار ہو۔

حدیث نمبر (۱۰۵): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوپڑی (یا پیالے) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آسمان سے زمین پر بھیج دیا جائے (اور یہ پانچ سو سال کا سفر ہے) تو رات ہونے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے اور اگر کھوپڑی کو آسمان کے سرے سے زمین پر بھیجا جائے تو لگاتار شب و روز چل کر زمین کی تہ تک پہنچنے کے لیے چالیس خریف (تین ماہ) کا عرصہ لگنا چاہیے (دس سال)۔

حدیث نمبر (۱۰۶): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ اور وہ (کافر قیامت میں جہنم کے اندر منہ چڑائے ہوں گے) کے بارے میں فرمایا ان کے ہونٹ آگ کی وجہ سے جھلس جائیں گے۔ چنانچہ اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نچلے ہونٹ کے بارے میں فرمایا کہ ناف تک آجائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۷): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھولتا ہوا پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا تو وہ کھوپڑی کو چیرتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور پیٹ میں سے ہر شے کو گلاتا ہوا پاؤں سے نکل جائے گا اور پھر دوبارہ اسے اصلی حالت پر لے جایا جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۸): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ۔ "اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا" کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس کافر کے قریب کیا جائے گا تو اسے ناپسند کرے گا اور جب اور قریب کیا جائے گا تو چہرہ جھلس دے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی اور جب اسے پیئے گا تو وہ اس کی انتڑیاں گلا دے گا جو اس کے پاخانے کی جگہ سے نکل جائیں گی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ "اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے کر دے۔"

پھر فرماتا ہے: وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ۔
''اور اگر پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی، اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا، کیا ہی برا پینا ہے۔''

حدیث نمبر (۱۰۹): حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد میں صبح یا شام کو شامل ہونا، دنیا اور اس کی ساری نعمتوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہوتا ہے اور پھر اگر تمہیں جنت میں ایک چھڑی (کوڑا) جتنی جگہ مل جائے تو یہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۰): حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ بیماروں کی بیمار پرسی کرو اور جنازوں کے ساتھ شامل ہوا کرو۔

حدیث نمبر (۱۱۱): حضرت نعیم بن حماد رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تم دن کی ابتدا میں میری خاطر چار رکعت نماز پڑھو تو میں شام ہونے تک تمہارا ہر کام پورا کردوں گا۔

حدیث نمبر (۱۱۲): ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی باتیں نہ کرے تو جب تک آدمی نماز پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے تب تک فرشتے اس کے لیے بار بار یہ دعا کرتے رہتے ہیں ''اے اللہ! اس کے لیے بخشش فرمادے اور اس پر رحم فرما۔''

حدیث نمبر (۱۱۳): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو جس جس بال پر اس کا ہاتھ پھر جاتا ہے، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامے میں نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو یتیم سے اچھا سلوک کرتا ہے تو میں اور وہ جنت میں یوں مل کر رہیں گے، یہ بات اسے سمجھانے کے لیے آپ نے انگشت اور ساتھ والی بڑی انگلی ملا کر دکھائی کہ یوں ہوں گے۔

حدیث نمبر (۱۱۴): حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر کے سائے، روٹی کے ٹکڑے، شرمگاہ ڈھانکنے والے کپڑے اور پانی کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اس میں آدمی کا کوئی حصہ نہیں (یعنی باقی ہر شے استعمال کرنے پر حساب دینا پڑے گا)۔

حدیث نمبر (۱۱۵): حضرت نعمان بن بشیر ﷺ بتاتے ہیں کہ کھانے اور پینے سے جتنا چاہو، پیٹ بھر لو لیکن رسول اللہ ﷺ صرف اتنی کھجوریں لیتے تھے جس سے پیٹ بھر جاتا۔

حدیث نمبر (۱۱۶): حضرت نعمان بن بشیر ﷺ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہو کر ''میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں'' اس زور سے بار بار فرما رہے تھے کہ آپ کی چادر کا ایک کنارہ کندھوں سے اتر گیا اور پھر بھی بار بار فرمائے جا رہے تھے کہ ''میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں'' اور اگر میری اس جگہ پر ہوتے تو بازار والوں کے علاوہ اوروں کو بھی سناتے تاہم اس وقت آپ کوفہ کی مسجد کے منبر پر جلوہ افروز تھے۔

حدیث نمبر (۱۱۷): حضرت جابر ﷺ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کی خواہش نہ کیا کرو کیوں کہ اس کا آنا نہایت خوفناک ہوتا ہے اور یہ آدمی کی بڑی خوش بختی ہوتی ہے کہ اسے ایسی لمبی عمر ملے کہ اس میں اللہ کی طرف توجہ رکھے۔

حدیث نمبر (۱۱۸): حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ڈنڈے (یا فرمایا سونٹے) جتنی جگہ مل جانا، دنیا اور اس کے سامان سے زیادہ بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۹): حضرت عبداللہ ﷺ بتاتے ہیں کہ اگر علم والے لوگ اپنے علم کو بچا کر صرف انہیں پڑھائے جو اس کے لائق ہیں تو اپنے دور کے سب لوگوں میں نکھر کر سامنے آجاتے لیکن وہ تو دنیا والوں کے پاس لے گئے جنہوں نے اسے ہلکا کر دیا۔ میں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے سارے غموں کو ایک سمجھے تو اللہ اس کے سارے غم دور کر دیتا ہے لیکن اگر دنیا کے حالات کے سامنے وہ غموں کو اپنے اردگرد کر لیتا ہے تو پھر اللہ کو اس بات کی پرواہ نہیں خواہ جس وادی میں جا کر ہلاک ہو جائے۔

حدیث نمبر (۱۲۰): حضرت ابو موسیٰ ﷺ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے کو ڈھیل دیتا جاتا ہے اور جب پکڑ لیتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ''اور ایسی پکڑ ہے تیرے رب کی، جب بستیوں کو پکڑتا ہے، ان کے ظلم پر۔''

حدیث نمبر (۱۲۱): حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

ظالموں اور تکبر کرنے والوں کو لایا جائے گا۔ وہ ذرّوں جیسے ہوں گے اور چونکہ وہ اللہ کے ہاں ذلیل ہوں گے تو لوگ انہیں پاؤں کے نیچے اس وقت تک مسلتے چلے جائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ سب لوگوں کا فیصلہ نہ فرمادے گا، اس کے بعد انہیں نارالانیار میں لے جایا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق آپ سے کسی نے پوچھا کہ یہ ''نارالانیار'' کیا ہوگی؟ جس پر بتایا کہ یہ جہنمیوں کا نچوڑ ہوگا (یعنی انہیں گلے سڑے جہنمیوں میں ڈال دیا جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۲۲): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ بکری کے ایک مرے ہوئے بچے کے قریب پہنچے تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ اپنے گھر والوں کے نزدیک بے کار بن چکا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ! اس پر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ دنیا اللہ کے ہاں اس پھینکے ہوئے جانور سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۳): زوجۂ رسولِ خدا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی کے حکم، برائی سے روکنے اور اللہ کے ذکر کے علاوہ آدمی کی کوئی بات اسے فائدہ نہ دے گی۔ (یہ بات حضرت سفیان ثوری نے بتائی تھی) چنانچہ ایک آدمی نے حضرت سفیان سے کہا کہ اس حدیث میں کتنی سختی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کونسی سختی ہے؟ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ۔ (نساء ۱۱۴)

''ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے، مگر خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے، اسے ہم عنقریب بڑا ثواب دیں گے۔''

پھر فرمایا: وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ (عصر ۳)

''اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔''

پھر فرمایا: وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى۔ (انبیا ۲۸)

''اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے۔''

پھر فرمایا: اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا۔ (طٰہٰ ۱۰۹)

"مگر اس کی جسے رحمن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔"

اس کے بعد حضرت سفیان نے فرمایا کہ یہ میرے رب کا کلام ہے جسے حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۲۴): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ پیار فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دودھ پیتا بچہ مدینہ کے آس پاس موجود تھا، اسے دودھ پلانے والی لوہارنی تھی، آپ اس بچے کے پاس جاتے تو ہم بھی ساتھ ہوتے، گھر میں اذخر گھاس کا دھواں بھرا ہوا ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود اسے گلے سے لگا کر چومتے اور واپس آجاتے۔

حدیث نمبر (۱۲۵): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے علاوہ اللہ تعالیٰ کو محرم کے روزے سب سے زیادہ پسند ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد اللہ کو سب سے پسند آنے والی عبادت رات کے نفل ہیں۔

حدیث نمبر (۱۲۶): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں کہیں بھی لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور ایک دوسرے کو سنتے سناتے ہیں تو فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں، اللہ کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاں کے لوگوں میں اسے یاد فرماتا ہے اور جو بھی شخص علم حاصل کرنے کے لیے کہیں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے آسانی کے ساتھ جنت کا راستہ دکھاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۷): حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اونٹوں پر ہودج (کاٹھی) ڈالنے کا رواج حج کے موقع پر پڑا تھا۔ آپ بتاتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا میری والدہ حج کو چلیں تو میں ساتھ تھا۔ چنانچہ قادسیہ میں میں نے کوئی بھی ہودج نہ دیکھا، لوگ اونٹوں پر سواری کرتے تھے۔ حضرت سفیان بتاتے ہیں، کہا جاتا تھا کہ نیک لوگوں کا حج اونٹوں پر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۸): حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کے مطابق زوجۂ رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تھا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے طور پر ہنستے کبھی نہ دیکھا کہ آپ کا تالو دیکھ سکتی، آپ صرف مسکراتے تھے۔

پھر بتاتی ہیں کہ جب بھی آپ بادل یا تیز ہوا دیکھ لیتے تو چہرے پر پریشانی دکھائی دیتی جس پر میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! جب بھی لوگ بادل کو دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ بارش لایا ہے اور میں جب بھی آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ کے چہرے پر پریشانی ہوتی ہے؟ اس پر فرمایا اے عائشہ! مجھے یہ فکر ہوتی ہے کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو کیوں کہ ایک قوم پر ہوا کا عذاب اُتر چکا ہے۔ انہوں نے بھی جب یہ عذاب آتے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ بادل ہم پر بارش کے لیے آیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۹): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اسے لایا جائے گا جسے اس دنیا میں نعمتیں ملی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے جہنم میں ڈبودو، اسے ڈبو دیں گے تو پھر اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا کسی قسم کی نعمت دیکھی ہے؟ کیا آنکھوں کو کسی قسم کی ٹھنڈک ملی ہے؟ کیا کوئی خوشی دیکھی ہے؟ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم! اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا کہ اسے دوبارہ جہنم کو لے جاؤ۔ پھر اسے لایا جائے گا جسے دنیا میں سخت تکلیف پہنچی ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ چنانچہ وہاں لے جا کر اسے اللہ کے سامنے لایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ کیا کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچی ہے تو عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور ایسی تکلیف بالکل نہیں دیکھی۔

حدیث نمبر (۱۳۰): حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! کیا آپ نے مجھے فرمایا ہوا نہیں ہے کہ تمہارے لیے کسی سے کچھ نہ مانگنا بہتر ہے؟ فرمایا تم لوگوں سے سوال کرتے پھرو گے حالاں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ بن مانگے دیتا ہے وہ ایسی روزی ہوتی ہے جو تجھے اس نے دی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۱): حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت پر نظر ڈالی تو وہاں مجھے زیادہ تر مسکین دکھائی دیئے، پھر دوزخ کی طرف دیکھا تو وہاں عام طور پر عورتیں تھیں، روزی کی کوشش والے روکے ہوئے تھے اور کافروں کو جہنم میں لے جانے کے لیے حکم دے دیا گیا تھا۔

حدیث نمبر (۱۳۲): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فوت ہورہے آدمی کے پاس پہنچے اور پوچھا کیا محسوس کرتے ہو؟ عرض کی کہ اللہ سے تو پُر امید ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈر لگ رہا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا ایسے موقع پر یہ دو چیزیں کسی آدمی کے دل میں جمع نہیں ہوسکتیں، اگر ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ امید کا پھل دے دیتا ہے اور جس چیز سے خوف کھاتا ہے، اس سے اسے بچالیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۳): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ کوئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں سفر پر جا رہا ہوں لہٰذا میرے لیے دعا فرمائیے جو کام آسکے۔ فرمایا اللہ تمہیں پرہیزگار بنائے۔ اس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان کچھ اور فرمائیے، آپ نے فرمایا تم جہاں بھی جاؤ، اللہ آسانی فرمائے گا۔

حدیث نمبر (۱۳۴): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی ایسے ہوں گے جن کے بال بکھرے ہوئے، گرد و غبار والے اور کپڑے پرانے ہوں گے، جن کی پرواہ نہیں کی جائے گی لیکن اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دیں تو وہ پوری کردے گا، انہیں میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۳۵): حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور ساتھ والی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا اور بتایا کہ میرے اور قیامت کے درمیان اتنا ہی فاصلہ رہ گیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۶): حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں یمن میں بننے والی تہبند والی لوئی اور گھنی چادر کے علاوہ وہیں سے ایک اور چادر دکھائی جسے تم "ملبدہ" کہتے ہو اور پھر بتایا یہ وہ دو کپڑے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حدیث نمبر (۱۳۷): حضرت طلحہ بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں مدینے پہنچا تو وہاں میری کوئی بھی واقفیت نہ تھی، ایک جان پہچان کرانے والے نے بتایا کہ ہم میں سے ہر دو کو مد بھر کھجوریں دی جاتی تھیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو کسی نے آپ کے پیچھے سے آواز دی کہ یا رسول اللہ! کھجور نے تو ہمارے پیٹ جلا کر رکھ دیئے ہیں اور زبان پر نشان پڑ گئے ہیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حمد وصلوٰۃ کے بعد خطاب فرماتے ہوئے فرمایا اگر میرے پاس گوشت روٹی ہوتی تو ضرور میں تمہیں دکھلاتا البتہ آگے وہ دور آرہا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو بڑا پیالہ دیکھنے کو ملے گا جس سے سکون ہوگا اور پھر تم ایسے لباس پہنو گے کہ جیسے کعبہ کے غلاف ہوں گے۔ اس پر کسی نے پوچھا یارسول اللہ! ہم آج کے دن اس سے خوشحال ہیں یا کل اس سے زیادہ ہوں گے؟ دو مرتبہ فرمایا تم آج اس سے بہتر ہو کیوں کہ ان دنوں میں تم آپس میں لڑتے بھڑتے ہوگے۔

حدیث نمبر (۱۳۸): حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ نے وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ (مطففین، ۲۷) (اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے) میں تسنیم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جنت کی اعلیٰ ترین خاص شراب ہوگی اور دوسروں کو ملی جلی ملے گی۔

حدیث نمبر (۱۳۹): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی کی طرف پیغام بھیجا کہ میسرہ کو ایک چیز اُدھار دے دے۔ جس پر یہودی نے کہا کہ کیا محمد ﷺ کے پاس بھیجنے کے لیے میسرہ ہی رہ گیا ہے؟ حضرت میسرہ بتاتے ہیں کہ میں نے حاضری دے کر نبی کریم ﷺ کو ساری بات بتادی جس پر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہودی غلط کہتا ہے، پھر میرے بارے میں تین مرتبہ فرمایا کہ میں بیعت کرنے والے سب میں سے بہتر ہوں اور فرمایا اگر کوئی کئی ٹکڑوں سے بنا کپڑا پہن لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اپنی امانت میں سے وہ کچھ لے جو اس کے پاس نہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۰): حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نازل ہوئی تو ان دنوں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اس پر ایک صحابی نے عرض کی کہ سونا چاندی کے بارے میں جو کچھ اترنا تھا، اتر آیا ہے، اب ہمیں اگر معلوم ہو جائے کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم وہی لے لیا کریں۔ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ سب سے بہتر یہ ہے کہ زبان ہر وقت ذکر الٰہی کرے، دل سے شکر نکلے اور بیوی ایسی ایماندار ہو کہ اس کا ایمان پختہ کرنے میں مددگار رہے۔

حدیث نمبر (۱۴۱): حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کرم ﷺ نے حضرت

معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے کی تیاری کی تو عرض کی یارسول اللہ! میرے لیے کوئی حکم؟ فرمایا جہاں تک ممکن ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، کوئی پتھر اور درخت راستے میں آئے تو اللہ کو یاد کرو اور جب کوئی برائی ہو جائے تو پوشیدہ پر پوشیدہ اور کھلی ہوئی پر کھلے طور پر توبہ کرو۔

حدیث نمبر (۱۴۲): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں کہیں بھی لوگ بیٹھیں کہ نہ تو وہاں اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی پر درود پڑھیں تو ثواب کی وجہ سے جنت میں جانے کے باوجود انہیں اس محفل پر افسوس ہی رہے گا۔

حدیث نمبر (۱۴۳): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ہدایت فرمایئے، فرمایا کہ جب کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے ساتھ ہی ایک نیکی کرلو کیوں کہ یہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔ میں نے پوچھا کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی کوئی نیک کام ہے؟ فرمایا یہ سب نیک کاموں میں سے بڑا نیک کام ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۴): حضرت خازم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تو پاس ہی ایک آدمی رو رہا تھا انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا فلاں شخص ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ! ہم بنو آدم کے سارے اعمال تولا کرتے ہیں لیکن اس کا رونا نہیں تولا جا سکتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ جہنم کے کئی سمندر صرف آنسو کے ایک قطرے سے بجھا دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۵): حضرت رباح رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جب بھی آتے ہو تو دونوں آنکھوں کے درمیان پریشانی دکھائی دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں دوزخ کے پیدا ہونے سے لے کر آج تک نہیں ہنسا۔

حدیث نمبر (۱۴۶): حضرت حمران بن اعین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں پڑھیں تو چیخ ماری اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا. وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا. (مزمل، ۱۲ و ۱۳) ”بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔“

حدیث نمبر (۱۴۷): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر

تمہیں بھی وہ علم ہو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسا کرو لیکن رویا زیادہ کرو۔

حدیث نمبر (۱۴۸): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! مسجد میں شان و شوکت والا آدمی دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ایک آدمی نظر آیا جس نے پوشاک پہن رکھی تھی، میں نے عرض کی کہ یہ ہے۔ پھر فرمایا کوئی کم مرتبہ آدمی دیکھو! میں نے ایسا آدمی دیکھا جس کے کپڑے پرانے تھے اور پھر اشارہ کیا کہ یہ ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا قیامت کے دن اسے زمین میں بے شمار ایسے آدمیوں سے زیادہ بہتری اور بھلائی ملے گی۔

حدیث نمبر (۱۴۹): حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہمارے پاس مینڈھے کا چمڑا تھا جس کی ایک طرف ہم سو جاتے اور دوسری طرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آٹا گوندھا کرتیں۔

حدیث نمبر (۱۵۰): حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی تو ان کے لیے جہیز کا سامان صرف یہ تھا ہلکا سا بستر، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی اور پنیر کا ایک ٹکڑا تھا، وہ سامان لے کر "بطحاء" آئے تو اسے گھر میں اپنے اپنے مقام پر رکھ دیا۔

حدیث نمبر (۱۵۱): حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کجاوے پر بیٹھ کر حج کا سفر کیا تو اس نے آپ کو ہلایا۔ اس پر عرض کی الٰہی میں حاضر ہوں اصل زندگی تو آخرت کی ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۵۲): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ دنیا مومن کے لیے تو قید خانہ ہے لیکن کافر کے لیے باغ ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۳): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں قحط نے تباہ کر دیا ہے۔ فرمایا اس کے علاوہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ دنیا کا مال تمہارے پاس بہت جمع نہ ہو جائے، کاش میری امت کسی صورت میں سونا نہ پہنے۔ میں نے حضرت زید بن وہب سے پوچھا کہ یہ ضبع (حدیث میں آیا لفظ) کیا ہوتا ہے تو انہوں نے بتایا کہ قحط۔

حدیث نمبر (۱۵۴): حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کے اندر اللہ کے لیے دیئے جانے والے مال کے علاوہ سب کچھ لعنت بھرا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۵): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر موت کا وقت آیا تو رونے لگے، پوچھا گیا کہ کیوں روتے ہو حالاں کہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں؟ انہوں نے کہا نہ تو میں دنیا پر افسوس کر کے رویا ہوں اور نہ ہی اس کی خواہش میں لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا جسے ہم نے چھوڑ دیا، عہد یہ لیا تھا کہ ہمارے پاس اس دنیا میں اتنا سامان ہونا چاہیے جتنا ایک سوار کے پاس ضرورت کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ان کا سامان دیکھا تو بیس یا تیس درہم سے کچھ زیادہ تھا۔

حدیث نمبر (۱۵۶): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سامان نہ جوڑو کیوں کہ اس طرح تم دنیا کی خواہش کرنے لگو گے۔

حدیث نمبر (۱۵۷): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت ہمارے ہاں سے گزرے جب ہم اپنا جھونپڑا درست کر رہے تھے، پوچھا یہ کیا کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی کہ اس کی یہ حالت ہو چکی تھی تو ہم اسے درست کر رہے ہیں اس پر فرمایا موت تو اس سے بھی جلد آ جائے گی۔

حدیث نمبر (۱۵۸): حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو عبس کا ایک آدمی حضرت سلمان کے ساتھ چلا کہ ان سے کچھ سیکھے۔ اس میں یہ ہمت نہ تھی کہ آپ سے بڑھ سکے، وہ آٹا گوندھنے کی ہمت رکھتا تھا تو اتنے وقت میں آپ روٹی پکا سکتے تھے، وہ سواریوں کو پانی پلاتا تو آپ جانوروں کے لیے چارہ تیار کر لیتے تھے، پھر آپ دجلہ پر پہنچے تو اس میں سیلاب تھا، حضرت سلمان نے اس آدمی سے کہا کہ نیچے اتر کر پانی پی لو، اس نے پی لیا تو آپ نے کہا اور پیو، اس نے اور پی لیا جس پر آپ نے کہا تمہارے خیال میں دریا سے کتنا پانی گھٹا ہوگا؟ اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ اس سے پانی گھٹ جائے؟ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یونہی علم کے بارے میں سمجھ لو، جتنا بھی لے لو گے، یہ کم نہیں ہوگا، ایک مرتبہ یہ کہا کہ گھٹے گا نہیں لہٰذا اسے فائدہ دینے کی حد تک لے لو۔

پھر ہم نے نہراردن کو پار کیا تو ڈھیر لگا تھا جس میں گندم اور جو تھے۔ دیکھ کر حضرت سلمان نے اسے کہا اے بنوعبس کے بھائی! کیا تم اسے دیکھتے نہیں جس نے ہمیں یہ خزانے دیئے ہیں۔ وہ دیکھ رہا ہے جب کہ حضرت محمد ﷺ ابھی زندہ ہیں۔ اس نے کہا ہاں یونہی ہے۔ حضرت سلمان نے پھر کہا اس ذات کی قسم جس کے بغیر کوئی معبود نہیں! ہماری حالت یہ تھی کہ صبح وشام ہمارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی نہ ہوتا تھا۔

راوی کے مطابق وہ وہاں سے چلے اور جلولاء پہنچے اور وہاں جا کر وہ سونا اور چاندی بتائی جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دی تھی۔ چنانچہ اس سے کہا اے بنوعبس والے! کیا تم وہ دیکھ نہیں رہے جو اللہ نے ہمیں دے رکھا ہے؟ جب کہ وہ خود بھی دیکھ رہا ہے اور حضرت محمد ﷺ ابھی زندہ ہیں۔ اس آدمی نے کہا کہ ہاں یونہی ہے۔ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں، وہ لوگ صبح وشام یونہی گزارتے رہے، نہ ان کے پاس دینار ہوتے اور نہ ہی درہم۔

حدیث نمبر (۱۵۹): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ راتوں میں خالی پیٹ ہی مسلسل جاگا کرتے اور ادھر گھر والوں کے پاس نہ تو صبح کو کچھ کھانے کے لیے ہوتا اور نہ ہی شام کو جب کہ عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی کھائی جاتی۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ اکثر آپ کا کھانا جو کی روٹی ہوتی۔

حدیث نمبر (۱۶۰): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی ایک روٹی اور کچھ چربی لے کر حاضر ہوا۔

حدیث نمبر (۱۶۱): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت بکری کی ٹانگ کا گوشت بھیجا تو میں نے آپ کے لیے رکھ لیا چنانچہ آپ نے اسے کاٹا (یا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکھ لیا اور میں نے کاٹا) یہ حدیث بتانے والے نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آلِ محمد ﷺ پر ایک ایک مہینہ گزر جاتا کہ نہ روٹی پکتی اور نہ ہی ہنڈیا چڑھائی جاتی۔ حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے صفوان بن محمد سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ دو دو ماہ تک نہ روٹی پکتی

اور نہ ہی ہنڈیا چولہے پر چڑھا کرتی۔

حدیث نمبر (۱۶۲): حضرت شعبہ، حضرت سماک بن حرب سے سن کر بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے اس تنگدستی کا ذکر کیا جو لوگوں تک پہنچ چکی تھی چنانچہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جو چیز بھی طاقت دینے کے لیے ملتی، اس سے پیٹ بھر لیتے۔

حدیث نمبر (۱۶۳): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے وصال تک آلِ محمد نے مسلسل دو دن تک بھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

حدیث نمبر (۱۶۴): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ (سجدہ ۱۶) (ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے) کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد انسان کا رات کے وقت کھڑے ہو کر نفل پڑھنا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۵): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت جو کی روٹی سے آگے نہیں بڑھے۔

حدیث نمبر (۱۶۶): حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ (تکاثر،۸)

"پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی"

کہ کئی میرے امتی گھی اور شہد سنبھال رکھیں گے اور پھر کھائیں گے۔

حدیث نمبر (۱۶۷): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا قیامت کے دن سب سے پہلے اس نعمت کا سوال ہوگا۔ کیا میں نے تیرے جسم کو صحیح نہیں رکھا اور تجھے پینے کو ٹھنڈا پانی نہیں دیا؟

حدیث نمبر (۱۶۸): حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کے والد بتاتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں پہنچے تو آپ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کی تفسیر فرما رہے تھے چنانچہ فرمایا بندہ اپنے مال کا نام لے کر میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالاں کہ اے ابن آدم! تمہارے مال میں سے تو صرف وہی کچھ تمہارا ہوتا ہے جسے کھا کر تم نے فنا کر دیا، پہنا اور بوسیدہ کر دیا یا پھر صدقہ کے طور پر دیا،

اور یہ جاری رہتا ہے (اس پر ثواب ملتا رہتا ہے)۔

حدیث نمبر (۱۶۹): حضرت خالد بن میر کو کسی نے بتایا کہ میں نے حضرت عتبہ بن غزوان سے سنا، فرماتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ساتواں تھا جن کے پاس کھانے کے لیے انگور کے پتوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تھا، انہیں کھاتے کھاتے ہمارے جبڑے پھول گئے تھے (یا زخمی ہو گئے تھے)۔

حدیث نمبر (۱۷۰): حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا تھا کہ میں عرب میں سے پہلا وہ شخص ہوں جسے راہِ خدا میں لڑتے ہوئے سب سے پہلے تیر لگا تھا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے کا موقع ملا، ہماری حالت یہ ہوتی تھی کہ کیکر اور انگور کی بیل کے پتے کھاتے تھے چنانچہ اسی وجہ سے بکری کی طرح مینگنیاں کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۱): حضرت محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے دو پھٹے پرانے کپڑے اوڑھ رکھے تھے چنانچہ ان دونوں سے ناک کا پانی (رینٹ) صاف کیا، انہوں نے کہا واہ واہ! ابو ہریرہ روئی کے کپڑے سے ناک صاف کر رہے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان اپنے آپ کو غشی کی حالت میں دیکھا، اسی دوران کوئی آ کر میرے سینے پر بیٹھ گیا تو میں نے اس سے کہا کہ مجھے وہ (غشی کا دورہ) نہیں جو تم نے سمجھا ہے، یہ تو بھوک کی وجہ سے ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۲): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے آپس میں بات کی کہ ایک وقت تھا، ہم میں سے ایک پیٹھ سیدھی کرنے کے لیے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا اس لیے کہ بھوک لگی ہوتی تھی، سردیوں میں چوں کہ آدمی کے پاس چادر کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تھا، اس لیے وہ گڑھے کا سہارا لیتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۷۳): حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے گوشت، جو کی روٹی، کھجور کھا کر ٹھنڈا پانی پیا اور آپ نے فرمایا تمہارے رب کی قسم! یہ اللہ کی طرف سے نعمت ہے (یا جنتی کھانا ہے)۔

حدیث نمبر (۱۷۴): حضرت فطر بن عبداللہ بن ابی المدیل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کے ایک صحابی کو فرماتے سنا کہ ہم مشکل سے یوں مینگنیاں کرتے تھے جیسے اونٹ کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۵): حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو ساتھ لیے حضرت ابوالہیثم بن تیہان (مالک بن تیہان) کے ہاں تشریف لائے چنانچہ ان کی بیوی سے پوچھا کہ ابوالہیثم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں اور پھر اسی دوران وہ آگئے اور آتے ہی اپنی بیوی سے کہا بڑے افسوس کی بات ہے، رسول اکرم ﷺ کے لیے کوئی کھانے کی چیز تیار کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر ان سے کہا، جلدی کرو۔ اس پر وہ اٹھیں اور جو کا آٹا لیا، اسے گوندھ دیا۔ حضرت ابوالہیثم آپ کے لیے ایک بکری ذبح کی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دودھ دینے والی کو ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ اتنے میں کھانا تیار ہوگیا تو انہوں نے آپ کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے کھانا شروع کیا، آپ نے چھوٹا سا مشکیزہ (یا ڈول) پکڑ کر پانی پیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پی لیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آخرت میں اس پانی کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۷۶): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک غلام کی دعوت بھی قبول فرماتے، مریضوں کی بیمار پرسی فرماتے اور گدھے پر سواری کر لیتے۔

حدیث نمبر (۱۷۷): حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس امت کو بلندی امدادِ الٰہی اور سکونِ دل کے بارے میں خوش خبری دی۔ چنانچہ جو شخص آخرت کا کوئی کام دنیا کی خاطر کرے تو اس کے بارے میں فرمایا آخرت میں اسے کچھ نہیں ملے گا۔

حدیث نمبر (۱۷۸): حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص صبح سویرے اُٹھتے ہی اللہ کے علاوہ کسی اور سے مانگنے کا ارادہ کرلے تو اللہ کے ہاں سے اسے کچھ نہیں ملے گا؟

حدیث نمبر (۱۷۹): حضرت سلیمان بن حنیب رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی غرض صرف ایک ہی ذات (اللہ) سے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی سب ضرورتیں پوری فرماتا رہتا ہے اور جو ہر ایک سے غرض رکھے تو پھر اللہ کو اس کی ضرورت نہیں، جہاں چاہے،

پھر کر برباد ہو جائے۔

حدیث نمبر (۱۸۰): حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بندہ جب اپنی آخرت پر نظر رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا کا مال وغیرہ روک لیتا ہے اور دلی طور پر اسے مالدار بنا دیتا ہے لیکن اگر اس کے دل میں دنیا کا خیال پیدا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے طرح طرح کی چیزیں لے آتا ہے، اور دلی طور پر اسے ایک فقیر بنا دیتا ہے چنانچہ وہ ہر وقت محتاج دکھائی دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۱): حضرت ابان بن عمار رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے تقریباً دوپہر کو باہر نکلے تو ہم نے سمجھ لیا کہ اس وقت مروان نے کوئی خاص چیز پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا۔ آخر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہاں انہوں نے ہم سے چھ ایسی باتوں کے بارے میں پوچھا تھا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہیں؟ میں نے آپ سے سنا ہوا ہے آپ نے فرما رکھا ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ سدا خوش رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سن کر محفوظ کر لے اور پھر دوسروں تک پہنچا دے۔ کیوں کہ شریعت کے علم کا دعویٰ کرنے والے کئی ایسے ہوتے ہیں جنہیں شریعت کی سمجھ نہیں ہوتی اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے سے زیادہ سمجھدار کے پاس لے جاتے ہیں۔ چنانچہ تین ایسے کام ہیں کہ جن کے بارے میں مسلمان کبھی فریب نہیں کھاتا، ہر کام صرف اللہ کی مرضی کے مطابق کرنا، حکمرانوں کو راہنمائی کرنا اور سب مسلمانوں کی جماعت میں مل کر رہنا کیوں کہ ان لوگوں کی دینی دعوت دوسروں تک پہنچ جاتی ہے۔

پھر فرمایا کہ جس شخص کی نظر آخرت پر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی راہنمائی فرماتا ہے، اس کے دل میں مالداری ڈال دیتا ہے، دنیا کا مال خود بخود اس کے پاس چلا آتا ہے لیکن جو مال دنیا کی نیت کر لیتا ہے تو ہر طرف اسے دنیا کا مال دکھایا جاتا ہے، وہ ہر شے کا لالچ کرتا ہے۔ چنانچہ دنیا کا مال اسے اتنا ہی ملتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھا ہے۔ پھر ہم نے آپ سے درمیانی نماز کی وضاحت پوچھی تو فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی حالِ دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۱۸۲): حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ستر نبیوں نے اللہ کے گھر کا حج کیا جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے جو دو چادریں اوڑھے ہوئے تھے نیز ان میں حضرت یونس علیہ السلام بھی تھے جو یوں دعا کر رہے تھے کہ اے مشکلات اور بے چینی کو دور فرمانے والے! میں تیری خدمت میں آپہنچا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۸۳): حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فَلَوْ لَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ. (صافات، ۱۴۳) (تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا) کے بارے میں فرماتے تھے کہ حضرت یونس علیہ السلام خوش گوار زندگی کے دنوں میں لمبی نمازیں پڑھتے تھے۔ حضرت قتادہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی انسان مرتبے سے گھٹ جاتا ہے تو اس کا نیک عمل اسے عزت دے دیتا ہے اور گرنے پر اسے سہارا دے دیتا ہے (ایسی صورت حاصل میں دنیا کی طرف توجہ ممکن نہیں ہوتی)۔

حدیث نمبر (۱۸۴): حضرت سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ نے فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ (انہوں نے اندھیروں میں آواز دی) کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ حضرت یونس علیہ السلام کی ہڈیوں اور گوشت کو نقصان نہ پہنچنے پائے، اس کے بعد اس مچھلی کو ایک اور مچھلی نے نگل لیا تو ایسے میں حضرت یونس علیہ السلام نے گویا اندھیروں میں آواز دی، ایک اندھیرا تو پہلی مچھلی کی وجہ سے ہوا، پھر دوسری مچھلی کی وجہ سے اور زیادہ ہو گیا اور پھر تیسرا اندھیرا گہرے پانی کی وجہ سے تھا (یوں کئی اندھیرے بن گئے اور یوں جمع کا لفظ آیا)۔

حدیث نمبر (۱۸۵): حضرت ابو الجلد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو وہ اندھیری رات کے کئی پہروں کی طرح اتر رہا تھا، چنانچہ ان میں سے کچھ عقلمند چل کر علما میں سے بچے ہوئے ایک بڑے میاں کے پاس پہنچے اور کہنے لگے ہم پر نازل ہونے والے عذاب کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں لہٰذا کوئی ایسی دعا ہی بتایئے کہ جسے ہم کریں تو اللہ تعالیٰ جلد رہائی دے دے۔ اس بوڑھے نے کہا تو پھر یہ دعا کرو: يَا حَيُّ حِيْنَ

لَا حَیَّ وَیَاحَیُّ مُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَاحَیُّ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

''اے ہمیشہ کی زندگی والے جبکہ ورایسا کوئی بھی زندہ نہیں، اے مردوں کو زندگی دینے والے زندہ، اے زندہ کہ تیرے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔''

حضرت مجاہد بتاتے ہیں کہ اس قوم نے یہ دعا کی تو عذاب ٹل گیا۔

حدیث نمبر (۱۸۶): حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت یونس علیہ السلام چالیس دنوں تک مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ یہ سن کر حضرت شعبی نے فرمایا کہ جس دن دوپہر کے وقت انہیں مچھلی نے نگل لیا تو دن کا تھوڑا سا حصہ اس کے پیٹ میں رہے اور جب عصر کا وقت گزر گیا اور سورج غروب ہونے کو ہوا تو مچھلی نے انہیں نکال دیا چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام نے سورج کی روشنی دیکھ کر فرمایا:

لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (انبیا، ۸۷)

''کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔''

حضرت شعبی بتاتے ہیں کہ مچھلی نے انہیں پیٹ سے نکالا تو چوزے جیسے نرم اور بے بال ہو چکے تھے اس پر حضرت شعبی سے کسی نے پوچھا کیا آپ اللہ کی قدرت کو نہیں مانتے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قدرت کا انکار نہیں کرتا، اللہ ارادہ فرماتا تو مچھلی کے پیٹ میں ان کے لیے بازار جتنی کھلی جگہ بھی بنا سکتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۸۷): حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن تک رہے۔

حدیث نمبر (۱۸۸): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسی نعمتیں ہیں کہ جن میں اکثر لوگ غلطی کر بیٹھتے ہیں، ایک تو خوشحالی اور دوسری تندرستی (دونوں میں دنیا کا لالچ کر لیتے ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۸۹): حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو دیہاتی حاضر ہوئے جن میں سے ایک نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سے کون سا شخص بہتر گنا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا جسے لمبی عمر ملے اور وہ اس میں نیک عمل کرتا

رہے۔ دوسرے نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے اوپر شریعت کے کئی مسائل بوجھ ہیں۔ تو اس کے جواب میں آپ نے مجھے ایک لازمی بات بتادی جسے کرتا رہوں چنانچہ فرمایا ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو۔

حدیث نمبر (۱۹۰): حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی تم اللہ کے پاس جاؤ تو اس کی طرف سے بہترین چیز پر عمل کرتے ہوئے جاؤ یعنی قرآن پاک پر (قرآن پر عمل کرنے والا دنیا کے مال کو حقیر جانتا ہے)۔

حدیث نمبر (۱۹۱): حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ قرآن اللہ کا کلام ہے تو جو کچھ اس میں حکم ہوا ہے، اسی پر عمل کرو، اپنی خواہش پر عمل نہ کرو۔

حدیث نمبر (۱۹۲): حضرت فروہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت خباب کا پڑوسی تھا، ایک دن میں مسجد سے نکلا تو انہوں نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اے بھائی! جتنا ممکن ہو، اللہ کے قریب ہونے کی کوشش کرو، اس سلسلے میں اس کے کلام سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں (قرآن پڑھتے رہا کرو)۔

حدیث نمبر (۱۹۳): حضرت علی بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فقیر قسم کے مسلمان لوگ مالداروں کے مقابلے میں چالیس سال پہلے ہی جنت میں پہنچ جائیں گے، دوسرے لوگ گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کی طرف توجہ فرما کر ارشاد فرمائے گا کہ تم لوگ لوگوں پر حکمران تھے اور ان کے ہر کام پر نگران تھے، آج مجھے تم سے حساب لینا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اس موقع پر حساب بڑا سخت ہوگا، ہاں جسے اللہ تعالیٰ بچانا چاہے گا اس کے لیے آسانی پیدا فرمادے گا۔

حدیث نمبر (۱۹۴): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لیے وقت نکالا کر، میں تیرا دل ہر شے سے بے نیاز کردوں گا، فقیر بننے کی ہمت کرو، نہ کرسکو گے تو میں تمہارے دل کو کئی کاموں میں لگادوں گا اور تمہیں فقیروں میں رہنے نہیں دوں گا۔

حدیث نمبر (۱۹۵): حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

پڑھاتے تو صحابہ کرام نماز کے دوران بھوک کی وجہ سے گر پڑتے، یہ صفہ والے ہوتے تھے۔ دیہاتی انہیں دیکھ کر دیوانہ کہتے۔ رسولِ اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ان کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کیا اجر تیار کر رکھا ہے تو تمہاری خواہش ہوگی کہ کاش تم اس سے بھی زیادہ محتاج ہوتے اور فاقے پر فاقہ کرتے۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں کہ اس روز میں خود رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔

حدیث نمبر (۱۹۶): حضرت بشر بن منصور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان کو کھانے پینے کی غرض سے بچا ہونا چاہیے اور کھانے پینے میں حرام شامل نہیں ہونا چاہیے۔

حدیث نمبر (۱۹۷): حضرت سمیط رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ یہ دینار و درہم منافقوں کے لیے ایک طرح کی لگام ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ برائیوں کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۸): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں میں بیٹھے بھی پہچانے نہیں جاتے تھے (دنیا سے اس قدر بے تعلق تھے)۔

حدیث نمبر (۱۹۹): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں انصاری لوگوں میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ہم ایک دوسرے سے اس لیے چھپ رہے تھے کہ لباس پورا نہ تھا۔ ادھر ایک قرآن پڑھنے والا، قرآن پڑھ کر ہمیں سنا رہا تھا، ہم بھی غور سے سن رہے تھے۔ اسی دوران رسولِ اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور ہم میں اس لیے بیٹھ گئے کہ ہم جیسے دکھائی دیں۔ قاری نے تلاوت روک دی تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی کہ ہمارے ایک قاری ہمیں تلاوت سنا رہے تھے۔ اس پر آپ نے انگلیوں کو موڑ کر حلقہ بنا کر انگلی سے ان کی طرف اشارہ کیا کہ دائرہ بنالو چنانچہ دائرے میں بیٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں رسولِ اکرم ﷺ میرے سوا کسی کو نہ پہچانتے تھے۔ چنانچہ فرمایا اے محتاجو! تم کو خوش ہونا چاہیے کہ تم جنت میں مالداروں سے آدھا دن پہلے پہنچو گے اور یہ پانچ سو سال کا عرصہ ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۰۰): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ اسے بہت سا رزق عطا کرتا ہے تو وہ اس بات سے بے فکر ہو جاتا ہے کہ

اس لئے کوئی مکر ہو جائے گا، ایسے آدمی میں علم کی کمی ہوتی ہے اور اس کی سوچ بیکار ہوتی ہے۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس نے دنیا کا مال روک لیتا ہے تو اسے یہ خیال نہیں آتا کہ اسے اس مال میں کوئی اختیار ہے تو ایسے آدمی میں بھی علم کی کمی ہوتی ہے اور اس کی یہ سوچ صحیح نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۲۰۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بخدا میں ایسے لوگوں سے بھی ملا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی دنیا کا یہ حلال مال لینا چاہے تو لے سکتا ہے جس پر انہیں کہا جاتا ہے تم اس مال میں سے اپنا حصہ کیوں نہیں لیتے کہ حلال ہاتھ آسکے۔ تو پھر بھی وہ کہتے ہیں، ہم نہیں لیں گے کیوں کہ ہمیں اندیشہ رہتا ہے کہ کہیں یہ مال ہمارے دل میں خرابی پیدا نہ کر دے۔

حدیث نمبر (۲۰۲): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفہ والوں کے پاس تشریف لائے تو وہاں فقیر قسم کے مسلمان جمع تھے، وہ اپنے کپڑوں پر پیوند لگانا چاہتے تو کپڑے کا ٹکڑا نہ ملتا۔ یہ دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے آپ کو آج بہتر سمجھتے ہو یا اس دن کو بہتر سمجھو گے جب تم صبح کو ایک پوشاک پہنو گے لیکن شام کو دوسرا لباس پہننے کو مل جائے گا، پھر صبح کے موقع پر تو بھرا ہوا پیالہ مل جائے جب کہ شام کو دوسرا مل جائے اور اپنے پریوں پردہ لٹکاؤ جیسے کعبے پر لٹکا ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں ہم اس دن بہتر ہوں گے، تاہم آپ نے فرمایا نہیں نہیں، تم آج ہی بہتر حال میں ہو۔

حدیث نمبر (۲۰۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی باتیں کر رہے تھے کہ اس سلسلے میں بتایا کہ اللہ نے فرمایا اے ابن آدم! مجھے صبح اور عصر کے بعد کچھ دیر کے لیے یاد کر لیا کر تو ان دونوں کے درمیانی وقت میں میں تمہاری ہر ضرورت پوری کر دوں گا۔

حدیث نمبر (۲۰۴): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام "عضباء" تھا، کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں نکلتی تھی، اسی دوران ایک دیہاتی اونٹ پر سوار ہو کر آیا تو وہ آپ کی اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ صحابہ کرام کو یہ بات اچھی نہ لگی آپ نے صحابہ کرام کی طرف دیکھا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! عضباء پیچھے رہ گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جب وہ دنیا کی کسی شے کو بلند کرتا ہے تو اسے کم مرتبہ بھی کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۵): حضرت سلیمان بن ابی امامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھی تھے، انہوں نے اپنا سامان اپنی سواری کے پیچھے لاد لیا تھا چنانچہ حضرت سلیمان بتاتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سنا، فرما رہے تھے جو بھی ایک حاجی کو دیکھنا پسند کرتا ہے تو ابوامامہ کو دیکھ لے جس پر ہم نے ان سے پوچھا کیا ہم لوگ حاجی نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا تم تو خود اپنے آپ کو حاجی خیال کرتے ہو (اور یہ دنیا سے علیحدگی نہ ہوئی)۔

حدیث نمبر (۲۰۶): حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانا وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھ کر موت سے بعد کے لیے عمل کرے لیکن عاجز وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کی خواہش پر چلے اور پھر اللہ سے امیدیں بھی لگائے۔

حدیث نمبر (۲۰۷): حضرت کعب بن سوار کے غلام حضرت سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ عین اس وقت جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے باتیں کر رہے تھے تو ایک فقیر آدمی حاضر ہوا اور ایک مالدار کے پہلو میں بیٹھ گیا، جس پر اس مالدار نے اس کی طرف سے اپنے کپڑے لپیٹ لیے۔ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور میں ناراضگی دکھائی دی چنانچہ فرمایا کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ تمہاری مالداری اس پر چڑھ جائے گی اور اس کی غریبی تم پر سوار ہو جائے گی؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اس مالداری کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ جس پر فرمایا ہاں، تمہاری یہ مالداری تمہیں جہنم کی طرف لے جائے گی اور اس کی فقیری اسے جنت کو لے جائے گی۔ اس پر مالدار نے عرض کی تو اس سے مجھے کون بچائے گا؟ فرمایا اس سے اچھا برتاؤ کرو، اس نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا جب کہ اس فقیر نے کہا مجھے یہ برتاؤ نہیں چاہیے۔ آپ نے فرمایا اللہ سے بخشش مانگو اور اپنے اس بھائی کے لیے دعا کرو۔

حدیث نمبر (۲۰۸): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا ذکر فرمایا کہ یہ دنیا بڑی خوشگوار اور میٹھی لگنے والی ہے لہٰذا اس سے اور عورتوں سے بچا کرو۔

حدیث نمبر (۲۰۹): حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پوشاک لینے کی ہمت کے باوجود اسے چھوڑ دیتا ہے کیوں کہ اللہ کے سامنے عاجز بن کر رہنا چاہتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بھری دنیا کے سامنے بلا کر فرمائے

گا، آج تم ایمان کا جو لباس بھی پہننا چاہتے ہو، پہن سکتے ہو۔

حدیث نمبر (۲۱۰): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جس پر آپ نے فرمایا کہ کھانے کی یہ پہلی کوئی چیز ہے جسے تمہارا باپ پچھلے تین دن میں پہلی بار کھا رہا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۱): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں جس جس آدمی کے پاس بیٹھا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب میں سے زیادہ استغفار کرنے والے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سننے والے نے یہ بھی بتا دیا کہ میں بھی جس جس آدمی کے پاس بیٹھا ہوں، ان سب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ زیادہ استغفار کرنے والے تھے۔

حدیث نمبر (۲۱۲): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی کہ اے اللہ! مجھے ایسے لوگوں میں شمار کر لے جو نیکی کا کام کرنے پر خوش ہوں لیکن برا کام ہو جانے پر بخشش مانگیں۔

حدیث نمبر (۲۱۳): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ سے توبہ کیا کرو کیونکہ میں بھی تو ستر مرتبہ روزانہ توبہ کیا کرتا ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۱۴): حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہمیں وہ کچھ دیا گیا ہے جو عام لوگوں کو دیا گیا ہے اور وہ بھی دیا گیا ہے جو انہیں نہیں دیا گیا اور جو علم دنیا والوں کو دیا گیا ہے، ہمیں اس کے علاوہ وہ بھی دیا گیا ہے جسے وہ جانتے تک نہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے تین چیزوں سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(۱) ناراضگی اور خوشی کے موقع پر بردبار رہنا۔

(۲) فقیری اور مالداری میں سے درمیانہ طریقہ اپنانا۔

(۳) ظاہری اور باطنی طور پر اللہ سے ڈرتے رہنا۔

حدیث نمبر (۲۱۵): حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا

تھا کہ ہم نے زندگی کی نرمی اور سختی دیکھی ہے لیکن اس میں وہی زندگی پسند آئی ہے جو کم درجہ کی ہو۔

حدیث نمبر (۲۱۶): حضرت وہب رضی اللہ عنہ کے والد بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس ایک ہزار گھر تھے جن پر اوپر کے حصے میں شیشہ اور نچلے حصے میں لوہا لگا تھا، ایک مرتبہ آپ ہوا پر سوار ہو کر کسی کسان کے ہاں سے گزرے تو اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا آلِ داؤد کو بہت بڑی بادشاہی دی گئی۔ ہوا نے اس کی یہ بات اُٹھا کر حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچا دی۔ چنانچہ آپ ہوا سے نیچے اتر کر کسان کے پاس آئے اور فرمایا میں نے تمہاری بات سن لی ہے اور اس لیے تمہاری طرف آیا ہوں کہ تم کوئی ایسی خواہش نہ کرو جس کی ہمت نہیں ہے۔ ایک مرتبہ ایسا سبحان اللہ کہنا جسے اللہ قبول فرمالے تو یہ اس سے بہتر ہے جو آلِ داؤد کو دیا گیا۔ یہ سن کر کسان نے عرض کی کہ اللہ آپ کے غم ویسے ہی دور فرمادے جیسے آپ نے میری پریشانی دور کردی ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۷): حضرت یحییٰ بن ابن کثیر رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے! اپنی بیوی کی وجہ سے زیادہ غیرت نہ کھایا کرو کیوں کہ تمہاری اس عادت کی وجہ سے وہ برائی میں پڑ سکتی ہے۔ خواہ اس سے پہلے وہ برائی سے بچی رہتی ہو۔ اے بیٹے! کمزور بن جانا، حیا کا کام ہوتا ہے جس سے اللہ کی عزت بنتی ہے۔ اے بیٹے! اگر تم اپنے دشمن سے ناراضگی چاہتے ہو تو اپنے بیٹے کا لحاظ بھی نہ رکھو۔ اے بیٹے! جیسے دو پتھروں میں کیل اور سانپ داخل ہو جاتے ہیں، یونہی خرید و فروخت کرنے والے دو آدمیوں میں بھی برائی داخل ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۸): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تجارت کرنے والے کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ اس کی خلاصی کیسے ہوگی کیوں کہ وہ دن میں قسمیں کھا کر بھی رات کو آرام سے سو جایا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۹): حضرت مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، ہمیں پتہ چلا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا اے بیٹے! اسد (شیر) اور اسود (سیاہ) کے پیچھے تو چلے جاؤ لیکن کسی عورت کے پیچھے نہ جاؤ۔

حدیث نمبر (۲۲۰): حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا یہ بتاؤ کونسی چیز ٹھنڈی ہے، کونسی میٹھی، کونسی قریب، کونسی دور، کونسی تھوڑی، کونسی زیادہ، کونسی پیاری اور کونسی چیز بیگانی لگتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا سب سے میٹھی چیز اللہ کے بندوں کے درمیان اس کی رحمت ہے، سب سے ٹھنڈی چیز اللہ کی طرف سے اپنے بندوں اور لوگوں کی آپس میں معافی ہے، سب سے انس والی چیز روح ہے جو انسان کے جسم میں ہوتی ہے، سب سے بیگانہ دکھائی دینے والی چیز انسانی جسم ہے، یقین کم آتا ہے جبکہ شک زیادہ پڑتا ہے، دنیا کے مقابلے میں سب سے قریب چیز آخرت ہے اور سب سے زیادہ دور شمار ہونے والی دنیا ہے جو آخرت کے مقابلے میں ہے (یا جیسے آپ نے فرمایا)۔

حدیث نمبر (۲۲۱): حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا بری زندگانی یہ ہے کہ انسان ایک جگہ سے دوسری بدلتا رہے۔

آپ ہی کی روایت ہے کہ بیٹے سے فرمایا تھا اللہ سے ڈرا کرو کیوں کہ یہ ڈر ہر شے پر غالب آجاتا ہے (اور ڈرنے والا نجات پالیتا ہے)۔

حدیث نمبر (۲۲۲): حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ کی محفل میں بیٹھے ایک شخص کی طرف دیکھتے ہی رہے اور جب وہاں سے چلے گئے تو اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون تھے؟ آپ نے بتایا کہ ملک الموت تھے۔ وہ کہنے لگا میں نے دیکھا ہے کہ یہ میری طرف مسلسل دیکھتے رہے ہیں شاید میرا ارادہ کر کے آئے ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ پھر کیا خیال ہے؟ کہنے لگا کہ آپ ہوا کو حکم دیں تاکہ مجھے ہندوستان میں پہنچا دے، آپ نے ہوا کو حکم دیا جس نے اڑا کر اسے ہند میں پہنچا دیا۔ ملک الموت علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پھر آئے تو آپ نے پوچھا کہ آپ دیر تک میری محفل میں بیٹھے ایک شخص کو دیکھتے رہے تھے، کیا وجہ تھی؟ ملک الموت نے کہا میں حیران تھا کہ مجھے تو ہند جا کر اس کی روح قبض کرنے کا حکم ملا تھا لیکن وہ یہاں آپ کے پاس بیٹھا تھا۔

حدیث نمبر (۲۲۳): حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام حضرت سلیمان

علیہ السلام کے پاس آئے، وہ آپ کے دوست تھے چنانچہ ان سے پوچھنے لگے آپ یہ کیا کرتے ہیں، ایک گھر والوں کے پاس آتے ہیں تو پورے گھر والوں کی روحیں قبض کر لے جاتے ہیں اور ساتھ والے گھر میں سے کسی کی روح بھی قبض نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا آپ میں سے جس کی روح قبض کرنا ہوتی ہے، مجھے اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہوتا، میں تو عرش کے نیچے ہوتا ہوں اور وہیں مجھے ایک تختی ملتی ہے جس میں سب کے نام لکھے ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۴): حضرت یحییٰ بن کثیر رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے! سکون کے بعد گناہ کرنا کتنا برا لگتا ہے، ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہی کتنی بری لگتی اور فلاں فلاں چیز کے بعد فلاں فلاں کام کتنا برا لگتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر وہ آدمی برا لگتا ہے جو عبادت کرتا رہا لیکن اور پھر اسے چھوڑ دیا؟

حضرت ایوب علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۲۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی صرف دو آنکھیں، دل اور زبان بچے تھے، کیڑے آپ کے جسم میں پھر رہے تھے، پھر بتاتے ہیں کہ وہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر ستر سال اور کچھ دنوں تک پڑے رہے یا کچھ مہینے زیادہ تک پڑے رہے۔

حدیث نمبر (۲۲۶): حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے دو بھائی اور تھے، ایک دن وہ آپ کے پاس آئے، انہیں وہاں سے بو آئی تو دونوں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ کو ایوب کے بارے میں کچھ پتہ ہوتا تو انہیں اتنی تکلیف نہ دیتا۔ آپ نے اس سے پہلے اتنی سخت بات کبھی نہ سنی تھی چنانچہ عرض کی کہ اے اللہ! اگر میں نے بھوکے کو دیکھتے ہوئے ایک رات بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تو میری تصدیق فرما۔ وہ دونوں آپ کی یہ دعا سن رہے تھے کہ ان کے سامنے اللہ نے انہیں سچا بنا دیا۔ آپ نے پھر عرض کی، اے اللہ! اگر میں نے ننگے شخص کی خاطر ایک دن بھی قمیص نہیں پہنی تو میری تصدیق فرما دے۔ چنانچہ ان کے ہوتے ہوئے اللہ نے آپ کی تصدیق کر دی۔

حضرت عبداللہ بتاتے ہیں کہ اس کے بعد وہ سجدے میں گر گئے اور عرض کی کہ اے

اللہ! میں اس وقت تک سجدے سے سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک تو میری یہ تکلیف دور نہ کردے جس پر اللہ نے ان کی یہ تکلیف دور فرمادی۔

حضرت یزید کہتے ہیں کہ اگر اللہ کے ہاں حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں صحت لکھی ہوتی تو آپ کو یہ تکلیف کبھی نہ پہنچتی۔

حدیث نمبر (۲۲۷): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ایوب علیہ السلام کی شریعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا تھی تو انہوں نے بتایا آپ کی شریعت اللہ کو ایک جانتے ہوئے لوگوں میں صلح صفائی کراتے رہنا تھا اور جب ان میں سے کسی کو اللہ کے ہاں سے کوئی ضرورت ہوتی تو سجدے میں گر کر اپنی ضرورت کا سوال کرتے۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ ان کے پاس مال کتنا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ بیلوں کی تین ہزار جوڑیاں تھیں اور ہر جوڑی کے ساتھ ایک غلام تھا، ہر غلام کے ساتھ ایک لونڈی تھی اور ہر لونڈی کے ساتھ ایک ایک گدھی تھی، پھر چار ہزار بکریاں بھی تھیں۔ آپ کے پاس جب بھی کوئی مہمان آتا اور کھانا کھاتا تو کوئی مسکین ضرور ہوتا۔

حدیث نمبر (۲۲۸): حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کسی شخص کا لین دین ہی کھانا پینا ہو تو وہ سرکش اور باغی ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۹): حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام پر یہ آزمائش سات سال تک رہی۔

حدیث نمبر (۲۳۰): حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام بستی کے کوڑا کرکٹ والی جگہ پر سات سال تک ٹھہرے رہے۔

حدیث نمبر (۲۳۱): حضرت ادریس رضی اللہ عنہ کے والد حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انہیں بتایا گیا کچھ لوگ بنو سہم کے گھر کے پاس جھگڑ رہے ہیں، راوی کہتے ہیں اور میرا خیال یہ ہے کہ وہ تقدیر کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ان کے پاس گئے اور عکرمہ سے کہا کہ آگے چلو۔ پھر ایک ہاتھ عکرمہ پر اور دوسرا طاؤس پر رکھا، ان لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں

نے خوشی کا اظہار کیا اور مرحبا کہا، لیکن آپ نہیں بیٹھے اور پوچھا اے وہب! اس نوجوان نے کیا کہا ہے؟ وہب نے بتایا کہ حضرت ایوب اللہ کی عظمت بیان کرتے، پھر موت کا ذکر ایسے کیا کرتے کہ تمہاری زبان بند کردے، دلیل توڑ دے اور دل بھی توڑ دے۔ چنانچہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ اے ایوب! میرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو اللہ کے خوف کی وجہ سے چپ چاپ ہوتے ہیں حالاں کہ وہ گونگے بہرے نہیں ہوتے، وہ تو فصیح ہوتے ہیں، بولتے ہیں، عقل مند ہوتے ہیں، اللہ اور اس کے دنوں کو جانتے ہیں لیکن جب اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ کی عزت، رعب اور عظمت کی وجہ سے ان کے ہوش اڑ جاتے ہیں، دل ٹوٹے ہوتے ہیں اور زبانیں بند ہوجاتی ہیں اور جب اس سے ہوش سنبھالتے ہیں تو جلدی سے اللہ کے لیے ستھرے کام کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو ظالم شمار کرتے ہیں حالاں کہ وہ بڑے عقلمند اور طاقتور ہوتے ہیں، وہ اپنے آپ کو ظالموں اور غلطیاں کرنے والوں سے گنتے ہیں حالاں کہ وہ اس سے پیار رکھتے اور اسے ہر برائی سے پاک سمجھتے ہیں۔ ہاں وہ اللہ سے زیادہ نہیں مانگتے اور نہ کم پر خوش ہوتے ہیں، نہ ہی اپنے عملوں کی اس کے سامنے کوئی حیثیت جتاتے ہیں بلکہ عمل کرتے وقت وہ اللہ سے ڈرتے، خوفزدہ ہوتے اور کانپتے رہتے تھے۔ حضرت ادریس بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اتنی باتیں کرکے اپنی مجلس میں واپس چلے گئے۔

حدیث نمبر (۲۳۲): حضرت نوف بکالی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ کچھ اسرائیلی حضرت ایوب علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو کہنے لگے کہ انہیں جو بھی تکلیف پہنچی ہے، کسی بڑے گناہ کی وجہ سے پہنچی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے ان کی یہ بات سن لی چنانچہ اسی موقع پر اللہ سے عرض کی:

مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

"مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو تو سب سے زیادہ مہربان ہے۔"

حضرت نوف بکالی بتاتے ہیں کہ اس سے پہلے انہوں نے ایسی دعا نہ کی تھی۔

حدیث نمبر (۲۳۳): حضرت ابن عیینہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام کو تکلیف پہنچی تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے بلا کر فرمایا جانتے ہو کہ یہ تکلیف مجھے کس وجہ سے پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں تو معلوم نہیں ہاں آپ کے دل میں کوئی بات ہوگی جس

کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں اور یہ کہ کر آپ کے ہاں سے چلے گئے اور جاتے وقت ایک آدمی سے ملے جو ان سے علم میں کم تھا، اس نے پوچھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ انہوں نے اسے بتایا تو وہ کہنے لگا کہ میں انہیں بتاتا ہوں کہ انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچی ہے، چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا جس کے جواب میں اس نے کہا تکلیف کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ شربت پیا تھا (یا پانی کا گھونٹ) جس پر آپ نے اللہ کی تعریف نہیں کی تھی اور اس نعمت کا شکر ادا نہیں کیا تھا اور شاید آپ ایک مرتبہ سائے میں بیٹھے تھے تو اس نعمت کا شکر بھی ادا نہیں کیا تھا۔

حدیث نمبر (۲۳۴): حضرت بکر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو جب اللہ نے تندرستی دے دی تو ان پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش کردی۔ وہ آپ پر گر رہی تھیں کہ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایوب! کیا میں نے تمہیں مالدار نہیں بنادیا اور تم سیر نہیں ہوگئے؟ آپ نے عرض کی کہ اے پروردگار! تیرا فضل ہونے پر ایسا کون ہے جو سیر ہو سکے؟

حدیث نمبر (۲۳۵): حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کہا اے ابوالعالیہ! اللہ کے سوا کسی اور کے لیے کوئی کام نہ کرو کیوں کہ وہ تمہیں اس کے سپرد کردے گا جس کے لیے تم عمل کرتے ہو۔

حدیث نمبر (۲۳۶): حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی عمل پر فخر کرتا ہے تو اس کے پہلے والے نیک عمل ختم ہوجاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۳۷): حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو سنانے کے لیے کام کرتا ہے تو اللہ اس کے خواہش پوری کردیتا ہے اور جو دکھاوے کے طور پر کرتا ہے تو اللہ اسے ویسے ہی عمل پر جزا دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۸): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے کہا تھا جن کے عمل کے بارے میں لوگوں کے کانوں تک کوئی بات پہنچ جاتی ہے تو اسے وہ اللہ بھی سنتا ہے جس نے اسے پیدا کیا، پھر وہ حقیر اور کم مرتبہ بنادیتا ہے، یہ بات کر کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خوب رونے لگے تھے۔

حدیث نمبر (۲۳۹): حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جو شخص کسی کو سنانے کے لیے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ سن رہا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۴۰): حضرت مسعر رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے کی بات بتاتے ہیں جس کا نام نہیں لیا تھا، اس نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باتیں سنیں جن میں سے ایک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات لوگوں تک پہنچاتے تھے اور دوسرے نے کہا کہ جب تک کوئی آدمی دکھاوے کے طور پر خطبہ دیتا رہتا ہے تو چپ ہو جانے تک وہ اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۴۱): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی ایسے روزہ دار ہوتے ہیں کہ جنہیں بھوکا رہنے کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کئی راتوں کو عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں جاگنے کے علاوہ کچھ نہیں ملتا (عبادت کا ثواب نہیں ملتا)۔

حدیث نمبر (۲۴۲): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جو شخص جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہیں رکتا، نہ ہی جہالت کی بات کرنے سے باز آتا ہے تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۲۴۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ فرماتا ہے میں ان سب سے بہتر ہوں جو کسی کو میرا شریک بناتے ہیں چنانچہ کوئی شخص جب کوئی کام کرتے وقت میرا شریک بناتا ہے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں بنتا، اس کا وہ عمل اسی شریک کے لیے ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۴۴): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ میں معراج کی رات ایسے لوگوں کے ہاں سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی بنی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ وہ خطیب لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کو نیکی کرنے کا کہتے تھے لیکن اپنے آپ کو بھلائے رہتے تھے حالاں کہ وہ قرآن پڑھتے رہے، کاش انہیں کوئی عقل ہوتی۔ (احمد، ابن حبان، حاکم)

حدیث نمبر (۲۴۵): حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت:

مبارکہ پڑھتے چلے گئے: وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔

"جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لیے کوئی راہ کھول دیتا ہے۔"

اور پوری آیت پڑھ کر فرمایا اے ابوذر! اگر سب لوگ اسے ذہن میں رکھیں تو یہی آیت کافی ہے۔ پھر فرمایا کہ آپ بار بار میرے سامنے اتنی دیر تک پڑھتے رہے کہ اسی دوران مجھے اونگھ آنے لگی۔

حدیث نمبر (۲۴۶): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کا دن دیکھنا چاہتا ہے تو یہ آیت پڑھ کر دیکھے:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ "جب دھوپ لپیٹی جائے۔"

حدیث نمبر (۲۴۷): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد پہاڑ کی طرف دیکھ کر فرمایا میں چاہتا ہوں کہ احد پہاڑ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سونا بن جائے جسے میں فوت ہونے تک راہِ خدا میں خرچ کرتا رہوں۔ دین کے علاوہ ان میں سے میرے پاس دو دینار بھی نہ بچے رہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (یونہی ہوا) جب آپ کا وصال ہوا تو آپ نے نہ کوئی دینار و درہم چھوڑا، نہ غلام اور لونڈی باقی رہے البتہ ایک زرہ چھوڑی تھی جو جَو کے ادھار کے تین صاع جَو کے بدلے میں یہودی کے پاس ادھار رکھی تھی۔

حدیث نمبر (۲۴۸): حضرت سعید بن یزید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اللہ سے کم از کم اتنا حیا تو کیا کرو جتنا تم اپنی قوم کے کسی نیک بندے سے کرتے ہو۔

حدیث نمبر (۲۴۹): حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات آگے کر دے۔

حدیث نمبر (۲۵۰): ایک صحابی نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جس کی وجہ سے میں جنت میں جا سکوں اور بات تھوڑی سی بتائیے کہ میری سمجھ میں آسکے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ناراضگی نہ کیا کرو۔

حدیث نمبر (۲۵۱): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اس وقت تک بھلا ہوتا ہے جب تک جلدی نہ دکھائے۔ صحابہ نے عرض کی اس جلدی کا مطلب کیا ہے تو فرمایا وہ یوں کہہ دے کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی لیکن اس نے قبول نہیں فرمائی۔

حدیث نمبر (۲۵۲): حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فتنہ وفساد کے موقع پر عبادت کرتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے میری طرف آ گیا۔

حدیث نمبر (۲۵۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے عمل اور دلوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۵۴): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی جب چالیس سال تک اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ اسے الہام فرماتا تھا چنانچہ ایک شخص نے بے سمجھی میں چالیس سال تک اللہ کی عبادت کی لیکن اسے الہام نہ ہوا جس پر اس نے عرض کی اے پروردگار! جو کچھ میرے والدین نے کیا، اس میں میرا گناہ کیا ہے؟ اور پھر یونہی دعائیں کرتا رہا تو اللہ نے اسے الہام فرما دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۵۵): حضرت ابو عثمان سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو حکم ہوا کہ ایک کام میرے لیے ہوگا، ایک تمہارے لیے اور ایک ہم دونوں کے لیے ہوگا۔ رہا وہ جو میری خاطر ہوگا تو وہ یہ ہوگا کہ تجھے میری عبادت کرنا ہوگی اور کسی کو میرا شریک نہیں بنانا ہوگا، جو کام تمہارا ہوگا، وہ یہ ہوگا کہ جو کچھ تم کرو گے، میں اس کی جزا دوں گا، تجھے بخش دوں گا کیوں کہ میں بہت بخشنے اور رحم کرنے والا ہوں اور رہا وہ کام جو میرے اور تمہارے درمیان ہوگا تو وہ یہ ہے کہ تم سوال کیا کرو گے اور مانگتے جاؤ گے تو میں مانتا اور دیتا چلا جایا کروں گا۔

حدیث نمبر (۲۵۶): حضرت بکر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے ان کی اولاد دکھائی تو آپ نے دیکھا کہ ان میں سے کچھ دوسروں سے زیادہ مرتبہ

والے تھے جنہیں دیکھ کر عرض کی اے پروردگار! انہیں ایک جیسا نہ بنانے میں حکمت کیا ہے؟ فرمایا اے آدم! میں چاہتا ہوں کہ ان میں شکر کرنے والے پیدا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۵۷): حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں اللہ کا شکر یوں ہے کہ جب بھی کھانے والی کوئی چیز کھائے تو بسم اللہ پڑھے اور پھر فارغ ہو کر اللہ کی تعریف کرے۔

حدیث نمبر (۲۵۸): حضرت علقمہ بن مرثد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر زمین پر رہنے والے سب لوگ رونا شروع کر دیں تو حضرت داؤد علیہ السلام کے بہے ان آنسوؤں جتنے آنسو نہیں بہا سکیں گے جو انہوں نے ایک کوتاہی پر بہائے تھے۔ پھر اگر دنیا والے اور حضرت داؤد علیہ السلام مل کر آنسو بہاتے چلے جائیں تو حضرت آدم علیہ السلام کے ان آنسوؤں کا مقابلہ نہ کر سکیں جتنے انہوں نے اس وقت بہائے تھے جب جنت سے نکالے گئے تھے۔

حدیث نمبر (۲۵۹): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں رہے تو وہاں ان کا گھڑی بھر ٹھہرنا اس دنیا کے ایک سو تیس سال کے برابر تھا۔

حدیث نمبر (۲۶۰): حضرت معبد جہنی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے وہاں کے درخت کا پھل کھایا تو اس کی وجہ ان کی اس پھل کی خواہش تھی۔

حدیث نمبر (۲۶۱): حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں اتنا وقت ٹھہرے تھے جتنا ظہر اور عصر کے درمیان ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۶۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے (اللہ کی مرضی کے مطابق) کم درجہ کام کرنے سے پہلے ان کی اجل (وصال کی عمر) دونوں آنکھوں کے درمیان تھی جب کہ امیدیں پیٹھ پیچھے لکھی تھیں اور جب وہ کام ہو گیا تو امیدیں آنکھوں کے درمیان لکھی گئیں جب کہ وصال پیٹھ پیچھے لکھا گیا۔

حدیث نمبر (۲۶۳): حضرت شعیب جبائی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جس درخت کے کھانے سے حضرت آدم وحواء علیہما السلام کو روکا گیا تھا، وہ گندم جیسا تھا جسے دعۃ کہا جاتا تھا جب کہ ان کا لباس نور کا تھا۔

حدیث نمبر (۲۶۴): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی صورت بنائی تو ہیں رہنے دیا، اسی دوران شیطان آپ کے اردگرد چکر لگا کر آپ کو دیکھتا رہتا تھا اور جب اس نے دیکھا کہ آپ اندر سے خالی ہیں تو دل میں سوچا کہ میں ان کے خلاف کامیاب ہو جاؤں کیوں کہ یہ ایسی مخلوق ہے جس کا اپنے آپ پر قابو نہ ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۶۵): حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام ایسے لمبے قد والے تھے جیسے کھجور کا درخت ہے، بال گھنے تھے اور جب وہ واقعہ پیش آیا تو آپ بے پردہ ہو گئے، اس سے پہلے انہوں نے شرمگاہ پر نظر نہ ڈالی تھی چنانچہ وہاں سے بھاگے لیکن ایک درخت آپ کے سر میں الجھ گیا، آپ نے اس سے فرمایا کہ مجھے جانے دو لیکن اس نے کہا کہ میں نہیں چھوڑوں گا۔ اسی دوران اللہ نے انہیں آواز دی کہ میرے بندے! تم بھاگتے ہو، انہوں نے عرض کی اے پروردگار! تیرے سامنے حیا نہ کروں؟ اللہ نے پھر آواز دی کہ ایک مومن تو کوتاہی کی وجہ سے حیا کرتا ہے اور وہ بھی جب کوتاہی کر لے، پھر اسے پتہ چلتا ہے کہ اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہے اور آخر اسے پتہ چل جاتا ہے کہ اللہ کے فضل سے استغفار اور توبہ کے ذریعے وہ بچ سکتا ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۶۶): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام ایک حبشی جوان تھے، موٹے موٹے ہونٹ تھے، پاؤں چوڑے تھے اور بنی اسرائیل میں باعزت تھے۔

حدیث نمبر (۲۶۷): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ آیت مبارکہ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ۔ ”ہم نے لقمان کو حکمت دی۔“

یعنی سمجھ دی اور نبی نہ ہوتے ہوئے سچی بات کرنے کی توفیق دی۔

حدیث نمبر (۲۶۸): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام سلائی کا کام کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۶۹): حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! اللہ کی

عبادت تجارت سمجھ کر کرو، سامان کے بغیر بہت نفع ملے گا۔

حدیث نمبر (۲۷۰): حضرت ابن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! اللہ سے ڈرو اور لوگوں کو یوں نہ دکھاؤ کہ عزت کرانے کی خاطر اللہ سے ڈرتے ہو جب کہ دل میں میل ہو۔

حدیث نمبر (۲۷۱): حضرت خالد ربعی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام ایک حبشی اور لکڑی کا کام کرنے والے تھے۔ ان کے مالک نے ان سے کہا کہ میرے لیے ایک بکری ذبح کرو، آپ نے ذبح کر دی جس پر اس نے کہا کہ دو ستھری بوٹیاں ڈال لاؤ وہ زبان اور دل لے آئے، اس نے کہا کیا اس میں ان سے بہتر کوئی اور بوٹی نہ تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، مالک چپ ہو گیا۔ پھر دوبارہ بکری ذبح کرنے کو کہا، آپ نے ذبح کر دی تو اس نے پھر کہا کہ آپ سب سے خراب دو بوٹیاں لاؤ، آپ نے پھر بھی زبان اور دل لا کر رکھ دیے۔ اس پر اس نے کہا کہ میں نے تمہیں سب سے ستھری بوٹیاں لانے کو کہا تو تم زبان اور دل لے آئے اور جب میں نے خراب بوٹیاں لانے کو کہا تو پھر بھی یہی دونوں لے آئے ہو جس پر آپ نے کہا اگر یہ دونوں ستھرے ہوں تو سب سے بہتر یہی ہوتے ہیں اور اگر خراب ہوں تو ان جیسا برا اور کوئی نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۲۷۲): حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا میرا کلام چاندی جیسا بھی ہوتا تو میں چپ رہنے میں شرم محسوس نہ کرتا کیوں کہ خاموشی سونے جیسی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۷۳): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ برائی، بروں ہی کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

حدیث نمبر (۲۷۴): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا دانائی کی باتوں میں لکھا ہوا ہے کہ تمہاری بات اچھی ہونی چاہیے اور چہرہ خوشگوار ہوا کرے تو تم لوگوں میں ان سب سے پیارے لگو گے جو انہیں کچھ دیتے ہیں۔ پھر بتایا کہ دانائی کی باتوں یا تورات میں لکھا ہے کہ سب سے بڑی دانائی نرم رویہ رکھنا ہوتا ہے۔ پھر تورات میں یہ بھی لکھا ہے کہ جیسے تم کسی پر رحم کرو گے، ویسا ہی تم پر ہوگا اور جیسا بیج کاشت کرو گے، ویسا ہی کاٹو گے۔

پھر یہ بھی لکھا ملتا ہے کہ تمہارا سب سے پیارا دوست وہ ہوتا ہے جو تمہارے باپ کا دوست ہو۔

حدیث نمبر (۲۷۵): حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کون سا آدمی سب سے برا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص کہ لوگ اسے برا جانیں تو اسے پرواہ ہی نہ ہو۔

حدیث نمبر (۲۷۶): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے دانائی کی باتوں میں یہ بات بھی دیکھی ہے کہ تمہارے لیے اس بات میں بہتری نہیں کہ تمہیں اس چیز کا پتہ چل گیا جسے جانتے نہ تھے اور جسے جانتے تھے، اس پر عمل کیوں نہ کیا اسے سمجھانے کے لیے یوں کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایسے آدمی جیسا ہے جو لکڑیاں اکٹھی کر کے اس کا گٹھا باندھے پھر اسے اُٹھانے لگے لیکن اٹھا نہ سکے بلکہ ان کے ساتھ اور لکڑیاں ملا دے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ

حدیث نمبر (۲۷۷): حضرت وہیب بن ورد حضرمی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے بارے میں انہیں ڈانٹا تو ان پر یہ آیت اتاری تھی:

اِنِّیۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ۔

"میں تمہیں بے علم رہنے کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں۔"

اس پر وہ تین سو سال تک اتنا روئے کہ اس کی وجہ سے دونوں آنکھوں کے نیچے گول دائرے بن گئے۔

حدیث نمبر (۲۷۸): حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لوگ آپ کو اس قدر مارا کرتے کہ آپ غش کھا جاتے اور جب بھی ہوش آتا تو فرماتے کہ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیوں کہ انہیں علم نہیں ہے۔

حدیث نمبر (۲۷۹): حضرت وہب مکی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تورات (یا کسی اور کتاب) میں یوں لکھا ہے اے بندے! میری ناراضگی میں بھی مجھے یاد رکھ، میں بھی ایسی حالت میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ جن کا نام میں اپنے نیک بندوں میں سے مٹاؤں گا،

ان میں سے تیرا نام نہیں مٹاؤں گا۔ جب تم پر ظلم ہو تو میری مدد پر خوش ہوا کرو کیوں کہ میری یہ مدد تمہاری اپنی مدد سے بہت اچھی ہوگی۔

حدیث نمبر (۲۸۰): حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے کوئی آدمی آپ سے ملتا تو آپ کا گلا گھونٹ دیتا اور یوں آپ غش کھا کر گر جاتے اور جب آرام ہو جاتا تو کہا کرتے اے پروردگار! میری قوم کو بخش دے کیوں کہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

حدیث نمبر (۲۸۱): حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب کھانا کھاتے تو الحمد للہ کہتے، پانی پیتے تو الحمد للہ کہتے، جب لباس پہنتے تو الحمد للہ کہتے اور پھر سواری کرتے تو پھر بھی الحمد للہ کہتے، یہی وجہ تھی کہ اللہ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھ دیا۔

حدیث نمبر (۲۸۲): حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا، اے بیٹے! میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں اور پابند کر رہا ہوں کہ کہیں بھول نہ جاؤ، تمہیں دو کام کرنا ہوں گے اور دو ہی چیزوں سے روک رہا ہوں، جن دونوں کے کرنے کو کہہ رہا ہوں، وہ ایسی ہیں کہ جن سے اللہ کو اکثر یاد کیا جاتا ہے اور پھر اللہ بھی ان کی وجہ سے خوش ہوتا ہے اور نیک بندے بھی۔ دونوں میں سے ایک سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہے۔ یہ عام لوگوں کے لیے عبادت ہے، اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے اور دوسری چیز لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے کیوں کہ آسمان و زمین اگر ایک گول دائرہ ہوں تو یہ اسے بھی توڑ دے گی اور اگر ایک ہتھیلی میں رکھی ہو تو یہ ان سے بڑھ جائے گی۔ اس کے علاوہ وہ دو چیزیں جن سے روک رہا ہوں، شرک اور تکبر ہیں تو دیکھو، اگر تجھ سے یوں ہو سکے کہ اللہ سے ملتے وقت تمہارے دل میں شرک اور تکبر موجود نہ ہو تو ایسا ضرور کرو۔

حدیث نمبر (۲۸۳): حضرت موسیٰ بن علی رضی اللہ عنہ نے بتایا، میرے والد نے بتایا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سام سے کہا اے بیٹے! قبر میں تمہیں اس وقت تک جانا اچھا نہیں ہوگا جب تک تمہارے دل میں اللہ کے ساتھ شرک موجود ہو کیوں کہ جو دھتکارا ہوا اللہ کے پاس جائے گا تو اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اے بیٹے! اس وقت تک تمہیں قبر میں جانا نہیں بچتا جب تک دل میں ذرا بھر بھی تکبر موجود ہو کیوں کہ کبریائی (بڑا بننا) اللہ کے لیے

ماننا لازمی ہے اور جو اسے خود اپنائے گا تو وہ اس سے ناراض ہوا ہوگا۔ اے بیٹے! اس وقت تک قبر میں تمہارا داخلہ اچھا نہیں جب تک تمہارے دل میں ذرہ بھر بے امیدی موجود ہو کیوں کہ اللہ سے بے امید گمراہ ہوا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (٢٨٤): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے اس وقت تک تباہی کی دعا نہیں مانگی جب تک یہ آیت نہیں اُتری تھی:

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔ (سورۂ ہود ٣٦)

"حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں ایمان لا چکنے والوں کے علاوہ کوئی ایمان نہیں لائے گا لہٰذا جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں، اس پر امید لگانے کی ضرورت نہیں۔"

چنانچہ اس کے بعد آپ کو ان سے امید نہ رہی اور آپ نے ان کے خلاف دعا کر دی۔

حدیث نمبر (٢٨٥): حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی پھر حضرت عطاء نے ابن عجیر کی حدیث ذکر کی کہ دو وہ چیزیں جن سے میں تمہیں روک رہا ہوں تو وہ تکبر اور شرک ہیں جس پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ بھی شرک ہوگا کہ میرے پاس پہننے کے لیے خوب صورت پوشاک ہو؟ فرمایا نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ خود خوبصورت ہے تو خوبصورتی ہی کو پسند فرماتا ہے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا یہ تکبر ہوگا کہ میرے پاس اچھی سواری ہو جس پر سوار ہوا کروں؟ فرمایا نہیں، پھر عرض کی تو کیا یہ تکبر ہے کہ میرے ساتھی ہوں جو میری پیروی کریں اور میں انہیں کھلاؤں، پلاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس پر انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! تو شرک کس بات پر ہوگا؟ فرمایا اگر تم حق تعالیٰ کو بے سمجھ جانو اور اسے ہلکا جانو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام سے پوچھا کہ ہلکا جاننے کا مطلب کیا ہے، انہوں نے کہا کہ تم اللہ کے عیب نکالو۔

حدیث نمبر (٢٨٦): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عبادت گذار آدمی

کسی عبادت گذار کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں فلاں شخص سے تعجب کرتا ہوں کیوں کہ وہ بڑی عبادت کرتا ہے اور دنیا اس کی طرف چلی آتی ہے، اس پر اس سے کہا ان سے تعجب کی ضرورت نہیں جس کی طرف لوگ چلے جاتے ہیں البتہ اس سے تعجب کرو جو سیدھے راستے پر چلتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۸۷): حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ تمہاری قوم کو کیا ہوا، یہ بھیڑوں جیسے کپڑے پہنتے اور راہبوں جیسی شکل بناتے ہیں، بات کرتے ہیں تو شہد سے میٹھی، لیکن ان کے دل مُصَبّر سے بھی زیادہ کڑوے ہوتے ہیں تو کیا یہ مجھے دھوکا دیتے ہیں یا مجھ سے فریب کرتے ہیں۔ مجھے اپنی عزت کی قسم، علم والا ان کی حیرانی پر توجہ نہیں دے گا کیوں کہ وہ مجھ سے نہیں جو غیب کی باتیں سنے، سنائے یا جادو کرے، کرائے، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، ایمان والے کا بھروسہ مجھ پر ہونا چاہیے اور جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ کسی اور کی پیروی کیا کرے۔

حدیث نمبر (۲۸۸): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۸۹): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ہونے والی باتوں میں یہ بھی فرمایا میری فرمانبرداری ہوتی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں تو برکت کرتا ہوں اور اس برکت کی انتہا نہیں ہوتی لیکن جب میری نافرمانی ہوتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور ناراضگی پر میں لعنت کرتا ہوں اور میری یہ لعنت اولاد کی ساتویں پشت تک جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۹۰): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو اسرائیل کو سزا ملی اور عذاب ہوا تو اپنے نبی سے کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں اس چیز کا پتہ چل جائے جس پر اللہ راضی ہے تو ہم اس کو اپنا لیں، اس پر اللہ نے ان پر وحی فرمائی تمہاری قوم یہ کہہ رہی ہے کہ اگر انہیں پتہ چل جائے کہ اللہ کس چیز پر خوش ہوتا ہے تو وہ وہی کام کریں لہٰذا تم ان سے کہہ دو، اگر وہ میری خوشی چاہتے ہیں تو مسکینوں کو خوش کریں کیوں کہ انہیں خوش کریں گے تو میں خوش ہوں

گا جب کہ انہیں ناراض کرنے پر ناراض ہو جاؤں گا۔

حدیث نمبر (۲۹۱): حضرت وہب رضی اللہ عنہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بنواسرائیل کے عالموں سے کہا کہ تم لوگ دین کے بغیر شریعت سیکھنا چاہتے ہو، عمل کے بغیر علم حاصل کرتے ہو، آخرت کے لیے عمل کی بجائے دنیا کا مال تلاش کرتے ہو، اون کا لباس پہنتے ہو جب کہ اندر سے بھیڑیے ہو، شراب سے تو تنکا بھی نکال دیتے ہو جب کہ پہاڑوں جتنی حرام چیزیں کھائے جاتے ہو، لوگوں کو دین بتانا پہاڑ جیسا جانتے ہو، جب کہ چھوٹی انگلی کا اشارہ کر کے ان کی مدد نہیں کرتے (اس کا اتنا بھی بوجھ نہیں) کپڑے سفید پہنتے ہو، لمبی نمازیں پڑھتے ہو جس کے ذریعے یتیموں اور بیواؤں کا مال کھاتے ہو۔ چنانچہ میں اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں، میں تمہیں ایسی آزمائش میں ڈالوں گا جس میں نہ تو کسی کا مشورہ کام آسکے اور نہ ہی دانا کی دانائی۔

حدیث نمبر (۲۹۲): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سیر کرنے والے ایک آدمی نے ستر سال تک اللہ کی عبادت کی اور پھر ایک دن اپنے عملوں کو کم جان کر نکل پڑا اور جا کر اللہ سے شکایت کی کہ اسے اس بات سے رہائی دے اور اپنے گناہوں کو مان چنانچہ اللہ کی طرف سے اس کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا، آج تمہارا بیٹھ کر یوں دعا کرنا اللہ کو اتنا پسند آیا ہے کہ اس سے پہلی عمر میں اتنا کوئی عمل پسند نہیں آیا۔

حدیث نمبر (۲۹۳): حضرت وہب رضی اللہ عنہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب بندہ مجھ پر بھروسہ کرتا ہے تو پھر خواہ آسمان وزمین بھی اس کا برا کرنا چاہیں لیکن میں اسے نکلنے کی راہ دے دیتا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۹۴): حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کس کی ہوئی؟ فرمایا نبیوں، نیک بندوں اور پھر درجہ بدرجہ نیچے تک لوگوں کی آزمائش ہوتی رہی۔ عام لوگوں میں آزمائش یہ ہے کہ آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر اس کے دین میں نماز موجود ہے تو اس کی آزمائش زیادہ ہوگی اور اگر اس کے دین میں نہ ہے تو آزمائش گھٹائی جاتی ہے۔ بندے کی یہ آزمائش جاری رہتی ہے خواہ وہ زمین میں چلے اور اس کی کوئی غلطی بھی نہ ہو۔

حدیث نمبر (۲۹۵): حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مومن کے لیے ایک آزمائش ایسے ہوتی ہے جیسے زمین پر چلنے والے جانور کے پاؤں میں رسّی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے نصیحتیں

حدیث نمبر (۲۹۶): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، حواریوں کی کتاب میں موجود ہے جب تم آزمائش والوں کی راہ پر چل پڑو تو یقین کرلو کہ نبی اور نیک لوگ اسی راہ پر چلے ہیں اور جب تم سہولت کی راہ پر پڑ جاؤ تو یقین کرلو کہ تمہیں ان کے راستے کی بجائے کسی اور راہ پر ڈال دیا گیا ہے اور تم ان کے طریقے سے پیچھے ہٹ چکے ہو۔

حدیث نمبر (۲۹۷): حضرت ابوعلی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جبل حجر میں ستر نبی بھوک اور جوئیں پڑنے کی وجہ سے فوت ہو گئے تھے۔

حدیث نمبر (۲۹۸): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو عذاب تو نہیں دیتا البتہ کبھی کبھار انہیں آزمائش میں ڈالا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۹۹): حضرت ابوغالب جعفر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کی ہوئی نصیحت میں شامل تھا کہ اے حواریو! گناہگاروں کی دشمنی کے بدلے میں تم اللہ کے پیارے بنو، ان پر اللہ کی ناراضگی کے بدلے تم اللہ کے قریب ہو جاؤ، ان پر اللہ کی طرف سے ناراضگی کی بجائے تم اللہ کی خوشی چاہو۔ اس پر انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! تو پھر ہم کس کے ساتھ بیٹھا کریں؟ انہوں نے فرمایا ان کے ساتھ بیٹھو جن کے بولنے سے تم اپنے عمل بڑھا سکو جنہیں دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے اور اپنی اس دنیا میں ان کے عمل کی بنا پر تم دنیا سے الگ تھلگ ہو جاؤ۔

حدیث نمبر (۳۰۰): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ! اپنے آپ کو سدھارو اور اگر تم نے نصیحت حاصل کرلی تو پھر دوسرے لوگوں کو نصیحت کرو ورنہ مجھ سے شرمسار رہنا ہوگا۔

حدیث نمبر (۳۰۱): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر

کے پاس کھڑے تھے، حواری آپ کے ساتھ تھے (یا بتایا کہ اپنے ساتھیوں کے گروہ میں تھے) قبر والے کو اس کی قبر میں ڈال دیا گیا تھا، اسی دوران انہوں نے قبر کی تاریکی، تنہائی اور تنگی کی بات شروع کردی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے تم اس سے بھی زیادہ تنگ جگہ میں تھے کیوں کہ ماؤں کے رحم میں تھے اور جب اللہ نے اسے کھلا کرنا چاہا تو کھلا کردیا۔

حدیث نمبر (۳۰۲): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اکثر طور پر اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کرو، اسے ہر عیب سے پاک جانو اور اس کی فرماں برداری کرو کیوں کہ تمہارے لیے دعا کرنا اس وقت لازم ہے جب اللہ اس سے راضی ہو سکے۔ دُعا یوں کرے اے اللہ! میری کوتاہی بخش دے، میری روزی کھول دے اور اے میرے اللہ! مجھے برائیوں سے بچالے۔

حدیث نمبر (۳۰۳): حضرت سالم بن الجعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس شخص کے لیے خوشی کا موقع ہے جو اپنی زبان منہ میں رکھے، جس کا گھر کھلا ہو اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے۔

حدیث نمبر (۳۰۴): حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا ایسے کے لیے خوشی ہوگی کہ کیسے اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کی اولاد کی حفاظت فرماتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۰۵): حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا اسے خوشی ہو جو اپنی زبان کو منہ میں رکھے، اس کا گھر اس کے لیے کھلا ہو اور اپنی خطاؤں کو یاد کر کے رویا کرے۔

حدیث نمبر (۳۰۶): حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا ایک مومن کے لیے اس بات میں خوشی اور دوبارہ خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کی اولاد کی حفاظت کیسے کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۰۷): حضرت ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے تو اسے اپنے بائیں ہاتھ

سے پوشیدہ رکھے اور جب نماز پڑھے تو دروازے کا پردہ اپنے قریب کر لے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ثناء کو ایسے تقسیم کرتا ہے جیسے روزی تقسیم ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۳۰۸): حضرت ابوثمامہ صایدی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے کہا اللہ سے چھٹکارے کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے بتایا وہ شخص خلاصی پالیتا ہے جو اللہ کے لیے یوں عمل کرتا ہے کہ اسے لوگوں کی تعریف کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اس پر حواریوں نے کہا اللہ کے سامنے خالص کون شمار ہوتا ہے۔ فرمایا جو اللہ کے حق سے شروع کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ کے حق کو مخلوق کے حق سے پہلے ادا کرتا ہے اور جب اس کے سامنے دو حق آجائیں ایک تو دنیا کا حق ہو اور دوسرا آخرت کا تو وہ آخرت والا حق پہلے ادا کرتا ہے اور پھر اس کے بعد دنیا کے حق کے لیے فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ یہ بات مجھے منصور نے ان سے سن کر بتائی تھی اور پھر جب میں ان سے ملا تو ان سے پوچھ لی تھی۔

حدیث نمبر (۳۰۹): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کاش آپ اپنی ضرورت کے لیے گدھا لے لیتے۔ آپ نے کہا اللہ نے مجھے ایسی چیزوں سے بچا رکھا ہے جو مجھے اس سے دور کر دیں۔

حدیث نمبر (۳۱۰): حضرت ابی الجعد رضی اللہ عنہ کے مطابق عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا میں تمہارے لیے حق بات کرتا ہوں، تم نہ تو دنیا چاہتے ہو اور نہ ہی آخرت۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس بات کی وضاحت کر دیں کیوں کہ ہماری خیال میں ہم ان دونوں میں سے ایک کو چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم پروردگار کو چاہتے ہوتے تو دنیا کے اس پروردگار کی فرماں برداری کرتے جس کے ہاتھ میں دنیا کے خزانوں کی چابیاں ہیں۔ چنانچہ وہ تمہیں دے دے گا اور اگر تم آخرت کا ارادہ کرتے تو آخرت کے پروردگار کی فرماں برداری کرتے جو آخرت کا مالک ہے اور وہ تمہیں یہ آخرت دے دیتا لیکن نہ تو تم اسے چاہتے ہو اور نہ ہی اسے۔

حدیث نمبر (۳۱۱): حضرت ابوالجلد رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو وصیت کی کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کچھ نہ کرو کیوں کہ اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور جس کا دل سخت ہو، وہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے لیکن اسے پتہ نہیں چلتا پھر

دوسرے لوگوں کے گناہوں کو یوں نہ دیکھو کہ تم کو ان پر قابو حاصل ہے بلکہ اپنے گناہوں پر یوں نظر رکھو جیسے تم غلام ہو۔

لوگ دو طرح کے ہیں۔ ایک تو مُعافی (صحت مند) اور دوسرا آزمائش میں پڑا ہوا یعنی مُبتلی۔ چنانچہ آزمائش والوں پر اس وقت رحم کھاؤ جب وہ آزمائش میں ہوں اور تندرستی پر اللہ کی تعریف کرو (شکر کرو)۔

حدیث نمبر (۳۱۲): حضرت یزید بن میسرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا پتہ نہیں چلتا کہ تم میں سے زیادہ بہتر عبادت کرنے والا کون ہے؟ کہ تم میں سے مجھے زیادہ افضل العبادۃ والا نظر نہیں آتا، انہوں نے پوچھا کہ اے روح اللہ! یہ زیادہ عبادت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے سامنے عاجز بن جانے والا۔

حدیث نمبر (۳۱۳): حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے خزانے آسمان میں رکھو کیوں کہ آدمی کا دل اپنے خزانے کے پاس ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۱۴): حضرت ابوالہذیل رضی اللہ عنہ کے مطابق ایک راہب نے کہا کہ ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیت المقدس پر رکھ کر کہا تم مردے زندہ کرتے ہو، اگر بات یونہی ہے تو اس پہاڑ کے متعلق اللہ سے دُعا کرو کہ یہ روٹی ہو جائے، اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا سارے لوگ روٹی کھا کر زندہ رہتے ہیں؟ اس پر ابلیس نے کہا اگر ایسے ہی ہے جیسے تم کہتے ہو تو یہاں سے چلے جاؤ کیوں کہ آگے تمہیں فرشتے ملیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے آپ کا تجربہ نہ کروں چنانچہ اب یہ معلوم نہیں کہ اب وہ مجھے سلامت رکھے گا یا نہیں۔

حدیث نمبر (۳۱۵): حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حواریوں نے اپنے نبی کو نہ دیکھا تو انہیں تلاش کرنے لگے، دیکھا تو وہ پانی پر چل رہے تھے۔ ان میں سے کسی نے دیکھ کر کہا اے اللہ کے نبی! ہم بھی آپ کی طرف چلیں۔ انہوں نے کہا ہاں، چنانچہ اس نے ایک قدم پانی پر رکھا، پھر دوسرا رکھنے لگا تو ڈوب چلا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے کمزور ایمان والے! ہاتھ مجھے پکڑاؤ، اگر ابن آدم اگر آدمی میں دانہ بھر یا ذرہ بھر بھی ایمان موجود ہوتو

وہ پانی پر چل سکتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۱۶): حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اپنی داڑھی کو تیل لگا کر اور دونوں ہونٹوں پر پانی لگا لے اور پھر لوگوں کے پاس جائے تو وہ کہیں گے کہ یہ روزہ دار نہیں ہے۔

حدیث نمبر (۳۱۷): حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اچھا برتاؤ یہ نہیں ہوتا کہ تم اس پر احسان کرو جس نے آپ سے اچھا برتاؤ کیا ہے کیوں کہ یہ تو بدلہ بن جائے گا بلکہ احسان یہ ہوتا ہے کہ تم اس پر احسان کرو جو تمہارے ساتھ برائی کرتے۔

حدیث نمبر (۳۱۸): حضرت یزید ضبی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ کام کر رہے تھے جو اللہ نے ان کے ذمے لگایا ہوا تھا کہ اسی دوران ان سے ایک عورت نے کہا وہ پیٹ بڑا مبارک ہے جس میں آپ نے ٹھکانہ کیے رکھا، وہ پستان مبارک ہے جو آپ کے لیے دودھ پینے کا سبب بنا، یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ادھر رخ موڑ کر فرمایا اس کے لیے بھی برکت ہے جس نے کتاب کی تلاوت کی اور اسی کے مطابق کہہ دیا۔

حدیث نمبر (۳۱۹): حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ایک عورت حضرت عیسیٰ کے پاس پہنچی اور کہنے لگی وہ پیٹ بڑا مبارک ہے جس میں آپ رہے اور وہ پستان بھی مبارک ہے جس سے آپ نے دودھ پیا، اس پر آپ نے فرمایا وہ شخص بھی بہت مبارک ہے جس نے قرآن پڑھ کر اس کی پیروی کی ہوگی۔

حدیث نمبر (۳۲۰): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ! میں نے تمہارے دل میں مسکینوں کی محبت پیدا کی ہے، ان پر رحم کیا ہے کہ تم ان سے محبت کرتے رہو اور وہ تم سے کرتے رہیں۔ وہ تم کو اپنا پیشوا اور راہبر سمجھ کر راضی رہیں اور تم انہیں اپنا صحابی اور پیروکار سمجھ کر خوشی محسوس کرو اور یہ دونوں ایسی پیاری عادتیں ہیں جن کے بارے میں، میں جانتا ہوں کہ جب کوئی یہ عادتیں اپنا کر میرے پاس آئے گا تو گویا اس نے بہترین اور پیارے عمل کیے ہوں گے۔

حدیث نمبر (۳۲۱): حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت یاد

آپ نے پر ایک عورت کی طرح روتے تھے۔

حدیث نمبر (۳۲۲): حضرت ابوالہذیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملے تو کہا کہ مجھے کوئی وصیت کر دیجیے۔ انہوں نے کہا کہ ناراضگی نہ کیا کریں۔ آپ نے کہا یہ نہیں ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ پھر مال کی خواہش نہ کیجیے۔ آپ نے کہا کہ شاید میں ایسا کرلوں گا۔

حدیث نمبر (۳۲۳): حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس قیامت کا ذکر ہوتا تو چیخ نکل جاتی اور کہا کرتے کہ قیامت کے ذکر پر ان کا خاموش رہ جانا مناسب نہیں ہے۔

حدیث نمبر (۳۲۴): حضرت ابن جدعان رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں تلبیہ کہتے ہوئے گزرے تھے کہ الٰہی! تیرا بندہ، تیری باندی کا بیٹا اور تیرے بندے کی بیٹی کا بیٹا تیری بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ ان سے پہلے بھی ستر انبیا علیہم السلام اپنے اونٹوں کو اون کی مہاریں دیئے گزرے تھے اور مسجد خیف میں نمازیں پڑھی تھیں۔

حدیث نمبر (۳۲۵): حضرت مکحول رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ تم میں سے کون سمندر کی موجوں پر گھر بنانے کی ہمت رکھتا ہے؟ انہوں نے عرض کی اے روح اللہ! یہ کون کر سکے گا؟ اس پر فرمایا کہ دنیا سے منہ موڑلو اور اسے ہمیشہ رہنے کی جگہ نہ سمجھو۔

حدیث نمبر (۳۲۶): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فرمایا کرتے تھے اللہ کی قسم کھا کر میں تم سے یہ بات کر رہا ہوں گندم کی روٹی کھانا، میٹھا پانی پینا اور کوڑا کرکٹ پر کلام الٰہی پڑھتے ہوئے سو جانا جنت میں جانے کے لیے کافی ہے۔

حدیث نمبر (۳۲۷): حضرت ابوعمر زیاد رضی اللہ عنہ نے بتایا مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہا تھا اے بندے! یہ بات تمہارے فائدہ میں نہیں کہ تم وہ علم پڑھاؤ جو خود نہیں پڑھا اور جو کچھ سیکھا ہے، اس پر عمل بھی نہیں کیا کیوں کہ عمل کیے بغیر علم کی زیادتی تکبر ہی پیدا کرتی ہے۔

حدیث نمبر (۳۲۸): حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ولید عبدی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں مجھے

پتہ چلا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا دن تین قسم کے ہوتے ہیں، جو گذر گیا تو اس میں تم نے وصیت کی، آج کے دن میں تم آخرت کے لیے کچھ کر سکتے ہو اور آئندہ دن کے بارے میں کیا معلوم کہ اس میں تم کیا کر سکو گے۔ یونہی تین ہی کام ہیں، ایک وہ کام کہ جس کے بارے میں تمہیں پتہ ہے کہ اس میں راہِ راست ہے تو اسے اپنالو، ایک کام وہ ہے کہ جس میں بگاڑ کا تمہیں پتہ چل گیا تو ایسے کام کرنے سے بچو اور ایک کام ایسا ہوتا ہے کہ اس کے اچھے برے ہونے کا پتہ نہ چلے تو ایسے کام کو اللہ کے سپرد کر دو۔

حدیث نمبر (۳۲۹): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا تھا کہ مجھ سے ہر معاملہ پوچھ لیا کرو کیوں کہ میں نرم دل ہوں اور اپنے آپ میں چھوٹا بن کر رہتا ہوں۔

حدیث نمبر (۳۳۰): حضرت عبدالعزیز بن ظبیان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا جو شخص علم سیکھے، اس پر عمل کرے اور سکھایا کرے تو آسمان کی دنیا میں اسے "عظیم" کہہ کر بلایا جائے گا۔

حدیث نمبر (۳۳۱): حضرت حضرمی رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا تھا ہم پانی پر کیسے چل سکتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یقین ٹھوس رکھ کر۔ اس پر آپ سے کہا گیا یقین کیسے کریں؟ تو انہوں نے فرمایا پتھر، مٹی کا ڈھیلا اور سونا تمہارے سامنے برابر ہونے جائیں؟ انہوں نے کہا نہیں، اس پر فرمایا یہ چیزیں میرے سامنے تو ایک جیسی ہیں۔

حدیث نمبر (۳۳۲): حضرت سعید بن ابوسعید مقبری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا اے بھلائی کی تعلیم دینے والے! مجھے ایسی چیز بتائیے جسے آپ تو جانتے ہوں لیکن میرے علم میں نہ ہو پھر مجھے تو فائدہ دے لیکن آپ کو نقصان نہ دے۔ آپ نے فرمایا کیا بتاؤں؟ اس نے پوچھا کہ ایک انسان یقینی طور پر پرہیزگار کیسے بن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تھوڑا سا کام کر کے بن سکتا ہے، یقین کے ساتھ اللہ سے حقیقی محبت کرو، اس کی خاطر دل کی گہرائیوں سے ہمت کر کے عمل کرو اور ہم جنسوں پر دل سے رحم کرو۔ اس نے پھر عرض کی کہ اے بھلائی کی تعلیم دینے والے! یہ کون لوگ ہیں جو میری

جنس کے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پوری اولاد تیری ہم جنس ہے اور جو چیز تم خود لینا پسند نہیں کرتے، اسے دوسروں کو بھی نہ دو، یوں تم پرہیزگار بن سکو گے۔

حدیث نمبر (۳۳۳): حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے لیے کھانا تیار کرتے، انہیں بلا لیتے اور ان کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ مہمانوں کے ساتھ یوں سلوک کیا کرو۔

حدیث نمبر (۳۳۴): حضرت خالد حذاء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنے خادموں کو مردے زندہ کرنے کے لیے بھیجتے تو ان سے کہتے ایسے ایسے کہا کرو اور جب جسم کے بال کھڑے ہو جائیں اور آنسو نکل پڑیں تو پھر اللہ کا نام لے کر مردے کو آواز دیا کرو۔

حدیث نمبر (۳۳۵): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے پوچھ لیا کرو کیوں کہ میں نرم دل ہوں اور اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہوں۔

حدیث نمبر (۳۳۶): حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ رکھنا چاہا تو کہا مجھ میں یہ ہمت نہیں کہ آپ پر ہاتھ رکھوں کیوں کہ آپ کا جسم بہت گرم ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا ہم انبیاء علیہم السلام کو سب سے زیادہ آزمایا جاتا ہے اور یونہی ہمیں اجر بھی کئی گنا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ کئی نبیوں کو جوؤں کی آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ انہی سے فوت ہو گئے، کسی کو فقیر بنا دیا گیا اور وہ بھوک کی وجہ سے بے قابو ہو کر گرتے رہے۔ یہ لوگ آزمائش پر یوں خوش ہوتے ہیں جیسے تم عیش و عشرت پر خوش ہوتے ہو۔

حدیث نمبر (۳۳۷): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بکریاں خود دوہا کرتے، گدھوں پر سواری کرتے اور اون کے کپڑے پہنا کرتے۔

حدیث نمبر (۳۳۸): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا میں تمہیں حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں، آپ اکثر یونہی کہا کرتے تھے چنانچہ فرمایا تم میں سے جو شخص دنیا سے جتنی زیادہ محبت رکھے گا، مصیبتوں پر اتنا ہی زیادہ روئے گا۔

حدیث نمبر (۳۳۹): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان سے پوچھا اے عیسیٰ علیہ السلام! اللہ کے دوست کون لوگ ہیں کہ جنہیں نہ تو کسی قسم کا خوف

ہوتا ہے اور نہ غم؟ انہوں نے فرمایا وہ دنیا کی حقیقت دیکھتے ہیں جب کہ عام لوگ باہر ہی سے اسے دیکھا کرتے ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو دنیا کی مقررہ مدت کو دیکھتے ہیں جب کہ لوگ فوری فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں، وہ اس دنیا میں سے وہ چیز نہیں لیتے جس سے انہیں نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے، وہ ایسی چیز کو لیتے ہی نہیں جس کے متعلق انہیں معلوم ہو جائے کہ جلد انہیں چھوڑ جائے گی چنانچہ وہ دنیا کو بہت کچھ جان کر مستقل مزاج ہو جاتے ہیں اور اس کی یاد کو موت سمجھتے ہیں، اس سے ملنے والی خوشی کو غم سمجھتے ہیں چنانچہ جو کچھ مل سکتا ہے، اسے چھوڑ دیتے ہیں اور جس کام میں اپنی برتری دیکھتے ہیں اسے رہنے دیتے ہیں۔ دنیا کی جو چیز پرانی ہو جاتی ہے، اسے نئے سرے سے نہیں بناتے، جو مکان گرتے اور تباہ ہو جاتے ہیں، انہیں تعمیر نہیں کرتے۔ دلوں میں دنیا مردہ ہو جاتی ہے تو اس کی یاد نہیں کرتے، اسے گراتے ہیں اور اس کی جگہ آخرت کی طرف دھیان دیتے ہیں۔ اسے لے کر اس کی جگہ باقی رہنے والی چیز کی خواہش رکھتے ہیں، اسے چھوڑ ہی دیتے ہیں۔ چنانچہ اس میں وہ خوش رہتے ہیں حالانکہ لوگوں کو اس میں مگن دیکھتے ہیں، ان پر عذاب گذر چکے، وہ موت کی یاد تازہ کرتے ہیں اور زندگی کی یاد ختم کرتے ہیں، اللہ اور اس کے ذکر کو پیارا جانتے ہیں، اسی سے روشنی لیتے ہیں ان کی خبر عجیب ہوتی ہے اور وہ اپنی عجیب خبر رکھتے ہیں، کتاب موجود ہے تو اسی کا سہارا لیتے ہیں، کتاب ان کا ذکر کرتی ہے تو وہ اس کا ذکر کرتے ہیں، کتاب انہیں جانتی ہے اور یہ اسے جانتے ہیں، کسی ملنے والی چیز کو دیکھتے نہیں، آگے جا کر ملنے والی چیز پر توجہ نہیں دیتے اور اگلے ڈر کے سامنے یہاں کے خوف کی حیثیت نہیں سمجھتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات

حدیث نمبر (۳۴۰): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ملاقات کے موقع پر حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا جھگڑا کرنا چھوڑ دو، ضرورت کے بغیر زمین میں نہ پھرو، خوشی کے بغیر ہنسا نہ کرو، زیادہ تر گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں کی وجہ سے رویا کرو۔

حدیث نمبر (۳۴۱): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت

موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ اس کے اس لباس کی وجہ سے دباؤ میں نہ آجانا کیوں کہ اس کی مہار میرے ہاتھ میں ہے، وہ بولتا ہے تو میری وجہ سے، کسی طرف دیکھتا ہے تو میری وجہ سے، اس کی شان و شوکت اور بغاوت دیکھ کر اس کے رعب میں نہ آجانا۔ میں چاہوں تو دنیا کی زیب و زینت تمہیں بھی دے دوں جسے دیکھ کر فرعون ہمت ہار جائے کیوں کہ میں ایسا کر سکتا ہوں کیوں کہ یہ تمہارے لیے بڑی چیز ہے لیکن اس کی بجائے میں تمہیں عزت و احترام کا حصہ دوں گا کہ دنیا اس میں سے کچھ گھٹا نہ سکے گی۔ میں اپنے دوستوں سے دنیا کو یوں دور رکھتا ہوں جیسے ایک چرواہا اپنے اونٹوں کو باڑے سے دور کرتا ہے اور میں انہیں ایسے دور لے جاتا ہوں جیسے اونٹوں کو سنبھالنے والا انہیں ہلاکت کی جگہوں سے دور لے جاتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ ان کے مرتبے بلند کروں، ان کے دلوں کو پاک کروں اور ان پر ایسی نشانیاں لگاؤں جن سے ان کی پہچان ہو سکے، انہیں ایسا حکم دوں جس پر وہ فخر کر سکیں اور اس بات پر یقین رکھو کہ جو کوئی میرے ولی کو خوفزدہ کرے گا تو وہ میرا مقابلہ کرنا چاہے گا اور میں قیامت کے دن اپنے دوستوں کو مخالفوں کے مقابلے میں غالب کر دکھاؤں گا۔

حدیث نمبر (۳۴۲): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب آگ دیکھی تو اس کے قریب چلے گئے، یکا یک دیکھا تو وہ بہت بڑی آگ تھی جو گہرے سبز رنگ کے درخت کی شاخوں سے نکل رہی تھی، آگ آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی اور شعلے بڑھتے جاتے تھے اور اتنی تپش کے باوجود وہ درخت بہت سبز اور خوبصورت ہوتا چلا جاتا تھا۔ آپ وہاں کھڑے ہو کر دیکھ رہے تھے، انہیں سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ اس سے کیسے فائدہ اٹھائیں، ہاں انہیں خیال آرہا تھا کہ یہ درخت جل جائے گا، انہوں نے کوئی چیز اس آگ کے سامنے کی تو وہ جل گئی لیکن آگ کو گھنی سبزی روکتی تھی، پتوں میں پانی بہت تھا اور پتے موٹے موٹے تھے، درخت کا تنا بہت موٹا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی طرف دھیان دیا اور ٹھہر گئے، ان کی خواہش یہ تھی کہ تھوڑی سی آگ مل جائے اور جب دیر تک کھڑے رہے تو ہاتھ میں پکڑا ہوا گھاس مٹھا اس آگ کے آگے کیا تاکہ اس کا شعلہ لے سکیں، ایسا کرنے پر وہ شعلہ خود بخود آپ کی طرف بڑھا، آپ پیچھے ہٹ گئے اور ڈرنے لگے، پھر

دوبارہ اس کا چکر لگایا تو آگ آپ کی طرف بڑھتی دکھائی دی اور آپ اسے لینے کی کوشش کرتے، آگ بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی، آپ بہت حیران تھے اور اس کے بارے میں سوچ رہے تھے، دل میں خیال کیا کہ آگ کے پاس جانا ممکن نہیں تو اس سے کچھ لے بھی نہیں سکیں گے لیکن وہ درخت کے اندر ہی اندر بھڑک رہی تھی مگر جلاتی نہ تھی پھر لمحہ بھر میں شعلے مدھم ہو جاتے تھے، آپ نے دیکھا تو دل میں کہا کہ یہ آگ بہت شان والی ہے پھر خیال کیا کہ یہ کسی کے حکم میں ہے یا اگر کسی کی بنائی ہوئی ہے تو اس کا پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ اسے اس بات کا حکم کیوں دیا گیا ہے، نہ اسے بنانے والے کا پتہ چلتا تھا، آپ حیران کھڑے تھے، سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ واپس چلے جائیں یا وہیں کھڑے رہیں، اسی کشمکش میں آپ نے اس کی شاخ کی طرف کوئی چیز بڑھائی تو شاخ کی سبزی اور بڑھ گئی اور پھر وہ سبزی آسمان کی طرف اُٹھنے لگی۔ آپ دیکھ رہے تھے، وہ سبزی اندھیروں پر غالب آ گئی، وہ سبزی نورانی اور روشنی سفید ہو گئی اور آخر ابھرتا ہوا نورانی جو آسمان و زمین میں گویا ایک ستون بن گیا جیسے سورج کی شعاع ہوتی ہے۔ اس کے سامنے آنکھیں چندھیا رہی تھیں، آپ جیسے ہی اس کی طرف دیکھتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ آنکھیں نکال دے گی، عین اس موقع پر آپ خوفزدہ اور پریشان ہو گئے، اپنا ہاتھ آنکھوں کے سامنے کیا اور زمین سے لپٹ گئے، اسی دوران ایک آہٹ اور ہلکی سی آواز سنی مگر یہ ایسی آواز تھی کہ اتنی عظیم الشان آواز کسی نے بھی نہ سنی تھی اور جب ان کی پریشانی بڑھ گئی اور گھبراہٹ ہوئی اور لگ رہا تھا کہ اس خوف کی وجہ سے عقل جواب دے جائے گی تو اسی دوران آپ نے سنا کہ درخت سے ایک آواز آئی کہ اے موسیٰ! آپ نے جلدی سے اس کا جواب دیا حالاں کہ انہیں پتہ نہیں چلا تھا کہ کون آواز دے رہا تھا۔ آپ کے جلدی جواب دینے کی وجہ اس آواز سے پیار تھا چنانچہ کئی مرتبہ کہا کہ میں تیری آواز تو سن رہا ہوں، تیری دھڑکن محسوس کر رہا ہوں لیکن تیری جگہ کا پتہ نہیں چل رہا کہ تو کہاں ہے؟ آواز آئی کہ میں تمہارے اوپر، ساتھ، سامنے اور تمہارے بالکل قریب ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ آواز سنی حالاں کہ اللہ کے بغیر کسی اور کی نہیں ہو سکتی تھی تو انہوں نے اس کا یقین کر لیا چنانچہ عرض کی الٰہی! تو ایسا ہی ہے، میں تیرا کلام سن رہا ہوں یا

تیرے ایلچی کا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ہی کلام کر رہا ہوں لہٰذا میرے قریب آجاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں ہاتھ اپنے عصا پر لگائے اور زور سے کھڑے ہوگئے، ان کے پٹھے کانپ رہے تھے، پاؤں ڈگمگا گئے تھے، زبان کام نہیں کر رہی تھی، دل ٹوٹ چکا تھا، ہڈیاں ڈھیلی پڑ چکی تھیں اور مردہ بن چکے تھے، صرف روح جسم میں چلتی جا رہی تھی۔ ڈرتے ہوئے آگے بڑھے اور اس درخت کے قریب پہنچ گئے جس سے آواز آئی تھی۔

اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار آواز آئی کہ اے موسیٰ! تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ آپ نے عرض کی کہ یہ میرا عصا (ڈنڈا) ہے۔ پوچھا اس سے کیا کام لیتے ہو؟ حالاں کہ اللہ کے علاوہ ایسے اس سے زیادہ کون جانتا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:

أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ۔

''میں اس کا سہارا لیتا ہوں، بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتا ہوں۔''

آپ اس عصا سے کئی کام لیتے تھے، اس کا اگلا حصہ مڑا ہوا تھا اور اس کے نیچے دو شاخیں تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اسے رکھ دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ پھینکنے کو کہہ رہا تھا، آپ نے پھینکنے کی طرح اسے زمین پر پھینک دیا، پھر آپ کی نظر اس کے قریب گئی تو نظر آیا کہ وہ تو ایک بڑا اژدھا ہے، دیکھنے والے اسے دیکھ رہے تھے کہ زمین پر گھسٹتا ہوا وہ کسی چیز کو تلاش کرتا اور اسے پکڑ لینا چاہتا ہے۔ وہ چٹان سے اونٹنی کے تھن کے سرے جتنا ہو کر گزر رہا تھا اور لگتا تھا چٹان کو اکھاڑ دے گا پھر اس نے اپنے دانت بڑے درخت کی جڑ میں گاڑے کہ اسے اکھاڑ دے، اس کی دونوں آنکھیں آگ نکال رہی تھیں، عصا کا مڑا ہوا سرا ایک نیزہ بن گیا جس پر بال تھے اور اس کی دونوں شاخیں ویسے ہی ہوگئیں، اس میں ڈاڑھیں دکھائی دے رہی تھیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دیکھا تو مڑ کر بھاگے اور پیچھے ہٹ کر نہ دیکھا، پھر سوچا تو انہیں یقین ہوگیا کہ سانپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا پھر اپنے رب کو یاد کیا اور حیا کرنے لگے۔ اسی

دوران آپ کو آواز آئی کہ واپس اسی جگہ آجائیں، آپ واپس ہوئے تو بڑے خوفزدہ تھے، اللہ نے فرمایا کہ اس عصا کو دائیں ہاتھ سے پکڑلو اور ڈرو نہیں کیوں کہ ہم اسے پہلی شکل میں لا رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس وقت صوف (اون) کا جبہ تھا جس میں لکڑی سے بنے بٹن تھے۔

جب اللہ نے انہیں عصا پکڑنے کا حکم دیا تو آپ نے جبے کا ایک پلو ہاتھ پر ڈال لیا۔ اس وقت فرشتے نے انہیں کہا اے موسیٰ! جب اللہ تمہیں حکم دے رہا ہے تو ڈرو نہیں، یہ پلو آپ کو بچا سکے گا؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں لیکن میں تو کمزور ہوں اور کمزور شے سے پیدا ہوا ہوں۔ چنانچہ ہاتھ سے کپڑا ہٹایا اور اسے اژدہا کے منہ میں دے دیا پھر اس کے ڈاڑھوں اور نوکیلے دانتوں کے پیسنے کی آواز سنی، اس کے بعد اس کی جان قبض کر لی گئی اور یکایک دیکھا تو آپ کے سامنے اپنا ہی عصا تھا جو آپ کے پاس ہوتا تھا، آپ کا ہاتھ بھی عصا کی دونوں شاخوں پر تھا جہاں تکیہ لگاتے وقت عام طور پر رکھا کرتے تھے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ قریب ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ آپ کو قریب فرماتا گیا، آخر کار آپ نے اپنی پیٹھ درخت کے ساتھ لگا دی اور وہاں ٹھہر گئے، آپ کی گھبراہٹ ختم ہو چکی تھی، دونوں ہاتھ عصا میں ڈالے ہوئے تھے، آپ کا سر اور گردن جھکی ہوئی تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج میں نے تمہیں وہ مقام دے دیا ہے جو تمہارے بعد کسی بشر کو نہیں ملے گا، میں نے تمہیں قریب کیا ہے اور اتنا پاس کر لیا ہے کہ تم نے میری آواز سنی اور اس وقت تو میرے بہت قریب تھا، اب میری رسالت لے جاؤ کیوں کہ اس وقت تو میری آنکھوں کے سامنے ہے اور میں سب کچھ سن رہا ہوں، میری قوت و امداد تمہارے ساتھ ہوگی، میں نے تمہیں اپنی بادشاہی مکمل کرنے کے لیے مقرر کر دیا جس سے تمہیں میرے معاملے میں قوت ملے گی، تم میرے لشکروں میں سے بہت بڑے لشکر والے ہو جنہیں میں نے ایک کمزور مخلوق کی طرف بھیجا ہے جو میری مخلوق کو سراہے گی، میری نعمتوں پر اکڑے گی اور میری تدبیر سے حفاظت کی کوشش کرنے والی ہے۔ اسے دنیا نے مجھ سے دھوکے میں ڈالا ہے جس کی وجہ سے وہ میرے حق کا انکار کرے گی، میرے رب ہونے کا بھی انکار کرے گی اور میرے علاوہ دوسرے خدا کی عبادت کرے گی اور اس مخلوق کا خیال ہے کہ وہ لوگ مجھے جانتے ہی نہیں

جب کہ میں اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر بہانہ اور وہ دلیل نہ ہوتے جنہیں میں نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان رکھ دیا ہے تو میں انہیں ایک زبردست کی طرح پکڑ لیتا جس کی وجہ سے آسمان وزمین، پہاڑ اور سمندر ان پر قابض ہو جاتے۔ چنانچہ میں آسمان کو کہہ دوں تو ان پر پتھر برسائے، زمین کو حکم دوں تو انہیں نگل لے، پہاڑوں کو اشارہ کروں تو انہیں برباد کردیں اور سمندروں (یا دریاؤں) کو فرمادوں تو انہیں غرق کردیں لیکن یہ لوگ میرے سامنے حقیر ہیں، میری نظر سے گرے ہوئے ہیں، میں صبر سے کام لیتا ہوں، میں ان سے بے نیاز ہوں کیوں کہ سب کچھ میرے پاس ہے۔ چنانچہ غنی ہونے کا حق دار میں ہی ہوں لہٰذا ان تک میرے پیغام پہنچاؤ، انہیں میری عبادت کرنے کو کہو، وہ میری توحید کا اقرار کریں اور صرف میرا نام لیں۔ انہیں میرے دنوں کی یاد دلاؤ، میرے عذاب اور سختی سے ڈراؤ اور بتادو کہ میرے غضب کے سامنے کوئی شے نہیں ٹھہرتی، اس دوران ان سے نرم طریقے سے بات کرو کہ یا تو نصیحت حاصل کریں یا مجھ سے ڈر جائیں پھر بتادو کہ میں بہت جلد معافی دینے والا اور بخشنے والا ہوں، جلد ناراض نہیں ہوتا، سزا نہیں دیتا، جو لباس میں نے پہنا دیا وہ تم سے دور نہیں کرسکتے کیوں کہ اس مخلوق کی مہار میرے ہاتھ میں ہے، نہ یہ کسی طرف جاسکتے ہیں نہ میرے حکم کے بغیر بول سکتے اور نہ سانس لے سکتے ہیں۔ اس مخلوق سے کہہ دو کہ اپنے رب کی بات مانیں کیوں کہ وہ کھلی بخشش والا ہے۔ تمہیں اس نے چار سو سال سے مہلت دے رکھی ہے اور تو اس سے جنگ کے لیے تیار ہے، تو اس کے بندوں کو اس کے راستے سے روکتا ہے حالاں کہ وہ تم پر آسمان سے بارش برساتا ہے، زمین تمہارے لیے فصل اُگاتی ہے، نہ تم بیمار ہوگے، نہ بوڑھے ہوگے، نہ محتاج ہوگے اور نہ غالب ہوگے ہاں اللہ چاہے تو سب کچھ جلد کرسکتا ہے یا تجھ سے اسے چھین سکتا ہے اور یہ کام وہی کرسکتا ہے لیکن وہ تو بڑے حوصلے والا ہے، ان سے خود اور بھائی کو ساتھ لے کر جہاد کرو۔ تم دونوں اس کے جہاد کے نگران ہو کیوں کہ اگر میں چاہوں تو اس کے پاس اپنے لشکر لے آؤں جن کا مقابلہ نہ ہوسکے لیکن ایسا نہیں کرتا تا کہ اس کمزور بندے کو (جسے اس کے نفس اور دوسرے ساتھیوں نے اکڑ میں ڈال رکھا ہے) پتہ چل جائے کہ ایک چھوٹا سا گروہ میرے حکم کی وجہ سے بہت بڑے گروہ پر غالب

آجاتا ہے (حالاں کہ میں تو ایک ہی ہوں) تم دونوں کو ان کا خوبصورت بن کر رہنا تعجب میں نہ ڈالے اور نہ وہ چیز تعجب میں ڈالے جو انہیں ملی ہے۔ تم دونوں ان کی طرف آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھو کیوں کہ یہ تو دنیا کی خوش حال زندگی ہیں، خوش حالوں کی زینت ہیں اور اگر میں چاہوں تو یہ بھی کر سکتا ہوں کہ تم دونوں کو دنیا کے مال سے سجادوں اور وہ بھی ایسے طریقے سے کہ فرعون دیکھے تو اسے پتہ چل جائے کہ جو کچھ تم دونوں کو ملا ہے اس کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں لیکن میں تمہیں اس سے ہٹاتا ہوں اور اسے تم سے دور کرتا ہوں کیوں کہ میں اپنے قدیم دوستوں سے یونہی کرتا ہوں، انہیں میں اس میں اپنی مرضی نہیں کرنے دیتا کیوں کہ میں انہیں اس دنیا کی خوش حالی اور عیش وعشرت سے دور رکھتا ہوں۔ جیسے مہربان چرواہا اپنے اونٹوں کو تباہ ہونے والی جگہوں سے بچاتا ہے اور میں اس دنیا کے آرام اور عیش سے انہیں یوں دور لے جاتا ہوں جیسے ایک مہربان چرواہا اپنے اونٹوں کو ان کی جگہ سے ہٹاتا ہے اور یہ میرے سامنے ان کی ذلت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے کہ وہ میری طرف سے ملنے والی پوری کرلیں جو ان کے لیے بہت کافی ہے، جسے دنیا گھٹا نہیں سکتی اور نہ ہی خواہش اسے پھیر سکتی ہے اور یقین کرلو کہ میرے ہاں لوگوں کو دنیا میں زہد کرنے والوں سے زیادہ اور کوئی شے نہیں سجاتی کیوں کہ یہ پرہیزگاروں کی زینت ہے، یہی ان کا لباس ہے جس کی وجہ سے ان کی پہچان ہے۔ یہ لباس کون اور عاجزی ہے، ان کے چہروں پر سجدوں کی وجہ سے نشان ہوتا ہے، یہ یقینی اور حقیقی طور پر میرے دوست ہیں۔ جب ان سے ملو تو ان کے سامنے نرمی کرو، دل کا ان کی طرف جھکاؤ رکھو اور زبان سے نرم بولو اور پھر یقین رکھو کہ جو میرے کسی دوست کو ذلیل کرے یا ڈرائے تو اس نے گویا مجھ سے جنگ کی اور اس میں پہل کی، اپنے مقابلے میں مجھے بلایا چنانچہ میں بہت جلد اپنے دوستوں کی مدد کرنے والا ہوں، کیا مجھ سے جنگ کرنے والے کا خیال ہے کہ میرے سامنے کھڑا ہو سکے گا یا مجھ سے لڑنے والے کا خیال ہے کہ مجھے عاجز کردے گا، کیا مجھے مقابلے میں بلانے والے کا خیال ہے کہ مجھ سے آگے بڑھ جائے گا یا مجھے پیچھے چھوڑ جائے گا؟ یہ کیوں کر ممکن ہے، میں تو دنیا وآخرت میں ان کے لیے مقابلہ کرنے والا ہوں، ان کی مدد کسی اور کے سپرد نہیں کرتا۔

راوی بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی طرف اس شہر میں پہنچے جس کے گرد اس کے بوئے ہوئے درختوں میں شیر تھے کہ جس پر حملہ کرتے اسے کھا جاتے۔ شہر کے چار دروازے تھے جو ان درختوں میں تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بڑے راستے سے گئے جس پر فرعون کی نظر تھی، جب شیروں نے انہیں دیکھا تو لومڑیوں کی طرح چلائے جس پر پہرہ دار حیران ہوئے اور فرعون کے گرد سے بکھر گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور اس دروازے تک پہنچ گئے جس کے اندر فرعون تھا، آپ نے اپنے عصا سے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا، صوف کا لباس تھا اور نیچے شلوار تھی۔ جب دربان نے انہیں دیکھا تو آپ کی اتنی دلیری پر حیران ہوا اور پیچھے ہٹ گیا، نہ ہی اجازت دی بلکہ یہ کہا جانتے ہو کس کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہو؟ یہ تمہارے آقا کا دروازہ ہے۔ آپ نے کہا میں، تم اور فرعون سب میرے پروردگار کے بندے ہیں جس کا میں مددگار ہوں۔ اس دربان نے اگلے دربان کو بتایا اور اس نے اس سے اگلے کو، آخر فرعون کے قریب والے دربان تک یہ بات پہنچی جس کے ماتحت ستر دربان تھے جن میں سے ہر ایک کے ماتحت اتنے بڑے لشکر تھے جیسے آج کسی امیر کے ہوتے ہیں۔ آخرکار یہ اطلاع فرعون کے پاس پہنچی تو اس نے کہا کہ انہیں آنے دو۔ چنانچہ اندر گئے تو فرعون نے کہا کہ میں تمہیں جانتا ہوں، آپ نے کہا ہاں، وہ کہنے لگا "کیا ہم نے تجھے بچپن میں پالا نہ تھا؟" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا وہی جواب دیا جسے اللہ نے ذکر کیا ہے۔ اس پر فرعون نے کہا کہ اسے پکڑلو۔ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہل کرتے ہوئے اپنا عصا ڈال دیا، وہ یکا یک ایک اژدھا بن گیا اور لوگوں پر حملہ کیا، وہ وہاں سے بھاگے، اس بھاگ دوڑ میں پچیس ہزار آدمی ایک دوسرے سے بھڑ کر مر گئے، فرعون ہار کر اٹھا، اپنے گھر چلا گیا، پھر آپ سے کہا کہ مقابلے کے لیے ایک دن مقرر کرلو اور یہ وقت تم ہی مقرر کرو پھر خود ہی کہا کہ مجھے چالیس دن دے دو، آپ نے یہ بات مان لی۔ فرعون کی حالت یہ تھی کہ پہلے تو وہ چالیس دن میں ایک مرتبہ بیت الخلاء میں جاتا تھا لیکن اس دن چالیس مرتبہ گیا۔

راوی بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر سے نکلنے لگے اور جب شیروں کے پاس پہنچے تو وہ دم ہلانے لگے اور آپ کے ساتھ ہو لیے، نہ ہی آپ کو ستایا اور نہ ہی بنواسرائیل میں سے کسی اور کو۔

حدیث نمبر (۳۴۳): حضرت نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ نے پہاڑوں کی طرف پیغام بھیجا کہ میں تم میں سے ایک پہاڑ پر اُترنے والا ہوں۔ چنانچہ سب پہاڑ نازمیں آئے لیکن طور پہاڑ نے عاجزی ظاہر کی اور کہا کہ میں اللہ کی مرضی پر چلوں گا۔ چنانچہ اسے چن لیا گیا۔

حدیث نمبر (۳۴۴): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے پوچھا کہ میرے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ میرا کوئی شریک نہ بناؤ۔ عرض کی کہ اور حکم کیا ہے؟ تو تین مرتبہ فرمایا کہ اپنی والدہ سے بھلائی کیا کرو۔

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ والد کے ساتھ بھلائی کرنے سے تو عمر بڑھتی ہے جب کہ والدہ کے ساتھ نیکی کرنے سے اجر ملتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۴۵): حضرت وہب رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! بنواسرائیل تیرے بارے میں مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تیری ابتدا کیسی تھی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہیں بتادو کہ میں سب سے پہلے تھا، سب کو بنانے والا ہوں اور سب کے بعد بھی میں ہی ہوں گا۔

حدیث نمبر (۳۴۶): حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرش کے قریب ایک آدمی دیکھا تو اس کے اس مرتبے پر رشک کرنے لگے۔ چنانچہ اس کے بارے میں پوچھا تو فرشتوں نے کہا کہ ہم آپ کو ان لوگوں کے عمل بتادیتے ہیں جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے۔ یہ اس پر حسد نہیں کرتا تھا، نہ چغلی کرتا رہا اور نہ ہی والدین کا نافرمان رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اے پروردگار! والدین کی نافرمانی کون کرتا ہے؟ فرمایا جو ان کے لیے گالیوں کا سبب بنتا ہے اور انہیں گالیاں ملتی ہیں۔

حدیث نمبر (۳۴۷): حضرت ابوالجلد رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے پوچھا کہ اے پروردگار! مجھے کوئی پکا حکم فرمایا جو میں اپنی قوم کو جا کر بتاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! تم ان کے پاس جاؤ اور دیکھو، جو کام میرے بندے تمہارے پاس لائیں، ان سے انہیں روکو (صرف میری بارگاہ میں اپنی درخواست پیش کیا کریں)۔

حدیث نمبر (۳۴۸): حضرت ابوالجلد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ

علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی، جب تم میرا ذکر کرنا شروع کرو تو جسم کا ایک ایک انگ ڈھیلا ہو جایا کرے۔ میرا ذکر کرتے وقت عاجزی کرو اور دل میں اطمینان ہو۔ میرے ذکر کے وقت تمہاری زبان دل کی پچھلی طرف (یعنی منہ سے کچھ نہ بولو) اور جب تم میری بارگاہ میں آؤ تو اپنے آپ کو نہایت کم مرتبہ اور گھٹیا بنا کر آؤ۔ اپنے آپ کو بُرا سا بنالو۔ یہی طریقہ بہتر ہے اور جب مجھ سے راز دارانہ باتیں کرتا ہوں تو دل کو ڈرا ہوا ہونا چاہیے جبکہ زبان سے سچی بات نکلنا چاہیے۔

حدیث نمبر (۳۴۹): حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! میں تیرا شکر کیوں کر کر سکتا ہوں جب کہ تمہاری ایک نعمت کے مقابلے میں میرے سارے اعمال کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے تو میری طرف سے شکر کیسے بنے گا؟ فرمایا اے موسیٰ! حقیقۃً تمہارا یہی شکر ہے۔

حدیث نمبر (۳۵۰): حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے وقت یوں عرض کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! توبہ کرنے کے لیے میرا دل نرم فرمادے اور اسے پتھر جیسا نہ بنا۔

حدیث نمبر (۳۵۱): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اپنی قوم سے کہہ دو کہ میری طرف آ کر دس ذوالحجہ تک مجھ سے دعائیں کریں اور جب دسواں دن آجائے تو مجھ سے درخواست کریں، میں انہیں بخش دوں گا۔

حضرت وہب نے بتایا کہ یہ وہی دن تھا جس میں یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلا کر انہیں جھوٹا قرار دیا تھا اور عرب میں یہ دن اچھا شمار نہیں ہوتا تھا۔

حدیث نمبر (۳۵۲): حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ایک بستی میں گئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو برے آدمیوں کے بارے میں پوچھنے لگے جب کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اچھے آدمیوں کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تم برے لوگوں کے پاس کیوں جاتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں ایک طبیب اور حکیم ہوں لہٰذا ان بیماروں کا علاج کروں گا۔

حدیث نمبر (۳۵۳): حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ بھلائی والا علم سیکھ کر لوگوں کو بھی سکھاؤ کیوں کہ بھلائی کا علم دینے

والوں اور سیکھنے والوں کو ان کی قبروں میں روشنی دوں گا تا کہ وہاں وہ اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں۔

حدیث نمبر (۳۵۴): حضرت کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! یہ بتا دے کہ اگر تو میرے قریب ہے تو چپکے چپکے تجھ سے باتیں کر لوں لیکن اگر دور ہے تو پھر آواز دے لیا کروں؟ (اونچی آواز سے دُعا کروں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میں ہر اس شخص کے قریب ہوتا ہوں جو مجھے یاد کر رہا ہوتا ہے۔ عرض کی کہ ہم ایسے حال میں کیسے تجھے یاد کریں جب ہمیں کوئی مجبوری ہو؟ پوچھا کیا مجبوری ہے؟ عرض کی کبھی ہم جنابت (عورت سے ہمبستری) کی حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی پیشاب پاخانہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! مجھے ہر حال میں یاد کر سکتے ہو۔

حدیث نمبر (۳۵۵): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے اللہ! زمین پر کونسی چیز سب سے کم پائی جاتی ہے؟ فرمایا سب سے کم پائی جانے والی چیز انصاف ہے۔

حدیث نمبر (۳۵۶): حضرت یحییٰ بن سلیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے کسی چیز کا سوال کیا تو کچھ دیر ہوگئی جس پر انہوں نے کہا "مَا شَآءَ اللّٰهُ۔" وہ ضرورت فوراً پوری ہوگئی۔ عرض کی اے اللہ! میں اتنی دیر سے سوال کر رہا ہوں لیکن تو نے اب ضرورت پوری فرمائی ہے، آخر وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! "مَا شَآءَ اللّٰهُ" کہہ کر جو بھی دعا کرو گے، فوراً پوری ہو جایا کرے گی۔

حدیث نمبر (۳۵۷): حضرت طائی بتاتے ہیں کہ "مَاشَآءَ اللّٰهُ" ایسے الفاظ ہیں کہ جب شیطان آسمان سے کچھ سننے کے لیے کان لگاتے ہیں تو فرشتے انہیں یہی الفاظ بول کر جھڑکتے ہیں اور مارتے ہیں۔

حدیث نمبر (۳۵۸): حضرت کعب بن علقمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے شہر سے نکلے تو عرض کی کہ اے پروردگار! مجھے کوئی راہنمائی فرما کہ کیا کروں؟ فرمایا کبھی بھی کسی چیز کو میری برابری کا درجہ نہ دو بلکہ مجھے سب سے بڑھایا کرو کیوں کہ جو اپنا نہیں کرتا، اس پر نہ رحم کرتا ہوں اور نہ ہی اسے ستھرا کہتا ہوں۔ عرض کی یا اللہ! کس

چیز کی وجہ سے تو رحم فرماتا ہے؟ فرمایا تمہاری ماں کی وجہ سے کیوں کہ اس نے مشکل اٹھا کر تمہیں جنا تھا۔ پھر عرض کی اے پروردگار! اور کس چیز سے رحم فرماتا ہے؟ فرمایا تمہارے باپ کی وجہ سے۔ پھر عرض کی کہ اور کس وجہ سے؟ فرمایا وہ یوں کہ تم وہی چیز لوگوں کے لیے پسند کرو جسے اپنے لیے پسند کرتے ہو اور جسے خود پسند نہیں کرتے، اسے دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ پھر عرض کی کہ اور کس وجہ سے؟ فرمایا اگر میں اپنے بندوں کا کوئی کام تمہارے ذمے لگا دوں تو انہیں پریشان نہ کیا کرو کیوں کہ ایسا کرنے پر تم میری روح کو تکلیف دو گے کیوں کہ میں سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہوں، سن رہا ہوتا ہوں، خود گواہ ہوتا ہوں اور گواہ بنا لیتا ہوں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۳۵۹): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں نے آج تک حضرت میکائیل علیہ السلام کو ہنستے نہیں دیکھا؟ انہوں نے عرض کی کہ جب سے آگ کو پیدا کر دیا گیا ہے، تب سے انہوں نے ہنسنا چھوڑ دیا ہے۔

حدیث نمبر (۳۶۰): حضرت اسماعیل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام بہت رویا کرتے تو لوگ ان سے ناراض ہوتے جس پر فرمایا بس مجھے رونے دو، میں (قیامت کے دن) رونے سے پہلے، ہڈیوں کے جلنے، جبڑوں کے جلنے اور اس موقع سے پہلے تک روتا رہوں گا۔ جب سخت فرشتوں کو میرے لے جانے کے بارے میں حکم ہو سکتا ہے کیوں کہ وہ حکم ملنے پر اللہ کے سامنے انکار نہیں کر سکتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ہو۔

حدیث نمبر (۳۶۱): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی تھی کہ اے اللہ! اگر میرے ہر بال کے بدلے میں تیرے رات دن ذکر کے لیے میرے پاس دو دو زبانیں ہوں اور پوری دنیا بھی تیرا ذکر کیا کرے تو پھر بھی تیری ایک نعمت کا شکر نہیں کر پائیں گے۔

حدیث نمبر (۳۶۲): حضرت مغیرہ بن عیینہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے

پروردگار سے پوچھا کہ اے اللہ! آج رات تیری کسی بھی مخلوق نے مجھ سے زیادہ دیر تک تیری یاد کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ہاں مینڈک نے کی ہے حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں فرمایا ہے: اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَّ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ۔ ”اے آلِ داؤد! میرا شکر ادا کیا کرو کیوں کہ میرے ایسے بندے کم ہیں جو شکر کیا کرتے ہیں۔“

اس وقت حضرت داود علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! میں تیرا شکر کیسے کر سکتا ہوں؟ تُو تو مجھ پر انعام فرماتا ہے، پھر اس کے علاوہ روزی دیتا ہے اور پھر نعمت پر نعمت دیئے جاتا ہے، شکر تو تمہاری توفیق سے ہو سکتا ہے تو میں تیرا شکر کیسے کر سکتا ہوں؟ فرمایا اے داؤد! اب تو نے میری پہچان کا حق ادا کر دیا ہے۔

حدیث نمبر (۳۶۳): حضرت جعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمیں پتہ چلا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! اس شخص کو تو کیا اجر دیتا ہے جو کسی غم کے مارے کو صرف تجھے خوش کرنے کے لیے دلاسا دیتا ہے؟ فرمایا میں اسے پرہیزگار بنا دیتا ہوں۔ عرض کی کہ الٰہی! اس کے لیے تیرا کیا انعام ہے جو صرف تجھے خوش کرنے کے لیے جنازے کے ساتھ چلتا ہے؟ فرمایا جب وہ فوت ہوتا ہے تو اس کے جنازے کے ساتھ میں اپنے فرشتے بھیج دیا کرتا ہوں اور اپنے پاس روحوں میں اس کی روح پر رحمت فرماتا ہوں۔ پھر عرض کی جو کسی یتیم اور بیوہ کو صرف تیری خوشی کی خاطر سنبھالے تو اسے کیا جزا دیتا ہے؟ فرمایا کہ جس دن کوئی سایہ نہ ملے گا، میں اسے اپنے ہاں کے سائے میں رکھوں گا، یہ اس کے لیے جزا ہوگی۔ پھر عرض کی کہ الٰہی! تیرے خوف سے جس کی آنکھوں سے آنسو نکلا کرتے ہوں تو اس کو کیا جزا دے گا؟ فرمایا اس کی جزا یہ ہے کہ جب بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میں اسے اس سے بچاؤں گا اور جہنم کی تباہی سے امن دوں گا۔

حدیث نمبر (۳۶۴): حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپ، کان، آنکھ، بیوی بچوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ تجھ سے محبت کرتا رہوں۔

حدیث نمبر (۳۶۵): حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی رات زیادہ مرتبہ والی ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا اے داؤد! اور تو میں کچھ نہیں جانتا، اتنی بات ضرور ہے کہ سحری کے موقع پر عرشِ الٰہی ہل جایا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۶۶): حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام جہاں رویا کرتے تھے، وہاں آپ کے گرد آنسوؤں کی وجہ سے سبزہ اُگ آیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی، اے داؤد! کیا یہ ارادہ ہے کہ میں تمہاری بادشاہی بڑھادوں یا پھر اولاد زیادہ کردوں؟ عرض کی کہ بس مجھے بخش دے۔

حدیث نمبر (۳۶۷): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے جب قدرتی طور پر کوتاہی ہوئی تو آپ صرف رونے والوں کے ہاں سے کچھ کھاتے اور جب بھی پانی پیتے تو آنسو ملا پیتے۔

حدیث نمبر (۳۶۸): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار! میں تو تیری دھوپ پر صبر نہیں کرسکتا تو دوزخ کی تپش پر کیسے کرسکوں گا؟ یونہی تیری رحمت کی آواز یعنی بادل کی کڑک نہیں سہار سکتا تو تیرے عذاب کی آواز کیسے سہاروں گا؟

حدیث نمبر (۳۶۹): حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے میرے پروردگار! برے لوگوں سے میرا تعلق نہ بنا ورنہ میں بھی برا بن جاؤں گا۔

حدیث نمبر (۳۷۰): حضرت عمر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا کرتے تھے اے اللہ! مجھے اتنا فقیر نہ بنا کہ تجھے بھول جاؤں اور اتنا مالدار بھی نہ کر کہ تیرا حکم ہی نہ مانوں۔

حدیث نمبر (۳۷۱): حضرت ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت پڑھی "اور کیا تمہیں اس دعوے والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر حضرت داؤد علیہ السلام کی مسجد میں آئے، جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا۔" (ص ۲۱) تو اس کے بارے میں بتایا کہ ان

فرشتوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے گرد گھیرا ڈال لیا تھا تو وہ گھبرا گئے تھے۔
"انہوں نے عرض کی ڈریئے نہیں، ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجیے اور خلاف حق نہ کیجیے اور ہمیں سیدھی راہ بتایئے۔" (ص ۲۲)
اس پر حضرت داؤد علیہ السلام نے ان سے کہا مخالف کے بیٹھنے کی جگہ پر بیٹھ جایئے۔ وہ دونوں بیٹھ گئے تو آپ نے کہا اپنا اپنا واقعہ بتایئے۔ چنانچہ دونوں میں سے ایک نے کہا "بے شک یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانویں دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی۔ اب کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے۔ (ص ۲۳)" اس پر حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا "بے شک یہ تم پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بے شک اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔" (ص ۲۴)
(اصل میں آپ کو بہت سی بیویاں ہوتے ہوئے کسی کی بیوی سے شادی کا خیال پیدا ہوا تھا)
چنانچہ ان دونوں میں سے ایک سخت ناراض ہوا اور کہنے لگا اے داؤد! تم اس لائق ہو کہ سر پر عصا مارا جائے اور پھر دونوں ہی اوپر چڑھ گئے۔ اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنی کوتاہی پر سزا کا پتہ چلا۔ چنانچہ چالیس دن راتوں تک اسی جگہ پر سجدے میں رہے، صرف فرض نمازوں کے لیے سر اُٹھاتے تھے۔ پیشانی کا زخم یوں خشک ہوا تاہم دونوں ہتھیلیاں اور گھٹنے زخمی رہے۔ اسی دوران ایک فرشتہ آپ کے پاس آ کر کہنے لگا اے داؤد! میں تیرے رب کی طرف سے ایلچی آیا ہوں، وہ فرما رہا ہے کہ سر کو اٹھا لو کیوں کہ میں نے تمہاری کوتاہی بخش دی ہے۔ عرض کی اے پروردگار! کیسے بخش دی ہے حالاں کہ تُو تو انصاف کرنے والا اور دین بنانے والا ہے، تیرے سامنے کسی کو ظلم کی مجال نہیں، ایک آدمی کی سیاہ غلطی کیسے بخشتا ہے؟
اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ وقت کے لیے پھر رہنے دیا، پھر ایک دن دوسرا فرشتہ آیا اور کہنے لگا اے داؤد! میں تمہارے پاس اللہ کا ایلچی بن کر آیا ہوں، وہ فرما رہا ہے کہ تم اور ابن صوریا قیامت کے دن اپنا جھگڑا لے کر میرے سامنے آؤ گے، میں اس کے حق میں فیصلہ کروں گا، پھر میں اس بارے میں اس سے پوچھوں گا، وہ فیصلہ مجھ پر چھوڑ دے گا چنانچہ میں اس کے بدلے میں اسے اتنی جگہ دوں گا کہ وہ خوش ہو جائے گا اور پھر میں تیری یہ کوتاہی بخش دوں گا۔

یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کہ اے پروردگار! اب پتہ چلا کہ تو نے مجھے بخش دیا ہے۔

حدیث نمبر (۳۷۲): حضرت عبدالرحمٰن بن بوذریہ کہتے ہیں کہ زبور شریف میں تین باتیں لکھی ملتی ہیں:

(۱) اس شخص کو مبارک ہو جو گناہ گاروں کے راستے پر نہیں چلتا۔

(۲) اسے مبارک ہو جو ظلم کرنے والے کے حکم پر عمل نہیں کرتا۔

(۳) اس کے لیے مبارک ہے جو جھوٹے لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھا کرتا۔

حدیث نمبر (۳۷۳): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! کونسی روزی اچھی ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ روزی جسے اپنے ہاتھوں سے کماتے ہو۔

حدیث نمبر (۳۷۴): حضرت ابوعبداللہ جدلی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی آئی اے داؤد! مجھ سے محبت کرو، مجھ سے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھو اور ان سے محبت کرو جو میرے بندوں کے دل میں محبت پیدا کرتے ہیں۔" عرض کی میں تجھ سے اور تجھ سے محبت کرنے والے کے ساتھ کیسے محبت رکھوں اور تیرے بندوں میں تیری محبت کیسے پیدا کروں؟ فرمایا جب بھی میرا ذکر کرو، خوبصورت طریقے سے کرو۔

حدیث نمبر (۳۷۵): حضرت مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! میں تیرا شکر کیسے کرسکتا ہوں، تیری نعمت کے بغیر تو میں تیرے شکر تک پہنچ ہی نہیں سکتا؟ اس پر اللہ نے فرمایا اے داؤد! کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جو نعمتیں تجھے مل چکی ہیں، وہ میری ہی طرف سے ہیں؟ انہوں نے عرض کی ہاں اے رب! فرمایا میں تمہاری اسی پر تجھ سے خوش ہوں اور یہی شکر ہے۔

حدیث نمبر (۳۷۶): حضرت ابوالجلد رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! میرے سچے بندوں کو ڈرسناؤ کہ کہیں تکبر نہ کرنے پائیں کہ اپنے عملوں پر بھروسہ کرنے لگیں کیوں کہ میں چاہوں تو اپنے بندے سے حساب لیتے وقت اس سے انصاف اور انصاف ہی کی بنا پر اسے سزا دوں تو یہ میرا ظلم نہیں ہوگا۔ پھر میرے خطا کار

بندوں کو یہ خوش خبری سنادو کہ کوئی بڑے سے بڑا گناہ بھی مجھ سے بھاری نہیں کہ اسے بخش نہ سکوں اور اس سے درگذر نہ کرسکوں۔

حدیث نمبر (۳۷۷): حضرت ابوالجلد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اعلان کرنے والے کو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہنے کا حکم دیا (لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے بہترین الفاظ) لوگ نکل آئے اور انہیں معلوم تھا کہ کوئی وعظ و نصیحت کریں گے، صحیح کاموں کا طریقہ بتائیں گے اور دعا کریں گے اور جب آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں بخش دے، یہ کہہ کر واپس ہوئے تو آخری لوگوں نے آگے آکر پوچھا کیا بات تھی؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ کے نبی نے صرف ایک مرتبہ دعا کی اور چلے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! ہمیں تو امید تھی کہ آج کا دن عبادت، دعا، وعظ و نصیحت اور ادب سکھانے کا ہوگا لیکن انہوں نے تو صرف ایک ہی دعا کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی فرمائی۔ چوں کہ یہ لوگ آپ کی دعا کو پسند کر رہے ہیں لہٰذا ان سے کہہ دیجیے کہ میں جسے بخش دینا چاہتا ہوں تو اس کی آخرت اور دنیا کے کام درست کر دیتا ہوں۔

حدیث نمبر (۳۷۸): حضرت خالد بن ثابت ربعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ مجھے زبور کا ابتدائی حصہ ملا جسے داؤد کی زبور کہتے ہیں، اس میں لکھا تھا کہ اللہ سے ڈرتے رہنا سب سے بڑی دانائی ہے۔

حدیث نمبر (۳۷۹): حضرت ابوالسلیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام مسجد میں جاتے تو بنو اسرائیل کو دیکھتے کہ نظریں نیچے کرکے آپ کی طرف دیکھتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ مسکینوں میں مسکین آگیا ہے۔

حدیث نمبر (۳۸۰): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی ان ظالموں سے کہہ دو کہ میں تو صرف اسے یاد رکھتا ہوں جو مجھے یاد رکھیں۔ ظالموں کو میرے یاد رکھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہوں۔

حدیث نمبر (۳۸۱): حضرت ایوب فلسطینی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی

دعاؤں (زبور) میں لکھا ہے کہ جانتے ہو، میں اپنے بندوں میں سے کسے بخشتا ہوں؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! کسے بخشتے ہو؟ فرمایا اسے بخشتا ہوں جو گناہ کرے تو اس کا ایک ایک جوڑ کانپ جائے، یہ وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کے بارے میں میں اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ اس کا یہ گناہ نہ لکھو۔

حدیث نمبر (۳۸۲): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام منبر پر بیٹھے کھجور کے پتوں سے ٹوکری بناتے رہتے، پھر بازار بھیج کر فروخت کرتے اور اس کی رقم سے کھانا کھاتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۳۸۳): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تمہاری قوم میری خاطر مکان بناتی ہے اور میرے لیے قربانیاں کرتی ہے حالاں کہ نہ تو میں گھروں میں رہتا ہوں اور نہ ہی گوشت کھاتا ہوں لیکن ان کے مجھ سے اچھے ہونے کی نشانی یہ ہے کہ غنی اور مسکین کے درمیان انصاف کیا کریں، اور میری ان سے رضا کی نشانی یہ ہے کہ مسکینوں کو راضی رکھیں گے تو میں راضی رہوں گا اور جب انہیں ناراض کریں گے تو میں ناراض ہو جاؤں گا۔

حدیث نمبر (۳۸۴): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میرے پاس کوئی نیک آدمی لاؤ، وہ ایک آدمی کو لائے تو آپ نے پوچھا تم بنی اسرائیل میں نیک ہو؟ اس نے کہا کہ یہ ان کا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور کسی برے کو لے کر آؤ، وہ گیا اور اکیلا ہی آ گیا، اس کے ساتھ اور کوئی بھی نہ تھا۔ آپ نے پوچھا برا آدمی لے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں ہی ہوں کیوں کہ میں ان کے بارے میں تو جانتا نہیں، ہاں اپنے آپ کو جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی تم نیک ہو۔

حدیث نمبر (۳۸۵): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے پروردگار! کونسا بندہ تمہیں پیارا لگتا ہے؟ فرمایا جسے دیکھنے سے میری یاد

آئے۔ دوبارہ پوچھا کہ کونسا آدمی تجھے پیارا لگتا ہے؟ فرمایا وہ بندے پیارے لگتے ہیں جو بیماروں کی بیمار پرسی کرتے ہیں، گم شدہ پر صبر کرتے اور فوت ہونے والوں کے جنازے کے ساتھ چلتے ہیں۔

حدیث نمبر (۳۸۶): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے مطابق جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال ہوا تو آسمانوں میں فرشتے گھوم گھوم کر کہتے جاتے تھے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو اور کون بچے گا؟

حدیث نمبر (۳۸۷): حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان پھرتے ہوئے یوں کہتے جاتے تھے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ (الٰہی میں حاضر ہو گیا ہوں) جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ میں دیکھ رہا ہوں اور تیرے پاس ہی ہوں، اس وقت آپ روئی سے بنا جبہ پہنے ہوئے تھے۔

حدیث نمبر (۳۸۸): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب معراج کی رات میں موسیٰ کے ہاں سے گذرا تو سرخ ٹیلے کے نزدیک اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

حدیث نمبر (۳۸۹): حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی وہ فوت ہونے والے کون ہیں جنہیں تو عرش کے سائے میں لے جائے گا؟ فرمایا جو ہاتھوں سے گناہ نہیں کرتے، دل پاکیزہ ہوتے ہیں، میری عظمت کی وجہ سے وہ آپس میں محبت کرتے ہیں، جب میری یاد ہوتی ہے تو میرے ساتھ ان کی بھی ہوتی ہے، جب ان کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے ساتھ میرا بھی ہوتا ہے، جو مشکل وقت میں وضو کرتے ہیں، میری یاد کی طرف یوں آتے ہیں جیسے گدھ اپنے گھونسلے کی طرف آتی ہے، میری محبت سے یوں دل لگاتے ہیں جیسے لوگ بچے سے محبت کرتے وقت لگاتے ہیں، جب میری حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھا جانے لگے تو ایسے ناراض ہوتے ہیں جیسے شکار چھن جانے پر چیتا ناراض ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۹۰): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! مجھے میری عزت و عظمت کی قسم! اگر قتل

ہو جانے والا شخص لمحہ بھر کے لیے بھی یہ جان لیتا میں اسے پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہوں تو میں تمہیں تکلیف کا مزہ چکھا دیتا، میں نے تجھے یہ معاملہ معاف کر دیا ہے کیوں کہ اس نے لمحہ بھر کے لیے بھی یہ نہیں مانا کہ میں اس کا خالق یا روزی دینے والا ہوں۔

حدیث نمبر (۳۹۱): حضرت عمران القصیر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام بن حضرت عمران نے عرض کی کہ اے پروردگار! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ فرمایا ٹوٹے ہوئے دل والوں کے پاس رہا کرو کیوں کہ میں روزانہ ہاتھ بھران کے قریب ہوتا ہوں، اگر ایسا نہ کروں تو وہ ختم ہو جائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دانائی کی باتیں

حدیث نمبر (۳۹۲): حضرت ہشام دستوائی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دانائی والی باتوں میں یہ بھی ہے تم دنیا کی خاطر کام کرتے ہو حالاں کہ یہاں عمل کے بغیر ہی روزی ملا کرتی ہے، آخرت کے لیے کام نہیں کرتے ہو حالاں کہ وہاں تمہیں عمل کے بغیر روزی نہ ملے گی، اے برے عالمو! تم پر افسوس ہے کہ اجر تو لینا چاہتے ہو لیکن اپنے عمل ضائع کرتے ہو۔ حالاں کہ تمہیں معلوم ہے کہ جلد تمہیں دنیا سے نکال کر قبر کے اندھیرے اور تنگی میں لے جایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گناہوں سے ایسے ہی روکا ہوا ہے جیسے روزے اور نماز کا حکم دے رکھا ہے تو پھر ایسا کون ہے جو علم والا ہو کر آخرت کے مقابلے میں دنیا کو پسند کرتا ہے حالاں کہ وہ دنیا میں دل لگائے ہوئے ہے۔ وہ علم والا کیسے ہو سکتا ہے جسے آخرت کی طرف جانا ہے لیکن وہ دنیا کا دھیان رکھے ہوئے ہے، اس میں جو تکلیف ہے وہ فائدے سے زیادہ ہے؟ وہ آدمی اہلِ علم میں سے کیسے ہو سکتا ہے جس کی روزی پر ناراضگی ہو اور اس کا مرتبہ حقیر جانا جائے حالاں کہ اسے علم ہے کہ یہ بات اللہ کے علم اور قدرت میں ہے؟ ایسا شخص کیوں کر عالم کہلائے گا جسے اللہ تعالیٰ اچھا نہ جانے، ایسا شخص علم والا کیوں کہلائے گا جو عمل کی بجائے صرف باتیں تلاش کرے۔

حدیث نمبر (۳۹۳): حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا

علیہ السلام کو ابلیس دکھائی دیا تو آپ نے دیکھا کہ اس کے اوپر ہر شے کے لٹکنے کی جگہ تھی، انہوں نے پوچھا کہ یہ مقام میں تجھ پر کیا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے بتایا کہ یہ وہ خواہشیں ہیں جو آدمی کو گھیرتی ہیں، آپ نے پوچھا کہ ان میں سے کوئی میری بھی ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو میری خواہش بھی کی ہے؟ اس نے کہا کہ کبھی جب آپ سیر ہوتے ہیں تو ہم نماز اور ذکر آپ کے لیے مشکل بناتے ہیں۔ آپ نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا، پھر کوئی بات نہیں کیوں کہ بخدا میں سیر ہو کر نہیں کھایا کرتا۔

حدیث نمبر (۳۹۴): حضرت حسین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے لیے بخشش کی دعا کیجیے کیوں کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ دعا کیجیے کیوں کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں کیوں کہ آپ نے اپنے آپ پر قابو رکھا ہے اور اللہ نے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ اس سے اللہ کے سامنے دونوں کا مرتبہ والا ہونا معلوم ہو گیا۔

حدیث نمبر (۳۹۵): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام جب قتل کر دیے گئے تو ان کے ساتھیوں میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا کہ مجھے ان کی قمیص بھیجو کہ میں اسے سونگھ لوں کیوں کہ مجھے پتہ چل جائے گا کہ کہاں قتل ہوئے ہیں۔ اس نے قمیص بھیج دی تو یکایک اس نے دیکھا کہ ان کی قمیص کا تانا بانا کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھا۔

حدیث نمبر (۳۹۶): حضرت ابوالہذیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک زانی شخص لایا گیا، آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دو پھر فرمایا کہ وہ شخص پتھر نہ مارے جس نے اس جیسا عمل کیا ہے چنانچہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے علاوہ سب نے پتھر پھینک دیے۔

حدیث نمبر (۳۹۷): حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے مطابق بچوں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے کہا کہ آؤ، ہمارے ساتھ مل کر کھیلو، آپ نے فرمایا کیا ہم کھیلنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

حدیث نمبر (۳۹۸): حضرت عبدالصمد بن معقل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آسمان سے آواز آئی کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ماؤں سے پیدا ہونے والے

سب لوگوں کے سردار ہیں جب کہ حضرت جور جیس شہیدوں کے سردار ہیں۔

حدیث نمبر (۳۹۹): حضرت یحییٰ بن جعدہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کسی برائی کا ارادہ نہ کیا اور نہ ہی ان کے دل میں کسی عورت کا خیال آیا۔

حدیث نمبر (۴۰۰): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! سیر ہونے کے بعد اور نہ کھاؤ کیوں کہ اگر اس میں سے تم ایک لقمہ کتے کے آگے ڈال دو تو یہ اس سے بہتر ہوگا۔

حدیث نمبر (۴۰۱): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم فرمایا تھا۔

(۱) میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھا کروں، زیادہ مرتبے والے کو نہ دیکھوں۔

(۲) مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں۔

(۳) حق بات کروں خواہ مشکلیں پیش آئیں۔

(۴) کسی شخص سے نہ کچھ مانگا کروں۔

(۵) رشتہ داری کو سنبھالے رکھوں خواہ رشتہ دار پیٹھ بھی پھیر جائیں۔

(۶) اللہ کی بات بتاتے وقت کسی کے طعنوں کی پرواہ نہ کروں۔

(۷) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ۔ اکثر پڑھا کروں۔ (یہ سب چیزیں دنیا سے بے تعلق رکھتی ہیں۔)

حدیث نمبر (۴۰۲): حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ اللہ کی باندی سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے برے لوگ وہ ہوں گے جنہیں نعمتیں ملیں تو وہ طرح طرح کے کھانے اور کپڑے تلاش کرتے پھریں اور باتیں کرتے وقت باچھیں کھولا کریں (بے مقصد باتیں کریں)۔

حدیث نمبر (۴۰۳): حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر دیکھا، فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی یہ کھجوریں ہیں جنہیں میں نے جمع کر رکھا ہے۔ فرمایا اے بلال! تمہیں اس بات

کا خیال نہیں آیا کہ یہ جہنم کا دھواں نہ بن جائیں، انہیں دے دو اور اللہ سے اس بات کی فکر نہ کرو کہ روزی میں تنگی پیدا کر دے گا۔

حدیث نمبر (۴۰۴): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ اللہ کو غریب لوگ سب سے زیادہ پسند ہیں۔ پوچھا گیا کہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا جو دین لے کر بھاگیں، یہ لوگ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جمع ہوں گے۔

حدیث نمبر (۴۰۵): حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے وہ ذات پاک ہے جو عطا فرماتا ہے تو شکر کیا جاتا ہے اور جس کے ہاں شہروں میں دعائیں کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر (۴۰۶): حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے داؤد! کیا میں تمہیں دو ایسے کام نہ بتادوں کہ جب وہ کرو تو ان کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں اچھے لگو اور انہی کی وجہ سے مجھے خوش کرلو؟ انہوں نے عرض کی ضرور بتادے، فرمایا میرے اور اپنے درمیان پرہیزگاری کا تعلق رکھو اور لوگوں کے ساتھ خلق سے پیش آؤ۔

حدیث نمبر (۴۰۷): حضرت محمد بن حجادہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ ظلم کرنے والوں کو میرے ذکر سے روک دو اور وہ میری مسجدوں میں نہ آیا کریں کیوں کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ اسی کا ذکر کروں گا جو میرا ذکر کرے اور ظالم میرا ذکر کرے گا تو میں اسے اپنی رحمت سے دور کردوں گا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۴۰۸): حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار! میں چاہتا کہ زمین پر میرے سوا کوئی اور بھی ذکر کرنے والا ہوتا کہ مجھے پریشانی نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف فرشتے اتارے جو ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر (۴۰۹): حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ

بے شک ابراہیم تحمل والا، آہیں کرنے والا، رجوع لانے والا ہے۔" (سورۂ ہود ۷۵) کے متعلق فرمایا کہ جب وہ دوزخ کو یاد کرتے تو اس کی وجہ سے آہیں بھرا کرتے۔

حدیث نمبر (۴۱۰): حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کے مطابق جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو اللہ سے ملے، کہا گیا اے ابراہیم! موت کیسی لگی؟ عرض کی اے پروردگار! مصیبت سے جان نکلی ہے۔ چنانچہ کہا گیا کہ ابھی تو ہم نے آپ پر آسانی فرمائی ہے۔

حدیث نمبر (۴۱۱): حضرت یحییٰ بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام کے لیے حضرت یعقوب علیہ السلام ساری دنیا میں پیارے تھے۔ حضرت ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی تو وہ آپ کے پاس آئے، اس پر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت! میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جب تم نے روحیں قبض کیں تو یوسف علیہ السلام کی روح بھی قبض کی تھی؟ اس نے کہا نہیں، اس کے بعد ملک الموت نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کیا میں آپ کو چند کلمات نہ بتادوں؟ (یا کہا کہ کوئی شے نہ بتادوں؟) انہوں نے فرمایا بتائیے انہوں نے عرض کی یوں دُعا کیا کیجیے: یَاذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَایَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّ لَا یُحْصِیْهِ غَیْرُكَ۔

"اے ایسی بھلائیوں والے جو کبھی رکنے والی نہیں اور جنہیں تیرے سوا کوئی شمار بھی نہیں کرسکتا۔"

چنانچہ اسی رات حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تو فجر طلوع ہونے سے پہلے آپ نے آنکھوں پر قمیص رکھ لی جس سے بینائی واپس آ گئی۔

حدیث نمبر (۴۱۲): طائف کے مؤذن حضرت ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اے یوسف! کیا قید آپ کے لیے بہت سخت ہے؟ فرمایا ہاں، جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ دعا کیا کرو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ کُلِّ مَا اَهَمَّنِیْ وَکَرَبَنِیْ مِنْ اَمْرِ دُنْیَایَ وَاَمْرِ اٰخِرَتِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَثَبِّتْ رَجَاءِیْ وَاقْطَعْهُ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُوَ اَحَدًا غَیْرَكَ۔

''اے اللہ! دنیا و آخرت میں ہر مشکل اور بے چینی سے بچنے کے لیے میرے لیے آسانی فرما اور اس سے نکلنے کی راہ بتا، غیب سے روزی دے، میری کوتاہیاں بخش دے، میری آس پوری فرما اور اپنے علاوہ کسی اور سے اسے کاٹ دے تاکہ میں تیرے سوا کسی سے امید نہ رکھوں۔''

حدیث نمبر (۴۱۳): حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس (نمرود کی آگ کے موقع پر) دو شیر بھیجے گئے جنہیں بھوک لگی تھی چنانچہ دونوں آپ کو چاٹتے رہے اور آپ کو سجدہ کیا۔

حدیث نمبر (۴۱۴): حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ کے فرمان:

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ: (انبیاء ۶۹)

''ہم نے کہا اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جا۔''

کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اگر اللہ و سلامًا نہ فرماتا تو اس آگ کی ٹھنڈک آپ کو مار دیتی۔

حدیث نمبر (۴۱۵): حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو قبطی چادر پہنائی جائے گی پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ کو شاندار لباس پہنایا جائے گا اور اس وقت عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔

حدیث نمبر (۴۱۶): حضرت نوف بکالی رحمہ اللہ کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے پروردگار! پوری روئے زمین پر میرے علاوہ میرے جیسی عبادت کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتے بھیج دیئے جنہیں آپ تین دن تک نمازیں پڑھاتے رہے۔

حدیث نمبر (۴۱۷): حضرت بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈال دیا گیا تو عام لوگوں نے اپنے پروردگار سے پناہ مانگی اور یوں عرض کی اے پروردگار! تیرے خلیل آگ میں ڈال دیئے گئے ہیں، ہمیں اجازت دے کہ یہ آگ بجھائیں۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ میرے خلیل ہیں اور ان کے علاوہ روئے زمین پر میرا کوئی اور خلیل نہیں۔ میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی پروردگار نہیں۔ اگر اس نے تم سے فریاد کی ہے تو مدد کرو

ورنہ اسے رہنے دو۔ اور جب انہیں آگ میں ڈال دیا گیا تو آپ نے وہ دعا کی جسے ابو ہلال بھول گئے چنانچہ بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ کہتے ہیں کہ اس دن مشرق سے لے کر مغرب تک ہر جگہ پر آگ ٹھنڈی ہوگئی جس کی وجہ سے اس پر کوئی چیز نہ پک سکی۔

حدیث نمبر (۴۱۸): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبح کرتے دیکھا تو انہیں لے کر قربانی کی جگہ ایک مہینے جتنے سفر پر ایک ہی دن میں پہنچے اور جب ذبح کا حکم ٹل گیا اور انہیں مینڈھے کو ذبح کرنے کا حکم ملا تو آپ نے اسے ذبح کردیا۔ پھر پچھلے پہر شام ہونے تک مہینہ بھر کا سفر کر کے پہنچ گئے۔ وادیوں اور پہاڑوں سے گزرنا آپ کے لیے آسان کردیا گیا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۴۱۹): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ حضرت یوسف علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر وہ قید خانہ میں اتنے وقت تک ٹھہرے رہنے کے دوران اُذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ (اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا) نہ فرماتے تو اتنی دیر تک اس میں نہ رہتے۔

یہ کہہ کر حضرت حسن بصری رو پڑے اور کہنے لگے کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچے تو گھبرا کر ہم لوگوں کے پاس جا کر گریہ زاری کرنے لگتے ہیں۔

حدیث نمبر (۴۲۰): حضرت حسن بصری رضی اللہ بتاتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوسف پر اللہ رحم فرمائے، اگر اتنی دیر تک قید خانے میں رہنے پر میرے پاس ایلچی آجاتا تو میں جلدی سے اس کی بات مان جاتا۔

حدیث نمبر (۴۲۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو گہرے کنوئیں میں ڈالا گیا تو آپ سترہ سال کے تھے چنانچہ عبادت، قید خانہ اور بادشاہی میں کل اسی سال تک رہے، اور حساب لگایا گیا تو تریسٹھ سال تک زندگی گزاری۔

حدیث نمبر (۴۲۲): حضرت یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا

علیہ السلام کا کھانا، ٹڈیاں اور درختوں کے گودے تھے اور فرمایا اے یحییٰ! آپ پر انعام اس لیے مہربانی کی گئی کہ آپ نے ٹڈیاں اور درختوں کا گودا کھایا تھا۔

حدیث نمبر (۴۲۳): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حزقیل علیہ السلام کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جس پر آپ نے عرش تک دیکھا (یا جیسے بتایا) چنانچہ عرض کی اے اللہ! تو پاک ہے اور کتنا عظیم ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا زمین و آسمانوں میں میرا بوجھ اٹھانے کی ہمت نہیں، وہ مجھے سمانے سے تنگ ہیں لیکن ایک پرہیزگار اور نرم طبیعت کا مومن مجھے سما سکتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۲۴): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تمہارے بھائی تمہیں قتل کرنا چاہتے تھے تو اس قتل سے تمہیں کس نے بچایا؟ انہوں نے عرض کی اے رب! تو نے بچایا تھا پھر فرمایا بھائیوں نے تمہیں گہرے کنوئیں میں ڈال دیا تھا تو کس نے بچایا؟ عرض کی کہ اے رب! تو نے بچایا تھا۔ فرمایا تو تمہیں کیا ہوگیا، ایک آدمی کو تو تم نے یاد کیا لیکن مجھے کیوں بھول گئے؟ آپ نے عرض کی ایک بات تھی جو زبان سے نکل گئی۔ فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم! میں چند سال کے لیے تمہیں قید خانے میں رکھوں گا۔

حدیث نمبر (۴۲۵): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت حزقیل علیہ السلام ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں بخت نصر حضرت دانیال علیہ السلام سمیت بیت المقدس سے قید کر لیا تھا۔ حضرت حزقیل کا خیال تھا کہ وہ نہر فرات کے کنارے سوئے ہوئے تھے، اسی دوران ان کے پاس فرشتہ آیا (آپ سو رہے تھے) اور سر سے پکڑ کر اٹھا لیا اور بیت المقدس کے خزانے میں لے جا کر رکھ دیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو یکا یک دیکھا کہ عرش کے نزدیک تک آسمان پھٹے ہوئے تھے، عرش اور اس کا ارد گرد نظر آنے لگا، میں نے ان سب کو درمیان والی خالی جگہ سے دیکھا، عرش کو دیکھتے وقت نظر آیا کہ وہ آسمانوں اور زمین پر سایہ کیے ہوئے تھا اور جب آسمانوں اور زمین کو دیکھا تو عرش کے اندر کے حصے میں لٹکے تھے جب کہ عرش کو اٹھانے والے چار فرشتے تھے جن میں سے ہر ایک کے چار منہ

تھے، ایک چہرہ انسان جیسا، ایک چیتے جیسا، ایک شیر جیسا اور ایک بیل جیسا تھا اور جب مجھے ان سب پر تعجب ہوا تو میں نے ان کے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ نیچے زمین کی حد پر ایک بچھڑے کے اوپر تھے جس کے چو فیرے آنکھیں تھیں، پھر دیکھا تو ایک فرشتہ عرش کے سامنے کھڑا تھا اور اس کے چھ پر تھے، اس کا رنگ اونٹ کے بچے جیسا تھا، وہ اس وقت سے وہاں کھڑا تھا جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور قیامت تک وہیں کھڑا رہے گا۔ اچانک پتہ چلا کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، اس کی نچلی طرف ایک اور فرشتہ تھا، وہ مخلوق میں سب سے بڑی شے دکھائی دیئے۔ یکایک دیکھا تو وہ میکائیل علیہ السلام تھے، وہ آسمانوں پر موجود فرشتوں کے لیے اللہ کے خلیفہ تھے، عرش کے اردگرد کچھ فرشتے مخلوق کے پیدا ہونے سے لے کر گھوم رہے تھے اور قیامت تک گھومتے جائیں گے۔ وہ یوں کہتے تھے: قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ۔ (اے اللہ تو پاک ہے ہمارا پروردگار ہے جس کی بزرگی نے آسمانوں اور زمینوں کو بھر رکھا ہے) اس کے نیچے دیکھا تو کچھ فرشتے تھے جن میں سے ہر ایک کے چھ چھ پر تھے۔ جن میں سے دو پروں کے ساتھ وہ اپنے چہروں کو نور سے بچا رہے تھے، دو کے ذریعے اپنے جسم کو ڈھانپے ہوئے تھے اور دو پر وہ تھے جن سے وہ اڑتے تھے، دیکھا تو یہ اللہ کے مقرب فرشتے تھے۔

پھر ان سے بھی نچلی طرف اور فرشتے تھے جن میں سے کچھ تو سجدے میں اور کچھ کھڑے ہوئے تھے، وہ مخلوق کے پیدا ہونے سے لے کر قیامت تک یونہی رہیں گے۔ ان سے بھی نیچے کچھ فرشتے تھے جو اس وقت سے سجدے میں تھے جب سے اللہ نے مخلوق پیدا کی، یہ صور پھونکے جانے تک یونہی رہیں گے، انہوں نے اپنے سر اوپر اٹھائے ہوئے تھے اور جب انہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو کہا: سُبْحٰنَكَ مَا كُنَّا نَقْدِرُكَ حَقَّ قَدْرِكَ۔ (تو ہر عیب سے پاک ہے، ہم نے تمہاری عظمت کا حق ادا نہیں کیا) پھر میں نے عرش کو دیکھا تو وہ اس خلا سے لٹک رہا تھا اور اسی کے اندازے کے مطابق تھا، پھر مجھے آسمانوں اور زمین کے درمیان لایا گیا تو یہ دونوں بھرے ہوئے تھے، پھر بابِ رحمت سے داخل ہوا تو اسی کے اندازے کا تھا پھر مجھے مسجد کی کھلی جگہ میں لایا گیا تو اسی کے اندازے جتنا تھا پھر وہ چٹان پر

واقع ہوا تو اس کے مطابق تھا۔

کہا اے ابن آدم! حضرت حزقیل فرماتے ہیں کہ میں گر گیا اور ایک ایسی آواز سنی جیسی کبھی نہیں سنی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں اس آواز کا اندازہ کرنے کے لیے گیا تو اس کا اندازہ لشکر کی آواز، ایک ہی طرح کی ایک ہی آواز تھی جو آپس میں ٹکرائی یا وہ بڑی آواز تھی۔

حضرت حزقیل علیہ السلام بتاتے ہیں کہ جب میں گرا تو اس نے فرمایا کہ اسے اٹھاؤ کیوں کہ یہ کمزور ہے اور کمزور ہی سے بنایا گیا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف جاؤ کیوں کہ تم ان پر میری طرف سے گویا ہراول دستہ کی طرح ہو جیسے لشکر کا ہراول دستہ ہوتا ہے، جسے تم میری طرف بلاؤ گے اور وہ تمہاری بات مان لے گا اور تیری طرف سے راہنمائی حاصل کر لے گا تو اس جتنا اجر تمہیں بھی ملے گا اور جس سے تو نے غفلت کی اور وہ اسی حالت گمراہی میں مر گیا تو اس جیسا بوجھ تم پر بھی ہوگا اور تم پر ان سے کم بوجھ نہ پڑے گا۔ پھر عرش کو اٹھا لیا گیا، مجھے اٹھا لیا گیا اور فرات ہی کے کنارے پر واپس لایا گیا چنانچہ میں فرات کے کنارے پر سویا ہوا تھا کہ اسی دوران میرے پاس ایک فرشتہ آیا، مجھے سر سے پکڑ کر اٹھایا اور بیت المقدس کے پہلو میں لا رکھا، یکا یک پانی کا حوض دکھائی دیا جہاں سے میرے قدم آگے نہ اُٹھے۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہاں سے مجھے جنت کی طرف لے جایا گیا، اس کے درخت کناروں پر تھے، وہاں ایک اور درخت تھا جس کے پتے نہ جھڑے تھے اور نہ اس کا پھل ختم ہوا تھا، اس میں کچھ خوشے تھے، تازہ، کچے اور پکے پھل تھے۔ میں نے پوچھا کہ ان کا لباس کونسا ہے؟ فرمایا کہ یہ ایسے کپڑے ہیں جیسے اخروٹ کی پنیری ہوتی ہے، ایسے پھٹ جاتے ہیں جیسے کوئی چاہے اور جیسا رنگ پسند کرے۔ میں نے پوچھا کہ ان کے شوہر کون سے ہیں؟ تو وہ میرے سامنے پیش کی گئیں، میں ان کے حسن کا اندازہ کرنے لگا، معلوم ہوا کہ سورج اور چاند کی روشنی اکٹھی بھی کر لی جائے تو ان میں سے ایک ایک کا چہرہ دونوں کی روشنی سے زیادہ روشن تھا، گوشت ایسا تھا کہ ان کی ہڈیوں کو چھپا نہیں رہا تھا، ہڈیوں سے مغز نظر آ رہا تھا اور جب شوہر سو جاتا اور پھر جاگتا تو پھر کنواریوں کی طرح ہو جاتیں میں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا۔

حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے کہا گیا تم اس سے تعجب کر رہے ہو؟ میں نے

کہا تعجب کیوں نہ کروں؟ فرمایا جو شخص ان پھلوں میں سے کھالیتا ہے جو تم نے دیکھے ہیں تو پھر ہمیشہ کی زندگی پالیتا ہے اور جوان بیویوں سے شادی کر لیتا ہے تو اس سے غم اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔

حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فرشتے نے پھر مجھے سر سے پکڑ کر اٹھایا اور وہیں لے آیا جہاں میں پہلے تھا۔ حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں فرات کے کنارے سویا ہوا تھا کہ ایک فرشتہ آیا، اس نے مجھے سر سے پکڑ کر اٹھایا اور جنگل میں لے جا کر زمین پر رکھ دیا، وہاں جنگ ہوئی تھی اور وہاں دس ہزار لاشیں پڑی تھیں، پرندے اور درندے ان کا گوشت نوچ رہے تھے اور ان کے جوڑ الگ الگ کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ جو ان میں سے مر چکا ہے یا قتل ہو چکا ہے تو وہ مجھ سے چھوٹ گیا اور میری قدرت سے نکل گیا، ذرا انہیں آواز تو دو۔ حضرت حزقیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے ان مردوں کو آواز دی تو ان کی ایک ایک ہڈی اپنے جوڑوں کی طرف آنے لگی، جہاں سے اکھڑی تھی، ہر شخص کی ہڈیوں سے ان کی صحیح پہچان ہو رہی تھی کہ اپنی اپنی جگہ پر جوڑ صحیح لگ چکے ہیں، پھر ایک دوسرے کے ساتھ جڑ گئیں تو ان پر گوشت چڑھنے لگا، رگیں اگنے لگیں، پھر جلد آگئی، یہ سب کچھ میں دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد مجھے فرمایا کہ ان کی روحوں کو آواز دو۔ حضرت حزقیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے آواز دی تو ہر ایک روح اسی جسم میں پہنچی جہاں سے نکلی تھی اور جب مردے اٹھ کر بیٹھ گئے تو فرمایا کہ ان سے پوچھو، انہیں کیا ہوا تھا؟ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ جب ہم فوت ہوئے اور زندگی ہم سے الگ تو ہماری ملاقات میکائیل علیہ السلام سے ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ اپنے اعمال نامے دیکھو اور ان کی بنا پر اپنا اپنا اجر لے لو کیوں کہ تمہارے علاوہ تم سے پہلے والوں اور اگلوں کے لیے ہمارا یہی طریقہ چلا آرہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے اعمال دیکھے، دیکھا تو ہم بت پوجتے تھے جس کی وجہ سے ہمارے جسموں میں کیڑے پیدا ہو گئے، روحوں کو تکلیف ہونے لگی، ہماری روحیں غمگین ہو گئیں، جسموں کو تکلیف پہنچی، ہماری اس وقت تک یہ حالت تھی کہ ادھر سے آپ نے ہمیں آواز دے دی ہے۔ اس کے بعد فرشتے نے مجھے اٹھایا اور وہیں لے آیا جہاں میں پہلے تھا۔

حدیث نمبر (۴۲۶): حضرت ابوابزی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے بتایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام سب لوگوں میں سے زیادہ صبر والے، زیادہ حوصلے والے اور سب سے زیادہ غصہ پی جانے والے تھے۔

حدیث نمبر (۴۲۷): حضرت عبدالرحمن بن ابزی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام سب سے زیادہ صبر والے، حوصلے والے اور سب سے زیادہ غصہ پی جانے والے تھے۔

حدیث نمبر (۴۲۸): حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! میں زمین پر تیری نصیحت لے کر کیسے چلوں؟ فرمایا میرا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو اور اس سے محبت کرو جو مجھ سے محبت رکھتا ہے، خواہ وہ گورا ہو یا کالا، لوگوں کو وہی کچھ سمجھاؤ جس پر تم خود عمل کرتے ہو اور چغلیاں کرنے سے بچو۔

حدیث نمبر (۴۲۹): حضرت حبیب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ کوئی شخص حضرت یعقوب نبی علیہ السلام کے ہاں پہنچا جن کے دونوں ابرو دونوں آنکھوں پر گرے ہوئے تھے۔ دونوں کو ایک کپڑے سے اوپر اٹھا رکھا تھا اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! یہ تکلیف جو میں دیکھ رہا ہوں آپ کو کیسے پہنچی؟ انہوں نے بتایا کہ اسے عرصہ ہو چکا ہے اور غموں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اسی دوران اللہ نے ان پر وحی اتاری کہ اے یعقوب! تم میری شکایت کر رہے ہو؟ فوراً عرض کی کہ اے پروردگار! کوتاہی ہو گئی ہے تو تُو اسے معاف فرما دے۔

حدیث نمبر (۴۳۰): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے غم میں اسی سال تک روتے رہے حالاں کہ وہ ان دنوں پوری مخلوق میں سے اللہ کے ہاں عزت والے تھے۔

حدیث نمبر (۴۳۱): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب اور اس کے پورا ہونے کے درمیان اسی سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔

حدیث نمبر (۴۳۲): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نور عطا فرمایا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے بھائی! یہ نور مجھے بھی دو، انہوں نے دے دیا پھر حضرت ہارون علیہ السلام نے انہیں اپنے دونوں بیٹے دیئے، ادھر بیت

المقدس میں کچھ برتن تھے، انبیا علیہم السلام کے بعد والے بادشاہ ان کی تعظیم کرتے تھے، دونوں بھائی ان سے شراب پیتے تھے، اسی دوران آسمان سے آگ اتری اور حضرت ہارون علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کو اٹھا کر اوپر لے گئی، حضرت ہارون علیہ السلام اس پر گھبرا گئے اور چہرہ آسمان کی طرف کر کے فریاد کرنے لگے، رو رو کر دعا کرنے لگے، اس دوران اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ہم فرمانبردار ہوتے ہوئے نافرمانی کرنے والوں کے ساتھ یونہی کیا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا کیوں نہ کریں گے جو گنہگار کرتا ہوگا۔

حدیث نمبر (۴۳۳): حضرت ولید بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تورات میں لکھا ملتا ہے کہ اے ابن آدم! تم اپنے ہاتھ ہلاؤ تو میں تمہارے لیے روزی کے دروازے کھول دوں گا اور میں جو حکم کرتا ہوں، اس پر چلو، مجھے یہ بتاؤ کہ تجھے کیسے درست کروں گا۔

حدیث نمبر (۴۳۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مکہ میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بنی آدم! تجھے تو میں نے پیدا کیا لیکن تو کسی اور کی عبادت کرتا ہے، لوگوں کو میری طرف بلاتے ہو اور خود مجھ سے بھاگتے ہو، میرا ذکر کر کے مجھے بھولتے ہو؟ یہ تو اس سرزمین میں سب سے بڑا ظلم ہے۔ اس کے بعد حضرت حسن نے یہ الفاظ تلاوت فرمائے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ (شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے)۔

حدیث نمبر (۴۳۵): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے تورات میں چار سطریں لکھی دیکھیں جو لگاتار لکھی گئی تھیں:

(۱) جو شخص اللہ کی کتاب پڑھ کر یہ خیال کرے کہ اس کی بخشش نہ ہوگی تو وہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والوں میں سے ہوگا۔ (۲) جو کسی مصیبت پر شکایت کرتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ کی شکایت کر رہا ہوتا ہے۔ (۳) جو میرے قبضے کی چیز پر دوسرے کو پریشان ہو کر کے دکھاتا ہے، تو وہ اللہ کے فیصلے سے ناراض ہو رہا ہوتا ہے۔ (۴) جو مالداری کی خواہش کرتا ہے تو اس کے دین کا تیسرا حصہ ختم ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۳۶): حضرت محمد بن نضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا دین سیکھ کر الگ چلے جاؤ۔

حدیث نمبر (۴۳۷): حضرت محمد بن نضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ بیدار ہو جاؤ، اپنے آپ پر پیار کی چادر اوڑھ لو (ہر ایک سے پیار کرو) جو پیار تمہیں میری خوشی کے مطابق دکھائی نہ دے تو وہ تمہارا دشمن ہوگا اور تمہارے دل کو سخت کرے گا پھر میرا ذکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ تاکہ مجھ سے اجر لینے کے حقدار بن سکو اور زیادہ سے زیادہ لے سکو۔

حدیث نمبر (۴۳۸): حضرت ابن المبارک نے حضرت محمد بن نضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ سے واسط کے مقام پر سفر میں روزے کا حکم پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک جلد بازی ہے (یعنی سفر کے بعد روزہ رکھ لے)۔

حدیث نمبر (۴۳۹): حضرت ابوزبید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت محمد بن نضر مجھے چالیس دنوں تک دکھائی نہ دیئے، میں نے رات اور دن میں انہیں سویا ہوا نہ دیکھا۔

حدیث نمبر (۴۴۰): حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں رات بھر اپنی ماں کے پاؤں کی طرف دیکھتا رہا اور عمر اس دوران نماز پڑھتے رہے اور میری رات مجھے ان کی رات کے مقابلے میں پسند نہ آئی۔

حدیث نمبر (۴۴۱): حضرت محمد بن نضر حارثی نے کسی آسمانی کتاب میں پڑھا کہ اے ابن آدم! اگر لوگوں کو اس بات کا پتہ چل سکے جو تجھ میں ہے اور جسے میں جانتا ہوں تو تمہیں دور ہٹا دیں لیکن میں تمہیں وہ سب کچھ بخش دوں گا جس میں تم میرے اشارے پر نہ چلے۔

حدیث نمبر (۴۴۲): حضرت ہارون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تمہاری قوم نے مسجدوں کو تو سجالیا ہے لیکن دلوں کو تباہ کر لیا ہے اور وہ ایسے موٹے ہو گئے جیسے خنزیر کو ذبح کے دن کسی خاطر پالا جاتا ہے۔ میں انہیں دیکھ رہا ہوں چنانچہ ان کو بدل دیا ہے، نہ تو ان کی دعا قبول کروں گا اور نہ ہی مانگنے پر انہیں کچھ دوں گا۔

حدیث نمبر (۴۴۳): حضرت ابا حصین رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہا جاتا تھا کہ جب لوگوں کا علم برباد ہو جاتا ہے تو وہ مسجدوں کو خوب صورت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۴۴۴): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

لوگوں کے اجتماع کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! اسے دیکھو جو تم سے محبت کرتا ہے، لوگ اس کی وجہ سے تمہارے ساتھ ہوں تو تم بھی اسے لوگوں کا ساتھی بناؤ۔

حدیث نمبر (۴۴۵): حضرت ابوالجلد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! جب تم مجھ سے دعا کرو تو دل کی گہرائیوں سے کرو، دعا کے وقت عاجزی وانکساری دکھاؤ اور جب میرے سامنے آؤ تو اپنے آپ کو حقیر اور گھٹیا سمجھو اور اپنے آپ کو برا جانو کیوں کہ یہ کسی کو برا بنانے سے بہتر ہے، جب مجھ سے راز و نیاز کی باتیں کرنا چاہو تو دل ڈر رہا ہو اور زبان سچی ہو۔

حدیث نمبر (۴۴۶): حضرت ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کی جس پر ایک آدمی نے اپنی قمیص پھاڑنے کی کوشش کی جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا اس قمیص والے سے کہہ دو کہ اپنی قمیص نہ پھاڑے بلکہ مجھے دل کی بات بتائے۔

حدیث نمبر (۴۴۷): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار! تیرا کونسا بندہ غنی ہے؟ فرمایا جو میرے دیئے ہوئے پر خوش رہے۔ پھر عرض کی کہ اے پروردگار! تمہارا کونسا بندہ زیادہ انصاف والا ہے؟ فرمایا جو لوگوں کو وہی بات کہے جو خود کیا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۴۸): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ستر نبیوں نے بیت اللہ شریف کا حج کیا جن میں سے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام بھی تھے، وہ دو قطوانی (روئی سے بنے) چوغے پہنے ہوئے تھے اور تلبیہ (لَبَّیْكَ) پڑھتے تھے، ان کے جواب میں پہاڑ بھی پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر (۴۴۹): حضرت ابوالصدیق ناجی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام لوگوں کو لے کر نکلے، بارش کی دعا کرنا چاہتے تھے۔ اسی دوران وہ ایک چیونٹی کے قریب سے گزرے جو پیٹھ کے بل لیٹی تھی، ٹانگیں آسمان کی طرف اٹھا رکھی تھیں اور وہ کہہ رہی تھی کہ اے اللہ! ہم بھی تو تیری مخلوق ہیں، تیری روزی کے بغیر نہیں رہ سکتے، یا تو ہم پر بارش کر دے یا پھر ہلاک کر دے۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ آؤ واپس چلیں

کیوں کہ اپنے علاوہ کسی اور کی دعا سے تمہیں بارش مل جائے گی۔

حدیث نمبر (۴۵۰): حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ان کے انتظار میں تھے کہ وہ نکلے تو ساتھیوں نے پوچھا آپ نے اتنی دیر کیوں کر دی؟ آپ نے کہا کہ میں ابھی تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے موسیٰ علیہ السلام نامی ایک بھائی نے عرض کی تھی کہ اے پروردگار! مجھے ایسا شخص بتادے جو تجھے سب سے پیارا لگتا ہے۔ اللہ نے پوچھا کہ کیوں؟ آپ نے عرض کی کہ میں بھی اس سے محبت کر سکوں کیوں کہ تو اس سے محبت کرتا ہے۔ فرمایا ایک بندہ دور زمین میں رہتا ہے، اس کے بارے میں دور سے کسی نے سنا جو اسے پہچانتا نہیں لیکن اس کے باوجود اسے اس کی تکلیف یوں معلوم ہوتی ہے جیسے اپنی تکلیف ہوتی ہے اور اس کی شان و شوکت ہوتی اسے اپنی معلوم ہوتی ہے، وہ اس کے ساتھ صرف میری وجہ سے محبت کرتا ہے۔ چنانچہ وہ مجھے سب لوگوں میں سے پیارا لگتا ہے۔

پھر دوبارہ عرض کی کہ اے پروردگار! تو نے خود ہی تو مخلوق کو پیدا کیا پھر تو ہی انہیں عذاب دیتا ہے اور جہنم میں ڈالتا ہے۔ جس پر اللہ نے ان کو وحی فرمائی کہ سب میری مخلوق ہے۔

پھر فرمایا کہ کھیتی کا بیج ڈالو، انہوں نے ڈال دیا، پھر فرمایا کہ اسے پانی دو، انہوں نے دے دیا، پھر فرمایا کہ اس کے پاس کھڑے رہو، وہ کھڑے رہے جب تک اللہ کو منظور تھا، پھر فصل کاٹی اور اسے اٹھالیا۔ اللہ نے پوچھا اے موسیٰ! تمہاری فصل کا کیا بنا؟ عرض کی کہ میں اس سے فارغ ہو گیا، اسے اٹھالیا ہے۔ فرمایا اس میں سے کیا کچھ رہنے دیا ہے؟ عرض کی جس میں فائدہ نہیں تھا (یا فرمایا کہ جس کی مجھے ضرورت نہ تھی) اللہ نے فرمایا کہ میں بھی اسے ہی عذاب دیتا ہوں جس سے فائدہ نہیں ہوتا یا جس کی مجھے ضرورت نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۴۵۱): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک آدمی کے ہاں سے گزرے جو رو رو کر دعائیں کر رہا تھا چنانچہ عرض کی کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ وہ اگر اتنی دعائیں کرلے کہ اس کی ہمت جواب دے دے تو میں اس وقت تک قبول نہ کروں گا جب تک وہ میرا حق نہ دیکھے۔

حدیث نمبر (۴۵۲): حضرت سعید بن ابو ہلال رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام

اپنے صحابہ کی بیمار پرسی کرتے لیکن وہ سمجھتے کہ آپ بیمار ہیں حالاں کہ آپ کو تو اللہ سے جدائی پر پریشانی تھی۔

حدیث نمبر (۴۵۳): حضرت قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی زبان میں اللہ سے دعا کرتے کہ "یا ماراہ یعنی اے پروردگار! میں تجھ سے ساتھی مانگتا ہوں کہ جب میں تجھ سے دعا کیا کروں تو میری مدد کرے اور جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرادیا کرے، اے پروردگار! میں ایسے ہم مجلس سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے ذکر میں لگنے پر میری امداد نہ کرسکے اور میں بھول جاؤں تو مجھے یاد نہ دلائے۔ اے پروردگار! جب میں کسی ایسی قوم کے قریب جاؤں جو تیرا ذکر کر رہے ہوں اور میں وہاں سے جانا چاہوں تو میرا وہ پاؤں ہی توڑ دے جو ان کے قریب ہوتا کہ میں وہاں بیٹھ کر ان کے ساتھ تیرا ذکر کروں۔

حدیث نمبر (۴۵۴): حضرت ابوسعید مؤدب کے مطابق کسی آدمی نے بتایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! مجھے تندرست نوجوان نہ بنا کہ اپنی روزی پر تکبر کرنے لگوں اور تیری نعمتوں کا ناشکر گذار بن جاؤں۔

حدیث نمبر (۴۵۵): حضرت ابویزید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام لمبی نماز پڑھتے، پھر رکوع کرتے، پھر سر اٹھاتے اور یوں عرض کرتے کہ "اے آسانوں کو آباد رکھنے والے! میں نے اپنا سر تیری طرف اٹھایا ہے، اے آسمان میں بسنے والے! غلام تو اپنے مالکوں ہی کی طرف دیکھا کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۴۵۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد نبی علیہ السلام نے عرض کی تھی کہ اے اللہ! مجھے ایسی بیماری نہ لگے کہ جو مجھے بخیل بنادے اور ایسی صحت نہ دے کہ مجھے سب کچھ بھلا دیئے بلکہ دونوں کے درمیان رہوں۔

حدیث نمبر (۴۵۷): حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام جب بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے تو یوں عرض کرتے اے اللہ! لیتا بھی تو ہے اور دیتا بھی تو ہے، جب تک جسم میں جان ہے میں تیری طرف سے اچھی آزمائش پر تیرا شکر ادا کرتا رہوں گا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش

حدیث نمبر (۴۵۸): حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام اپنے مال، اولاد اور جسم کی آزمائش میں پڑے تو انہیں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر رکھ دیا گیا، ان کی بیوی ان کے لیے کمائی کر کے لاتی اور انہیں کھلایا کرتی، اس پر شیطان جل بھن گیا۔ وہ روٹی سالن پکانے والوں کے پاس گیا جو ان کے لیے کھانا بھیج دیا کرتے تھے اور کہنے لگا کہ اس عورت کو اپنے ہاں سے روک دو جو تمہارے پیچھے پڑی ہوئی ہے کیوں کہ اپنے شوہر کا ہاتھ سے علاج کرتی ہے اور ہاتھ اسے لگاتی رہتی ہے، لوگ تمہارا کھانا پلید سمجھتے ہیں اور وہ صرف اس عورت کی وجہ سے جو تمہارے پاس پردہ کر کے آتی ہے۔ چنانچہ وہ اسے اپنے قریب نہ آنے دیتے اور کہا کرتے کہ ہم سے دور رہو، ہم کھانا تو دے دیں گے لیکن تم ہمارے قریب نہ آؤ۔

انہوں نے حضرت ایوب علیہ السلام کو یہ بات بتائی جس پر انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ شیطان اسے ملتا تو حضرت ایوب علیہ السلام کی وجہ سے غمزدہ شکل بنا کر ملا کرتا اور کہا کرتا کہ اپنے شوہر کو چھوڑ دو، اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ کرتا۔ بخدا اگر وہ ایک بات بھی کر دیتا تو اللہ تعالیٰ ان کی یہ تکلیف دور کر دیتا اور انہیں مال و اولاد پھر سے مل جاتے۔ وہ آ کر حضرت ایوب علیہ السلام کو بتا دیتیں، آپ فرماتے کہ تمہیں خدا کا دشمن ملا ہے جس نے تجھے ایسی باتیں سکھائی ہیں۔ یاد رکھو! جب اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد دیا تو ہم اس پر ایمان لائے رہے اور جب اس نے ہم سے لے لیا ہے تو ہم اس کا انکار کرتے پھریں، اگر اللہ نے مجھے اس بیماری سے تندرستی دی تو میں تمہیں سو کوڑے لگاؤں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنَثْ یہاں "ضغث" سے اللہ نے جھاڑو مراد لیا یعنی تنکوں کا گٹھا۔

حدیث نمبر (۴۵۹): حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ابلیس نے کہا کہ مجھے ایوب علیہ السلام کی تکلیف سے کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس سے میں خوش ہوتا البتہ جب میں ان کے کراہنے کی آواز سنتا تو میں سمجھتا کہ یہ تکلیف انہیں میں نے پہنچائی ہے۔

حدیث نمبر (۴۶۰): حضرت یزید بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے آسمان وزمین کے درمیان چوڑا سا شعلہ دیکھا تو پوچھا کہ اے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ یہ میری لعنت ہے جسے میں ہر ظالم گھر میں بھیجا کرتا ہوں۔

حدیث نمبر (۴۶۱): اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے زمین میں صرف کمزور لوگوں کے دلوں میں خواہشیں پیدا کی ہیں جن میں جوانوں بہادروں کا کوئی حصہ نہیں۔

حدیث نمبر (۴۶۲): حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ سردار وہ ہوتا ہے جس کی عادتیں اچھی ہوں اور ''حصور'' اسے کہتے ہیں جو عورتوں سے بچا رہے (قرآن کے الفاظ سَیِّدًا وَّ حَصُوْرًا کی تفسیر ہے۔)

حدیث نمبر (۴۶۳): حضرت ابن العاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے علاوہ جو بھی اللہ سے ملا ہے گناہ کر کے ملا ہے۔ پھر آپ نے آپ کے بارے میں یوں پڑھا: وَسَیِّدًا وَحَصُوْرًا۔ پھر انہوں نے زمین سے کوئی چیز اٹھائی اور بتایا کہ حصور کی شرمگاہ ایسے (ڈھیلی اور چھوٹی سی) ہوتی ہے اور یوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنی انگلی کے پورے کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ حضرت ابن مبارک کہتے ہیں کہ سَیِّد وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرے اور بے فرمانی نہ کرے۔

حدیث نمبر (۴۶۴): حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ بچوں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سے کہا کہ آؤ مل کر کھیلیں لیکن آپ نے فرمایا کہ ہمیں کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا (ہم نے بچپن میں انہیں حکم کرنے والا بنایا)۔

حدیث نمبر (۴۶۵): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام گھاس کھایا کرتے تھے۔ آپ اللہ کے خوف سے اس قدر رویا کرتے تھے کہ اگر سردی آنکھوں پر آجاتی تو انہیں پھاڑ کر رکھ دیتی۔ آنسوؤں نے آپ کے چہرے پر نشان بنا دیا تھا۔

☆☆☆

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا تذکرہ

حدیث نمبر (۴۶۶): حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کھجور کے پتوں کی ٹوکریاں بنایا کرتے تھے، کھجور کی گٹھلیوں سے جو کی روٹی کھاتے تھے۔

حدیث نمبر (۴۶۷): حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے! چغلی کرنے سے بچو کیونکہ یہ تلوار کی دھار جیسی ہوتی ہے (نیک عملوں کو کاٹ دیتی ہے)۔

حدیث نمبر (۴۶۸): حضرت ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا اے دنیاوارو! صدقہ کرنے کی جگہ ان پر رحم کرو جن پر ظلم کرتے ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا سے بے تعلقی کا باقی حصہ

حدیث نمبر (۴۶۹): حضرت محمد بن سوقہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو چھوڑ دو کہ تم سے آرام میں رہیں، تم کسی اور بات میں مصروف رہو، انہیں چھوڑ دو اور ان کی طرف سے اپنی تعریف کی خواہش نہ رکھو، ان کی طرف سے برائی نہ لو اور وہی کام کیا کرو جس کے بارے میں تمہیں کہہ دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر (۴۷۰): حضرت محمد بن سوقہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا کہ لوگوں سے ہٹ جاؤ کہ وہ تم سے سکون میں رہیں، تم اپنا کام کرو، انہیں چھوڑ دو اور ان کے پیچھے نہ پڑو۔

حدیث نمبر (۴۷۱): حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا کہ احسان یہ نہیں ہوتا کہ تم اس پر کرو جو تم پر کرتا ہے، یہ تو برابری ہوئی بلکہ احسان تو یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ بھلائی کرو جو تم سے برا سلوک کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۷۲): حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اپنے بھائی کو ملنے چلے تو راستے میں ایک انسان ملا اور کہنے لگا کہ تمہارا بھائی فوت ہو چکا ہے۔

آپ واپس آگئے، آپ کی بھتیجیوں نے سنا کہ آپ واپس آگئے ہیں تو وہ ان کے پاس جا کر کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا ہمیں چھوڑ کر جانا ہمیں باپ کی موت سے زیادہ تکلیف دہ لگا ہے۔ وہ گئیں اور انہیں بھائی کی قبر دکھائی۔ راوی بتاتے ہیں کہ آپ نے انہیں آواز دی تو وہ باہر نکلے، بال سفید ہو چکے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا تم فلاں شخص نہیں ہو؟ انہوں نے کہا کہ وہی ہوں، پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں کر ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کی آواز سنی تو سمجھا کہ قیامت کی چیخ و پکار ہے۔ ان کی بیوی یہ سب کچھ دیکھ سن رہی تھیں، کہنے لگیں، اس پیٹ کے لیے خوشی کا مقام ہے جس میں تم ٹھہرے رہے اور پستانوں کو مبارک ہو جن میں سے تم نے دودھ پیا تھا۔ اس پر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہا اس شخص کے لیے خوشی کا مقام ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب کی تعلیم دی اور وہ ظلم کرتے ہوئے فوت نہیں ہوا۔

حدیث نمبر (۴۷۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا میں نے دنیا کو منہ کے بل گرادیا ہے اور اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا ہوں، میرا نہ تو بچہ ہے کہ مر جائے اور نہ ہی گھر ہے کہ برباد ہو جائے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ اپنا گھر کیوں نہیں بناتے۔ آپ نے کہا مجھے سیلاب کے راستے میں کوئی گھر بنادو۔ انہوں نے کہا کہ یہ بچ نہیں سکے گا۔ پھر کہا کہ تم اپنے لیے بیوی کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا میں ایسی بیوی کو کیا کروں گا جس نے مر جانا ہے؟

حدیث نمبر (۴۷۴): حضرت جعفر بن جرفاس رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا دنیا سے محبت سب سے بڑی غلطی ہے، عورتیں شیطان کے جال ہیں اور شراب ہر برائی کی بنیاد ہے۔

حدیث نمبر (۴۷۵): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ دنیا سے محبت رکھنا ہر گناہ کی بنیاد بنتا ہے، مال میں بہت سی بیماریاں ہوتی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ مال کی بیماری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مال والا فخر اور تکبر سے بچ نہیں سکتا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اگر بچ جائے تو؟ آپ نے فرمایا وہ اللہ کے ذکر سے منہ موڑے رکھے گا۔

حدیث نمبر (۴۷۶): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حق کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ آسمانوں کا ہر کنارہ مالداروں سے خالی ہے اور یاد رکھو کہ

سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا گزر جانا، مالدار کے جنت میں چلے جانے سے آسان کام ہے۔

حدیث نمبر (۴۷۷): حضرت خالد بن حوشب رحمۃ اللہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا جیسے بادشاہوں نے تمہیں دانائی کی باتیں بتانا چھوڑ دیں اور دنیا کے پیچھے چل پڑے ایسے ہی تم حکمت ودانائی کو اپنا لو۔

حدیث نمبر (۴۷۸): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ (بنو اسرائیل پر) مائدہ (دستر خوان) اترا تھا تو اس پر جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا اور مچھلیاں تھیں۔

حدیث نمبر (۴۷۹): حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا اے حواریو! خنزیر کے آگے موتی نہ پھینکو کیوں کہ یہ اس کے کام کا نہیں ہے، دانائی کی باتیں اسے نہ سکھاؤ جو سیکھنا نہیں چاہتا کیوں کہ دانائی، موتی سے بڑھ کر ہوتی ہے اور جو اسے لینا نہیں چاہتا، وہ خنزیر سے بھی بدتر ہے۔

حدیث نمبر (۴۸۰): حضرت سفیان رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل پڑھنے والے قاریوں سے فرمایا کہ اے زمین کے لیے نمک کی حیثیت رکھنے والو! فساد برپا نہ کرو کیوں کہ جب کوئی فساد میں گھر جاتا ہے تو اسے نمک ہی درست کرتا ہے اور اگر نمک ہی بگڑ جائے تو اسے کون درست کرے؟

حدیث نمبر (۴۸۱): حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسے تم میں سے کوئی سمندری موجوں پر مکان بنانے کی ہمت نہیں رکھتا، ویسے ہی تم اس دنیا کو ٹھکانہ نہ بنالو۔

حدیث نمبر (۴۸۲): حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ کے ہاں تمہاری کوئی حیثیت ہو اور انسانوں کا نور بن سکو تو انہیں معاف کر دیا کرو جو تم پر ظلم کرتے ہیں، ان کی بیمار پرسی کرو جو تمہاری بیمار پرسی نہیں کرتے، ان پر احسان کرو جو تم پر احسان نہیں کرتے اور انہیں قرض دو جو تمہیں کوئی بدلہ نہیں دیتے۔

حدیث نمبر (۴۸۳): حضرت عیسیٰ علیہ السلام افیق کی گھاٹی سے گذرے تو ان کے ساتھ ایک آدمی تھا جو حواری تھا، آگے چل کر ایک اور آدمی ملا جس نے راستے پر چلنے سے منع کیا، اور

کہا میں تم میں سے ہر ایک کے چہرے پر ایک تھپڑ لگائے بغیر گذرنے نہ دوں گا۔ ان دونوں نے گھوم کر نکل جانے کا ارادہ کیا تو اس نے ایسا نہ ہونے دیا۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے رخسار پر تھپڑ مارلو، اس نے تھپڑ مار کر راستہ چھوڑ دیا، پھر حواری سے کہا کہ جب تک میں تمہیں تھپڑ نہ مارلوں، جانے نہیں دوں گا، اس نے انکار کر دیا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ معاملہ دیکھا تو اپنا دوسرا رخسار آگے کر دیا، اس نے تھپڑ مار کر دونوں کا راستہ خالی کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! اگر یہ تمہاری رضا بنتا ہے تو ہمیں اپنی رضا دے دے (خوش ہو جا) اور اگر یہ ناراضگی ہے تو تو غیرت میں پہل کر لے۔

حدیث نمبر (۴۸۴): حضرت عبداللہ بن دینار بہرانی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا جو کی روٹی کھانا ضروری سمجھو، یوں تم دنیا سے صحیح سلامت اور امن کے ساتھ نکل سکو گے، میں حق تعالیٰ کی قسم کھا کر تم سے کہہ رہا ہوں کہ دنیا کی یہ مٹھاس آخرت میں کڑواہٹ بن جائے گی اور دنیا کی کڑواہٹ (تکلیفیں اٹھانا) آخرت میں مٹھاس (جنت کی نعمتیں) بنے گی جب کہ اللہ کے بندے نعمتیں تلاش نہیں کرتے پھر میں حق کی قسم کھا کر تمہیں کہہ رہا ہوں کہ تم میں سے بہت بڑا ظالم وہ ہے جو دنیا سے محبت رکھے اور اسے اپنے عمل سے پہلا مرتبہ دے اور اگر اسے ہمت ہو تو تمام لوگوں کو اپنے جیسے اس کام میں لگا دے۔

حدیث نمبر (۴۸۵): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں باتیں بتاتا ہوں کہ تمہیں علم ہو سکے، اس لیے نہیں بتاتا کہ تم تعجب کرو۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں باتیں نہیں بتاتا۔

حدیث نمبر (۴۸۶): حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا اے اللہ! ایسا نہ کر جیسے میرا ارادہ ہے بلکہ ویسا کر جیسے تمہارا ارادہ ہے اور یوں کوئی کام ایسے نہیں ہوگا جیسے میں چاہتا ہوں بلکہ یوں ہوگا جیسے تُو چاہتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۸۷): حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں، مجھے معلوم ہوا ہے جو لفظ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جاتا ان سب میں سے آپ کو "مسکین" کا لفظ پسند لگتا تھا۔

حدیث نمبر (۴۸۸): حواریوں نے کہا اے مسیح! اللہ کے گھر کی طرف دیکھو، کتنا خوبصورت ہے؟ آپ نے کہا آمین آمین (یونہی رہے) میں حق کی قسم کھا کر تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اللہ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے اس مسجد کا کوئی بھی پتھر رہنے نہ دے گا بلکہ اسے برباد کردے گا، اللہ تعالیٰ اس سونے چاندی اور ان پتھروں سے کچھ نہیں بناتا، اللہ کے ہاں تو نیک دل پیارے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کو آباد کرتا ہے اور انہی کی وجہ سے زمین میں اس وقت بربادی ہوتی ہے جب یہ صحیح نہ ہوں۔

حدیث نمبر (۴۸۹): حضرت ابن جلیس رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بتایا کہ شیطان دنیا کے ساتھ ہوتا ہے، وہ مال کے ذریعے فریب دیتا ہے، خواہشوں پر اسے سجاتا ہے اور جب خواہشیں بڑھ جاتی ہیں تو شیطان قابو پالیتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۹۰): حضرت مہاجر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے حواریو! دنیا کے پیچھے پڑ کر اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، دنیا کا مال چھوڑ کر اپنے آپ کی حفاظت کرو، تم ننگے دنیا میں آئے ہو، ننگے ہی یہاں سے نکلو گے، کل کے لیے روزی تلاش نہ کرو، آج کے دن جو کچھ ہے کافی ہے، کل کے لیے کام کرو، اللہ سے دعا کرو کہ ہر ہر دن کے لیے تمہیں روزی دے۔

حدیث نمبر (۴۹۱): حضرت جعفر بن برقان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بتایا مجھے الہام کیا گیا کہ صبح ہونے پر میں جو کچھ چاہوں وہ میرے پاس نہ ہو، جس چیز سے مجھے خوف ہے، میں اسے دور نہ کرسکوں، میرا ہر کام کسی اور کے ہاتھ میں ہو، میں اپنے عمل کی بنیاد پر ہی کچھ لے سکوں اور کوئی فقیر میرے جتنا فقیر نہ ہو۔

حدیث نمبر (۴۹۲): حضرت جعفر جزری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے صبح ہوتی ہے تو میں ناپسند چیز کو روکنے کی ہمت نہیں رکھتا، مجھے جس چیز کی امید ہوتی ہے، اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، میرا ہر کام کسی اور کے ہاتھ میں ہوتا ہے، میں اپنے عملوں میں گھر چکا ہوں اور مجھ سا کوئی بھی فقیر نہیں، میری وجہ سے میرے دشمن کو برا نہ بنا اور نہ ہی میرے دوست کو میری وجہ سے برائی دے، دین کے معاملے میں میری آزمائش نہ فرما اور مجھ پر ایسے

شخص کو قابو نہ دے جو مجھ سے رحم کا برتاؤ نہ کرے۔

حدیث نمبر (۴۹۳): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے زمین میں نمک کی سی حیثیت والو! میں تمہیں اس لیے سکھاتا ہوں کہ تم عمل کرسکو اور تکبر نہ کرنے لگو، زمین میں فساد نہ ڈالو کیوں کہ جب بھی کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو نمک سے ٹھیک ہو جاتی ہے اور جب ملک خراب ہو جائے تو پھر کسی بھی چیز سے ٹھیک نہ ہوگا اور جن کو تم سکھاتے ہو، ان سے اس کے علاوہ اجر نہ لو جو میں تم سے لیتا ہوں۔

حدیث نمبر (۴۹۴): حضرت مسلم بن ابو الجعد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم سے ایک شخص انہیں تکلیفیں دیتا تھا، جس پر ان لوگوں نے کہا کہ آپ اس کے خلاف دعا کریں، آپ نے فرمایا کہ جاؤ، ایسا کرنا تمہارا کام ہے۔

وہ روزانہ لکڑیاں اکٹھی کرنے جایا کرتا، ایک دن وہ نکلا تو اس کے پاس دو روٹیاں تھیں جن میں سے ایک تو اس نے کھالی اور دوسری کسی اور کو دے دی۔

وہ لکڑیاں لے کر صحیح سلامت گھر پہنچا تو لوگ حضرت صالح کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ وہ لکڑیاں لے کر صحیح سلامت گھر واپس آگیا ہے، اسے کچھ بھی نہیں ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ آج تم نے کیا کچھ کیا ہے؟ اس نے بتایا میں گھر سے نکلا تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں جن میں سے ایک تو میں نے کسی کو دے دی اور دوسری خود کھالی۔ حضرت صالح نے فرمایا کہ لکڑیاں کھولو! اس نے گٹھا کھولا تو یکا یک دیکھا کہ اس میں سیاہ رنگ کا سانپ تھا جو کھجور کے تنے جیسا تھا اور دوسری لکڑی پر اس نے دانت گاڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اسی صدقہ کی وجہ سے اللہ نے اسے بچالیا۔

حدیث نمبر (۴۹۵): حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تم جانتے نہیں تو اس وقت تک مت سیکھو جب تک سیکھے ہوئے پر عمل نہ کرلو۔

حدیث نمبر (۴۹۶): حضرت عبداللہ بن بکر مزنی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ان کے والد نے حضرت لقمان علیہ السلام کے حوالے سے بتایا کہ باپ کا اپنے بیٹے کو مارنا بالکل یونہی ہوتا ہے جیسے کھیتی میں کھاد ڈال دی۔

حدیث نمبر (۴۹۷): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی، ہر ایک آدمی خطا کا پتلا ہے اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو توبہ کر لے۔

حدیث نمبر (۴۹۸): حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص ستر سال تک عبادت کرتا رہا، دُعا میں یوں کہا کرتا تھا کہ اے رب! مجھے میرے عمل کی جزا دے۔ جب وہ فوت ہوا تو جنت میں داخل کر دیا گیا، ستر سال ہی وہاں رہا۔ جب وہ وقت پورا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے باہر نکل آؤ کیوں کہ تمہیں تمہارے عمل کی پوری جزا دے دی گئی ہے۔ اس کا وہ معاملہ تبدیل کر دیا گیا، دنیا میں جو اس کے دل میں زیادہ پختہ تھا اس نے دُعا کے علاوہ اتنی پختہ شے اور نہ دیکھی اور نہ ہی اس کی طرف توجہ کی بلکہ اپنی دعا میں عرض کی اے میرے رب! میں نے دنیا میں سن رکھا ہے کہ تو لغزشوں کو معاف فرماتا ہے لہٰذا آج میری یہ لغزش معاف فرما دے۔ اس پر اسے وہیں رہنے دیا گیا۔

حدیث نمبر (۴۹۹): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مالی طور پر میرے بندے کے لیے میری طرف سے اتنا ہی بہت ہے کہ جب وہ میری فرماں برداری کرے تو میں اسے اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی منہ مانگا دے دوں اور وہ کوئی دعا کرے تو میں اسے قبول کر لوں کیوں کہ میں اس سے بہتر جانتا ہوں کہ اس سے نرمی کیسے برتی جائے۔

حدیث نمبر (۵۰۰): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب قرآن کے لیے بیٹھنے والوں، مسجد میں تعمیر کرنے والوں اور اسلام کے بچوں کو دیکھتا ہوں تو میرا غضب ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنا عذاب ہٹا لیا۔

حدیث نمبر (۵۰۱): حضرت ابن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ پہلے لوگوں میں ایک ایسا شخص تھا جو عرصے تک عبادت کرتا رہا اور پھر اللہ سے ضرورت کی چیز مانگی تو اس نے نہ دی۔ اس نے ستر ہفتے تک اللہ کے لیے روزے رکھے، ہر ہفتے میں گیارہ پھل کھاتا رہا

پھر اللہ سے اپنی ضرورت کی چیز مانگی تو اس نے نہ دی۔ وقت گزرتا گیا پھر جب اس نے وہ چیز نہ دی تو اس نے اپنے آپ کی طرف توجہ دی اور دل میں کہنے لگا کہ میں نے تیری خاطر سوال کیا تھا، اگر تجھ میں کوئی بہتری ہوتی تو تیری ضرورت پوری کردی جاتی لیکن تجھ میں کوئی بھی بہتری نہیں ہے۔ اسی دوران فوراً ایک فرشتہ اترا اور کہنے لگا اے بندے! تیری یہ گھڑی جس میں تو نے اپنے آپ کو براشمار کیا ہے، عبادت سے بہتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ تمہیں منہ مانگا دے رہا ہے۔

حدیث نمبر (۵۰۲): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ایک آدمی کسی راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے راہب! تم موت کو کیسے یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا میں جب بھی قدم اٹھاتا اور رکھتا ہوں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ میں مرچکا ہوں۔ اس نے کہا تو پھر اللہ کو خوش کرنے کا تمہارا طریقہ کیا ہے؟ اس راہب نے کہا میرے ذہن میں تھا کہ جو شخص جنت ودوزخ کے بارے میں سن لیتا ہے تو اس پر وہ گھڑی بھی آسکتی ہے جس مین وہ نماز نہ پڑھ سکے۔ اس پر وہ آدمی بولا میں نے تو نماز سنبھال رکھی ہے، میں روتا رہتا ہوں جس کی وجہ سے میرے پاس سبزی اُگ آتی ہے یا آنسوؤں کی وجہ سے سبزہ اُگنے والا ہوجاتا ہے۔ یہ سن کر راہب نے کہا تم اگر اللہ کے سامنے یہ مانتے ہوئے ہنستے ہو کہ تم میں غلطی موجود ہے تو یہ تمہارے اس رونے سے بہتر ہے جس میں تم اپنے عمل پر ناز کرتے ہو کیوں کہ ایسے کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔ آدمی نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجیے، اس نے کہا کہ میں تمہیں دنیا سے علیحدگی کی ہدایت کرتا ہوں نیز اپنے گھر والوں سے نہ لڑا کرو اور یہ بھی کہتا ہوں کہ شہد کی مکھی جیسے ہوجاؤ کیوں کہ وہ جب بھی کھاتی ہے، ستھرا کھاتی ہے اور جو بناتی ہے، ستھرا ہی بناتی ہے (شہد) پھر جب وہ لکڑی پر بیٹھتی ہے تو اسے خراب نہیں کرتی اور نہ ہی اسے توڑتی ہے۔ میں تمہیں یہ بھی ہدایت کرتا ہوں کہ اللہ کے لیے ایسے خالص ہوجاؤ جیسے کتا اپنے مالک کے لیے ہوتا ہے کیوں کہ اس کے مالک اسے بھوکا بھی رکھتے ہیں اور بھگاتے بھی ہیں لیکن پھر بھی ان کی حفاظت کرتا اور ان کے لیے خالص ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۰۳): حضرت مالک بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتے

ہے جو میرے ذکر کرنے کی بنا پر مجھ سے سوال نہیں کر سکتا تو میں اسے ان کے مانگنے سے بھی زیادہ دیا کرتا ہوں۔

حدیث نمبر (۵۰۴): حضرت سلمہ بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک عورت کہیں نکلی تو اس کے پاس ایک روٹی اور اپنا بچہ تھا، اتنے میں بھیڑیا آ گیا تو اس نے وہ بچہ چھین لیا، وہ اس کے پیچھے دوڑی، روٹی اس کے پاس تھی، سامنے سے ایک سوالی آ گیا، اس نے وہ روٹی اسے دے دی چنانچہ وہ بھیڑیا اس کا بچہ لے کر واپس آیا اور اسے دے دیا۔

حدیث نمبر (۵۰۵): حضرت ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے دنیا! تو مومن کے لیے کڑوی ہو جا کہ تم پر صبر کرے اور میری وجہ سے اس کے لیے میٹھی نہ ہو جاؤ کیوں کہ یوں تم اسے آزمائش میں ڈال دو گی۔ اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تمہارے دل کو مالدار کر دوں گا اور محتاجی ختم کر دوں گا، نہیں کرو گے تو میں اسے خیالوں سے بھر دوں گا۔

حدیث نمبر (۵۰۶): حضرت خالد بن ثابت ربعی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا مجھے معلوم ہوا کہ بنو اسرائیل میں ایک جوان آدمی تھا جس نے کتاب پڑھی تھی اور اس کا علم حاصل کیا تھا، قوم میں اسے مانا جاتا تھا، اس نے اپنے علم اور قرأت کے ذریعے عزت بنانا شروع کی مال کا لالچ کیا اور نئے نئے کام شروع کر دیئے جس سے اس نے دنیا میں عزت حاصل کر لی، وقت گزرتا گیا اور اسی دوران وہ بوڑھا ہو گیا۔

ایک رات وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ دل میں سوچا کہ یہ لوگ جانتے نہیں کہ میں نے کیا کچھ شروع کر رکھا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کو بھی معلوم نہیں کہ میں نے کیا شروع کر رکھا ہے، اب تو موت بھی قریب آ چکی ہے تو کاش میں توبہ کر لیتا۔

راوی بتاتے ہیں کہ وہ اپنی توبہ کی کوشش میں یہاں تک پہنچا کہ اس نے توبہ کا پکا ارادہ کر لیا، پھر اپنی ہنسلی کی ہڈی توڑ دی اور اس میں ایک زنجیر ڈالی پھر جسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا اور کہنے لگا کہ میں اس وقت تک اپنی اس جگہ سے نہیں جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ نہیں اتارتا یا پھر دنیا کی موت نہیں مر جاتا۔ وہ بنی اسرائیل میں وحی کا انکار

نہیں کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ان کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اگر تو نے میرے اور اپنے درمیان کوئی کوتاہی کی ہوتی تو میں ہر صورت اس سے درگذر کرتا لیکن تم نے میری بندوں کو گمراہ کیا، وہ مر گئے اور میں انہیں جہنم میں داخل کر چکا لہٰذا میں تمہاری توبہ نہ مانوں گا۔ حضرت عوف کہتے ہیں میرے خیال میں خالد نے ان کا نام ''بربری'' بتایا تھا۔

حدیث نمبر (۵۰۷): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو اسرائیل کی ایک عورت پانی کے قریب سے گزری، اس نے نہایا اور نماز کے لیے کھڑی ہوگئی، وہاں وہ ساٹھ یا ستر سال تک ٹھہری رہی اور واپس نہ ہوئی، نہ ہی کھایا پیا جس سے وہ پاکیزہ ہوگئی اور واپس آئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا کیا حال رہا؟ اس نے کہا صبح ہوتی تو میں سمجھتی کہ رات نہیں ہوگی اور رات ہوتی تو میں سمجھتی کہ صبح نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۵۰۸): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو اسرائیل میں سے ایک عالم اپنے سے بڑے عالم کے پاس آیا اور اس نے کہا میں کیا کچھ کھایا کروں؟ انہوں نے کہا کہ جس سے بھوک دور کر سکو، اس نے بڑے عالم سے پوچھا کہ میں کیا پہنوں؟ اس نے کہا کہ جس سے شرمگاہ ڈھانپ سکو (یا کہا کہ مسیح علیہ السلام والا لباس پہنو) پھر پوچھا کہ میں کیا تعمیر کروں؟ اس نے کہا وہ کچھ تعمیر کرلو جو تمہیں دھوپ سے بچالے اور ہوا سے بچاؤ رکھے۔ پھر پوچھا کہ کتنا ہنسوں؟ اس نے کہا کہ جس سے تمہارا چہرہ چمک اُٹھے۔ پھر پوچھا کہ کتنا رویا کروں؟ اس نے کہا کہ اللہ سے ڈر کر روتے وقت تھکنے کی ضرورت نہیں۔ پھر پوچھا کہ میں اپنا کونسا عمل ظاہر کروں؟ اس نے کہا کہ ایک حرص کرنے والا آدمی جس کی پیروی کرے اور تمہارے بارے میں لوگوں کی کہی گئی بات سچی نہ ہو۔ پھر یہ پوچھا کہ میں اپنا کونسا عمل چھپاؤں؟ اس نے کہا جس کے بارے میں یہ خیال ہو کہ وہ نیک نہ ہوگا۔

حدیث نمبر (۵۰۹): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بنو اسرائیل میں سے ایک آدمی عبادت کرتا رہا اور سیر کی، اس دوران وہ وحشی جانوروں کے ساتھ رہا، اس کے ناف سے نچلے بال بڑھ گئے چنانچہ اس کی شرمگاہ ڈھانپ لی، اسی دوران ایک آدمی فوت ہوگیا۔ جس کے سوا اس کا کوئی اور وارث نہ تھا، لوگوں نے یہ بات پسند نہ کی کہ اسے بتائے بغیر اس

کا مال کسی کو دیں چنانچہ وہ اس کے دھیان کے لیے بیٹھے رہے، وہ جب لوگوں کو دیکھتا تو دور بھاگ جاتا۔

اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ مجھے کچھ رقم دو تو میں اس کے بارے میں تمہیں خبر لا دوں گا، انہوں نے رقم دے دی، وہ اس کی تلاش میں بیٹھ گیا، اس نے دیکھا تو سامنے ہو کر اس نے کپڑے اُتار دیئے، جب اس نے اسے دیکھا تو ٹھہر گیا اور آنکھوں کو بند کر لیا اور اس سے کہا اجازت ہو تو میں تمہارے قریب ہو جاؤں؟ اس نے کہا قریب آ جاؤ۔ پھر اسے بتایا کہ فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے جس نے مال چھوڑا ہے لیکن تمہارے سوا اس کا کوئی بھی وارث نہیں لہٰذا انہوں نے یہ بات پسند نہیں کی کہ تمہیں بتائے بغیر وہ مال تقسیم کر لیں۔ اس نے پوچھا کہ اسے مرے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟ اس نے اندازہ بتایا، پھر پوچھا کہ مجھے تمہارے ہاں سے آئے کتنی مدت گذر چکی؟ انہوں نے اندازے سے بتائی، اس نے کہا کہ میں تو اس سے بھی اتنے سال پہلے مر چکا ہوں جس پر وہ اسے چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

حدیث نمبر (۵۱۰): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، بنو اسرائیل سے کہا گیا کہ تم اپنی زبانوں سے تو دعائیں کرتے ہو لیکن تمہارے دل مجھ سے دور ہیں لہٰذا تمہارا ڈرنا جھوٹا ہے۔

حدیث نمبر (۵۱۱): سلیمان بن عبدالملک دمشق کی مسجد میں گیا تو ایک پتھر میں نقش دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اسے پہچانتے نہیں۔ اتنے میں ان سے کہا گیا کہ اے امیر المومنین! حضرت وہب بن منبہ کو بلاؤ کیوں کہ وہ ساری کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔ خلیفہ نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے کتاب پہچان کر پڑھنا شروع کی، دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ اے ابن آدم! اگر تم دیکھ لو کہ تمہاری کچھ عمر باقی ہے تو لمبی امید لگانے سے ہٹ جاؤ گے، تمہیں شرمساری ہوگی قدم ڈگمگا ئیں گے، ایسے میں تمہیں کوئی دوست ہی بچائے گا اور قریبی چھوڑ دے گا تو اس صورت میں نہ تو تم گھر واپس جا سکو گے اور نہ ہی اپنے عمل بڑھا سکو گے لہٰذا قیامت کے دن حسرت اور شرمندگی سے بچنے کے لیے کوئی عمل کرو۔

حدیث نمبر (۵۱۲): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو اسرائیل عید کے

دن اپنی ایک مسجد میں داخل ہوئے، مسجد کے دروازے پر باہر کی طرف سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا وہ رونے لگا اور خوب بلند آواز سے رویا، اپنے آپ کو گھٹیا بنانے لگا اور کہنے لگا کہ میرے جیسا شخص مسجد میں جانے کے قابل نہیں کیوں کہ میں نے تو ایسے ایسے برے کام کیے ہوئے ہیں، صبح ہوئی تو بنو اسرائیل کے ایک نبی کی زبان پر یہ آیا کہ فلاں شخص "صدیقین" میں سے ہے۔

حدیث نمبر (۵۱۳): حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے کسی نبی کی کتاب میں لکھا دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے فقیروں کا مال لے لیا تو آخر کار وہ بھی فقیر بن جائے گا اور فقیروں کی طاقت سے جو بھی گھر تعمیر ہوگا، آخر کار وہ برباد ہوگا۔

حدیث نمبر (۵۱۴): بنو اسرائیل کا ایک عبادت گزار ایک گرجا میں عبادت کیا کرتا تھا، اسی دوران سرکش لوگوں کے ایک گروہ نے کہا کہ اسے ہم کسی نہ کسی طرح ذلیل کرتے ہیں۔ وہ ایک بدکار عورت کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ اس آدمی کو بے عزت کرو، چنانچہ وہ ایک اندھیری بارش والی رات میں اس کے پاس پہنچی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے بندے! مجھے اپنے پاس ٹھہرا لو، وہ اس وقت نماز پڑھ رہا تھا اور چراغ بھی روشن تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اس عورت کی طرف توجہ نہ دی۔ وہ کہنے لگی کہ اے اللہ کے بندے! اندھیری رات ہے اور بارش بھی ہو رہی ہے تو مجھے اپنے پاس ٹھہرا لے، وہ یونہی ضد کرتی رہی اور آخر کار اس نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ لیٹ گئی، وہ نماز پڑھے جا رہا تھا، وہ پہلو بدلتی اور اپنے حسن کا مظاہرہ کرتی رہی اور کھلم کھلا اسے برائی کے لیے کہا۔ آخر کار اس کے دل میں بدکاری کا خیال پیدا ہو گیا لیکن وہ اپنے آپ سے کہنے لگا میں اس وقت تک برائی کرنے کو تیار نہیں ہوں گا جب تک میں آگ پر تمہارے صبر کا امتحان نہ کر لوں چنانچہ وہ چراغ کے قریب ہوا اور ایک انگلی اس پر رکھی، رکھتے ہی وہ جل گئی، اس پر وہ اپنے مصلی پر واپس آ گیا، اس کے دل میں پھر خیال پیدا ہوا تو چراغ کے پاس گیا اور پھر دوسری انگلی اس پر رکھ دی، وہ بھی جل گئی تو وہ پھر اپنے مصلے پر آ گیا، اسے پھر خیال پیدا ہوا تو وہ جھجکا نہیں اور بار بار ایسا کرتا چلا گیا اور اس عورت کے دیکھتے دیکھتے اس کی ساری انگلیاں جل گئیں۔ یہ دیکھ کر اس نے چیخ ماری اور مر گئی۔ صبح ہوئی تو وہ لوگ یہ دیکھنے گئے کہ بھلا اس عورت نے کیا کر دکھایا ہے؟ دیکھا تو وہ مر چکی

تھی۔ وہ دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اے خدا کے دشمن فریبی! ایک تو تُو نے اس کے ساتھ بدکاری کی ہے اور پھر اسے قتل کر دیا ہے چنانچہ وہ اسے لے کر اپنے حکمران کے پاس پہنچے اور اس کے خلاف گواہیاں دیں جس پر اس کے ساتھ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس بندے نے کہا کہ مجھے دو نفل پڑھ لینے دو۔ چنانچہ اس نے نفل پڑھ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے یہ تو یقین ہے کہ تو ایسے کام کی وجہ سے میری پکڑ نہیں کرے گا جو میں نے کیا ہی نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعد ان لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو جاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی روح واپس لوٹا دی تو اس نے صرف اتنا کہا کہ اس کی انگلیاں تو دیکھو اور پھر فوراً مر گئی۔

حدیث نمبر (۵۱۵): حضرت ابن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک چلتا پھرتا آدمی ان کے گھر قریبی بستی سے آیا۔ ابن منبہ نے آگے پوری روایت لکھی البتہ اس روایت میں یہ بھی لکھا کہ اس عورت نے یہ بھی کہا جب میں نے اس کے دونوں ہاتھ دیکھے کہ جل چکے ہیں تو میں نے اپنی جگہ پر چیخ ماری تھی اور پھر ان سے کہنے لگی کہ یہاں سے چلے جاؤ کیوں کہ ہرگز تمہارے ساتھ نہ جاؤں گی اور یہ کہہ کر وہ پہاڑوں کی طرف چلی گئی۔

حدیث نمبر (۵۱۶): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک چلتا پھرتا شخص اور اس کا پیروکار چلتے پھرتے ایک شیر کے پاس سے گذرے جو راستے کے عین درمیان شکار کے لیے بیٹھا تھا۔ پیروکار نے اس شخص سے چلا کر کہا شیر! شیر! لیکن اس نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور وہ شیر کے قریب سے گزرنے لگے تو شیر ایک طرف ہو گیا۔ وہ اس سے آگے بڑھے تو پیروکار نے اس سے کہا میں نے تجھے شیر سے ڈرایا نہ تھا؟ جس پر اس نے کہا کیا تمہارے خیال میں میں اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرا کرتا ہوں؟ میرے پورے جسم میں نیزے بھی چبھ جائیں تو یہ میرے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ اللہ کے علم میں میں اس کے علاوہ کسی اور سے ڈرتا ہوا دکھائی دوں۔

حدیث نمبر (۵۱۷): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک چلتا پھرتا شخص اور اس کا ساتھی ایسے تھے کہ دونوں کے پاس تین دن میں ایک مرتبہ کھانا آیا کرتا تھا، ایک دن کسی کے پاس کھانا نہ آیا تو اس بڑے شخص نے ساتھی سے کہا ہم میں سے کسی نے کوئی غلطی کی ہے

جس کی وجہ سے اس کی روزی بند ہوگئی ہے لہٰذا کوتاہی یاد کرو۔ ساتھی نے کہا کہ میں نے تو کوئی غلطی نہیں کی اور پھر فوراً بتایا کہ ہاں میرے دروازے پر ایک مسکین آیا تھا لیکن میں نے دروازہ بند کرلیا تھا۔ اس پر بڑے نے کہا یہی وجہ ہے کہ ہم سے روزی رُک گئی ہے۔ اس نے توبہ کی تو اس کے بعد دونوں کے پاس پھر سے کھانا آنے لگا۔

حدیث نمبر (۵۱۸): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک سیر کرنے والا آدمی کسی بستی میں گیا تو اس میں ایک بڑا آدمی فوت ہو چکا تھا، وہ وہاں سے یہ کہتا ہوا نکل گیا کہ میں اس ظالم کے جنازے میں شامل نہیں ہوں گا۔ پھر تھوڑی دیر کے لیے سوگیا کہ اسی دوران ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہنے لگا اے فلاں شخص! کیا اللہ کی کچھ رحمت تمہارے قبضے میں ہے؟ اس نے کہا نہیں، اس نے تین بار یہ بات دہرائی لیکن وہ ہر بار انکار کرتا رہا، اس پر اس نے کہا تو پھر تمہیں کیا معلوم کہ مرنے والے نے کیا قصور کیا ہے؟

حدیث نمبر (۵۱۹): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک عبادت گذار تھا جس کا ایک ساتھی بھی تھا، عبادت گذار نے اپنے ساتھی سے کہا اس بستی میں جاؤ اور میرے لیے کفن خریدو کیوں کہ مجھے موت آنے والی ہے لہٰذا جلدی کرو۔ وہ بستی میں چلا گیا تو یکا یک معلوم ہوا کہ وہاں کا ایک بڑا آدمی فوت ہو چکا ہے، لوگ اس کے کفن دفن کی تیاری کر رہے تھے اور انہوں نے دروازے بند کر رکھے تھے چنانچہ اس ساتھی کے لیے ممکن نہ تھا کہ کفن خریدے۔ آخر کار لوگ واپس آئے تو اس نے کفن خریدا، خوشبو وغیرہ لی اور عبادت گذار کے پاس آ گیا، دیکھا تو وہ فوت ہو چکا تھا اور درندے نے اس کا چہرہ نوچ لیا تھا، اسے سخت افسوس ہوا اور دل ہی دل میں کہنے لگا کہ فلاں ظالم مرا ہے تو اسے کفن دیا گیا، خوشبو لگائی گئی اور دفن کر دیا گیا لیکن یہ مرا ہے تو اس کا چہرہ نوچ لیا گیا ہے۔ اس پر آواز آئی کہ اس ظالم شخص کی تو ایک ہی نیکی تھی چنانچہ اللہ نے چاہا کہ دنیا سے لے جاتے وقت وہ نیکی اس کے کام آجائے کیوں کہ آخرت میں تو اسے کچھ ملے گا نہیں۔ رہا وہ عبادت گذار تو اس نے بہت سے نیک عمل کر رکھے ہیں چنانچہ اللہ نے اسے دنیا سے جس وقت نکالا ہے، تو اسے ذرہ بھر بھی تکلیف نہیں ہوئی۔

حدیث نمبر (۵۲۰): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک عبادت گذار کے ہمراہ

ایک فرشتہ بھیجا گیا اور اسے کہا گیا کہ تم بھی ویسا ہی کرو جیسے یہ عبادت گذار کرے گا چنانچہ دونوں ایک بستی میں داخل ہوئے، وہاں ایک مردار پڑا تھا، عبادت گذار نے مردار کی بدبو سے بچنے کے لیے ناک پر کپڑا رکھ دیا۔ فرشتے نے بھی یوں ہی کیا جس پر عبادت گذار نے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے تمہارے جیسا کام کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس نے پوچھا کیا میری طرح تمہیں بدبو نہیں آئی؟ اس پر فرشتے نے کہا کہ ہمیں صرف کافر کی بدبو پریشان کیا کرتی ہے۔

حدیث نمبر (۵۲۱): حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی بیت المقدس میں خوشبو سلگانے کے لیے مقرر تھا، اس کے دو بیٹے تھے، وہ بالغ ہوئے تو عورتوں کے ساتھ کھیل کھیلنے لگے لیکن اس نے ان کا یہ کام برا نہ جانا (جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا) مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ان تینوں کو ایک ہی دن میں ماردوں گا اور باقی گھر والوں کو محتاج بنادوں گا۔

حدیث نمبر (۵۲۲): حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ لعنتی ابلیس ایک عبادت گذار کے پاس آیا، اس نے اسے بہکانے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ کرسکا۔ پھر کہنے لگا میں تمہیں اپنا دوست بنانا چاہتا ہوں۔ جس پر عبادت گذار نے کہا کہ مجھے دوستی کی ضرورت نہیں۔ ابلیس نے کہا ذرا دیکھو تو سہی تم جو پوچھا کروگے میں تمہیں بتادیا کروں گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ عبادت گذار نے پوچھا کہ تم لوگوں کو آزمائش میں کس طرح ڈالتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہم جھگڑنے اور چیل والے کو دیکھتے ہیں تو اس کے ساتھ یوں کھیلتے ہیں جیسے لڑکے گیند کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۵۲۳): حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق بنو اسرائیل کے ایک عالم نے کہا کہ صبح ہونے پر میں یوں ہوتا ہوں جیسے پھل توڑنے والے کے پیچھے گچھا اور کانٹوں کے پیچھے خوشہ تو ایسے میں میں کب تک بچ سکوں گا؟

حدیث نمبر (۵۲۴): حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ بنو اسرائیل میں بہت سے برے قاری پیدا ہوگئے تھے اور تمہارے اندر بھی پیدا ہوجائیں گے۔

حدیث نمبر (۵۲۵): حضرت عقیل بن مدرک سلمی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

بنواسرائیل کے ایک نبی کی طرف یہ وحی فرمائی اپنی قوم سے کہہ دو کہ نہ تو میرے دشمنوں سے کھانا کھایا کرو، نہ پانی پیا کرو اور نہ ہی ان کی شکل بنایا کرو ورنہ تم ویسے ہی میرے دشمن بن جاؤ گے جیسے وہ دشمن ہیں۔

حدیث نمبر (۵۲۶): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنواسرائیل کے ایک عالم کے گھر میں بہت سے مرد اور عورتیں جمع تھے اور وہ انہیں اللہ کے دنوں کے بارے میں وعظ ونصیحت کر رہا تھا، ایک دن اس نے اپنے ایک بیٹے کو عورتوں کی طرف آنکھ سے اشارہ کرتے دیکھا تو کہنے لگا بیٹے رک جاؤ، رک جاؤ!

راوی بتاتے ہیں کہ وہ شخص اپنے بستر سے نیچے گر گیا اور دماغ پر چوٹ آئی۔ پھر اس کی بیوی بھی گری اور دونوں لڑکے لشکر میں مارے گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں عالم کو بتا دو کہ میں اس کی پشت سے کبھی بھی کوئی نیک شخص پیدا نہیں کروں گا اور تمہارا جرم یہ ہے کہ تم نے یوں کیوں کہا تھا کہ "بیٹے رک جاؤ، رک جاؤ"

حدیث نمبر (۵۲۷): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ تورات میں یوں لکھا ہوا ہے جس کے پڑوس میں بدکار شخص رہتا ہو اور وہ اسے منع نہ کرے تو وہ بھی اسی کے جرم میں شریک ہوگا۔

حدیث نمبر (۵۲۸): حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق بنواسرائیل کے کچھ لوگ دن کو روزے رکھتے اور رات ہونے پر جب کھانا رکھا جاتا تو وہ باری مقرر کر لیتے۔ ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر کہا کرتا کہ تم زیادہ نہ کھاؤ کہ پانی زیادہ پیو گے اور یوں زیادہ سویا کرو گے۔

حدیث نمبر (۵۲۹): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ارمیا علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کو چن لیا تو انہوں نے شاندار مسجد بنا دی اور جب وہ دلہن کی طرح سج گئی تو اسے برباد کرنے والے آ گئے۔ اس پر حضرت ارمیا علیہ السلام سے کہا گیا اگر تم سے یوں کہا جائے تم جانتے ہو کہ آسمان کے دروازے کتنے ہیں؟ اللہ کے خزانے کتنے ہیں؟ دریا میں نالے کتنے ہیں؟ یا تمہارے پاس دریا آئے اور خشکی کی

شکایت کرے اور یوں کہے کہ مجھ میں موجیں بہت اٹھا کرتی ہیں، مجھ میں بہت سے نالے ہیں لہٰذا میں چاہتا کہ خشکی کا رخ کروں اور پھر خشکی کا علاقہ یہ شکایت کرنے کہ مجھ میں درخت بہت ہیں، پہاڑ بہت زیادہ ہیں، بڑے وحشی جانور ہیں، بہت نہریں ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ دریا کا رخ کروں تو ایسے میں تم کس کی سنو گے؟

حدیث نمبر (۵۳۰): حضرت بشیر بن احمد بتاتے ہیں کہ حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ لوہار کی بھٹی میں داخل ہوئے تو انہوں نے سرخی مائل سونا نکالا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت احمد بن حنبل تک پہنچادی چنانچہ انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ جس نے بشر کو وہ کچھ بتا کر خوش کردیا جو ہم کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۵۳۱): حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا جس میں حکیم کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہوگی۔

حدیث نمبر (۵۳۲): حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے بیٹے! یہ دنیا گہرا سمندر ہے جس میں بہت سے لوگ غرق ہوچکے ہیں لہٰذا اس میں اللہ کے ڈر کی کشتی چلاؤ جس میں اللہ پر ایمان بھرا ہوا اور جس کا بادبان (چلانے والا) اللہ پر بھروسہ ہو، یوں شاید تم نجات پاجاؤ ورنہ نجات نہ مل سکے گی۔

حدیث نمبر (۵۳۳): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے! میں نے چٹان اور لوہا اٹھا کر دیکھا ہے (یہ اٹھانا آسان ہے) لیکن میں برے ہمسائے سے اس کو بھاری نہیں سمجھتا۔

حدیث نمبر (۵۳۴): حضرت ابوالجلد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے دانائی کی باتوں میں یہ بھی پڑھا ہے جس کے دل میں کسی کو نصیحت کرنے کا جذبہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے، جو دلی طور پر لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے تو اس کام کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت ہوتی ہے اور اللہ کی فرمانبرداری کے وقت اپنے آپ کو گھٹیا بنالینا، اس عزت سے بہت بہتر ہے جو گناہ کا کام کرنے سے حاصل ہو۔

حدیث نمبر (۵۳۵): حضرت صبیح رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حکمت ودانائی نے کہا اے

بندے! تو مجھے تلاش کرتا پھرتا ہے حالاں کہ میں تجھے صرف دو کاموں میں مل سکتی ہوں۔

(۱) اپنے علم کے مطابق بہتر کام کیا کرو۔

(۲) اپنے علم کے مطابق برا کام نہ کیا کرو۔

حدیث نمبر (۵۳۶): حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! دل میں تکبر رکھتے ہوئے لوگوں کو یہ دکھانے کی کوشش نہ کرو کہ تم اللہ سے ڈرتے ہو۔

حدیث نمبر (۵۳۷): حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا حقیقت میں مومن کے دو دل ہوتے ہیں، ایک دل کے ذریعے وہ اللہ سے ہر کام میں امید رکھا کرتا ہے اور دوسرے دل کے مطابق وہ اللہ سے خوف کھاتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۳۸): حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! تم اپنے آپ کو اپنے مولا کے سامنے یوں بناؤ کہ جیسے اسے تیری کوئی ضرورت ہی نہیں لیکن تجھے بہر حال اس کی ضرورت ہے۔

اے بیٹے! تم ایسے شخص کی طرح بن جاؤ جسے بڑے لوگوں کی طرف سے تعریف کی ضرورت نہ ہو کیوں کہ ایسے شخص کا دل تنگ رہتا ہے لیکن دوسرے لوگ اس سے آرام میں رہتے تھے۔

حدیث نمبر (۵۳۹): حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے! دانائی نے مسکینوں کو بادشاہوں کی محفلوں میں بٹھا دینا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۴۰): حضرت لقمان علیہ السلام بتاتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ کونسا شخص سب سے زیادہ علم والا گنا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ شخص جو لوگوں سے علم لے کر اپنا علم بڑھائے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ سب سے زیادہ مالدار کون شمار ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے دیئے ہوئے پر خوش رہے۔

اس نے پھر پوچھا کہ سب سے بھلا آدمی کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے بتایا کہ ایماندار مال والا۔

پھر پوچھا گیا کہ قوم تو مال کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ کسی قوم کی پہچان صرف علم سے ہوا کرتی ہے کیوں کہ انہیں جب بھی علم کی ضرورت پڑے گی، اسی کے پاس ملے گا اور اگر علم کی ضرورت نہ ہوگی تو اپنے آپ کو بے نیاز جانے گا۔

حدیث نمبر (۵۴۱): حضرت لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کی دانائی کس بات سے معلوم ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا میں اپنے پاس ہوتے ہوئے کسی سے کچھ نہیں مانگتا اور جس چیز کی ضرورت نہیں ہوتی، اس کے پیچھے نہیں پڑتا۔

حدیث نمبر (۵۴۲): حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ نے بتایا دانائی کی باتوں میں یہ بھی ہے کہ اچھے علم پر عمل کرنے کی وجہ سے وہ عالم کو بلند مرتبہ دیتا۔ بشرطیکہ وہ اسے اپنائے رکھے۔

حدیث نمبر (۵۴۳): حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! اللہ کے نیک بندوں کے پاس بیٹھا کرو کیوں کہ اس صورت میں تم ان سے کوئی بھلائی حاصل کرسکو گے اور ہوسکتا ہے کہ کسی دن جب اللہ کی خاص رحمت ہو تو تمہیں بھی اس میں حصہ ملے۔

اے بیٹے! برے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیوں کہ ان کے پاس بیٹھنے سے تمہیں بہتری نہیں مل سکے گی اور پھر آخرکار یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان پر اللہ کی طرف سے عذاب آجائے تو ایسی صورت میں تمہیں بھی ہوگا۔

حدیث نمبر (۵۴۴): حضرت ابوخبیب سلمی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے دانائی کی باتوں میں یوں پڑھا ہے سوال کرنے والے کے سامنے اس وقت تک خاموش رہو جب تک وہ اپنی بات پوری نہ کرلے اور پھر نہایت نرمی سے اس کا جواب دو۔ یتیم بچے کے لیے مہربان باپ بن کر دکھاؤ، جس پر ظلم ہو رہا ہو اس کی مدد کرو اور یہ امید رکھو کہ تم اللہ کی زمین پر اس کے نائب ہو جاؤ گے۔

حدیث نمبر (۵۴۵): حضرت ابونجیح رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام خاموش رہنے کو دانائی شمار کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ ایسے لوگ کم ہوتے ہیں۔

حضرت نجیح (نابینا تھے) رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں جو شخص یوں کہے کہ اللہ سے زیادہ ڈرنے والا خاموش رہنے والے سے بہتر ہوتا ہے تو وہ اللہ سے ڈرتا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۴۶): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے مطابق دانائی کی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ خیانت کرنے کو دوسری خیانت کی ضرورت نہیں، ایک ہی خیانت اسے کافی ہے۔

حدیث نمبر (۵۴۷): حضرت یزید بن میسر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میری وجہ سے اپنا ارادہ چھوڑ کر میری راہ میں خرچ کرنے والے میرے بندے! تو میرے نزدیک ایسے ہے جیسے کوئی فرشتہ ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۴۸): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں تورات میں لکھا ہوا ہے اے بندے! تم زبان سے تو میری یاد کرتے ہو لیکن دل سے بھولے ہوئے ہو، لوگوں کو میری طرف بلاتے ہو لیکن خود مجھ سے بھاگتے ہو، روزی تو میں دیتا ہوں لیکن کسی اور کی پوجا کرتے ہو۔

حدیث نمبر (۵۴۹): حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے! اپنے پروردگار سے ایسی امید نہ لگاؤ جس میں تجھے اس کی آزمائش کی فکر نہ ہو، اللہ سے ایسے نہ ڈرو کہ اس کی رحمت سے بھی بے امید ہو جاؤ۔ بیٹے نے عرض کی اے میرے باپ! میں یہ کیسے کرسکوں گا؟ دل تو ایک ہی ہے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! مومن دو دلوں والا ہوتا ہے، ایک کے ذریعے وہ اللہ سے امیدیں لگاتا ہے اور دوسرے سے وہ اللہ کا خوف رکھتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۵۰): حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! جاہل سے دوستی میں دلچسپی نہ لیا کرو کیوں کہ یوں وہ سمجھے گا کہ تم اس کی جہالت پر خوش ہو اور دانا کی ناراضگی کو معمولی نہ سمجھو کیوں کہ یوں وہ تم سے تعلق چھوڑ دے گا۔

حدیث نمبر (۵۵۱): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام سفر سے واپس آئے تو راستے میں اپنے غلام سے ملے، پوچھا کہ میرے والد کا کیا حال ہے؟ اس نے بتایا کہ فوت ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ میں اپنے کام میں لگا ہوں۔ پھر پوچھا کہ میری ماں کیا کر رہی ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ وہ بھی فوت ہو چکی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ میرا غم دور ہو گیا۔ پھر پوچھا کہ میری بیوی کس حال میں ہے؟ اس نے کہا کہ وہ بھی فوت ہو چکی ہیں۔ آپ نے کہا کہ نئی بیوی کی راہ بنادی ہے۔ پھر پوچھا کہ میری بہن کیا کر رہی ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ بھی فوت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے میری عزت بچالی ہے۔ پھر پوچھا کہ میرا بھائی کیا کرتا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ بھی فوت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری کمر ٹوٹ گئی ہے۔

حدیث نمبر (۵۵۲): حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے! علما کے پاس بیٹھا کرو اور اپنے گھٹنے بچھا دیا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ دانائی کے نور سے دلوں کو ایسی زندگی دیتا ہے جیسے موسلا دھار بارش زمین میں زندگی پیدا کر دیتی ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی باقی باتیں

حدیث نمبر (۵۵۳): حضرت طعمہ جعفری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی کہ انہیں زمین میں ان کا جیسا ساتھی دکھائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ فلاں بستی میں آؤ اور وہاں اس شخص کو دیکھو جو ایسے اپنے کام کر رہا ہے کیوں کہ وہ تمہارے جیسا کا ہے۔ آپ اس بستی میں پہنچے اور ان کے بارے میں پوچھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ شخص جنگل میں گھنے درختوں اور جھاڑیوں کی طرف جاتا ہے، اس کی ٹہنیاں کاٹتا ہے، پھر گٹھا اٹھا کر بازار میں لے جاتا ہے اور آواز لگاتا ہے کوئی ہے جو حلال کمائی سے اچھی چیز خریدے؟ کوئی اچھی چیز نیک کمائی کے ذریعے خریدنے والا ہے؟ کیوں کہ میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے خود کاٹا ہے اور اپنی پیٹھ پر اٹھا لایا ہوں۔

حدیث نمبر (۵۵۴): حضرت علاء بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو کس حال میں اٹھائے گا؟ آپ نے بتایا کہ اس وقت سورج ان پر سخت گرمی برسا رہا ہوگا۔

حدیث نمبر (۵۵۵): حضرت رامہ بن عبد بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بخیل نہ ہونے کے باوجود اونٹ پر حج کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر حج کیا

حالاں کہ وہ بوجھ اٹھانے کے کام آتا تھا۔

حدیث نمبر (۵۵۶): حضرت ابو یونس حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں بڑے علم والے اور بہت طواف کیا کرتے تھے، ایک دن اور رات میں دوسو سات طواف کر لیتے تھے۔

حدیث نمبر (۵۵۷): حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کا ذکر اتنا کیا کرو کہ منافق لوگ تمہیں دکھاوا کرنے والا کہنے لگیں۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۵۵۸): حضرت رافع بن ابی رافع طائی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں جنگ ذات السلاسل میں امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی، ریگستانی علاقہ آتا تو آپ اسے پالان بنا لیتے اور جب کسی جگہ پر ٹھہرنا ہوتا تو ہم دونوں اسے اوپر ڈال لیتے۔

حدیث نمبر (۵۵۹): حضرت عرفجہ سلمی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے سامنے رویا کرو، رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنا لیا کرو۔

حدیث نمبر (۵۶۰): حضرت ابوعمران جونی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں میں کسی مومن کے پہلو کا ایک بال ہوتا تو بہتر تھا۔

حدیث نمبر (۵۶۱): حضرت اوسط بن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے ایک سال بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں چنانچہ بتا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال ہمیں خطبہ دینے لگے تو آنسوؤں کی وجہ سے تین بار بول نہ سکے پھر فرمایا اے لوگو! اللہ سے تندرستی اور معافی مانگا کرو کیوں کہ اسی کے بعد ہی اللہ پر یقین کامل ہوتا ہے اور کوئی شک کفر سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ سچائی پر قائم ہو جاؤ کیوں کہ اسی کی وجہ سے انسان نیک کاموں تک پہنچتا ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ کیوں کہ یہ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

حدیث نمبر (۵۶۲): حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زبان کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا یہ وہ چیز ہے جو مجھے مشکلات میں ڈال سکتی ہے۔

حدیث نمبر (۵۶۳): حضرت عبداللہ یمنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری وقت ہوا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھا تھا:

"میں اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتی جو قیامت کے دن آدمی کو بے فکر کر دے اور اس کی وجہ سے دل تنگ ہو جائے۔" اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بیٹی! یوں نہ کہو بلکہ یہ کہو اور موت کی سختی یقیناً ہوگی یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔"

اس کے بعد فرمایا کہ میرے ان دونوں کپڑوں کو دیکھو، انہی کو دھو کر مجھے انہی میں کفن دینا کیوں کہ فوت شدہ کے مقابلے میں ایک زندہ شخص نئے کپڑے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۶۴): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بخدا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے بلکہ اپنا سارا مال تقسیم کر دیا ہوا تھا۔

حدیث نمبر (۵۶۵): حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان کو ہر شے میں اجر ملتا ہے یعنی ہر تکلیف میں اور اس پونجی تک پر اجر ملتا ہے جسے گم کر بیٹھتا ہے تو فکر مند ہونے کے بعد جیب ہی میں اسے پالیتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۶۶): حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو اپنا غلہ لایا کرتا، آپ اس میں سے پوچھے بغیر یونہی رہنے دیتے۔ اگر کوئی پسندیدہ شے ہوتی تو کھالیتے اور پسند نہ ہونے کی صورت میں نہ کھاتے۔ ایک دن آپ بھول گئے اور کھالیا لیکن پوچھا نہیں تھا چنانچہ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہ آپ کی ناپسندیدہ شے تھی چنانچہ آپ نے انگلی منہ میں مار کر قے کر کے سب کچھ نکال دیا۔

حدیث نمبر (۵۶۷): حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لمبے پروں والا کوا لایا گیا تو آپ نے قبول کرتے ہوئے فرمایا میں نے جب بھی شکار کیا اور درخت کاٹا تو میری تسبیح کا نقصان ہوا۔

حدیث نمبر (۵۶۸): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ وصال فرما رہے تھے تو اس دوران مجھ سے فرمایا میرے خیال میں آل ابوبکر کے لیے اس اونٹنی اور صفائی کرنے والے اس غلام کے علاوہ کوئی چیز موجود نہیں ہے، یہ مسلمانوں کی تلواریں صاف کیا کرتا اور ہماری خدمت کرتا تھا، میں فوت ہو جاؤں تو اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دینا۔ جب میں نے اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، انہوں نے بعد میں آنے والے حکمرانوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔

حدیث نمبر (۵۶۹): حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عربی لوگو! مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ تمہاری حکمرانی قائم رکھے گا۔ چنانچہ آدمی گندم کی روٹی مانگے گا تو پھر گھر والوں سے کہے گا کہ اسے گھی لگا دو یا زیتون کا تیل لگا دو۔

حدیث نمبر (۵۷۰): حضرت اسمٰعیل بن محمد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال تقسیم کیا تو سب لوگوں کو برابر برابر بانٹ دیا جس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ نے صحابہ اور عام لوگوں میں برابر تقسیم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ گزارے کی چیز ہے تو اسے ہر ایک کو پہنچنا چاہیے۔ صحابہ کو آخرت میں زیادہ اجر ملے گا۔

حدیث نمبر (۵۷۱): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے اور دل میں کوئی بات تھی، آپ سے عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! کوئی نصیحت کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا کا بہت سا مال دے تو اس میں سے صرف ضرورت کا لینا۔ یہ بھی سن لو کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے تو وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے لہٰذا اس کی پناہ کو حقیر نہ جانو ورنہ وہ جہنم میں تمہیں اوندھے منہ ڈال دے گا۔

حدیث نمبر (۵۷۲): حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے کھانے کے بعد جان بوجھ کر قے کی ہو، ان کے پاس کھانا آیا تو آپ نے کھا لیا، پھر بتایا گیا کہ یہ تو ابن النعمان لایا تھا۔ جس پر آپ نے فرمایا تم نے مجھے ابن النعمان کا غلط کھانا کھلا دیا ہے؟ اور پھر قے کر دی تھی۔

حدیث نمبر (۵۷۳): حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ام المومنین حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا جب میرے والد کا وصال ہو رہا تھا تو مجھے بلا کر فرمایا اے بیٹی! میں نے تمہیں خیبر کی کھجوریں دے رکھی ہیں جنہیں لینے کا ارادہ نہ کیا تھا، میں چاہتا ہوں کہ انہیں واپس کر دو۔ آپ بتاتی ہیں کہ میں رونے لگی اور پھر عرض کی اے والد گرامی! اللہ آپ کی بخشش فرمائے، اگر پورا خیبر بھی سونا بن جائے تو میں سارا آپ کو واپس کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔ اے بیٹی! میں قریش کا سب سے بڑا تاجر مالدار تھا لیکن جب مجھے خلیفہ بنا دیا گیا تو میں نے صرف وہی کچھ لیا جس کی مجھے ضرورت ہوئی، میرے پاس تو سوتی چوغہ، دودھ دیتی اونٹنی اور غلام موجود ہیں، جب میں فوت ہو جاؤں تو جلدی سے انہیں ابن الخطاب کو پہنچا دینا۔ اے بیٹی! یہ میرے کپڑے ہیں، انہی میں مجھے کفن دینا۔ میں رونے لگی اور عرض کی یونہی ہوگا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمائے، اس میں دیر نہیں ہونی چاہیے۔

جب آپ کا وصال ہو گیا تو میں نے سب کچھ حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیا، جس پر انہوں نے کہا اللہ تمہارے والد کا بھلا کرے، انہوں نے یہ چاہا کہ کسی کے لیے بات کرنے کی گنجائش نہ رہے۔

حدیث نمبر (۵۷۴): حضرت عبداللہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صنابحی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا ایک بھائی دوسرے خدائی بھائی کے بارے میں دعا کرے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۵۷۵): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو انہوں نے درہم و دینار نہیں چھوڑا، اس سے پہلے آپ نے اپنا سارا مال بیت المال میں جمع کرا دیا تھا۔

حدیث نمبر (۵۷۶): حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر کام میں ہم سے آگے ہوتے تھے۔

حدیث نمبر (۵۷۷): حضرت ابن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور پوچھا کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حیثیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جیسی آج کل ہے۔

حدیث نمبر (۵۷۸): حضرت قاسم رحمۃ اللہ نے فرمایا کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے ہیں کہ جن کے عیب نکالے نہیں جاتے۔

حدیث نمبر (۵۷۹): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی اور پھر آپ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھے۔

☆ "جب بھی کوئی پریشانی کا موقع دیکھو تو میرے پیارے بھائی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یاد کرو کہ انہوں نے کیسے گزاری؟

☆ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پوری مخلوق میں بہتر، پرہیزگار اور خلافت کا حق ادا کرنے والے تھے۔

☆ وہ دو میں سے دوسرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے، سب سے بہتر جگہ پانے والے اور یقینی طور پر سب میں سے وہ پہلے شخص تھے جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا کر دکھایا۔"

حدیث نمبر (۵۸۰): حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے زبان ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ آپ نے پوچھا اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ساری مشکلات اسی کی وجہ سے آتی ہیں۔

حدیث نمبر (۵۸۱): حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا دل میں خیال آتا ہے کہ کاش میں یہ درخت ہوتا جس کا پھل کھایا جاتا اور پھر اسے کاٹ دیا جاتا۔

حدیث نمبر (۵۸۲): حضرت عمیر بن اسحاق کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دکھائی دیئے تو کندھوں پر چوغہ رکھا تھا، ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت ابن عوف نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا جیسے انہیں لینا چاہتے تھے جس پر آپ نے فرمایا دور ہو جاؤ تم اور ابن خطاب میرے اہل وعیال کے بارے میں مجھ سے بحث نہ کرو۔

حدیث نمبر (۵۸۳): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں مجھے پتہ چلا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش میں سبز گھاس ہوتا جسے جانور کھا لیا کرتے۔

حدیث نمبر (۵۸۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ

دُعا کیا کرتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو آخر کار میرے لیے بہتر ہو، الٰہی! جو بہتر چیز تو مجھے دیئے جارہا ہے، اس کے آخر میں تیری خوشی کی ضرورت ہے، اور جنت میں بلند درجوں کی ضرورت ہے۔

حدیث نمبر (۵۸۵): حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گرمیوں میں روزے رکھتے اور سردیوں میں نہ رکھا کرتے۔

حدیث نمبر (۵۸۶): حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس دنیا کا مال جمع نہیں ہونا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کی خواہش بھی نہ کی جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوسکتا تھا لیکن آپ نے جمع کرنے کا ارادہ نہ کیا۔

حدیث نمبر (۵۸۷): حضرت ابوالسفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے تو صحابہ کرام عیادت کرنے آئے اور کہنے لگے ہم آپ کے لیے کوئی طبیب نہ بلالیں؟ آپ نے فرمایا طبیب نے مجھے دیکھ لیا ہے۔ پوچھا گیا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ بتایا اس نے فرمایا ہے کہ میں وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں۔

حدیث نمبر (۵۸۸): حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے والد نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے اپنے تمام درہم و دینار بیت المال میں جمع کرادیئے اور فرمایا میں ان سے تجارت کرتا اور فائدہ اٹھاتا تھا لیکن جب مجھے خلیفہ بنادیا گیا تو ان چیزوں نے مجھے تجارت کرنے اور فائدہ حاصل کرنے سے روک دیا ہے۔

حدیث نمبر (۵۸۹): حضرت ابوضمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کا وقتِ وفات ہوا تو وہ تکیہ کی طرف دیکھتے تھے اور جب وہ فوت ہوگئے تو صحابہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا ہم آپ کے بیٹے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ بار بار تکیہ کی طرف نظر اٹھاتے تھے، انہوں نے تکیہ اٹھایا تو تکیے کے نیچے سے پانچ یا چھ دینار نکلے، اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارکر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا اے فلاں! میرے خیال میں نہ تھا کہ اتنے دینار تمہارے پاس ہوں گے۔

حدیث نمبر (۵۹۰): حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حمد و صلوٰۃ کے بعد خطبہ دیا اور

بتایا کہ شام ملک جلد ہی فتح ہو جائے گا اور تم ایسی زمین پر پہنچو گے جو بلند ہوگی، وہاں تمہیں روٹی اور زیتون بہت ملیں گے، وہاں تمہارے لیے مسجدیں بنیں گی تو خیال رکھنا، اللہ تعالیٰ یہ خیال نہ کرے کہ تم ان میں کھیل کھیلو گے وہ تو صرف ذکر کرنے کے لیے بنیں گی۔

حدیث نمبر (۵۹۱): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مثال دیتے ہوئے یہ شعر پڑھا کرتے تھے "تم اٹھائے جانے تک میت پر افسوس کرتے رہو گے، آدمی امیدیں لگاتا ہے لیکن اس سے پہلے فوت ہو جاتا ہے۔"

امیر المومنین حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۵۹۲): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سہیل بن عمرو، حضرت حارث بن ہشام، حضرت ابوسفیان بن حرب اور قریش کے کچھ سردار آئے۔ ان کے علاوہ حضرت صہیب، حضرت بلال اور وہ غلام جو بدر میں شامل ہوئے، سب مل کر آئے۔ آپ نے باہر آ کر انہیں اپنے پاس بلالیا جس پر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا آج جیسا دن میں نے نہیں دیکھا۔ انہوں نے ان غلاموں کو تو اپنے پاس بلالیا ہے لیکن ہمیں دروازے پر ہی روک دیا ہے اور توجہ نہیں کی۔ اس پر حضرت سہیل بن عمرو (جو بڑے عقلمند تھے) نے کہا اے میری قوم! بخدا میں تمہارے چہروں پر کچھ اثر دیکھ رہا ہوں۔ اگر تمہیں ناراض ہونا ہی ہے تو اپنے اوپر ناراضگی کرو، انہوں نے تو سب کو بلایا ہے، تمہیں بھی دعوت دی ہے، وہ تو جلدی آ گئے لیکن تم نے دیر کر دی، ذرا بتاؤ تو سہی اس دن کیا بنے گا جب قیامت کے دن کے لیے انہیں بلایا گیا اور تمہیں چھوڑ دیا گیا؟ پھر کچھ اور بات کی تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کپڑے جھاڑ کر وہاں سے چلے گئے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا تھا جو بندہ اللہ کے پاس تیزی سے آتا ہے تو اسے ڈھیل کرنے والی کی طرح نہیں سمجھتا۔

حدیث نمبر (۵۹۳): حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یوں دعا کرتے سنا اے اللہ! مجھے قلیل لوگوں میں سے کر دے، چنانچہ پوچھا یہ قلیل لوگ کون ہیں؟ اس نے کہا

میں نے سن رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ (اس پر تھوڑے لوگ ایمان لائے ہیں) وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ (میرے وہ بندے کم ہیں جو شکر کرتے ہیں) اس کے علاوہ ایسی اور آیتیں بھی پڑھیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! تجھ سے تو ہر شخص ہی زیادہ فقیہ (سمجھدار) ہے۔

حدیث نمبر (۵۹۴): حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم کھانا کھانے کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاں جاتے تو وہاں کبھی تازہ گوشت ہوتا، کبھی خشک ہی اور کبھی زیتون کا تیل ہوتا۔

حدیث نمبر (۵۹۵): حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی کو یوں کہتے سنا اے اللہ! تو بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے لہٰذا میرے اور ہونے والی کوتاہیوں کے درمیان بھی حائل ہو جا آپ نے اسے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے اور پھر اس کے لیے دعا فرمائی۔

حدیث نمبر (۵۹۶): حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ سنا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے "اے اللہ! ہماری بخشش فرما اور ہمیں معاف فرما دے۔"

حدیث نمبر (۵۹۷): حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو آپ نے اسے مسجد میں رکھ دیا، پھر دیر تک اسے دیکھتے رہے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین! کیوں روتے ہیں؟ بخدا یہ تو شکر کا موقع ہے اس پر آپ نے فرمایا بخدا یہ وہ مال ہے کہ جسے بھی ملا ہے۔ اُن میں اس نے دشمنی اور ناراضگی پیدا کی ہے۔

حدیث نمبر (۵۹۸): حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے امیر المومنین! ہمارے ہاں جنگ جلولاء کا مال غنیمت ہے، برتن اور چاندی ہے تو کوئی دن نکال کر اسے اپنی مرضی کے مطابق تقسیم کر دیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جب وقت خالی دیکھو تو مجھے اطلاع دے دینا۔ چنانچہ وہ ایک دن آئے اور کہا کہ آج میں آپ کو فارغ دیکھ رہا ہوں، فرمایا ہاں، چٹائی بچھا دو، پھر مال لانے کا حکم دیا، وہ اس پر پلٹ دیا گیا،

پھر آپ آئے اور مال کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! تو نے اس مال کا یوں ذکر فرمایا ہے: زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ۔

''لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت۔''

پھر پوری آیت پڑھ دی۔ پھر کہا اے اللہ! تو نے یہ بھی فرمایا ہے:

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ۔

''اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا۔''

کیوں کہ ہم تیرے سجائے ہوئے کے بغیر کسی اور شے کی ہمت نہیں رکھتے لہٰذا اے پروردگار! تو اس مال کو صحیح جگہ پر خرچ فرما، میں اس کی برائی سے تمہاری پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت اسلم بتاتے ہیں کہ ان کے لیے عبدالرحمٰن بن بہیہ کو مال اٹھانے کے لیے لایا گیا تو اس نے کہا اے باپ! مجھے ایک انگوٹھی تو دے دیں، انہوں نے فرمایا ماں کے پاس جاؤ، وہ تمہیں ستو پلا دیں گی۔ راوی کہتے ہیں کہ بخدا انہوں نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

حدیث نمبر (۵۹۹): حضرت ابن جدعان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑا بنا رکھا تھا اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے اس سے بھی سخت کوڑا بنوایا۔

حدیث نمبر (۶۰۰): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ نکلے تو میں ان کے ہمراہ تھا میرے اور ان کے درمیان دیوار آگئی وہ باغ میں چلے گئے تو وہاں کسی نے کہا عمر رضی اللہ عنہ تو امیر المومنین ہے بڑی خوشی کی بات ہے۔ بخدا! اے خطاب کی اولاد! تمہیں اللہ سے ڈرنا ہوگا ورنہ وہ تمہیں عذاب دے گا۔

حدیث نمبر (۶۰۱): حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ (فصلت، ۳۰)

''بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اس پر قائم ہو گئے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں۔''

اس پر فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کی عبادت پر قائم ہو گئے اور پھر لومڑی کی طرح فریب نہیں دیتے۔

حدیث نمبر (۶۰۲): حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ہی گھوڑا تھا تو آپ نے فرمایا اے اسلم! تم یہ روزانہ کیا کچھ کھاتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ روزانہ کچھ جو کھاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کاش ہم اسے بیت المال میں جمع کرا دیں چنانچہ اسے کنوئیں کی طرف بھیج دیا گیا اور وہ چارہ بیت المال میں جمع کرا دیا گیا۔

حدیث نمبر (۶۰۳): حضرت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کہیں سے کافی مال آیا تو میں ان کے پاس گیا آپ فجر یا ظہر کی نماز کے وقت مصلیٰ پر بیٹھے تھے، فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ جب تک میں اسے صحیح جگہ پر خرچ نہ کر دوں، میرے لیے حلال ہوگا اور جب سے میں خلیفہ بنا ہوں، میں نے اسے اپنے اوپر حرام نہیں کیا، یہ امانت آ گئی ہے میں نے پورا مہینہ تم پر اللہ کا مال خرچ کیا لیکن اس سے زیادہ نہیں دوں گا۔ البتہ میں عالیہ میں اپنے مال کی قیمت سے تمہاری مدد کروں گا جو صرف تمہارے لیے ہوگی پھر تم اپنی قوم کے تاجروں میں سے ایک کے پاس آؤ اور اس کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ، وہ جب کوئی چیز خریدے تو اس میں شریک ہو جاؤ اور اسے اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔

حدیث نمبر (۶۰۴): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاں مال آیا جس کے بارے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا۔ چنانچہ انہوں نے آ کر عرض کی اے امیر المومنین! اس مال میں قریبی رشتہ داروں کا بھی حق ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے نزدیکی رشتہ داروں کا بھی حصہ مقرر کر رکھا ہے۔ فرمایا اے بیٹی! میرے قریبی رشتہ داروں کا حق تو میرے مال میں ہے لیکن یہ مال تو عام مسلمانوں کی بھلائی کے لیے ہے، تم اپنے باپ کو بھول کر، رشتہ داروں کی بھلائی چاہتی ہو۔ چلی جاؤ، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کپڑا کھینچتی ہوئیں چلی گئیں۔

حدیث نمبر (۶۰۵): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے یہی حدیث اپنے والد سے سنی تھی۔

حدیث نمبر (۶۰۶): حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا، سامان

اٹھانے لے جانے والی اونٹنی تو اندھی ہے، آپ نے فرمایا کہ ہم اہلِ بیت کو دیتے ہیں تاکہ اس سے کام لیتے رہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ تو اندھی ہے، آپ نے فرمایا کہ اسے اونٹ کے ساتھ چلالیا کریں گے۔ میں نے کہا کہ زمین سے چارہ وغیرہ کیسے کھائے گی؟ انہوں نے کہا کیا یہ جزیہ کی ہے یا صدقہ کے اونٹوں میں آئی ہے؟ میں نے کہا یہ تو جزیہ میں آئی ہے۔ آپ نے فرمایا بخدا!! اسے تو تم کھانا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ اس پر جزیہ کی ہونے کا نشان لگا ہوا ہے چنانچہ آپ کے حکم پر اسے ذبح کردیا گیا۔ آپ کے پاس نو بڑے پیالے تھے چنانچہ جو بھی پھل یا میوہ وغیرہ آتا، اس میں سے انہی پیالوں میں ڈال کردیا ازواجِ رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیج دیا جاتا اور سب سے آخر میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیجے۔ اگر یہ چیزیں کم پڑتیں تو سب سے کم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہی کو دیتے۔ چنانچہ یہ گوشت انہی پیالوں میں ڈال کر ازواجِ مطہرات کے گھروں میں بھیج دیا گیا اور جو باقی بچ رہا تو اسے پکایا گیا اور مہاجرین وانصار کو کھانے کی دعوت دی گئی۔

حدیث نمبر (۶۰۷): حضرت یحیٰی بن جعدہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں اللہ سے ملنا ہی پسند کرتا (۱) اللہ کے سامنے اپنا ماتھا نہ رکھنا ہوتا۔ (۲) ایسی محفل میں نہ بیٹھنا ہوتا جس میں ستھرے پھلوں جیسی ستھری باتیں ہوتی ہیں۔ (۳) راہِ خدا میں نہ جانا ہوتا۔

حدیث نمبر (۶۰۸): حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں گڑگڑ کی آواز آتی کیوں کہ آپ نے آنکھوں کی تکلیف والے سال (عام الرمادہ) میں زیتون کا تیل کھالیا تھا حالاں کہ آپ کو گھی کھانا منع تھا۔ چنانچہ پیٹ پر انگلی ماری تو گڑگڑ کی آواز آئی جس پر آپ نے کہا تھا گڑگڑ کرتے رہو، تمہارے لیے اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کچھ بھی نہیں۔

حدیث نمبر (۶۰۹): حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ میں جنت میں گیا تو سونے کا ایک محل دیکھا، پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ قریش کے ایک آدمی کا ہے۔ چنانچہ اے عمر! میں تمہاری غیرت کی خاطر اس میں داخل نہ ہوا۔ انہوں

نے عرض کی یارسول اللہ! کیا آپ کی وجہ سے میں بھی غیرت کھا سکتا ہوں؟

حدیث نمبر (۶۱۰): حضرت حبیب بن صہبان کاہلی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا اور اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی طواف کر رہے تھے، آپ یہ دعا کیے جا رہے تھے: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اس کے علاوہ آپ نے کچھ نہ پڑھا۔

حدیث نمبر (۶۱۱): حضرت ابن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علم اگر تجھے فائدہ نہ دے گا تو پھر نقصان دے گا۔

حدیث نمبر (۶۱۲): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے صبر کے ذریعے خوش حال زندگی گذاری۔

حدیث نمبر (۶۱۳): حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا لالچ کرنا محتاجی کی دلیل ہے، بے امیدی، بے نیازی ہوتی ہے کیوں کہ آدمی جب کسی چیز سے بے امید ہو جاتا ہے تو اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۶۱۴): حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی کی تعریف کرنا ایسے ہے جیسے اسے ذبح کر دیا۔

حدیث نمبر (۶۱۵): حضرت ابو عثمان مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ثناء، عبادت گذاروں کے لیے گویا غنیمت ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۶۱۶): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر سے گذرے تو وہاں رک گئے۔ صحابہ کرام کو اچھا نہ لگا اور انہوں نے برا محسوس کیا، اس پر آپ نے فرمایا تمہاری یہی وہ دنیا ہے جس کی تم خواہش رکھتے ہو۔

حدیث نمبر (۶۱۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرا ہر کام نیک ہو، صرف تمہاری خوشی کے لیے ہو اور کسی دوسرے کے لیے نہ ہو۔

حدیث نمبر (۶۱۸): حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ دعا کرتے سنا کرتا ہوں: اے اللہ! ہم سے درگذر فرما اور ہمیں معاف فرما دے۔

حدیث نمبر (۶۱۹): ایلہ یا اذرعات کی زمین کے نگران نے بتایا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام گئے تو اپنی قمیص مجھے دی کہ اسے پیوند لگادوں اور پھر دھوڈالوں کیوں کہ پیٹھ والی جگہ سے پھٹ چکی تھی، چنانچہ میں نے دھوکر پیوند لگائے، اس کے علاوہ ایک قمیص قبطری بھی ساتھ بھیج دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دی گئیں تو آپ نے قبطری قمیص کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو فرمایا کہ یہ تو نرم ہے، اسے پھینک دیا اور اپنی قمیص لے لی اور فرمایا کہ پسینہ سکھانے کے لیے یہ اس سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۶۲۰): حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا آدمی اپنے ہمسائے کے مقابلے میں سیر نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۶۲۱): حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو رہا تھا تو میں ان کے قریب تھا، آپ یوں فرما رہے تھے: مجھے اپنے اوپر افسوس ہے اور مال کی وجہ سے بھی افسوس ہے۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا تھا، اس دوران کوئی اور بات نہ کی تھی اور وصال فرما گئے۔

حدیث نمبر (۶۲۲): حضرت حسن بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عورتوں میں سے ایک سے شادی کر دی تھی تو فرمایا تھا بخدا! میں نے مال و اولاد کے لالچ سے یہ شادی نہیں کی، بلکہ اتنا پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ آپ رات میں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس بیوی سے پوچھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رات کے نفل کیسے پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیں حکم دیتے کہ ہم ان کے سرہانے پانی کا ایک برتن رکھ دیں، اونگھ آتی تو پانی میں ہاتھ ڈال کر اسے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے اور اللہ کا ذکر شروع کر دیتے۔ پھر اونگھ آتی تو پھر ویسے ہی کرتے اور اسی دوران وہ وقت آجاتا جس میں نفل پڑھنا شروع فرما دیتے تھے۔

حدیث نمبر (۶۲۳): حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں بحرین سے کستوری اور عنبر آیا تو آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ ایک اچھا وزن کرنے والی عورت ہو جو مجھے یہ خوشبو تول کر بتائے تو میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ اس پر آپ کی بیوی عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اچھے طریقے سے تول سکتی

ہوں تو لاؤ میں اسے تول دیتی ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ تم اس میں سے کچھ لے کر یہاں (آپ نے کنپٹیوں پر انگلی لگا کر دکھاتے ہوئے بتایا) مل لوگی اور مجھے تمہاری بچی ہوئی خوشبو لوگوں کو دینا پڑے گی۔

حدیث نمبر (۶۲۴): حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارے اندر اللہ کا شوق پیدا کرو (کوئی ایسی آیت پڑھو) چنانچہ انہوں نے کوئی آیت پڑھی تو اسی دوران نماز کا اعلان ہوگیا، اس پر فرمایا کہ کیا ہم نماز کی حالت میں نہیں ہیں؟ (یعنی ایسی ہی باتیں کر رہے ہیں)

حدیث نمبر (۶۲۵): حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر معاملے میں حیلہ ہوسکتا ہے مگر آخرت کے معاملے میں مناسب نہیں۔

حدیث نمبر (۶۲۶): حضرت حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ کوفہ کے ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارا مال و اولاد بڑھائے اور اچھا بدلے دے۔

حدیث نمبر (۶۲۷): حضرت اسماعیل بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بروں میں بیٹھنے سے بہتر یہ ہے کہ الگ تھلگ ہو جائے۔

حدیث نمبر (۶۲۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شہد کا شربت لایا گیا، آپ نے چکھا تو وہ پانی اور شہد تھا چنانچہ فرمایا کہ مجھ سے اس کا حساب نہ لینا اور نہ ہی اس کا اندازہ رکھنا۔

حدیث نمبر (۶۲۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ورد میں ایک آیت پڑھی اور پھر کئی دن تک گھر ہی میں رہے، لوگ آپ کو بیمار سمجھ کر بیمار پرسی کرتے رہے۔

حدیث نمبر (۶۳۰): حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم سیکھو اور اس کے لیے سکون و حوصلہ ہونا چاہیے۔ ان کے سامنے عاجزی کرو جنہیں جانتے ہو، اور تمہارے سامنے بھی وہی جھکا کریں جنہیں تم جانتے ہو۔ ظالم علم والے نہ بنو اور علم کے لیے جاہلوں کا سہارا نہ لو۔

حدیث نمبر (۶۳۱): حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ہمراہ بیٹھوں کیوں کہ ان کا دل نرم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۶۳۲): حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کو سنبھالو اور علم کے چشمے بن جاؤ، روزانہ کی روزی اللہ کے سپرد کر دو اور یہ شکایت نہ کرو کہ زیادہ کیوں نہیں ملتی۔

حدیث نمبر (۶۳۳): حضرت ثابت بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگلے حساب سے پہلے خود اپنا حساب رکھو، اگلی جانچ سے پہلے اپنی جانچ یہیں کر لو کیوں کہ کل وہی حساب کام دے گا جو تم آج کر رکھو گے اور جس دن اللہ کے سامنے پیش ہو گے اس دن تمہیں یہ وزن کام دے گا کیوں کہ اس دن کوئی شے چھپی نہ رہے گی۔

حدیث نمبر (۶۳۴): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب مجھے قبر میں رکھو تو میرا چہرہ زمین کی طرف کر دینا، زمین اور میرے چہرے کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔

حدیث نمبر (۶۳۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک قوم کے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نائب کی طرف آئے کیوں کہ انہوں نے عربوں کی بات مانی تھی جب کہ غلاموں کو چھوڑ دیا تھا، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے انہیں لکھا ایک مومن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو گھٹیا بنائے۔

حدیث نمبر (۶۳۶): حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگ قحط میں گرفتار ہو گئے اور گھی مہنگا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیل کھایا تو پیٹ میں گڑگڑ ہوئی جس پر فرمایا جتنا چاہو گڑگڑ کرو، بخدا، اس وقت تک تمہیں بھی یہ گھی نہیں مل سکے گا جب تک لوگ نہ کھائیں گے۔

حدیث نمبر (۶۳۷): حضرت بشیر بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کو گئے تو آپ کے لیے ایک تیز سواری لائی گئی، آپ اس پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو پریشان کیا، آپ نے نیچے اتر کر فرمایا تمہارا برا ہو، یہ طریقہ تمہیں کس نے سکھایا؟

حدیث نمبر (۶۳۸): حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رونے کی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چہرے پر سیاہ قسم کی دو لکیریں بن چکی تھیں۔

حدیث نمبر (۶۳۹): حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ آذر بائیجان پہنچے تو انہیں کھجور اور گھی کا حلوہ پیش کیا گیا، آپ نے اس حلوے کے لیے دو پیالے تیار کرنے کا حکم دیا، پھر انہیں اونٹ پر لاد کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچایا۔ انہوں نے اسے چکھا جس پر معلوم ہوا کہ ایک میٹھی چیز ہے پھر فرمایا کہ کوچ کے وقت سب مسلمانوں نے اس میں سے کھالیا تھا؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں بھی اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اسے برتنوں میں ڈال کر انہیں واپس کر دیا اور یہ خط لکھا اما بعد تمہارے والدین کی تو یہ عادت نہ تھی، کوچ کرنے لگو تو اس موقع پر تمہیں اپنی طرح ان مسلمانوں کو بھی کھلانا چاہیے تھا۔ پھر لکھا کہ عجمی لوگوں کی عادت نہ اپناؤ اور نہ ہی عیش کرو بلکہ معد بن عدنان کی طرح سادگی اپناؤ۔

حدیث نمبر (۶۴۰): حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں واپس آیا تو لوگوں کے ہاتھوں میں پیالے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بلایا، میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک موٹی روٹی اور زیتون منگوائی جس پر میں نے ان سے کہا آپ نے مجھے گوشت اور روٹی سے منع کیا ہوا ہے اور پھر اس کھانے پر مجھے بلا بھی لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں اپنے کھانے کے لیے بلایا ہے یہ تو سب مسلمانوں کا کھانا ہے۔

حدیث نمبر (۶۴۱): حضرت کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اے کعب! کوئی خوف دلانے والی بات سناؤ۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے لیکن اے کعب! تم کچھ سناؤ جس پر میں نے کہا اے امیر المؤمنین! اس آدمی جیسے کام کرو کہ اگر ستر نبیوں کے عملوں کے سامنے جائیں تو آپ کا یہ عمل ہر ایک کے مقابلے میں گھٹیا دکھائی دے۔ اس پر انہوں نے سر جھکا لیا، پھر اوپر اٹھایا تو فرمایا اے کعب! کچھ اور سناؤ۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! اگر مشرق کی طرف سے بیل کے نتھنے کے برابر جہنم کو کھول کر دکھایا جائے اور دیکھنے والا مغرب میں ہو تو اس کا دماغ کھول کر بہہ جائے گا۔ اس پر بھی انہوں نے سر کو بہت زیادہ جھکا لیا، ہوش سنبھالا تو پھر فرمایا اے کعب! کچھ اور سناؤ۔

میں نے کہا اے امیر المؤمنین! قیامت کے دن جہنم اس زور سے بھڑکے گا کہ جس کی وجہ سے کوئی نبی اور اللہ کا قریبی فرشتہ ایسا نہ ہوگا جو گھٹنوں کے بل گر نہ جائے، اس دن ہر ایک کہہ رہا ہوگا کہ الٰہی مجھے اپنے بچاؤ کی ضرورت ہے، میں تجھ سے اپنا بچاؤ مانگتا ہوں۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سر نیچے جھکا لیا۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا یہ سب کچھ آپ کتاب اللہ میں نہیں دیکھتے؟ انہوں نے پوچھا کہاں ہے؟ تو میں نے کہا کہ اللہ کا یہ فرمان ہے: یَوْمَ تَاْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۔ ''جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔''

حدیث نمبر (۶۴۲): حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھتے سنا تو کہنے لگے اس کے ساتھ یہ بھی ملاؤ فَاغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ (میری بخشش فرما اور توبہ قبول کرے)۔

حدیث نمبر (۶۴۳): حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایسے شخص نے مجھے بتایا جس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس موقع پر دیکھا تھا جب وہ کنکر مار رہے تھے کہ آپ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر ٹکڑے لگے تھے۔

حدیث نمبر (۶۴۴): حضرت اعمش رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہو کیوں کہ اس کے ذریعے شفاء ملتی ہے، لوگوں کی باتیں نہ کرو کیوں کہ یہ ایک بیماری ہے۔

حدیث نمبر (۶۴۵): حضرت ابو صالح غفاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ لوگوں نے مجھے امام بنا لیا ہے چنانچہ میں انہیں نماز پڑھاتا ہوں اور واقعات سناتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نماز تو پڑھایا کرو لیکن واقعات نہ سنایا کرو۔ یہ سوال اس نے تین یا چار مرتبہ دہرایا تھا جس پر آپ نے کہا قصے نہ سنایا کرو کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم اپنے آپ کو ابھارنے لگو گے اور اللہ تمہیں برباد کر دے گا۔

حدیث نمبر (۶۴۶): حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمرو بن

عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، اس وقت وہ اسکندریہ کو فتح کر چکے تھے، میں دوپہر کے وقت مدینہ پہنچا، اپنی سواری مسجد کے دروازے پر بٹھائی اور مسجد میں داخل ہوگیا۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی گھر سے نکلی جس نے مجھے سفری کپڑے پہنے دیکھا تو واپس گھر میں گئی اور حضرت امیر المؤمنین کو بتایا (آگے حدیث چل رہی ہے، جس میں یہ ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے لونڈی! کیا کھانے کے لیے کچھ ہے؟ وہ روٹی اور زیتون کا تیل لائی، آپ نے مجھے فرمایا کہ کھالو، میں نے شرم کرتے ہوئے کچھ لیا تو فرمایا کھاؤ کیوں کہ مسافر کو کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر اس سے پوچھا کچھ کھجوریں بھی ہیں؟ وہ تھال میں کھجوریں لے آئی۔ فرمایا کھاؤ، میں نے جھجکتے ہوئے کچھ کھائیں تو آپ نے فرمایا اے معاویہ! مسجد میں آکر تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے بتایا یوں کہا تھا آپ تو قیلولہ کرر ہے تھے۔ فرمایا تم نے بری بات کی تھی (یا فرمایا یہ خیال اچھا نہ تھا) اگر میں دن کے وقت سو جاؤں تو خلقت بگڑ جائے گی اور رات کو سو جاؤں تو اپنا نقصان کروں گا۔ تو اے معاویہ! ان دونوں صورتوں میں میں کیسے سو سکتا ہوں۔

حدیث نمبر (۶۴۷): حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ کو لکھا تھا کہ تمہیں دنیا سے بے تعلقی کے بغیر آخرت کے لیے کیا ہوا کوئی کام بہتر فائدہ نہ دے گا۔ یہ بھی لکھا کہ اخلاق سے گری باتیں نہ کیا کرو اور گھٹیا گفتگو کرنے سے گریز کرو۔

حدیث نمبر (۶۴۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رات کے موقع پر اپنے بھائی کو بلا کر کہا کہ رات کتنی لمبی ہے اور جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو اس کی طرف جاتے تو اس سے لپٹ جاتے (یا گلے ملتے)۔

حدیث نمبر (۶۴۹): حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرے لیے آٹا نہ چھانا کرو کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھاتے دیکھا ہے۔

حدیث نمبر (۶۵۰): حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور

میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو ایڑی لگائی تو چوغے کے نیچے سے ران کے ننگے ہونے پر ایک نشان دکھائی دیا جسے ایک نجرانی نصرانی نے دیکھ لیا، وہ بول اٹھا یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں ہم نے تورات میں پڑھا ہے کہ ہمارے علاقے سے ہمیں نکالے گا۔

حدیث نمبر (۶۵۱): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہاں گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا کھانا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا جب بھی مجھے کوئی چیز اچھی لگے تو اسے کھالیا کروں؟ انسان کے لیے یہی اچھا ہوتا ہے کہ خواہش ہونے پر کھایا کرے۔

حدیث نمبر (۶۵۲): حضرت حنش بن حارث رضی اللہ عنہ بتاتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھانے کا نقص نہیں نکالتے تھے، جس پر آپ کے غلام یرفا یا اسلم نے کہا کہ میں ایسا کھانا رکھوں گا، جس کا آپ نقص نکالیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ترش دودھ لے کر آگے کر دیا، آپ نے اس میں سے چکھ لیا تو ترشی معلوم ہوئی پھر فرمایا یہ اللہ کی طرف سے کتنی اچھی روزی ہے۔

حدیث نمبر (۶۵۳): ایک مرتبہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ گوشت لٹکائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاں سے گذرے تو انہوں نے پوچھا اے جابر! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ خریدا ہوا گوشت ہے، کیا آپ خریدنا چاہتے ہیں؟ فرمایا کیا جب بھی کوئی شے پسند آجائے تو خرید لیا کروں؟ کیا تمہیں ایسے لوگوں میں سے ہوجانے کی فکر نہیں؟ اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِىۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا "تم اپنے حصے کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے"۔

حدیث نمبر (۶۵۴): حضرت ابوزکریا رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابومازن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا، وہ کہتے ہیں کہ میرا بھائی جارود کے ہمراہ قتل ہوگیا تھا۔ چنانچہ ہم نے ان کی لاشیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ پیوند لگی چادر اوڑھے ہوئے تھے، میں نے شمار کیے تو وہ بارہ پیوند تھے۔

حدیث نمبر (۶۵۵): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن گھر سے نکلنے میں دیر کر دی، جب نکلے تو گھر میں رکنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا مجھے کپڑے دھونے کی وجہ سے دیر ہوئی۔ اسے دھونا تھا کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور لباس تھا ہی نہیں۔

حدیث نمبر (٦٥٦): حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ وہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور کہنے لگے اے امیر المومنین! "الصلوٰۃ" (یہ لفظ لوگوں کو بلانے کے لیے بولا جاتا تھا) آپ سفر سے آئے تھے۔ فرمایا ہاں ٹھیک ہے، آپ نے مسلمانوں کے خون بہنے پر نماز چھوڑنے اور پھر بہتے خون میں پڑھنے کا لحاظ رکھا تھا۔

حدیث نمبر (٦٥٧): حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبہ بن فرقد کو قمیص پہنتے دیکھا جس کی آستین لمبی تھی، آپ نے چھری وغیرہ منگوائی تا کہ ہاتھوں کے قریب سے اسے کاٹ دیں۔ اس پر حضرت عتبہ نے کہا اے امیر المومنین! آپ کے کاٹنے پر مجھے شرم آتی ہے، میں خود کاٹ لیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے نہ کاٹی۔

حدیث نمبر (٦٥٨): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو اس موقع پر آپ خلیفہ تھے، اوپر ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر بارہ پیوند لگے تھے۔

حدیث نمبر (٦٥٩): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کی وجہ سے اللہ نے بہت سے شہر فتح کرائے ہیں اور فتح پر فتح ملتی چلی گئی ہے۔ یہ سن کر فرمایا میں تو نجات چاہتا ہوں، نہ کسی اجر کی خواہش ہے اور نہ ہی کوئی بوجھ ہونا چاہیے۔

حدیث نمبر (٦٦٠): حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اے امیر المومنین! کاش آپ اپنے اس لباس سے نرم لباس پہنتے اور اپنے ان کھانے سے بہتر کھانا کھایا کرتے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کافی روزی دے رکھی ہے اور ہر طرف بہتری ہے۔ آپ نے فرمایا اس سلسلے میں مجھے تم سے اختلاف ہے۔ تمہیں معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی تنگی کی زندگی گزارتے تھے؟ یہ بات بار بار دہرا کر آپ نے انہیں رلا دیا، پھر فرمایا اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اگر مجھ میں طاقت ہو تو میں ان دونوں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) جیسی سخت زندگی گزاروں تو یہ میرے لیے خوش حالی کی زندگی ہوگی۔

حدیث نمبر (۶۶۱): حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا جب آپ کو زخم لگا تھا اور آپ مٹی میں پڑے تھے۔ میں انہیں اُٹھانے لگا تو فرمایا اگر اللہ نے مجھے نہیں بخشا تو بہت افسوس ہوگا۔ (دو مرتبہ فرمایا)

حدیث نمبر (۶۶۲): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام پہنچے تو ایک کاشتکار نے آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لیے کھانا تیار کرایا اور پھر بلانے آیا تو آپ نے لوگوں سے کہا جو جانا چاہتا ہے، چلے، پھر ان سے کہا کہ میرے لیے دو روٹیاں بھیج دو۔ کھانا ایک ہی طرح کا ہو۔ انہوں نے یونہی کیا اور کھانا لے آئے، آپ اس وقت کپڑے سے اونٹ کی لید اٹھا رہے تھے، چنانچہ انہیں دیکھ کر ہاتھ زمین سے پونچھے اور جھاڑ کر کھانا کھالیا۔

حدیث نمبر (۶۶۳): حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہیں، حق کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں، اپنی خواہش چھوڑ کر، رشتہ داری چھوڑ کر، فائدہ سامنے رکھ کر نہیں بلکہ بے خوف ہو کر فیصلے کرتے ہیں اور کتاب اللہ کو آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں تو ان کے علاوہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کے حکمرانوں پر افسوس کرے گا۔

حدیث نمبر (۶۶۴): حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دین صرف اتنا نہیں کہ رات میں روتے اور گنگناتے رہو بلکہ یہ پرہیز گاری کا نام ہے۔

حدیث نمبر (۶۶۵): حضرت خلف بن حوشب رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حکمرانی میں دیکھا ہے کہ جب میں دنیا کا خیال کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان کرتا ہوں اور آخرت کا خیال کرنے پر دنیا کا نقصان ہوتا ہے اور جب ایسی صورت ہو تو موت کی تیاری کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر (۶۶۶): حضرت ابن یزید بن سائب رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے تو دیکھا کہ اس کی لید میں جو تھے۔ فرمایا یہی چیز مسلمان بھی کھاتے ہیں تو کمزور ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ میں اس پر اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ لوگوں کے کام نہ آئے۔

امیر المومنین حضرت عثمان غنی بن عفان رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۶۶۷): امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو بھی شخص کوئی عمل کرتا ہے تو اسے اس کی جزا ملے گی۔

حدیث نمبر (۶۶۸): حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے بہت زیادہ حیا کی بات ہوئی تو بتایا کہ آپ گھر میں اکیلے بھی ہوتے، دروازہ بند ہوتا تو بھی جسم پر پانی بہانے کے لیے کپڑے نہ اُتارتے کیوں کہ آپ بہت حیادار تھے اور اسی وجہ سے پیٹھ بھی سیدھی نہیں کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۶۶۹): حضرت حمید بن نعیم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی جب نکلے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا ہم کھانا کھانے چلے ہیں، بہتر تو یہی تھا کہ نہ جاتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ فخر والا کھانا نہ ہو۔

حضرت ابو عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی اندیشہ حضرت ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔

حدیث نمبر (۶۷۰): حضرت عثمان غنی بن عفان رضی اللہ عنہ رات کے وقت کسی کو جگایا کرتے تو وہ جاگ رہا ہوتا، وہ انہیں آواز دیتے تو آپ وضو کا برتن پکڑاتے۔ آپ روزانہ روزہ رکھتے۔

حدیث نمبر (۶۷۱): حضرت ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ چادر لپیٹے مسجد میں سو رہے تھے، آپ کے گرد کوئی موجود نہ تھا حالاں کہ اس وقت آپ خلیفہ تھے۔

حدیث نمبر (۶۷۲): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میرے گھر کے ایک اُمتی آدمی کی سفارش پر قبیلۂ ربیعہ ومضر کے بہت زیادہ لوگ جہنم سے نکل آئیں گے۔ آپ فرماتے ہیں لوگ سمجھتے تھے کہ وہ شخص حضرت عثمان یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہو سکتے ہیں۔

حدیث نمبر (۶۷۳): حضرت ہمدانی ﷫ نے حضرت عثمان بن عفان ﷛ کو دیکھا تو وہ خچر پر سوار تھے، پیچھے آپ کا غلام نائل بیٹھا ہوا تھا حالاں کہ اس وقت آپ مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔

حدیث نمبر (۶۷۴): حضرت ابن سیرین ﷛ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی ﷛ شہید ہو چکے تو آپ کی بیوی حضرت نائلہ ﷞ نے لوگوں سے کہا تم نے ایسے شخص کو شہید کر دیا ہے جو رات بھر کے اندر ایک ہی رکعت میں قرآن پڑھا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۶۷۵): حضرت یونس بن عبید ﷫ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن سے مسجد میں قیلولہ کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں حضرت عثمان غنی بن عفان ﷛ کو دیکھا کرتا کہ خلیفہ ہوتے ہوئے آپ دوپہر کو مسجد ہی میں سو لیتے، جب بیدار ہوتے تو پہلو میں کنکروں کے نشان پڑے ہوتے، لوگ کہا کرتے کہ امیر المؤمنین یہی ہیں، یہ ہیں امیر المؤمنین۔

حدیث نمبر (۶۷۶): حضرت عبداللہ بن رومی ﷫ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان ﷛ جب رات کو اٹھتے تو وضو فرماتے جس پر گھر والوں نے کہا آپ گھر والوں کو حکم کیوں نہیں فرماتے کہ آپ کو برتن دے دیا کریں؟ آپ فرماتے نہیں، انہیں آرام کرنے کے لیے سونا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۶۷۷): حضرت عمرہ بنت قیس عدویہ ﷞ بتاتی ہیں کہ جس سال حضرت عثمان ﷛ شہید ہوئے تو میں حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ کے ہمراہ مکہ کو گئی، راستے میں مدینہ منورہ آیا ہم نے وہ قرآن دیکھا جو شہادت کے موقع پر ان کی جھولی میں تھا۔ چنانچہ خون کا سب سے پہلا قطرہ اس آیت پر گرا ہوا تھا: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ حضرت عمرہ ﷞ بتاتی ہیں کہ قاتلوں میں سے کوئی بھی صحیح سلامت نہ مر سکا۔

حدیث نمبر (۶۷۸): حضرت خالد ربعی ﷫ نے بتایا میں نے کتاب میں دیکھا ہے کہ حضرت عثمان غنی ﷛ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے اللہ! مجھے سلامتی دے کیوں کہ مجھے تیرے ایماندار بندوں نے قتل کیا تھا۔

حدیث نمبر (۶۷۹): حضرت ابو صالح ﷛ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت عثمان غنی

رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، آپ کا جرم اتنا نہ تھا جس پر آپ کو شہید کیا جاتا۔

حدیث نمبر (۶۸۰): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے ہی گھر میں چالیس راتوں تک گھیرے میں رہے، اسی دوران مجھ سے کہا کہ آج رات سحری کے وقت مجھے جگا دینا۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور سحری ہونے پر کہا اے امیر المومنین! اللہ آپ پر رحم فرمائے، سحری ہو گئی۔ انہوں نے بھی مجھے یونہی دعا دی اور اپیشانی پونچھی پھر فرمایا اے ابوہریرہ! سبحان اللہ! آپ نے میرا وہ خواب ادھورا بنا دی جو میں دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ کل تم ہمارے ساتھ روزہ کھولو گے۔ چنانچہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

حدیث نمبر (۶۸۱): حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے دل صاف ستھرے ہو جائیں تو قرآن سن کر سیر ہو جانے کا نام تک نہ لو۔

حدیث نمبر (۶۸۲): حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں ایسا دن پسند نہیں کرتا جب دن یا رات میں میں اللہ کی طرف نظر نہ ڈالوں یعنی قرآن نہ پڑھوں۔

حدیث نمبر (۶۸۳): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے! تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ کیا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے؟ میں نے کہا ہاں یہی بات ہے، وہ ہماری رشتہ داری قائم رکھتے اور اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے۔

حدیث نمبر (۶۸۴): حضرت شرحبیل بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں کو تو حکومت کا کھانا کھلاتے اور پھر گھر جا کر خود سرکہ اور زیتون کا تیل کھایا کرتے۔

حدیث نمبر (۶۸۵): حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی فرماتے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ٹھہرتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ پوچھا گیا کہ آپ جنت کا ذکر کرتے تو روتے نہیں لیکن یہاں کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر، آخرت کی پہلی گھاٹی ہے، اگر انسان اس سے نجات پا گیا تو بعد

والا کام بہت آسان ہو جاتا ہے اور اگر نہیں بچ سکتا تو بعد والا کام زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

نیز آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں نے جو بھی مقام دیکھا ہے تو قبر ان سب سے گھبراہٹ والی ہے۔ پھر بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دفن سے فارغ ہو جاتے تو وہیں کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کیجئے کیوں کہ ابھی اس سے سوال ہوں گے۔

حدیث نمبر (۶۸۶): حضرت عبداللہ رومی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں جنت اور دوزخ کے درمیان ہوا اور پتہ نہ چل سکا کہ مجھے کس طرف جانے کا حکم ملتا ہے تو میں اس سے پہلے راکھ ہونا چاہوں گا۔

حدیث نمبر (۶۸۷): حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرے کے موقع پر ان سے کہا اللہ دشمنوں کو برباد کرے۔ بخدا! آپ کے لیے ان سے جنگ کرنا حلال ہو چکا ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں ایسا نہیں بلکہ بخدا میں کبھی بھی ان سے لڑائی نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ لوگ گھر میں داخل ہو گئے اور روزے ہی کی حالت میں انہیں شہید کر دیا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو گھر کی حفاظت پر مقرر کر رکھا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرما رکھا تھا کہ اگر کسی نے حکم ماننا ہو تو عبداللہ بن زبیر کا مانے۔

حدیث نمبر (۶۸۸): حضرت زہیمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دن کا روزہ رکھتے اور رات کا کچھ ابتدائی حصہ سو کر رات بھر عبادت کرتے۔

حدیث نمبر (۶۸۹): حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے شادی کی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی، وہ اس وقت خلیفہ تھے۔ جب شادی میں شامل ہونے آئے تو فرمایا کہ میں تو روزے سے ہوں، ہاں میں نے چاہا کہ دعوت قبول کر کے برکت کی دعا کر آؤں۔

حدیث نمبر (۶۹۰): حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی بن عفان رضی اللہ عنہ کو ایک قوم والوں نے بلایا جن کے کام برے تھے چنانچہ آپ گئے تو دیکھا کہ وہ بکھرے ہوئے تھے اور برے کام میں مشغول تھے۔ اس پر آپ نے اس بات پر اللہ کا شکر ادا

کیا کہ ان میں شامل نہیں ہوتے اور پھر ایک غلام آزاد کیا۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۶۹۱): حضرت ابو مطر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے تہبند باندھا ہوا تھا اور اوپر چادر اوڑھے ہوئے تھے، ہاتھ میں یوں چھڑی پکڑ رکھی تھی کہ گویا دیہاتی ہیں، وہ کرابیس نامی بازار تک چلے گئے، وہاں دو پہر کو سوئے تو تین درہم قیمتی قمیص پہنی ہوئی تھی، جب انہوں نے اسے پہچان لیا تو اس سے کچھ نہیں خریدا بلکہ اگلے کے پاس گئے، اسے بھی پہچان لیا تو اس سے بھی کچھ نہ خریدا چنانچہ ایک لڑکے کے پاس پہنچے تو اس سے تین درہم میں قمیص خریدی، پھر اس لڑکے کا باپ آیا تو نوجوان نے اسے قیمت بتائی جس پر اس کے باپ نے ایک درہم ہاتھ میں لیا اور آپ کے پاس آیا، کہنے لگا اے امیر المومنین! یہ درہم لے لو آپ نے وجہ پوچھی تو اس نے عرض کی کہ قمیص کی قیمت دو درہم تھی۔ آپ نے فرمایا یہ تمہاری خوشی کے لیے دیتا ہوں جس پر اس نے لے لیا۔

حدیث نمبر (۶۹۲): حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھو، کیوں کہ اس کی وجہ سے ہر چیز پہچاننے لگو گے، اس پر عمل کرو گے تو عمل والے بن جاؤ گے کیوں کہ آگے وہ دور آرہا ہے کہ دسویں حصے تک حق کا انکار ہوگا، نجات صرف رونے والے پائیں گے اور یہ لوگ ہدایت دینے میں امام ہوں گے اور علم کے چراغ کہلائیں گے۔

حدیث نمبر (۶۹۳): حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا لوگو! مجھے تم پر دو چیزوں کی فکر رہتی ہے، ایک تو لمبی امیدیں لگانا اور دوسرے اپنی خواہش کے مطابق چلنا، رہی لمبی امیدیں تو یہ آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہش پر عمل کرنا حق پر چلنے سے رکاوٹ بنتا ہے، سن لو کہ دنیا تو جارہی ہے لیکن آخرت آنے والی ہے، دونوں ہی میں لوگ ملیں گے لہٰذا آخرت کے لوگ بن کر دکھاؤ، دنیا دار نہ بنو کیوں کہ آج عمل کرنے کا وقت ہے اور یہاں حساب نہیں ہوگا لیکن آنے والے کل میں حساب ہوگا، عمل نہیں ہو سکے گا۔

حدیث نمبر (۶۹۴): حضرت ابو بحر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک استاد بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت

علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو آپ نے بھاری تہبند پہن رکھا تھا، پھر بتایا کہ میں نے پانچ درہم میں خریدا ہے اور جو ایک درہم نفع دے گا، میں اسے بیچ دوں گا۔ پھر میں نے ان کے پاس تھیلی میں کچھ درہم دیکھے تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ درہم ہیں جو ینبع کے مقام پر بانٹنے کے بعد بچ گئے ہیں۔

حدیث نمبر (۶۹۵): حضرت مجمع رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیت المال کے بارے میں صفائی کا حکم دیتے اور پھر اس لیے تھیلے کو جھاڑنے کا حکم فرماتے تاکہ پتہ چل جائے کہ آپ نے مسلمانوں کو یہ مال دینے سے روک نہیں رکھا ہے۔

حدیث نمبر (۶۹۶): حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دو بیویاں تھیں جن میں سے ایک کی باری ہوتی تو آپ اس کے لیے آدھے درہم کا گوشت لے جاتے اور جب دوسری کی باری آتی تو بھی دو ہی درہم کا گوشت لے جایا کرتے۔

حدیث نمبر (۶۹۷): حضرت حطان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بتایا جانتے ہو کہ جنت کے دروازے کس طرح بنے ہوں گے؟ ہم نے عرض کی کہ اسی طرح جیسے ہمارے دروازے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یوں ہوں گے اور پھر ہاتھ اوپر اٹھایا اور حضرت ابوعمر نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ کر بتایا (یعنی دروازے اوپر نیچے ہوں گے)۔

حدیث نمبر (۶۹۸): حضرت ابوملیکہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخالفین کے پیچھے بھیجا تو اس وقت آپ نے چوغہ پہن رکھا تھا جسے رسی سے باندھا ہوا تھا اور اس وقت وہ اپنے اونٹ کو تیار کر رہے تھے۔

حدیث نمبر (۶۹۹): حضرت عمر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے قمیص کو پیوند لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس سے دل میں عاجزی پیدا ہوتی ہے اور مومن اس بات پر عمل کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۷۰۰): حضرت عدی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالودہ لایا گیا لیکن آپ نے نہیں کھایا۔

حدیث نمبر (۷۰۱): حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک باغ میں پہنچا تو باغ

والے نے کہا ایک ڈول پر ایک کھجور دوں گا، چنانچہ میں نے ایک کھجور کے بدلے میں ایک ڈول بھر دیا، یوں میں نے ان سے مٹھی بھر کھجوریں لیں، پھر اس میں سے ایک لپ بھر کر پانی پیا اور پھر وہ مٹھی بھر کھجوریں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ پیش کیں جس میں سے کچھ تو آپ نے کھائیں اور باقی میں نے کھالیں۔

حدیث نمبر (۷۰۲): حضرت یزید بن محجن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم رحبہ کے مقام پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ تھے، آپ نے تلوار منگوا کر اسے ننگا کیا اور فرمایا اسے کون خریدے گا؟ پھر فرمایا اگر میرے پاس تہبند خریدنے کی ہمت ہوتی تو میں کبھی نہ بیچتا۔

حدیث نمبر (۷۰۳): حضرت ابوعمر زاذان رضی اللہ عنہ کو کسی نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی شخص سے پوچھا کہ رحبہ کے مقام پر کیا گفتگو ہوئی تھی، اس نے جھوٹ بولا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تُو نے جھوٹ بولا ہے تو میں تمہارے خلاف دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے اندھا کردے، کہتے ہیں کہ آپ نے دُعا کی تو وہ اندھا ہوگیا۔

حدیث نمبر (۷۰۴): حضرت علی رضی اللہ عنہ دارِ فرات میں گئے اور درزی سے کہنے لگے، کیا مجھے پہچانتے ہو؟ یہ قمیص بیچو گے؟ اس نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں۔ آپ اگلے کے پاس گئے اور پوچھا مجھے جانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں (یہ قمیص بیڑیاں پہننے والوں کی سی تھی) آپ نے اس سے خرید لی اور فرمایا کہ اس کی پیمائش کرو، جب انگلیوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اس سے اوپر والی کاٹ دو، پھر آپ نے پکڑ کر پہن لی اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے وہ لباس پہنایا ہے جس سے پردہ کرسکوں اور لوگوں میں بہتر دکھائی دوں۔

حدیث نمبر (۷۰۵): ہرات کے ایک شخص نے بتایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عید پڑھنے جا رہے تھے۔

حدیث نمبر (۷۰۶): حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس بصرہ والوں کی طرف سے ایک وفد آیا جن میں خارجیوں میں سے ایک سردار شخص بھی تھا جسے جعد بن بعجہ کہتے تھے۔ اس نے لوگوں سے خطاب کیا، حمد وثناء کی اور کہنے لگا کہ

اے علی! اللہ سے ڈرو، اپنے آپ کو مردہ سمجھو۔ کیوں کہ تم اپنے محسن (حضرت عمر) کا انجام تو جانتے ہی ہو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا نہیں بلکہ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ تو شہید ہوئے تھے۔ انہیں یہاں (گردن کی طرف اشارہ) ضرب لگی تھی جس نے اسے (ڈاڑھی کو) خون سے رنگین کر دیا تھا۔ یہ اللہ کا فیصلہ تھا اور اس کا اللہ سے عہد ہو چکا تھا اور جھوٹ بولنے والا برباد ہو جاتا ہے۔

اس نے آپ کے لباس پر ڈانٹا تو آپ نے کہا تمہیں ایسا لباس پہننے سے کس نے روکا؟ آپ نے فرمایا تجھے میرے لباس سے کیا غرض، اس میں تکبر نہیں، ہر مسلمان کو ایسا ہی لباس پہننا چاہیے۔

حدیث نمبر (۷۰۷): حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالودہ آیا تو آپ نے اپنے سامنے رکھ کر فرمایا کہ تیری خوشبو اچھی ہے، رنگ بہتر ہے اور چکھنے میں بھی اچھے ہو لیکن میں اپنے آپ کو وہ عادت ڈالنا نہیں چاہتا جس کی اسے عادت نہیں۔

حدیث نمبر (۷۰۸): حضرت ابوالنوار رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو ان کا غلام بھی ساتھ تھا، مجھ سے انہوں نے بیڑیاں پہننے والوں جیسی دو قمیصیں خریدیں اور پھر اپنے غلام سے کہا، ان میں سے جو بھی چاہو، لے لو چنانچہ ایک تو اس نے لے لی اور دوسری حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رکھ لی اور پہن بھی لی۔ پھر ہاتھ پھیلا کر کہا جو میرے ہاتھ سے بڑھ کر ہے اسے کاٹ دو۔ اس نے کاٹ دی تو آپ پہن کر چلے گئے۔

حدیث نمبر (۷۰۹): لباس بیچنے والے حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ کی نانی یا دادی نے بتایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک درہم میں کھجوریں خریدیں، اسے تھیلے میں ڈالا اور اٹھا لیا، لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! اسے ہم اٹھا لیتے ہیں، آپ نے فرمایا نہیں، گھر والے ہی کو اٹھانا چاہیے۔

حدیث نمبر (۷۱۰): حضرت عمرو بن حبشی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا ہمیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اس وقت بتایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے تھے چنانچہ کہا تم سے ایسے شخص جدا ہو گئے جن کے جیسا علم والا نہ تو پہلے لوگوں میں تھا اور نہ ہی بعد والوں میں ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انہیں کہیں بھیجتے تو جھنڈا عطا فرماتے چنانچہ وہ اس وقت تک واپس نہ آتے جب تک فتح حاصل نہ ہوتی۔ انہوں نے سونا چاندی نہیں چھوڑا، صرف سات سو درہم ہیں جو انہیں کسی نے دیئے تھے، وہ بھی انہوں نے واپس کردیئے تھے اور ان کے گھر والوں کے لیے کوئی خادم نہیں تھا۔

حدیث نمبر (۷۱۱): حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، میں نے بھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا حالاں کہ ان دنوں میرے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے۔

حدیث نمبر (۷۱۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا لوگوں کو غور سے نہ دیکھو، جیسے عام لوگوں کو دیکھتے ہو کیوں کہ جو ایسا کرتا ہے، وہ جب بھی لوگوں میں دیکھتا ہے تو اس کا غم بڑھتا جاتا ہے، غصہ کم نہیں ہوتا، جو شخص کھانے پینے والی چیزوں کے علاوہ اللہ کی نعمتوں کا دھیان نہیں کرتا تو اس کا علم کم ہوتا اور عذاب قریب ہوجاتا ہے اور جو دنیا سے بے پرواہ نہیں ہوتا تو اس کی دنیا کوئی نہیں ہوتی۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۷۱۳): حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے انسان) اس وقت تک تم پورے سمجھدار شمار نہیں ہوگے جب تک قرآن کے کئی معنے نہ جان لو، تم اس وقت تک پورے سمجھ دار نہ ہوگے جب تک اللہ سے ہٹنے والوں پر ناراض نہیں ہوجاتے اور پھر سنبھل نہیں جاتے، یوں تم لوگوں کے مقابلے میں اپنے آپ پر بہت ناراض شمار ہوسکو گے۔

حدیث نمبر (۷۱۴): حضرت عوف بن مالک رحمۃ اللہ نے خواب میں چمڑے کا ایک گنبد اور سبز گھاس دیکھی، اس گنبد کے گرد پلی ہوئی بکریاں تھیں جو عجوہ کھجور کی مینگنیاں کرتی تھیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یہ گنبد کس کا ہے؟ آواز آئی کہ عبدالرحمٰن بن عوف کا ہے، ہم انتظار کرنے لگے تو کچھ دیر بعد وہ نکلے اور کہا اے عوف! اللہ نے یہ قرآن کی برکت سے دیا ہے اور اگر تم اس مکان سے اوپر چلے جاؤ تو وہ کچھ دیکھو گے جو آج تک نہیں دیکھا ہوگا، نہ

کانوں نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں کھٹکا ہوگا۔ وہ اللہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے لیے بنایا ہے کیوں کہ وہ دنیا کو دونوں ہاتھوں اور سینے کے زور سے دور کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۷۱۵): حضرت سعید جزیری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شیخ نے بتایا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جنازے میں دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ یہ کون ہے؟ آپ نے اس سے کہا کہ یہ تم ہی ہو، تم ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔

حدیث نمبر (۷۱۶): حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء بیمار ہوگئے تو لوگ آپ کے پاس آئے اور پوچھا کہ آپ کو کیا تکلیف ہے؟ آپ نے فرمایا کہ گناہوں کا بوجھ ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا چاہتے ہو؟ فرمایا جنت چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا آپ کے لیے طبیب نہ بلالیں؟ آپ نے فرمایا اسی نے تو مجھے لٹایا ہوا ہے۔

حدیث نمبر (۷۱۷): حضرت عبداللہ بن مرہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی یوں عبادت کرو کہ جیسے اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور یقین رکھو کہ ایسی کم چیز جو ضرورت پوری کردے، اس زیادہ سے بہتر ہوتی ہے جو تمہیں کھیل کود میں ڈال دے، یہ بھی یقین کرلو کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاسکتا۔

حدیث نمبر (۷۱۸): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خوشی کے موقع پر اللہ کو یاد کرو کہ شاید وہ تمہاری سختی کے موقع پر تمہاری دعا قبول کرلے۔

حدیث نمبر (۷۱۹): حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمہ بن مخلد کو یوں خط لکھا بن اما بعد جب آدمی اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جب وہ اس سے محبت کرتا ہے تو اسے اپنی مخلوق کا بھی محبوب بنادیتا ہے اور جب وہ گناہ کرتا ہے تو اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور جب ناراض ہوتا ہے تو لوگ بھی اس سے ناراض ہوجاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۲۰): حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا کونسا عمل بہتر تھا؟ انہوں نے بتایا کہ سوچ بچار اور نصیحت حاصل کرنا۔

حدیث نمبر (۷۲۱): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہاں آدمی کے نماز پڑھنے کی جگہ گھر ہوتا ہے جس میں وہ اپنی آنکھوں اور زبان کو روک سکتا ہے، بازاروں میں جانے سے گریز کرو کیوں کہ یہ غافل کو داور بیکار کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۲۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں زمین کے اندر ہونا پسند کرتا، اوپر رہنا پسند نہ کرتا۔ میرے پاس میرے بھائی نہ آیا کرتے اور لوگ میرا اچھا کلام یوں چن کر لے جاتے جیسے کھجوریں چن لی جاتی ہیں، میں سجدے میں چہرہ گردآلود نہ کیا کرتا، یا صبح و شام راہِ خدا میں نہ نکلتا۔

حدیث نمبر (۷۲۳): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تہجد کے وقت قرآن کریم پڑھنے والوں کو سنتے تو فرماتے اے اپنے آپ پر قیامت سے پہلے آنسو بہانے والو! جن کے دل اللہ کا ذکر شوق سے کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۲۴): حضرت ربیعہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کیا کرو کیوں کہ تم اپنے اعمال کے زور پر لوگوں سے لڑسکو گے۔

حدیث نمبر (۷۲۵): حضرت بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! اگر اللہ کے ہاں دنیا کی عزت مکھی کے پر جتنی بھی ہوتی تو فرعون کو اس میں سے پینے کا پانی بھی نہ ملتا۔

حدیث نمبر (۷۲۶): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں ہر وقت اللہ کا ذکر کرتی رہتی ہیں، ان میں سے ہر ایک ہنستے ہوئے جنت میں جائے گا۔

حدیث نمبر (۷۲۷): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم والا اور علم سیکھنے والا ثواب میں ایک جیسے ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ کسی اور میں بہتری نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۷۲۸): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بھلے کام سکھانے والا اور سیکھنے والا ایک جیسا اجر لیتے ہیں اور باقی میں ایسی بھلائی نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۷۲۹): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں

تو لوگ صلح صفائی سے رہتے۔ وہ بخیلی جس کی پیروی کی جائے، وہ خواہش جس کے پیچھے چلا جائے اور ہر رائے والے کا اپنی رائے پر تکبر کرنا۔

حدیث نمبر (۷۳۰): حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے کہا گیا حضرت ابوسعد بن منبہ نے لکھنے والے سو آدمی رکھے ہوئے ہیں اور یہ ایک آدمی کے مال کے لحاظ سے بہت ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز بتا دیتا ہوں، ایک ایمان جو مکمل طور پر شب و روز اپنا لیا جائے اور پھر تمہاری زبان جو ہر وقت اللہ کا ذکر کرتی رہے۔

حدیث نمبر (۷۳۱): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اپنے بارے میں جس چیز سے خوف رہتا ہے وہ یہ ہے کہ میں جب اللہ کے پاس پیش ہوں گا تو وہ فرمائے گا کہ تو نے علم پڑھ کر اس پر کیا عمل کیا تھا؟

حدیث نمبر (۷۳۲): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں اللہ کے ذکر اور راہ خدا دکھانے والے اسباب کے علاوہ پوری دنیا لعنتی ہے۔ پھر علم والا اور سیکھنے والا ایک جیسا اجر لیتے ہیں، باقی کسی بھی شخص میں بہتری نہیں۔

حدیث نمبر (۷۳۳): حضرت ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یقین دلاتا ہوں کہ راہ خدا میں سو دینار خرچ کرنے کی بجائے میرے لیے سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لینا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۷۳۴): حضرت شجاع سابری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم حاصل کرو، یہ نہیں کر سکتے تو علم والوں سے محبت کیا کرو، یہ بھی ممکن نہ ہو تو کم از کم انہیں ناراض نہ ہونے دو۔

حدیث نمبر (۷۳۵): حضرت ابوعبدرب رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میرا ایسے لوگوں میں شمار ممکن ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت، ذکرِ الٰہی سے نہیں روک سکتی'' تو یہ میرے لیے اس بات سے بہتر ہوگا کہ مسجد کے دروازے کی سیڑھیوں پر کھڑا ہو کر

لوگوں سے یہ کہتا رہوں کہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار نہیں کیا اور سود حرام نہیں کیا سے خرید و فروخت کروں اور اس کے ذریعے تین سو دینار روزانہ کماؤں اور مسجد میں ہر نماز کے ساتھ بھی شامل ہوتا رہوں۔

حدیث نمبر (۷۳۶): حضرت ابوایاس رحمۃ اللہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین ایسی چیزیں ہیں جنہیں میں تو اچھا جانتا ہوں لیکن لوگ انہیں نہیں چاہتے، فقیری، بیماری اور موت۔

حدیث نمبر (۷۳۷): حضرت عبداللہ بن باباہ رحمۃ اللہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حلال نہ جانتے ہوئے بھی مال و دولت کمائے، پھر اسے غلط جگہ پر استعمال کرے تو یہ ایسی بیماری ہے جس کا علاج ممکن نہیں لیکن اگر کوئی شخص مال و دولت کما کر جائز جگہ پر برتتا ہے تو اس کا یہ عمل گناہوں کو ایسے دھوڈالتا ہے جیسے پلید مٹی کو پانی پاک کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۷۳۸): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمجھدار نیک لوگوں کے سونے اور روزہ نہ رکھنے کے مقابلے میں بیوقوفوں کے راتوں کو جاگنے اور روزہ رکھنے پر دھوکا نہیں کھانا چاہیے (کہ یہ لوگ اچھے ہیں) بلکہ پرہیزگار اور اللہ پر یقین رکھنے والوں سے ذرہ بھر بھی کچھ مل جائے تو یہ پہاڑوں جیسے دھوکا بازوں سے زیادہ عظیم، افضل اور اولیت اولا کام ہے۔

حدیث نمبر (۷۳۹): حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ آٹا ختم ہو گیا ہے تو آپ نے فرمایا ہمارا حکمران اصل مقام سے پیچھے ہٹ چکا ہے، ایسے وقت میں کم سامان والا ہوتے ہوئے بخیل بن جانا زیادہ سامان رکھنے سے بہتر رہے گا۔

حدیث نمبر (۷۴۰): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کو وہ حالات معلوم ہو جائیں جنہیں مرنے کے بعد مردے جانتے ہیں تو پھر چاہت سے کبھی نہ کھا سکو، نہ ہی تمہیں پینا پسند ہو، نہ ہی سر چھپانے کے لیے گھروں کو تلاش کرو بلکہ تمہیں مٹی میں مل جانا، سینہ پیٹنا اور اپنے آپ پر روتے رہنا پسند ہوگا۔ میری خواہش تو یہ تھی کہ ایک ایسا درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور اسے کیڑے کھا جاتے۔

حضرت بردو رحمۃ اللہ بتاتے ہیں مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ

ایک پرندے کے ہاں سے گذرے اور کہنے لگے اے پرندے! تم کتنے اچھے ہو، پھل کھاتے ہو، درختوں کے سائے میں ہوتے ہو اور پھر تمہارا کوئی حساب بھی نہیں ہو سکے گا۔

حدیث نمبر (۷۴۱): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارے گنہگار بننے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر کسی سے جھگڑتے رہو، ظالم بننے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر کسی سے بگڑے رہو اور جھوٹا کہلانے کے لیے یہی کافی ہے کہ مجھے اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں بتاتے رہا کرو۔

حدیث نمبر (۷۴۲): حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہماری ہنڈیا کے نیچے آگ جلانے کے لیے پھونکیں مارتے ہیں تو آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۴۳): حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں دور جاہلیت میں تجارت کرتا اور جب اسلام آ گیا تو میں نے اس کے ساتھ ساتھ عبادت بھی شروع کردی لیکن یہ دونوں کام اکٹھے نہ کرسکا لہٰذا عبادت تو شروع رکھی لیکن تجارت چھوڑ دی۔

حدیث نمبر (۷۴۴): حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک دن میرے ہاں ناراضگی میں آئے تو میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگے بخدا! میں لوگوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے نہیں دیکھتا حالاں کہ سب لوگ نمازیں پڑھے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۴۵): حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو دیکھا تو اس کی کھال دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا کہ تم کبھی نہائے نہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کبھی سر درد نہیں ہوا؟ اس نے کہا کہ نہیں جس پر آپ نے فرمایا کہ یہ شخص کتنا بدبخت ہے، اسی غلطی سے مرجائے گا۔

حدیث نمبر (۷۴۶): حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا پوری رات نفل پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ اللہ کی قدرت کے بارے میں تھوڑی دیر کے لیے غور کرلیا کرو۔

حدیث نمبر (۷۴۷): حضرت ابوادریس رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کسی عورت کو دیکھا جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدوں کی وجہ سے بکری جیسا نشان تھا۔ آپ نے کہا تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان یہ نشان نہ ہوتا تو تمہارے لیے بہتر تھا۔

حدیث نمبر (۷۴۸): حضرت لیلیٰ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم جسے چاہتے ہو اس کے لیے کیا خواہش رکھتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی موت چاہتا ہوں۔ لوگوں نے کہا اگر وہ نہ مرا تو پھر؟ فرمایا تو پھر یہ چاہوں گا کہ اس کے مال و اولاد گھٹ جائیں۔

حدیث نمبر (۷۴۹): حضرت قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے پاس علم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۷۵۰): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مومن کے اندر ایک ایسا لوتھڑا ہے جسے زبان کہتے ہیں وہ اللہ کو پسند ہے اور وہ اسی کی وجہ سے جنت میں جا سکتا ہے جب کہ کافر میں یہی لوتھڑا ایسا ہے جو اللہ کو پسند نہیں، وہ اسی کی وجہ سے جہنم میں جائے گا۔

حدیث نمبر (۷۵۱): حضرت ابوحصین رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تمہارے سامنے کوئی ایسا مشکل کام آجائے جسے کر نہ سکو تو صبر سے کام لو اور اللہ سے امید رکھو کہ وہ اس مشکل کو دور فرما دے گا۔

حدیث نمبر (۷۵۲): حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میرے پیارے شوہر نے مجھے وصیت کی کہ لوگ جب کتان کے کپڑے بنا کر پہنیں تو تم روئی کے کپڑے پہنو اور جب وہ یہ پہنیں تو تم اون کے کپڑے پہنو۔

حدیث نمبر (۷۵۳): حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاتی ہیں کہ وہ ایک رات نماز پڑھنے لگے اور رونا شروع کر دیا، آپ یوں کہتے جاتے تھے اے اللہ! تو نے مجھے اچھا پیدا کیا ہے تو میری ہر عادت بھی اچھی کر دے۔ چنانچہ اسی حالت میں صبح ہو گئی، میں نے دن چڑھے ان سے پوچھا کہ آپ رات بھر صرف یہی دعا کرتے رہے؟

ہیں کہ عادتیں اچھی ہو جائیں، اس پر فرمایا اے ام الدرداءؓ! ایک مسلمان شخص کی عادتیں اچھی ہو جائیں تو ان کے ذریعے وہ جنت میں چلا جاتا ہے اور اگر عادتیں اچھی نہ ہوں تو پھر جہنم میں جائے گا حالاں کہ مسلمان سویا بھی رہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یوں کیوں کر ممکن ہے؟ تو فرمایا اس کا تو بھائی رات کو عبادت کر کے اللہ سے دعا کرے تو اس کے حق میں قبول ہو جاتی ہے اور باپ کے حق میں دعا کرے تو وہ بھی قبول ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۷۵۴): حضرت ابوالمتوکل ناجی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لونڈی تھی، ایک دن آپ کے بیٹے نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تو آپ نے اسے بٹھالیا اور فرمایا کہ اس کے بدلے میں اس سے بدلہ لے لو۔ لیکن اس نے کہا کہ اسے معاف کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو اسے معاف کرنا چاہتی ہے تو جاؤ اور گھر والوں کو گواہ بنالو کہ تم اسے معاف کرتی ہو۔ وہ گئی اور سب کو بلا کر اعلان کر دیا کہ وہ اسے معاف کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ تم اللہ کی خاطر آزاد ہو، ابوالدرداء کو اللہ اور دے دے گا۔

حدیث نمبر (۷۵۵): حضرت راشد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے بھائی کو ملنے والی ہر چیز سے سلام پسند ہے اور اس کی موت کی خبر نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔

حدیث نمبر (۷۵۶): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی صبح کو مسجد میں جا کر جو بھی بھلائی سیکھتا یا سکھاتا ہے تو اس کے اعمال نامے میں مجاہد جتنا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور وہ اللہ سے انعام لے کر آتا ہے۔

حدیث نمبر (۷۵۷): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے بارے میں شک میں پڑ جانا کفر ہے، رونا پیٹنا جاہلوں کا کام ہے، شعر پڑھنا شیطانی باجا وغیرہ ہے، دھوکا فریب گویا جہنم کا انگارہ ہے، شراب سارے گناہوں کی جڑ ہے، جوانی دیوانگی کا ایک حصہ ہے، عورتیں شیطان کا جال ہیں، تکبر بہت بڑی برائی ہے، یتیم کا مال کھانا سب سے برا ہے، سود سب سے برا کاروبار ہے، نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت سیکھے اور اصل بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی میں بد بخت لکھ دیا جائے۔

حدیث نمبر (۷۵۸): حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس عجوہ کھجور کی تقریباً دس گٹھلیاں تھیں جو تھیلی میں رکھی ہوتی تھیں، صبح کی نماز پڑھ کر آپ چٹائی پر بیٹھ کر تھیلی سے وہ گٹھلیاں ایک ایک کر کے لیتے اور ان پر سبحان اللہ پڑھتے ہوئے نکال کر رکھتے جاتے اور جب ختم ہو جاتیں تو یونہی تسبیح پڑھ کر انہیں تھیلی میں واپس ڈالتے جاتے اور یہی کام کرتے جاتے، اسی دوران حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا آجاتیں اور کہتیں کہ ناشتہ تیار ہے۔ چنانچہ اکثر یہ کہہ کر انہیں اٹھا لینے کو کہتے کہ میں روزے سے ہوں۔

حدیث نمبر (۷۵۹): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے ایک زبان دراز عورت سے فرمایا تھا اگر تم گونگی ہوتیں تو اچھا ہوتا۔

حدیث نمبر (۷۶۰): حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تھا کہ کسی سے بھی کچھ مانگا نہ کرو۔ میں نے عرض کی کہ اگر ضرورت پڑ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا تو پھر گندم کاٹنے والوں کے پیچھے جا کر ان کا بچا ہوا اٹھا لو، اسے پیس کر کھا لیا کرو لیکن کسی سے مانگا نہ کرو۔

حدیث نمبر (۷۶۱): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ یزید بن معاویہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا، اس پر اس کے پاس بیٹھنے والوں میں ایک نے کہا کہ اجازت دو تو میں اس سے نکاح کر لوں؟ اس نے کہا افسوس یہ تو بہت مشکل ہے۔ اس شخص نے کہا اللہ تمہیں درست فرمائے ذرا اجازت تو دو۔ وہ مان گیا تو اس شخص نے آپ سے رشتہ مانگا چنانچہ حضرت ابوالدرداء نے اس سے نکاح کر دیا۔ یہ بات لوگوں میں مشہور ہو گئی کہ یزید نے آپ سے رشتہ مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا لیکن ایک مسکین مسلمان نے مانگا ہے تو اس سے آپ نے نکاح کر دیا ہے۔ اس پر ابوالدرداء نے فرمایا میں نے درداء کے بارے میں سوچا ہے اور جب اسے خصی لوگ مجبور کر دیں اور وہ گھروں کو دیکھے تو اسے مایوسی ہو تو پھر اس دن اس کا دین کہاں بچے گا؟

حدیث نمبر (۷۶۲): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منافقوں جیسی عاجزی سے اللہ کی پناہ مانگو، پوچھا گیا کہ یہ منافقوں کی عاجزی کیا ہوتی ہے؟ تو فرمایا کہ اگر جسم دیکھے تو

عاجزی نظر آئے لیکن دل میں نہ ہو تو یہ منافقوں والی عاجزی ہوگی۔

حدیث نمبر (۷۶۳): حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب قبرص فتح ہوگیا، وہاں کے لوگ بکھر گئے اور وہ ایک دوسرے کے گلے لگ کر رونے لگے تو میں نے دیکھا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اکیلے بیٹھے رو رہے تھے، میں نے پوچھا اے ابوالدرداء! ایسے دن میں آپ کے رونے کا مقصد کیا ہے جب اللہ نے اسلام اور اہل اسلام کو فتح دے دی ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا اے جبیر! تم پر افسوس ہے، اللہ کے ہاں یہ مسلمان کیسی مخلوق ہے جس نے اس کا حکم ماننا چھوڑ دیا ہے جب کہ یہ لوگ غالب ہونے والے ہیں، حکومت ان کا کام ہے لیکن انہوں نے اللہ کے حکم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ یہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۶۴): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص پر تو صرف ایک سا مرتبہ افسوس ہے جس کے پاس علم نہیں لیکن ایسے شخص پر سات مرتبہ افسوس ہے جس کے پاس علم تو ہے لیکن وہ اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔

حدیث نمبر (۷۶۵): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نیک کام پرانا شمار نہیں ہوتا، گناہ بھلایا نہیں جا سکتا اور اللہ سوتا نہیں (یا بدلہ دینے والا سوتا نہیں) تو تم جن میں سے چاہو، ہو جاؤ، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

حدیث نمبر (۷۶۶): حضرت ابوعبداللہ جسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور سلام کہہ کر عرض کی کہ میں ایک نمازی ہوں لہٰذا مجھے کوئی ہدایت دیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ موت آنے تک اللہ سے یوں ڈرتے رہو کہ جیسے اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، زندوں میں نہ جانو اور مظلوم کی بددعا سے ڈرو۔

حدیث نمبر (۷۶۷): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آدمی کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ انجانے میں کہیں اس سے مومنوں کے دلوں میں اپنے خلاف ناراضگی پیدا نہ ہو جائے۔

حدیث نمبر (۷۶۸): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص موت کو ہر وقت یاد رکھتا ہے تو اس کے دشمن اور سرکشی کرنے والے کم ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۶۹): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایسے شخص پر افسوس ہے جو دیوانوں کی طرح منہ کھولے ہوئے ہے۔ لوگوں پر نظر رکھتا ہے لیکن اپنے پلے کو نہیں دیکھتا، ہمت ہوتو وہ رات دن کو ملا دے، اسے سخت حساب و کتاب اور عذاب سے گذرنا ہوگا۔

آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے میں موت کو پسند کرتا ہوں لیکن یہ لوگ اسے پسند نہیں کرتے۔ میں بیماری کو پسند کرتا ہوں لیکن یہ اسے پسند نہیں کرتے، میں فقیر بننا چاہتا ہوں لیکن یہ پسند نہیں کرتے۔ یہ دور کی امیدیں لگاتے ہیں، بہت سا مال جمع کرتے ہیں، مضبوط مکان بناتے ہیں، ان کی امیدیں تکبر بنتی ہیں۔ مال تباہ ہونے والا ہے اور ان کے گھر قبریں بنیں گے۔

حدیث نمبر (۷۷۰): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو میں تمہیں اللہ کے سب سے پیارے بندے بتا دیتا ہوں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کرتے ہیں۔ لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں اور فرمایا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ لوگ اللہ کو پیارے ہیں جو سورج اور چاند پر نظر رکھتے ہیں (یعنی نمازوں کے لیے)۔

حدیث نمبر (۷۷۱): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص لوگوں کو دیکھ کر اپنے نفس کی خواہشوں پر چلتا ہے تو دیر تک غم زدہ رہے گا اور غصے سے بچ نہیں سکے گا۔

حدیث نمبر (۷۷۲): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تمہارے عالم کے اکھڑ جانے کا ڈر رہتا ہے اور منافق کے قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنے سے فکر مند ہوں حالانکہ قرآن کریم سچی کتاب ہے، اس پر ایسی روشنی ہے جیسے راستے کے لیے فنا ہوتی ہے، جو دنیا کا مال لے کر غنی نہیں بنتا، اس کے لیے دنیا کس کام کی؟

حدیث نمبر (۷۷۳): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین ایسی چیزیں ہیں جنہیں انسان کو پلے باندھنا چاہیے۔ مصیبت میں شک نہ رکھو (یہ کسی بھی وقت آسکتی ہے)، دکھ درد پہنچنے پر واویلا نہ کرو (اللہ کا حکم ہے) اور اپنے آپ کو صرف زبان سے پاک نہ بناتے پھرو (بلکہ نیک کام کرو)۔

حدیث نمبر (۷۷۴): حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عشاء کی نماز کے بعد بے فائدہ باتیں کرنے سے تو پھر یہی بہتر ہے کہ نماز پڑھے بغیر سو جائے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۷۷۵): حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ہزار ایسے خادم غلام تھے جو آپ کو ٹیکس ادا کیا کرتے تھے، لیکن آپ شام کو سارا تقسیم کر کے گھر جاتے تھے اور پاس کچھ بھی نہ رکھتے تھے۔

حدیث نمبر (۷۷۶): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو سرکاری طور پر مصر میں مقرر کیا گیا اور جاتے وقت آپ کو بتایا گیا کہ وہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی ہے جس پر آپ نے کہا کہ میں نیزہ چلانے اور طاعون دور کرنے کے لیے ہی تو آ رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۷۷۷): حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ ان کے سینے پر نیزوں اور تیروں کے زخم ہی زخم تھے۔

حدیث نمبر (۷۷۸): حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جو شخص اپنی نیکی چھپانا چاہتا ہے تو اسے چھپانا چاہیے۔

حدیث نمبر (۷۷۹): حضرت عروہ کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ تمہارے باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہونے پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی تو جوان میں سے نیک ہوا اور اللہ سے ڈرے، ان کے لیے بہت سا اجر ہوگا۔

حدیث نمبر (۷۸۰): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مجھے اس بات پر افسوس رہتا ہے کہ تم میں سے علماء تو جا رہے ہیں اور جاہلوں کو دیکھ رہا ہوں کہ علم نہیں سیکھتے۔ اس وقت سے پہلے علم سیکھ لو جب علم اٹھا لیا جائے گا کیوں کہ علم اٹھا لیے جانے پر علما نہیں بن سکیں گے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ جو تمہیں مل سکتا ہے، اس کی حرص رکھتے ہو اور جو کچھ تمہارے ذمے لگایا گیا ہے، اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ میں ان برے لوگوں کو جانتا ہوں جو گھوڑوں کے علاج میں لگے ہوئے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو نمازوں کی طرف پیٹھ پھیرے ہوئے ہیں اور قرآن کو سنا ان سنا کرتے ہیں یعنی اسے بیکار جانتے ہیں۔

حدیث نمبر (۷۸۱): حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے ساتھی سے

مسجد میں کہہ رہا تھا کہ میں نے اتنے میں لکڑی خریدی ہے، جس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ مسجدیں ایسے کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۷۸۲): حضرت سعدی بنت عوف رحمہا اللہ بتاتی ہیں کہ ایک دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پریشان دکھائی دیئے تو میں نے کہا کیا بات ہے؟ کیا ہم سے کوئی ایسی شکایت ہے جس پر ہم نے آپ کو ڈانٹا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، تم میری اچھی بیوی ہو۔ میرے ہاں تو مال جمع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے پریشان ہوں۔ اس نے کہا کہ تم ان کے لیے اپنی قوم کو بلاؤ۔ آپ نے کہا اے لڑکے! میری قوم کو بلا لاؤ چنانچہ وہ مال ان میں تقسیم کر دیا۔ میں نے خزانچی سے پوچھا وہ مال کتنا تھا؟ تو اس نے بتایا چار ہزار درہم تھے۔

حدیث نمبر (۷۸۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے سات ہزار درہم میں زمین بیچی۔ وہ مال صرف ایک رات آپ کے پاس رہا تو آپ رات بھر پریشان رہے، آخر کار صبح ہونے پر اسے بانٹ دیا۔

حدیث نمبر (۷۸۴): حضرت ابو رجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو آنسوؤں کی وجہ سے آپ کی آنکھوں کی نچلی طرف جوتے کے تسموں جیسے نشان پڑے ہوئے تھے۔

حدیث نمبر (۷۸۵): حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو نماز کے لیے کھڑا دیکھو تو کہو گے کہ گویا ایک درخت ہے جسے ہوائیں ہلائے جا رہی ہیں، منجنیق ادھر اُدھر پتھر گرا رہی ہے لیکن وہ دیکھتے تک نہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۷۸۶): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تمہیں ان باتوں کا علم ہوتا جنہیں

میں جانتا ہوں تو تم کم سے کم ہنستے اور زیادہ تر روتے رہتے، بستروں پر تھوڑا سا سونا بھی نہ چاہتے، نہ بیویوں کی خواہش رکھتے اور نہ ہی پیٹ بھر کر کھانا کھاتے بلکہ ٹیلوں کی طرف نکل جایا کرتے جہاں جا کر اللہ کی بارگاہ میں گریہ زاری کرتے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ حدیث سناتے تو فرماتے، کاش میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

حدیث نمبر (۷۸۷): حضرت ابوشعبہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ کچھ لوگ ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچے اور انہیں خرچہ دینے کی کوشش کی جس پر آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس دودھ کے لیے بکریاں ہیں، بوجھ لادنے کے لیے اونٹ موجود ہیں، خادم بھی ہے جو خدمت کرتا ہے اور پھر لباس بھی ہیں، میں تو ان کا حساب دینے کے لیے پریشان ہوں۔

حدیث نمبر (۷۸۸): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کاش میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور کاش مجھے پیدا ہی نہ کیا جاتا۔

حدیث نمبر (۷۸۹): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بھلائی کے ساتھ دُعا اتنی ہی اہم ہوتی ہے جتنا کھانے کے لیے نمک ضروری ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۷۹۰): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسی آیت کا علم رکھتا ہوں کہ لوگ اس پر عمل کر لیں تو ان کے سارے کام پورے ہو جائیں۔ (وہ یہ ہے):

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

"جو اللہ کا ڈر رکھے تو اللہ اس کے لیے راہ کھول دیتا ہے چنانچہ ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جو اس کے خیال میں نہیں۔"

آپ دیر تک اس آیت کو پڑھتے اور دہراتے رہے۔

حدیث نمبر (۷۹۱): حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ہاں اس وقت پہنچے جب وہ اپنا گھر تعمیر کر رہے تھے۔ چنانچہ ان سے کہا، آپ لوگوں کے کندھوں پر پتھر لاد رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں صرف ایک گھر بنا رہا ہوں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی کہا تو انہوں نے کہا اے بھائی! شاید آپ مجھ سے

ناراض ہو گئے ہیں۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں اس حال میں آپ کے پاس آتا کہ آپ اپنے والوں کے لیے اللہ سے معافی مانگ رہے ہوتے تو وہ اس سے بہتر ہوتا۔

حدیث نمبر (۷۹۲): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو کہ بہتری والے اکثر لوگ یا تو پرہیز گار ہوتے ہیں یا اللہ سے توبہ کرنے والے۔

حدیث نمبر (۷۹۳): حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب آپ کے ہاں مال نکلا، ایک لونڈی بھی آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے لگے، کچھ بچ رہا (راوی کے مطابق سات درہم بچے) تو آپ نے لونڈی سے فرمایا کہ کسی کو یہ مال دے کر پیسے لے لو۔ چنانچہ میں نے کہا اے ابوذر! کاش آپ اسے اپنے پاس بچا رکھتے کہ آپ کے کام آ جاتے یا پھر ان مہمانوں پر خرچ کر لیتے جو آپ کے پاس آتے رہتے تھے۔ جس پر آپ نے بتایا کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ جو درہم و دینار کہیں سے جمع ہو اور جب تک انہیں راہِ خدا میں خرچ نہیں کرو گے تو کل قیامت کے دن تم پر انگارا بنا کر رکھے جائیں گے۔

حدیث نمبر (۷۹۴): حضرت ابوبکر بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حبیب بن سلمہ نے شام پر گورنری کے دوران حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے لیے تین سو دینار بھیجے اور کہلا بھیجا کہ انہیں اپنی ضرورت کے لیے خرچ کر سکتے ہو۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایلچی سے فرمایا کہ یہ انہیں واپس دے دو اور جا کر کہہ دو کہ کیا انہیں مجھ سے زیادہ ضرورت مند نہیں ملا؟ ہمیں تو صرف سائے کی ضرورت ہے، چند بکریاں چاہئیں جو شام کو دودھ دے سکیں، ایک لونڈی بھی ہے جو ہماری خدمت کر رہی ہے لہٰذا اس سے زیادہ لینے پر اللہ سے ڈرتا ہوں۔

حدیث نمبر (۷۹۵): حضرت عراک بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تم سب سے زیادہ قریب بیٹھوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو اس حالت میں دنیا سے چلا جس میں میں اسے چھوڑ رہا ہوں، تو وہ قیامت کے دن میرے پاس سب سے قریب ہوگا اور بخدا! تم میں سے ایسا کوئی بھی نہیں جس نے میرے بغیر دنیا کا کچھ نہ کچھ مال نہ لیا ہو۔

حدیث نمبر (۷۹۶): حضرت شہر ؒ بتاتے ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص بہترین لباس پہنے یا بہترین جانور پر سواری کرے تو جب تک یہ کام کرتا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ نہ فرمائے گا خواہ اللہ کے ہاں اس کی عزت بھی کیوں نہ ہو۔

حدیث نمبر (۷۹۷): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جس شخص کے پاس دو درہم رکھے رہیں گے، اس کا حساب و کتاب ایک درہم والے سے زیادہ سخت ہوگا۔

حدیث نمبر (۷۹۸): حضرت شہر بن حوشب ؒ کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اگر آپ شام میں اچھی حکومت دیکھنا چاہتے ہیں تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس واپس بلالیں۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا اگر ابوذر رضی اللہ عنہ میری پیٹھ توڑ دیں اور ہاتھ بھی کاٹ دیں تو مجھے ان سے دکھ نہیں ہوگا کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، فرمایا جب تک آسمان سایہ کیے ہوئے ہے اور زمین ہر قسم کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے (جب تک جہان موجود ہے) اس وقت تک کوئی اہل زبان ابوذر رضی اللہ عنہ سے سچا نہ ہوگا اور جو یہ چاہتا ہے کہ دنیا سے بے تعلق کو قریب سے دیکھے تو ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آگئے تو انہوں نے کہا اے ابوذر! ہمارے ہاں ٹھہر جاؤ، صبح و شام دودھ کے لیے اونٹنی حاضر ہے۔ لیکن انہوں نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، پھر کہا کہ میں ربذہ میں ٹھہرنا چاہتا ہوں، آپ اجازت دے دیجیے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔

حدیث نمبر (۷۹۹): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندے! اگر تو میرے پاس شرک کے علاوہ زمین بھر جتنے گناہ لے کر بھی آئے گا تو میں تم پر اتنی ہی مہربانی فرماؤں گا۔

حدیث نمبر (۸۰۰): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں مجھ سے کہا گیا کہ تم جائیداد کیوں نہیں بناتے جیسے فلاں فلاں نے بنا رکھی ہے؟ میں نے کہا کہ میں امیر بن کر کیا کروں گا، مجھے تو روزانہ گھونٹ بھر پانی یا دودھ کی ضرورت ہے اور جمعہ کے دن تھوڑی سی گندم چاہیے۔

حدیث نمبر (۸۰۱): حضرت سفیان ؒ علیہ فرماتے ہیں کہ آج تک حضرت عیسیٰ

علیہ السلام سے ملتا جلتا کوئی شخص (فقیری میں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جیسا نظر نہیں آسکا۔

حدیث نمبر (۸۰۲): ایک بزرگ نے کہا تھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے لوگو! میں تمہارے بھلے کی بات کرتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں (چنانچہ سن لو) قبر کی تنہائی کے لیے رات کے اندھیروں میں نماز پڑھو، قیامت کے دن کی گرمی سے بچاؤ کے لیے روزے رکھو اور مشکل گھڑی سے نجات کے لیے صدقہ وخیرات کیا کرو، اے لوگو! میں تمہارے بھلے کی بات کرتا ہوں اور مہربان ہوں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۸۰۳): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ مجھے آپ کی عزت کرنے سے صرف یہ چیز روکتی ہے کہ آپ کا حال ایسا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ایسا نہ کیجیے کیوں کہ مجھے تو وہ چیز پسند ہے جو اللہ کو پسند ہے۔

حدیث نمبر (۸۰۴): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہوا ہے کہ مجھ پر موت آرہی تھی اور جب جب تم نے داغ لگایا تو رک گئی۔ میں نے پوچھا سر کی طرف سے آرہی تھی یا پاؤں کی طرف سے؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ سر کی طرف سے آرہی تھی۔ میں نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ آپ کو موت آئے، یہ حالت پھر ہوگی۔ چنانچہ پھر آئی تو میں نے کہا کہ حکم پھر آیا ہے اور پھر اس سے تھوڑی دیر بعد فوت ہوگئے۔

حدیث نمبر (۸۰۵): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش میں راکھ بنا ہوتا جسے ہوائیں اڑا لے جاتیں۔

حدیث نمبر (۸۰۶): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بصرہ میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی آنکھیں خشک نہ ہوتی تھیں۔

حدیث نمبر (۸۰۷): حضرت حکم بن اعرج رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ

شرمگاہ سے نہیں لگنے دیا۔

حدیث نمبر (۸۰۸): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارے غریب لوگ ہوتے ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کسے کہا جاتا ہے؟ تو فرمایا جو اپنا دین بچانے کے لیے بھاگ جائیں کیوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ہمراہ اٹھائے گا۔

حضرت ابو عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت سفیان بن وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا فرمایا مجھے امید ہے کہ احمد بن حنبل بھی انہی سے ہوں گے۔

حدیث نمبر (۸۰۹): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی کچھ لوگ مل کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بہتر گروہ میں انہیں یاد کرتا ہے اور جب بھی لوگ اپنی مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر بکھر جاتے ہیں تو قیامت کے دن ان کا یوں بکھر جانا ان کے لیے حسرت ہوگا۔

حدیث نمبر (۸۱۰): حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے بہتر فقیری یہ ہے کہ میں اللہ کے سامنے عاجز بنوں، سب سے بہتر موت وہ ہے جو مجھے اللہ سے ملنے کے شوق میں آئے اور سب سے بہتر بیماری وہ ہے جو میرے گناہ مٹا دے۔

حدیث نمبر (۸۱۱): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہمیشہ سچ بولا کرو کیوں کہ یہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے۔ یونہی جھوٹ سے بچو کیوں کہ یہ گناہوں کی راہ دکھاتا ہے اور وہ گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جس نے سچ بولا، نیک ہوا اور جس نے جھوٹ بولا، گنہگار ہوا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۸۱۲): حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا اے جریر! اللہ کی خاطر عاجز بن جاؤ کیوں کہ جو دنیا میں اللہ کے سامنے عاجز بن جاتا ہے تو آخرت میں وہ اسے بلند کر دے گا۔

حدیث نمبر (۸۱۳): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سب سے بڑا گنہگار وہ ہوگا جو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے زیادہ گفتگو کرے۔

حدیث نمبر (۸۱۴): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بیت المال سے اس وقت پانچ ہزار درہم ملتے تھے جب وہ ''زہاء'' کے مقام پر گورنر تھے جہاں کی آبادی تیس ہزار مسلمانوں پر مشتمل تھی، جب کہ آپ اونی لباس اوڑھ کر خطبہ دیتے جس کا آدھا حصہ نیچے بچھاتے اور آدھا اوپر اوڑھتے تھے، تنخواہ ملتی تو اسے خرچ کر دیتے اور خود کھجور کے پتوں سے بنائی ٹوکریوں کی کمائی کھاتے۔

حدیث نمبر (۸۱۵): حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لیے مکان لینے کی خاطر گئے تو اس نے کہا دل پاکیزہ ہو تو جہاں چاہو۔ نماز پڑھو۔ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے خوب سمجھ آگئی ہے۔

حدیث نمبر (۸۱۶): حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہو کر آخر میں نکلنے والے نہ بنو کیوں کہ بازار میں شیطان کا ڈیرا ہوتا ہے اور وہیں اس کا جھنڈا گڑا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۱۷): حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حذیفہ و سلمان رضی اللہ عنہما ایک نبطی عورت کے پاس گئے اور نماز کا وقت ہوا تو دونوں نے پوچھا کیا کوئی ایسا مکان ہے جس میں ہم نماز پڑھ سکیں۔ وہ کافر عورت بولی اپنا دل پاک رکھو۔ یہ سن کر ایک نے دوسرے سے کہا یہ بات ذہن نشین کر لو، یہ دانائی کی بات ہے جو کافر کے دل سے نکلی ہے۔

حدیث نمبر (۸۱۸): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سات ایسی باتیں ہیں کہ جن پر عمل کرنے والا قیامت کے دن اللہ کے ایسے سائے میں ہوگا کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ مل سکے گا۔

(۱) وہ مرد جو کسی بھائی سے ملتے وقت یوں کہے کہ میں تجھ سے صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں اور پھر دوسرا بھی یونہی کہے (۲) وہ شخص جو اللہ کا ذکر کرے تو اللہ کے ڈر کی بنا پر اس کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہنے لگیں (۳) وہ شخص جو دائیں ہاتھ سے صدقہ و خیرات کرتے وقت بائیں ہاتھ سے چھپائے (چھپ کر صدقہ دے) (۴) وہ مرد جسے خوبصورت

عورت بدکاری کے لیے بلائے تو وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈر رہا ہوں (۵) وہ مرد کہ مسجد سے محبت کی بنا پر اس کے دل میں ہمیشہ مسجد ہی کا خیال رہے (۶) وہ مرد کہ نماز کی خاطر وقت کا پتہ لگانے کے لیے سورج کا حساب لگاتا رہے (۷) وہ مرد جو بات کرے تو علم کی کرے اور چپ ہونا پڑے تو دلیر ہو۔

حدیث نمبر (۸۱۹): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت تک لوگ خیریت سے رہیں گے جب تک ان میں سے پہلا شخص دوسرے کے علم حاصل کرنے سے پہلے تک موجود ہوگا اور اگر پہلا شخص دوسرے کے علم حاصل کرنے سے پہلے فوت ہوگیا تو ایسے ہی وقت میں تباہی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۸۲۰): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کمزور کی مدد کیسے کرتا ہے تو وہ اس کے پیچھے نہ پڑیں۔

پھر فرمایا اگر کوئی شخص ہاتھ اٹھا کر اللہ سے بہتری کا سوال کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو کچھ دیئے بغیر واپس لوٹا دے۔

آپ سے کہا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنے جیسے دوسروں پر الزام لگاتا رہے اور دوسرا اللہ کا ذکر کرتا رہے تو اللہ اور اس کے ساتھ قرآن کا ذکر کرنے والا زیادہ مرتبہ والا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ جو آدمی اچھی طرح سے وضو کر کے مسجد میں آجائے اور ارادہ صرف اللہ کی عبادت اور زیارت کا ہو تو پھر اللہ کا حق ہے کہ زیارت کرنے والے کو عزت دے۔

حدیث نمبر (۸۲۱): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے پڑھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو اس کے لکھنے کا حکم دیتا ہے، پھر دوبارہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جتنی زیادہ مرتبہ میرے بندے نے کہا ہے اتنی زیادہ مرتبہ لکھ لو۔

حدیث نمبر (۸۲۲): حضرت عثمان بن ابو العاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر جمعہ اور جماعت نہ ہوتے تو میں اپنے اس اعلیٰ گھر میں چھوٹا سا مکان بنا لیتا اور پھر قبر میں جانے ہی کے لیے وہاں سے نکلتا۔

حدیث نمبر (۸۲۳): حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ہند خولانیہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں

کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے سن رہی ہوں "اے اللہ! میرے نیک کام قبول فرما لے، گناہ معاف فرمادے اور میرے جیسوں میں میرا عذر سن لینا۔"

حدیث نمبر (۸۲۴): حضرت ابوسفیان رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شیخ بتاتے ہیں کہ حضرت سعد، حضرت سلمان رضی اللہ عنہما کے ہاں بیمار پرسی کے لیے گئے تو وہ رونے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیوں روئے ہو؟ حالاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے موقع پر آپ سے خوش تھے، آپ حوض پر ان سے ملیں گے اور اپنے ساتھیوں سے ملاقات کریں گے۔ اس پر انہوں نے کہا میں موت سے گھبرا کر نہیں رویا، نہ ہی دنیا کی خواہش ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کرر کھا ہے کہ دنیا میں تمہارا سامان مسافر کے خرچ جتنا ہونا چاہیے جب کہ میرے گرد تو یہ سب کچھ ہے۔ اس وقت آپ کے پاس کھانے کا برتن، پیالہ اور وضو کا برتن پڑا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوعبداللہ! ہمیں کوئی پکی بات بتادیں جس پر ہم آپ کے بعد عمل کرسکیں۔ اس پر انہوں نے کہا اے سعد! اس وقت اللہ کو یاد کرو جب کوئی ارادہ کرو، جب تقسیم کرو تو ہاتھ سے دیتے وقت یاد کرو اور جب انصاف کا حکم دو تو حکم کے وقت یاد کرو۔

حدیث نمبر (۸۲۵): حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دولت سے بھرا تھال کمرے میں پھینکنے کی بجائے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں اسے مسلمانوں کے راستے میں رکھ دوں۔

حضرت عائذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آپ کے گھر سے نہ تو عام پانی نکلتا اور نہ ہی بارش کا پانی چنانچہ کہتے ہیں کہ آپ جنتی تھے۔

حدیث نمبر (۸۲۶): حضرت شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت مسلمہ کے ہمراہ قسطنطنیہ میں تھے، منجنیقوں کے آگے سے لاشوں کو اٹھایا جارہا تھا اور مسلمہ کئی بار وہاں سے گذرے، میں نے ایک آدمی کو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے سنا تو پوچھا، اللہ تم پر رحم کرے، کیوں پڑھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم مالک بن عبداللہ خثعمی کے ہمراہ تھے کہ اسی دوران ایک مسلمان فوت ہوگیا، ان کا رات کا کھانا آیا لیکن انہوں نے کھایا نہیں اور صبح کو روزہ رکھ لیا، یوں تین دن تک اس ساتھی کے غم میں کچھ نہ کھایا، لوگ اس کے بارے میں ان سے افسوس کرنے آتے رہے جیسے قریبی رشتہ دار کے لیے آیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۸۲۷): حضرت معاویہ بن قرہ رحمہا اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا اے بیٹے! جب تم ذکر کی محفل میں بیٹھے ہو اور کوئی ضروری کام کرنا ہو تو اٹھتے وقت ان لوگوں کو سلام کہو کیوں کہ جب تک وہ بیٹھے رہیں گے تب تک تمہارا انہی میں شمار ہوگا۔

حدیث نمبر (۸۲۸): حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمین میں اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں اور سب برتنوں میں سے بہتر برتن پتلا اور صاف ستھرا ہوتا ہے جب کہ اللہ کی زمین پر برتن نیک بندوں کے دل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ

حدیث نمبر (۸۲۹): حضرت سلمہ بن حجل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیماری کے دوران روئے تو پوچھا گیا۔ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا میں تمہاری اس دنیا پر نہیں رویا بلکہ دور سفر کی وجہ سے رویا ہوں جب کہ پلے بھی کچھ نہیں، میں اس وقت گویا جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں اور یہ معلوم نہیں کہ مجھے کدھر لے جایا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۳۰): حضرت ابو المہزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم صبح وشام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے۔ وہ ہمیں قرآن پڑھ کر سناتے، دعائیں کرتے اور واقعات بتاتے۔

حدیث نمبر (۸۳۱): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی سے فرماتے اے بیٹی! سونا نہ پہنو کیوں کہ مجھے تمہارے بارے میں شعلوں سے ڈر لگتا ہے اور ریشم نہ پہنا کرو کیوں کہ تمہارے بارے میں جل جانے کا اندیشہ ہے۔

حدیث نمبر (۸۳۲): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یوں لگ رہا ہے کہ جیسے ہم حساب دینے کے لیے حوض سے واپس آرہے ہیں اور ایک آدمی دوسرے سے بات کرتے ہوئے پوچھ رہا ہے اے فلاں! کیا تو نے پی لیا ہے؟ اور وہ کہہ رہا ہے کہ ہائے افسوس! میں نے تو نہیں پیا۔

حدیث نمبر (۸۳۳): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کئی بار مر کر اٹھا جانا میرے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ میں کسی کی شرمگاہ دیکھوں یا کوئی میری شرمگاہ دیکھے۔

حدیث نمبر (۸۳۴): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب علم تو دکھائی دے لیکن عمل بھلا دیا جائے، زبانیں اکٹھی ہو جائیں، لیکن دلوں میں اختلاف پیدا ہو اور ہر ایک شخص رشتہ دار توڑنے پر لگ جائے تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے، انہیں بہرہ کر دیتا ہے اور آنکھوں سے اندھا کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۳۵): حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزوں نے مجھے ہنسایا ہے اور تین ہی چیزوں نے رلایا ہے ہنسانے والی باتیں یہ ہیں:

(۱) دنیا پر امید لگانے والے سے ہنسا ہوں حالاں کہ موت تو اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔

(۲) اس غافل شخص سے جسے اپنی غفلت کا بھی پتہ نہیں۔

(۳) منہ بھر کر خوب ہنسنے والے سے جو یہ جانتا ہی نہیں کہ اللہ کو ناراض کر رہا ہے یا خوش۔

رلانے والی یہ ہیں:

(۱) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوستوں اور ان کی جماعت کے لوگوں کی جدائی میں۔

(۲) موت کے جھٹکوں کے موقع پر جب فرشتہ کی دہشت ہوتی ہے۔

(۳) اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کی یاد پر جب مجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ دوزخ کی طرف جاؤں گا مجھے یا جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔

حدیث نمبر (۸۳۵): حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ فوری طور پر پاک کرانے والی زمین (بیت المقدس) میں پہنچو، اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ زمین کسی کو پاک نہیں کیا کرتی بلکہ انسان کو اس کے اچھے کام پاک کرتے ہیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آج کل آپ طبیب بن گئے ہیں لہٰذا اگر کسی کی شفاء کا سبب بنتے ہو تو اچھی بات ہے لیکن اگر فرضی طبیب ہو تو کسی انسان کو مار دینے سے ڈر دیکیوں کہ یہ بات جہنم میں لے جائے گی۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جب دو آدمیوں میں فیصلہ کرتے تو ان کے واپس ہونے پر دونوں کو دیکھا کرتے اور کہتے واللہ میں تو طبیب جیسا ہوں، میرے پاس واپس آؤ گے تو میں تمہارا فیصلہ دوبارہ کروں گا۔

حدیث نمبر (۸۳۷): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط لکھا مجھے آپ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ آپ نے لوگوں کے علاج کے لیے طبیب بٹھا رکھا ہے چنانچہ دھیان رکھیے کہ کہیں کسی مسلمان کو مار نہ ڈالو ورنہ جہنم کی آگ تم پر لازم ہو جائے گی۔

حدیث نمبر (۸۳۸): حضرت حذیفہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوعبداللہ! کیا آپ اپنے لیے کوئی گھر نہیں بنا لیتے؟ جسے آپ نے ناپسند کیا۔ پھر خود ہی کہا چھوڑ یئے! میں آپ کے لیے ایسا گھر بناتا ہوں کہ جب آپ اس میں لیٹیں گے تو آپ کا سر اس طرف ہوگا اور پاؤں اس دوسری طرف ہوں گے اور جب کھڑے ہوں گے تو سر اوپر ٹکرائے گا۔ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا لگتا ہے کہ آپ میرے جی میں بس رہے ہیں۔ (مراد قبر تھی)

حدیث نمبر (۸۳۹): حضرت ابوقلابہ کی روایت اور الفاظ حضرت اسماعیل کے ہیں ایک آدمی اس وقت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جب آپ آٹا گوندھ رہے تھے۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا ہم نے خادم کو کسی کام بھیجا ہے اور یہ مناسب نہیں جانا کہ اس سے دو کام لیں۔ پھر اس نے بتایا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام بھیجا ہے، پوچھا کہ تم کب آئے ہو؟ اس نے کہا کہ اتنے دن ہو گئے، آپ نے فرمایا اگر تو نے سلام کا حق ادا نہ کیا ہوتا تو یہ ایک امانت تھی جسے تم نے ادا نہ کیا ہوتا۔

حدیث نمبر (۸۴۰): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سر آپ کے ایک دوست مونڈھا کرتے تھے جس پر آپ سے کہا گیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اصل زندگی تو آخرت کی ہے۔

حدیث نمبر (۸۴۱): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور وہ قبول ہوگی تو جو اسے آگے رکھے گا (عمل کرے گا) یہ اسے جنت میں لے جائے گا اور جو اسے پیچھے لے جائے گا (عمل نہیں کرے گا) تو یہ اسے جہنم میں لے جائے گا۔

حدیث نمبر (۸۴۲): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں آدمی کو یوں سمجھو جیسے کوئی شے اللہ اور شیطان کے درمیان پڑی ہو، اگر اللہ کو اس کی ضرورت ہے تو وہ اسے شیطان سے

بچالے گا لیکن اگر ضرورت نہیں تو اسے اور شیطان کو کھلا چھوڑ دے گا۔

حدیث نمبر (۸۴۳): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں میں ہر ایک کی آرزو ہوگی کہ دنیا میں ملنے والی روزی کھائے، البتہ اس سے دل میں کھٹکا رہوگا، اس میں اس بات کا فرق نہیں ہوگا کہ دنیا میں اس کے شب و روز کیسے تھے۔

حدیث نمبر (۸۴۴): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بغیر کسی مسلمان کو چین نہ ملے گا۔

حدیث نمبر (۸۴۵): حضرت قیس بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا دو ناپسندیدہ چیزیں عجیب ہیں، موت اور فقیری (بخدا در حقیقت یہ امیری یا فقیری ہیں) مجھے تو اس کی پرواہ نہیں کہ میں کس کے قابو میں آتا ہوں، اگر اس میں غنی ہے تو مہربانی کے معنی میں اور فقیر ہے تو صبر کے لیے۔

حدیث نمبر (۸۴۶): حضرت عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں نیند آتی تو اٹھ بیٹھتے اور ان سے شہد کی مکھی جیسی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی۔

حدیث نمبر (۸۴۷): حضرت ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش میں پرندہ ہوتا۔

پھر فرمایا ایک آدمی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہا کہ کاش میں داہنے ہاتھ والوں (جنتی) میں شامل ہوتا جس پر انہوں نے کہا کہ کاش فوت ہونے کے بعد مجھے اٹھایا نہ جاتا۔

حدیث نمبر (۸۴۸): حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو آپ کے اہل میں دیکھا کیوں کہ ان کی طرف سے ان پر مہربانی دیکھی تھی۔

حدیث نمبر (۸۴۹): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص دل سے عاجزی کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ دے گا اور جو عظیم بن کر دکھائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے گرا دے گا۔

حدیث نمبر (۸۵۰): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! تمہارا گھر تمہارے لیے کافی ہو، اپنی زبان قابو میں رکھو اور اپنی غلطیاں یاد کر کے رویا کرو۔

حدیث نمبر (۸۵۱): حضرت حسن بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا میرے خیال میں ایک آدمی جانتے ہوئے بھی علم بھول جاتا ہے جس کی وجہ وہ غلطی ہوتی ہے جو اس نے کی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۸۵۲): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو بڑا بننے کی غرض سے آگے بڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے بیمار کر دیتا ہے اور جو دل سے عاجزی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ فرشتے کو قرب ملا ہوتا ہے اور شیطان کو بھی ملتا ہے، فرشتے کا قرب یوں ہے کہ وہ بھلائی کا وعدہ دیتا ہے اور حق تعالیٰ تصدیق کرتا ہے اور جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو۔

شیطان کا قرب یہ ہے کہ وہ برائی کا وعدہ کرتا ہے اور حق تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے اور جب تم اسے دیکھو تو اللہ سے اس کے بارے میں پناہ مانگو۔

حدیث نمبر (۸۵۳): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان ذکر کی محفل کے گرد چکر لگاتا ہے کہ انہیں آزمائش میں ڈالے اور جب انہیں بکھیر نہیں پاتا تو اس حلقے کے پاس آجاتا ہے جو دنیا کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں، وہ ان میں دشمنی ڈال دیتا ہے چنانچہ وہ لڑنے لگتے ہیں، اسی دوران ذکر کی مجلس والے درمیان میں آجاتے ہیں اور وہ بکھر جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۸۵۴): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے، اسے قرآن میں غور کرنا چاہیے کیوں کہ اس میں پہلے اور پچھلے لوگوں کا علم موجود ہے۔

حدیث نمبر (۸۵۵): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت مبارکہ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ کی وضاحت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بتاتے ہیں کہ نعیم سے امن اور صحت مراد ہے۔

حدیث نمبر (۸۵۶): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کاش میں گدھے کی لید سے پیدا کیا جاتا اور میرا تعلق اسی سے ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن روشہ فرماتے ہیں میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا ایک گناہ بخش دیا ہے۔

حدیث نمبر (۸۵۷): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کاش اللہ تعالیٰ میرے گناہوں میں سے ایک گناہ بخش دیتا یا فرمایا کہ غلطیوں میں سے ایک غلطی بخش دیتا اور میری نسب کا کسی کو کوئی علم ہی نہ ہوتا۔

حدیث نمبر (۸۵۸): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اس قول وَجِیْءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جہنم کو ستر ہزار لگام میں دے کر کھینچا جائے گا جن میں سے ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ لائیں گے۔

حدیث نمبر (۸۵۹): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا میں سے چنے ہوئے لوگ تو جا چکے، اب میل کچیل باقی رہ گئی لہٰذا آج کل موت ہر مسلمان کے لیے آسان دکھائی دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۸۶۰): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم روزہ رکھو تو تیل بھی لگاؤ۔

حدیث نمبر (۸۶۱): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص اس وقت تک ایمان کا حقیقی معنیٰ نہیں سمجھ سکتا جب تک وہ بلند مقام تک نہ پہنچے اور مقام کی بلندی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک آدمی کو مالداری کے مقابلہ میں فقر اچھا نہ لگے، عزت وعظمت کے مقابلہ میں عاجزی اچھی نہ لگے اور جب تک اپنی تعریف اور برائی کرنے والا اس کے سامنے ایک جیسے نہ ہوں۔

حضرت عبداللہ کے ساتھیوں نے اس مسئلہ کی وضاحت یوں کی ہے جب تک حلال میں اس کا فقر، حرام کی مالداری سے اسے اچھا نہ لگے، اللہ کی فرمانبرداری میں عاجزی اس عزت سے اچھی نہ لگے جو اللہ کی بے فرمانی میں حاصل کی جائے اور پھر حق تعالیٰ کے معاملے میں اس کی تعریف اور برائی کرنے والا اسے برابر معلوم نہ ہوں۔

حدیث نمبر (۸۶۲): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا علم کافی ہوتا ہے جس میں اللہ کا خوف موجود ہو اور جاہل کی پہچان یہ ہے کہ وہ تکبر اور غرور کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۶۳): حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا جیسے کپڑا پڑا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۶۴): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو محدث بن جاؤ اور جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا فرمان سنو تو اس پر غور کرو کیوں کہ اس کے بعد یا تو بھلائی کا حکم مل رہا ہوگا یا پھر برے کام سے روکا جا رہا ہوگا۔

حدیث نمبر (۸۶۵): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زیادہ روایتیں کرتے رہنے سے علم نہیں ملتا بلکہ علم تو اللہ سے ڈرنے کا نام ہے۔

حدیث نمبر (۸۶۶): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار سات مرتبہ فرمایا تھا اس آدمی پر افسوس جو علم والا نہیں البتہ اللہ چاہے تو اسے علم دے دے اور یونہی اس پر افسوس ہے جس کے پاس علم تو ہو مگر وہ اس پر عمل نہ کر سکے۔

حدیث نمبر (۸۶۷): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے کہا میں (قیامت میں) داہنے ہاتھ والوں میں ہونا پسند نہیں کروں گا مجھے اللہ کے قریبی لوگوں میں ہونا اچھا لگے گا۔ اس پر آپ نے فرمایا یہاں ایک ایسا آدمی بھی ہے جو چاہتا ہے کہ جب وہ مرے تو اسے (قبر سے) اٹھایا ہی نہ جائے (اپنا آپ مراد لیا تھا)۔

حدیث نمبر (۸۶۸): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ بھلا شخص بنانا چاہتا ہے، اسے دین کی پوری سمجھ دے دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۶۹): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانے طریقے سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا، بدعت کے کاموں میں زور لگانے سے بہتر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۷۰): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے بات چیت کرتے۔ چنانچہ ایک دن ان کے پاس جا کر کہا آپ کو یہ سن کر حیرانی ہوگی کہ اہلِ کتاب میں سے ایک شخص میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ دیکھو، لوگ دعائیں تو بہت زیادہ کرتے ہیں لیکن قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ کیا انہیں یہ معلوم ہے کہ قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف وہ دعا قبول فرماتا ہے جس میں فضیلت اور اچھائی ہو۔ قریب ہی حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بیٹھے

تھے، کہنے لگے اگر اس شخص نے یوں کہہ دیا ہے تو اس سے بہتر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرما رکھا ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ صرف اسی شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جو دل کے یقین کے ساتھ کرے، ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جو دکھاوے کے طور پر سنا کر کر رہا ہو، ریا کاری سے کرتا ہو اور دعا کے وقت کھیل کود میں لگا ہو۔

حدیث نمبر (۸۷۱): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کی نماز اسے بھلائی کے راستے پر نہیں لاتی اور برے کاموں سے نہیں روکتی تو وہ اسے اللہ سے دور ہی کرتی چلی جائے گی۔

حدیث نمبر (۸۷۲): حضرت مسیّب بن رافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایسے شخص کو بہت برا جانتا ہوں جو بالکل فارغ ہو اور دنیا و آخرت کا کوئی کام نہ کرتا ہو۔

حدیث نمبر (۸۷۳): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ان پر رحم کرو گے جو زمین میں رہتے ہیں تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

حدیث نمبر (۸۷۴): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ وہ ہے جس کے بغیر کوئی اور خدا نہیں، وہ کسی کو اسلام پر ہوتے ہوئے نقصان نہیں پہنچاتا اور شام کو بھی وہ اسے دنیا کا مال دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۷۵): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایسے شخص کے گناہ زیادہ دکھائی دیں گے جو جھوٹی باتوں میں سوچ بچار کرتا رہا تھا۔

حدیث نمبر (۸۷۶): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کا ذکر چھوڑ کر سو جایا کرتا ہے تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ پھر فرمایا بخدا! آج رات میرے ساتھ بھی یونہی ہوا ہے۔

حدیث نمبر (۸۷۷): حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیمار پرسی کے لیے حضرت مجمع بن حارثہ کے پاس گئے اور جا کر گھر کا ساز و سامان دیکھا تو ان سے کہا کہ سامان تھوڑا کرو کیوں کہ عنقریب لوگ تو اونٹوں کی طرف توجہ دیں گے۔

حدیث نمبر (۸۷۸): حضرت حارث بن ازمع رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت مغیرہ بن

شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان پر تعجب کیا کہ کل گذرا ہوا دن آج سے بہتر تھا۔ آج کا دن اگلے دن سے بہتر ہے اور اگلا دن اپنے سے بعد والے دن سے بہتر ہوگا اور یونہی یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا۔ جب کہ خود فرمایا ہم اس سال پہلے سال سے زیادہ خوش حال ہیں۔ میں نے یہ بات حضرت مسروق سے کی تو انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ، حضرت مغیرہ سے زیادہ علم والے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے اپنی بات آخرت کو سامنے رکھ کر کی ہے جبکہ مغیرہ نے دنیا کو سامنے رکھا ہے۔

حدیث نمبر (۸۷۹): حضرت معن بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سبھی لوگ اچھی باتیں کررہے ہوتے ہو لیکن جس کی بات اس کے کام جیسی ہوتی ہے وہ اپنا اچھا حصہ حاصل کرلیتا ہے لیکن جس کی بات اس کے کام کے مطابق نہیں ہوتی تو وہ اپنے آپ کو برا بنا رہا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۸۰): حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوں دُعا کیا کرتے تھے کہ اللہ سے ڈررہے ہوتے، اس کی پناہ مانگتے ہوتے، اللہ سے مانگ رہے ہوتے اور دل پر رعب چھایا ہوتا۔

حدیث نمبر (۸۸۱): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ یہ اس کا مال ہے جس کا اور کوئی مال نہیں اور جسے عقل نہیں ہوتی وہی اس دنیا کے لیے مال جمع کیا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۸۲): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں، اسی دوران مجھ سے کہا جائے کہ یا تو تمہارے عمل قبول کرلیتے ہیں یا یہ مان لو کہ تم کوئی شے ہی نہ تھے، اس پر میں یہی پسند کروں گا کہ مجھے کچھ نہ ہونا منظور ہے۔

حدیث نمبر (۸۸۳): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جسے بھلا بنانا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور اس کے دل میں سیدھی راہیں ڈال دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۸۴): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اچھی گفتگو کیا کرو کیوں

کہ یہ تمہاری پہچان بنے گی، اچھی ہی بات پر عمل کرو کیوں کہ اچھے بن جاؤ گے البتہ جلد باز، غلط باتیں پھیلانے والے اور فضول خرچ نہ بنو۔

حدیث نمبر (۸۸۵): حضرت شعبی رحمہ اللہ کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے کے دوران فرمایا جنگ میں گرفتار وہ ہوتا ہے جس کے دین پہ جنگ ہو۔

حدیث نمبر (۸۸۶): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جنازے میں کسی شخص کو ہنستا دیکھ کر فرمایا تم جنازے میں شامل ہو کر بھی ہنس رہے ہو؟ آج کے بعد میں تم سے بولوں گا ہی نہیں۔

حدیث نمبر (۸۸۷): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خطبہ کے بعد بیٹھ کر فرما رہے تھے کہ اے لوگو! تمہارے گھاٹے کے شب و روز گزرتے جا رہے ہیں اور ہر ایک کام لکھا جا رہا ہے اور موت بھی اچانک آنے والی ہے لہٰذا جو اچھا بیج ڈالے گا وہی اچھی فصل کاٹے گا لیکن جو برا بیج (کام) ڈالے گا تو اسے شرمساری ہوگی لہٰذا ایسے بیج ڈالو جیسے اللہ چاہتا ہے۔ اپنا نصیب اچھا ملے گا اور حرص کرنے والے کو وہ کچھ نہیں مل سکے گا جو اللہ نے ان کے نصیب میں لکھا ہی نہیں۔ یہ یقین رکھو کہ جسے بھلائی ملے گی تو وہ اللہ کی طرف سے ہوگی اور جو برائی سے بچے گا تو اللہ کی وجہ سے بچے گا۔ پرہیزگار سردار ہوتے ہیں، فقیہ لوگ سب کو ہدایت پر چلاتے ہیں لہٰذا زیادہ تر انہی کی محفلوں میں بیٹھا کرو۔

حدیث نمبر (۸۸۸): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے کو بلائے گا تو اسے اپنے قدرتی ہاتھوں سے چھپا دے گا اور فرمائے گا مجھے جانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں اے پروردگار! جانتا ہوں، اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تجھے بخش رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۸۸۹): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے یہ دل بھی ایک طرح کے برتن ہیں لہٰذا ان میں قرآن بھر دو لیکن اس کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف توجہ نہ کرو۔

حدیث نمبر (۸۹۰): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن سے تعلق رکھنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ اسے رات میں اس وقت پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں اور دن کو یوں پڑھے کہ لوگ اسے چھوڑے ہوئے ہوں۔ اسے پڑھتے وقت غمزدہ دکھائی

دے جب کہ لوگ خوشیاں مناتے پھرتے ہوں۔ رو رو کر پڑھے جب کہ لوگ ہنستے پھرتے ہوں۔ خاموشی سے پڑھے جب کہ لوگ غلطیاں کرتے ہوں۔ عاجزی سے پڑھے جب کہ لوگ اکڑ دکھا رہے ہوں۔ قرآن پڑھنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ روئے، غمگین ہو، حوصلے والا ہو اور دل میں اطمینان رکھے، قرآن پڑھنے والے کے لیے یہ مناسب نہیں کہ کسی پر ظلم کرے، غافل ہو، بازاروں میں شور مچاتا پھرے، ہنستا پھرتا ہو اور تعلق توڑنے والا بنے۔

حدیث نمبر (۸۹۱): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے یہ وعدہ کرے کہ ایک دن کے لیے ان کا عذاب ہلکا کر دے گا تو وہ خوشی سے مر جائیں۔

حدیث نمبر (۸۹۲): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں، اس دنیا میں حق تو یہ ہے کہ زبان کو دیر تک قید میں رکھا جائے۔

حدیث نمبر (۸۹۳): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مصیبت کے نازل ہونے کا دارومدار بات کرنے پر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۹۴): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے احکام کی پیروی کرو، اپنی طرف سے نئے نئے کام نہ گھڑو کیوں کہ یہ فرمان موجود ہے کہ ہر نیا اور برا کام گمراہی ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۸۹۵): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے والے صحیح راستے پر چلتے رہو۔

حدیث نمبر (۸۹۶): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انسان کے جھوٹا بن جانے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے، بے سوچے سمجھے اسے آگے بیان کر دے۔

حدیث نمبر (۸۹۷): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم تو سیکھنے ہی سے آیا کرتا ہے، کوئی شخص عالم نہیں جنا کرتا۔

حدیث نمبر (۸۹۸): حضرت معین بن سعد بن اخرم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ لوہاروں کے قریب سے گذرے تو گرم چھری دیکھی چنانچہ رونے لگے (کہ دوزخ میں یونہی ہوگا)۔

حدیث نمبر (۸۹۹): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر خوشی کے ساتھ تباہی اور

غم بھی ہوتا ہے اور جہاں علم ہوتا ہے، وہاں نصیحت حاصل کرنے کا سامان ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۰۰): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر ادب سکھانے والا یہ چاہتا ہے کہ اس کے ادب کا کوئی نتیجہ نکلے لیکن اللہ کا ادب قرآن ہے (کہ اسے پڑھنے میں اس کا ادب ہے)

حدیث نمبر (۹۰۱): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں عبداللہ کی جان ہے، اس زمین میں ایسی کوئی جان نہیں جسے اللہ کے عذاب کی جانب کا علم ہو کہ کسی طرح اس کی شدت جاننے والی جان سے بڑھ جائے اور اسے پتہ چل جائے کہ اسے عذاب ہوگا یا وہ نجات پالے گا۔ یونہی اللہ کی رحمت والی جانب کو بھی کوئی نہیں جانتا کہ وہ کتنی فراخ ہے۔ جب کہ اسے خوشی ہوتی ہے اور اسے امید لگ جاتی ہے کہ اس نے رحمت پالی ہے۔

حدیث نمبر (۹۰۲): حضرت سعید بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے دور میں میں کوفہ کے سوداگروں کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ اپنی صحت اور خوبصورت رنگ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن مسعود نے فرمایا یہ کیا خوشی ہے؟ ایک مومن کو دیکھو، اس کا دل تو صحیح ہوتا ہے لیکن جسم قدرے کمزور ہوتا ہے۔ پھر برے آدمی اور منافق کو دیکھو، اس کا جسم تو تندرست ہوگا لیکن اس کا دل بیمار ہوگا، بخدا! اگر تمہارے جسم تندرست ہوں اور دل بیمار ہوں تو اللہ کے ہاں تم گبریلے سے بھی زیادہ آسانی کے ساتھ قابو میں آؤ گے۔

حدیث نمبر (۹۰۳): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دبلا پن بندہ ہوتا تو یہ برا انسان ہوتا پھر فرمایا ایک بیوقوف پر یہی ظلم کافی ہے کہ اسے دنیا میں ڈھیل دے دی جائے۔

حدیث نمبر (۹۰۴): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص مہمان ہوتا ہے اور اس کا مال کسی اور کا دیا ہوا ہوتا ہے چنانچہ مہمان نے آخر کار جانا ہوتا ہے جب کہ مال، مال والے کے پاس جایا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۰۵): حضرت عبداللہ بن عکیم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے میں نے اس مسجد میں سنا تھا کہ ہمیں حدیث سنانے سے پہلے انہوں نے قسم

کھائی اور فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ یونہی بات کرتا ہے جیسے چاند کی چودھویں کو کوئی چاند سے باتیں کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تمھیں کس چیز نے دھوکا دیا؟ بتاؤ تم نے رسول حضرات کو کیا جواب دیا؟ اے ابن آدم! اپنے علم کے مطابق تم نے کیا عمل کیا ہے؟

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۹۰۶): ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا البتہ رونا چاہتی تو رونے لگتی بلکہ آل محمد ﷺ نے ان کے وصال تک کبھی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

حدیث نمبر (۹۰۷): ام المومنین سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچایا) کے موقع پر عرض کی تھی کہ اے میرے رب! مجھ پر احسان فرما اور مجھے دوزخ کے عذاب سے بچا۔

حدیث نمبر (۹۰۸): سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص اللہ کو راضی رکھنے کے لالچ پر لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو لوگ اس سے نمٹ لیتے ہیں اور جو لوگوں کو اللہ کی ناراضگی کے باوجود خوش کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۰۹): سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کریم کے یہ الفاظ پڑھے: وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ تو رونے لگیں جس سے دوپٹہ تر ہو گیا۔

حدیث نمبر (۹۱۰): سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کاش میں بھولی بسری بن چکی ہوتی۔

حدیث نمبر (۹۱۱): سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کاش میں ایک درخت ہوتی اور کٹ چکی ہوتی، کاش مجھے پیدا ہی نہ کیا جاتا۔

حدیث نمبر (۹۱۲): سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم لوگ غافل ہو ورنہ سب

سے بہتر عبادت عاجزی ہے۔

حدیث نمبر (۹۱۳): سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گناہوں میں کمی کرو کیوں کہ اللہ سے ملنے پر تھوڑے ہی گناہ بہتر رہیں گے۔

حدیث نمبر (۹۱۴): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں نے انہیں ستر ہزار تقسیم کرتے دیکھا لیکن اپنے لباس کو پیوند لگے ہوئے تھے۔

حدیث نمبر (۹۱۵): حضرت ابو ہزار رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا اے ابو ہزار! کیا میں میت کے بارے میں نہ بتاؤں کہ اپنے بستر پر پڑی کیا کہا کرتی ہے؟ میں نے کہا کہ بتایئے۔ فرمایا وہ یوں کہتی ہے، اے گھر والو! اے ہمسائیو! اے میری چار پائی اٹھانے والو! یہ دنیا تمہیں ایسے دھوکا نہ دے جیسے مجھے دیا ہے، تمہارے ساتھ یوں نہ کھیلے جیسے میرے ساتھ کھیلی ہے کیوں کہ میرے گھر والوں نے مجھ سے گناہوں کا بوجھ ذرہ بھر بھی ہلکا نہیں کیا، اگر یہ اللہ کے ہاں میرا گھیراؤ کرنا چاہیں تو مجھے قابو کر لیں گے۔

سیدنا ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ دنیا بندے کے دل پر ہاروت ماروت سے بھی بڑھ کر جادو کرتی ہے، اور اسے جو بھی لے لیتا تو یہ اسے منہ کے بل گرا دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۹۱۶): سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ امابعد! بندہ جب اللہ کی نافرمانی کے کام کرتا ہے تو لوگوں میں سے اسے سراہنے والے، اس کی برائی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۹۱۷): حضرت عبد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی سیر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس کی ایک حد مقرر تھی۔

حدیث نمبر (۹۱۸): حضرت عبداللہ بتاتے ہیں کہ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ خدیجہ نے ۲۲۶ھ میں (جب وہ میرے والد کے پاس آ کر ان سے حدیثیں سنتیں اور ہمیں بتایا کرتی تھیں) مجھے بتایا۔ کہ حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے تھے، تو کچھ نے کہا شاید ہم نے آپ کو تنگ کر رکھا ہے، انہوں نے فرمایا تمہارے خیال میں تم نے ہمیں تنگ کیا ہے لیکن میں تو ہر کام میں اللہ کی عبادت کی نیت کر لیا

کرتی ہوں۔ چنانچہ ذکر کی مجلسوں کے علاوہ میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو میرے دل کو سکون دے اور نہ ہی کوئی اور ایسی شے دیکھی ہے جس کے ذریعے میں دین تک پہنچ جاؤں۔

امام زین العابدین حضرت علی بن امام حسین رضی اللہ عنہما کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۹۱۹): حضرت شیبہ بن نعامہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما گھر میں خرچ کرتے وقت تنگی رکھتے تھے اور جب فوت ہوئے تو پتہ چلا کہ مدینہ کے اندر سو گھر والوں کا گزارہ چلاتے تھے۔

حضرت بریرہ بتاتے ہیں کہ جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی پیٹھ پر کھانے کی اس بوری کے نشان موجود تھے جسے رات کو اٹھا کر مسکینوں تک پہنچاتے تھے۔

حدیث نمبر (۹۲۰): حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما جیسا کوئی ہاشمی شخص نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر (۹۲۱): حضرت ابوالمنہال طائی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما جب سائل کو صدقات وخیرات دیتے تو سائل کو چوم کر صدقہ دیتے۔

حدیث نمبر (۹۲۲): حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص بہت زور سے ہنستا ہو، اس سے علم نکل جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۲۳): حضرت ابوالمنہال رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو وہ خود اپنے ہاتھوں سے مسکین کو کچھ دے رہے تھے۔

حدیث نمبر (۹۲۴): حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما چمڑے کا برتن لیتے جس میں روٹی ہوتی اور فرمایا کرتے تھے کہ رات کے وقت صدقہ دینا اللہ کی ناراضگی دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۲۵): حضرت محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ مدینہ کے لوگ خوش

حال تھے، وہ نہیں جانتے تھے کہ انہیں کھانے پینے کا سامان کہاں سے مل رہا ہے اور جب حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا وصال ہوا تو انہیں رات کو ملنے والا سامان نہ مل سکا۔

حدیث نمبر (۹۲۶): حضرت عبدالاعلیٰ تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے ایسا علم ملے جو اسے رُلا نہ سکے تو اسے ایسا علم نہیں ملنا چاہیے جو فائدہ دے سکتا ہو۔

حدیث نمبر (۹۲۷): حضرت عبدالاعلیٰ تیمی رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں کہا کرتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے سامنے زیادہ سے زیادہ عاجزی کی توفیق دے جیسے تیرے دشمن زیادہ سے زیادہ تجھ سے بھاگتے ہیں اور جب ہم تیرے سامنے سجدہ کر لیں تو اس کے بعد ہمیں دوزخ میں اوندھے منہ نہ گرانا۔

حدیث نمبر (۹۲۸): حضرت ہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنت میں جاتے ہوئے شہیدوں نے تلواریں تان رکھی ہوں گی۔

حدیث نمبر (۹۲۹): حضرت منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ غم اور پریشانیاں نیکیوں کو بڑھاتی ہیں جب کہ گناہ و تکبر گناہوں کو بڑھاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۹۳۰): حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت کرز کے ساتھ اکٹھے سفر کیا چنانچہ آپ نماز وہاں پڑھتے جہاں ستھری اور پاکیزہ جگہ مل جاتی۔

حدیث نمبر (۹۳۱): حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں کرز کے ہاں پہنچا تو دیکھ کر ان کے پاس ان کی نماز کی جگہ تھی جس پر تنکے بھر رکھے تھے اور اس پر سجدہ کی جگہ تک لمبی چادر تھی۔ روزانہ رات دن میں تین مرتبہ ختم قرآن کیا کرتے، پھر محراب میں ایک چھڑی رکھی تھی، نیند آتی تو اس کا سہارا لیتے۔

حضرت محمد بن فضیل خود یا ان کے والد بتاتے ہیں کہ جب آپ باہر نکلتے تو نیکی کا حکم دیتے، لوگ مارا پیٹا کرتے اور یوں آپ غش کھا جاتے۔

حدیث نمبر (۹۳۲): حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے معروف بن ہانی سے کہا میں دیکھتا ہوں۔ آپ کی زبان اللہ کا ذکر کرنے سے رکا نہیں کرتی۔ یہ تو بتاؤ کہ روزانہ کتنی بار تسبیح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا دو لاکھ مرتبہ پڑھتا ہوں، ہاں انگلیوں پر گننے میں

غلطی بھی ہوسکتی ہے۔

حدیث نمبر (۹۳۳): حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عالم وہ نہیں ہوتا جو اچھا بُرائی جانتا ہو بلکہ وہ ہوتا ہے جو اچھائی کو جان کر اس پر عمل کرے اور برائی پہچان کر اس سے بچے۔

حدیث نمبر (۹۳۴): حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ مومن کی روح جب آسمان کی طرف اٹھائی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے اس بندے کو شیطان سے بچالیا ہے، تعجب ہے کہ یہ بچ کیسے گیا؟

حدیث نمبر (۹۳۵): حضرت منصور وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (اپنا دنیا والا حصہ لینا نہ بھولو) کے بارے میں یوں وضاحت کرتے ہیں کہ اس نصیب سے مراد دنیا کا سامان نہیں بلکہ وہ عمر ہے جس میں تم آخرت کے لیے کچھ نہ کچھ کرلو۔

حدیث نمبر (۹۳۶): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ وَجَعَلَنِیْ مُبَارَكًا اَيْنَمَا كُنْتُ۔ (مجھے برکت دی، جہاں پر میں تھا) کے بارے میں بتاتے ہیں کہ مبارک سے مراد بھلائی کی تعلیم دینے والا ہے۔

حدیث نمبر (۹۳۷): حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن ابی لبابہ کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا حالاں کہ وہ کمزور تھے میں نے کہا اپنی جان پر نرمی کی ہوتی جس پر انہوں نے کہا کہ مومن شخص بوجھ اٹھایا ہی کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۳۸): حضرت یونس بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ لوح محفوظ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے لکھا ہوا ہے "میں ہی اللہ ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، بہت مہربان، رحم کرنے والا ہوں، رحم کرتا ہوں اور رحم کھاتا بھی ہوں، میرے غضب کے مقابلے میں رحمت زیادہ ہے اور سزا کے مقابلے میں میری معافی زیادہ ہے۔ میں اسے جنت میں داخلے کی اجازت دوں گا جو تین سو تیں نیکیوں میں سے ایک بھی لے آئے۔

حدیث نمبر (۹۳۹): حضرت یزید بن تمیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے قرآن اور موت نہیں ڈراسکتے تو پھر خواہ اس کے سامنے سے پہاڑ بھی ٹکراتے رہیں، وہ ڈرے گا نہیں۔

حدیث نمبر (۹۴۰): حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لڑکے ایوب کے لیے حضرت ہانی کی بیٹی کلثوم سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا جو ولی عہد تھا لیکن انہوں نے انکار کردیا اور پھر اپنے گھر جا کر چچازاد بھائی کو بلایا اور اس کی شادی کردی، اس پر حضرت سلیمان نے کہا اگر ان کا ارادہ دنیا لینے کا ہوتا تو ہم شادی کردیتے۔

حدیث نمبر (۹۴۱): حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے آج تک حضرت ابومخرمہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں سنا جس نے خواب کے علاوہ سر کی آنکھوں سے اس دنیا میں حور دیکھی ہو کیوں کہ ایک دن وہ کسی ضروری کام کے لیے گھر گئے تو اپنے گھر میں بستر پر بیٹھی حور دیکھی، اور دیکھتے ہی اس کی طرف سے منہ پھیر لیا جس پر اس نے کہا اے ابومخرمہ! آیئے میں تو آپ کی بیوی ہوں اور یہ فلاں کی بیوی ہے۔

آپ وہاں سے اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور جا کر انہیں بتایا، سب نے اپنی اپنی وصیتیں لکھ دیں اور جو بھی وصیت لکھ لیتا، شہید ہو جاتا۔

حدیث نمبر (۹۴۲): حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ شام میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو علی بن ابوزکریا سے بڑھ کر ہو۔ پھر فرمایا کہ میں نے درست ہونے سے پہلے بیس سال تک زبان پر محنت کی۔

حدیث نمبر (۹۴۳): حضرت خالد بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے کے لیے حمد وثنا پڑھی اور فرمایا امابعد یہ دنیا ختم ہو رہی ہے اور پیچھے کی طرف مڑے جا رہی ہے اور برتن میں بچے پانی جتنی رہ گئی ہے، جس میں سے کوئی اسے کچھ دیکھے گا، یہاں سے تم اس گھر سے چلے جاؤ گے جو ہمیشہ ٹھہرنے کے لیے نہیں ہے لہٰذا یہاں سے نیک کام کر کے نکلو۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جہنم کے ایک کنارے سے پتھر گرے گا تو ستر سال تک بھی اس کی گہرائی میں نہیں جا سکے گا۔ بخدا! تم تو تعجب کرو گے لیکن یہ بھر چکا ہو گا۔ پھر یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کے سفر کا فاصلہ ہو گا اور پھر وہ دن بھی آئے گا کہ اس میں بھیڑ ہو گی۔

میں نے دیکھا کہ رسولِ اکرم ﷺ کے ہمراہ میں ساتواں شخص تھا کہ جن کے پاس پتوں کے علاوہ کھانے کے لیے کچھ نہ تھا جس سے ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ میری ایک چادر گر گئی۔ میں نے اسے پھاڑا، ایک حصہ خود رکھا اور دوسرا حضرت سعد کو دے دیا۔ آدھے سے میں نے دھوتی بنالی اور آدھے سے حضرت سعد نے دھوتی بنائی اور آج ہم دونوں مصری علاقے میں امیر ہیں لہٰذا میں اپنے آپ میں عظیم اور اللہ کے ہاں چھوٹا سا بننے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ نبوت کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے اور آخر کار یہاں بادشاہی راج قائم ہوگا، تم آزمائش میں پڑو گے اور ہمارے بعد آنے والوں کے تجربے کرو گے۔

حدیث نمبر (۹۴۴): حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آج تم ایسے دور میں ہو کہ جس میں نیکی کا کام برائی بن چکا ہے ایک زمانہ وہ گذرا کہ جس میں برائی کی جگہ نیکی تھی، اس کے علاوہ آگلا دور آرہا ہے۔

حدیث نمبر (۹۴۵): حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی نماز کا وقت آجاتا ہے تو مجھے نماز کا شوق ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۴۶): حضرت سعید بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے سنا جنہوں نے حضرت عدی بن حاتم کو دیکھا تھا، وہ بھوبھل پر پکی روٹی کے ٹکڑے کر رہے تھے۔

حدیث نمبر (۹۴۷): حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک مہاجر نے کسی آدمی کو تیزی سے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ڈانٹا، اس نے کہا کہ مجھے سامان کا خیال آگیا تھا جس پر آپ نے فرمایا کہ تو نے بڑا سامان ضائع کر دیا۔

حدیث نمبر (۹۴۸): حضرت سہم بن سنجاب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت علاء حضرمی کے ہمراہ "دارین" کے مقام پر جنگ کے لیے گئے تو آپ نے تین دعائیں کیں جو تینوں ہی قبول کر لی گئیں۔ ہم ایک مقام پر پہنچے تو انہوں نے وضو کے لیے پانی مانگا لیکن نہ مل سکا تو انہوں نے کھڑے ہو کر دو رکعت نفل پڑھے اور عرض کی اے اللہ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری ہی خاطر تیرے دشمن سے لڑنے آئے ہیں، الٰہی تیز بارش فرما جس سے ہم وضو کر سکیں اور پانی پی سکیں۔

ہم نے وضو کیا تو ہم میں سے کسی کے لیے بھی پانی نہ بچ سکا۔ ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ یکا یک پانی دیکھا جو آسمان سے برسا ہوا تھا، ہم نے وضو بھی کیا اور کچھ پینے کے لیے بھی رکھ لیا، میں نے اپنا مشکیزہ بھر لیا اور وہیں رہنے دیا تا کہ پتہ چلا سکوں کہ ان کی دعا قبول ہوئی ہے یا نہیں چنانچہ تھوڑی ہی دور جا کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں اپنا مشکیزہ بھول آیا ہوں چنانچہ میں اسی جگہ واپس آیا تو دیکھا کہ گویا کسی نے اس میں سے ذرہ بھر پانی نہ نکالا تھا۔

پھر وہاں سے چل کر ہم "دارین" پہنچنے والے تھے کہ ہمارے اور ان کے درمیان دریا کی رکاوٹ تھی۔ یہاں آپ نے یوں دعا کی "اے بردبار! اے بلند مرتبوں والے! اے بزرگ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری خاطر تیرے دشمن سے جنگ کرنے آئے ہیں تو الٰہی تو ہمیں ان تک پہنچنے کا راستہ دے۔ دعا کرنے کی دیر تھی کہ دریا دو حصے ہو گیا اور ہم اس میں داخل ہو گئے، پانی ہمارے ٹخنوں تک بھی نہ پہنچا اور ان کے پاس پہنچ گئے۔

وہاں سے واپس ہوئے تو انہیں پیٹ درد کی شکایت ہوئی اور ان کا وصال ہو گیا، ہم نے نہلانے کے لیے پانی تلاش کیا تو مل نہ سکا چنانچہ انہیں انہی کے کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ ابھی تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ بہت سا پانی دکھائی دیا جس پر ہم نے مشورہ کیا کہ کیوں نہ انہیں نکال کر نہلا دیا جائے۔ ہم نے واپس آ کر دیکھا تو وہ وہاں موجود نہ تھے، جس پر ان میں سے ایک شخص نے کہا میں نے سنا تھا، دعا میں یوں کہا تھا اے بردبار! اے دانا! اے بزرگ! ان لوگوں پر میری موت آسان رکھ (یا کوئی اور الفاظ بولے تھے) اور کوئی بھی شخص میری شرمگاہ دیکھ نہ سکے۔ چنانچہ ہم انہیں وہیں چھوڑ کر چلے آئے۔

حدیث نمبر (۹۴۹): حضرت بلال بن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ان کی والدہ عثامہ آنکھوں سے محروم ہو گئیں، ایک دن ان کا بیٹا نماز پڑھ کر ان کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا اے بیٹے! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا ہاں پڑھ لی ہے، اس پر والدہ نے کہا

"اے عثامہ! کیا ہوا، کیوں پریشان ہو، تیرے گھر میں چالاک داخل ہو رہی ہے۔
اس وقت میں نماز کے لیے غمگین ہوں، کسی دن رویا کرتی تھی۔
قرآن کی تلاوت ہوتی ہے تو میں روتی ہوں، کبھی خود تلاوت کیا کرتی تھی۔

تم تو سوچ سمجھ کر پڑھتی رہی ہو جب کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے تھے۔
آج تم پڑھنے سے عاجز ہو البتہ پڑھنے والا تمہارے پاس بیٹھا ہے۔
جتنی لمبی عمر گذار چکی ہو، افسوس بڑی تھوڑی تھی۔''

حدیث نمبر (۹۵۰): حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ بتاتے ہیں ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے مکہ کے سفر کی قسم کھا کر توڑی اور پھر اسے پورا کیا ہو، یہ صرف حضرت بلال بن ام الدرداء رضی اللہ عنہا تھیں جنھوں نے مکہ کو جانے میں قسم توڑی اور پھر کفارہ کے طور پر پانچ سو درہم تقسیم کیے تھے۔

حدیث نمبر (۹۵۱): حضرت سلمہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ کی پھوپھی اور حضرت اسحاق بن طلحہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما رات کے ابتدائی حصے میں عبادت کیا کرتے جب کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں اپنا حق ادا کرتے۔

حدیث نمبر (۹۵۲): حضرت مسعر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کچھ مسکین لوگوں کے ہاں سے گزرے اور ان کے پاس بیٹھ گئے اور یوں پڑھا:
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ۔ ''وہ تکبر کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا۔''

حدیث نمبر (۹۵۳): حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہمیشہ مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھا کرتے، اس پر آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ یہ رات کی ابتدائی عبادت ہے۔

حدیث نمبر (۹۵۴): حضرت ابو واقد لیثی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے عمل چھان مارے ہیں لیکن دنیا میں رہ کر دنیا سے علیحدگی جیسا کوئی عمل دکھائی نہیں دیا۔

حدیث نمبر (۹۵۵): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ستر اہلِ صفہ صحابیوں سے ملا جن میں سے ایک کے پاس بھی تہبند موجود نہ تھا۔

حدیث نمبر (۹۵۶): حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے لڑکے علی سے کہا کاش مصیبت میں تم ہماری مدد کر سکتے۔ چنانچہ وہ ٹوکری پکڑ کر بازار کو گئے تا کہ کچھ لے آئیں، اسی دوران میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس کے متعلق بتایا، میں اس

کے پیچھے گیا اور واپس لے آیا۔ میں نے کہا اے بیٹے! میرا یہ ارادہ نہ تھا (یا فرمایا کہ میں نے اس سارے کچھ کا ارادہ نہیں کیا تھا)۔

حدیث نمبر (۹۵۷): حضرت فضیل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ علی باپ کے اونٹوں پر بوجھ لادا کرتے تھے چنانچہ لادا ہوا کھانا گھٹ گیا تو وہ کرایہ لینے والے کے پاس بٹھا لیے گئے۔ حضرت فضیل اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم نے علی سے ایسا سلوک کیا ہے، کوفہ میں ہمارے پاس ایک بکری تھی جس نے تھوڑا سا وہ چارہ کھالیا جو کسی امیر (یا بادشاہ اس جیسے) کا تھا چنانچہ اس کے بعد میں نے اس بکری کا دودھ کبھی نہ پیا۔ اس پر انہوں نے کہا اے علی کے باپ! ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ آپ کا لڑکا ہے۔

حدیث نمبر (۹۵۸): حضرت فضیل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دینار کے جو خریدے جو بہت مہنگی قیمت کے تھے جس پر علی کی والدہ نے حضرت فضیل سے کہا، ہر انسان کی روزی دو روٹیاں ہیں چنانچہ وہ ایک رکھ لیتا جب کہ دوسری صدقہ کر دیتا ہے۔ جب پوری یا تھوڑی بھوک لگی، حضرت فضیل نے کہا کہ وہ گیا نہیں، یہ اس وقت کہا جب بھوک لگ چکی تھی، پھر لیٹ گئے۔

حدیث نمبر (۹۵۹): حضرت یحییٰ بن حسان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت فضیل کو دیکھتا تو ان پر رحم کھاتا، ایک دن میں انہیں دیکھ کر قریب گیا تو دیکھا کہ ان کے پاس مٹھی بھر گٹھلیاں تھیں، وہ سبزی فروش کے پاس کچھ خریدنے جانا چاہتے تھے، میں نے ان سے کچھ نہ پوچھا اور واپس آ گیا۔

حدیث نمبر (۹۶۰): حضرت محمد بن ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت فضیل کے لڑکے حضرت علی، حضرت سفیان بن عیینہ کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک حدیث سنائی جس میں جہنم کا ذکر تھا۔ حضرت علی کے ہاتھ میں کاغذ تھا جس میں کوئی چیز بندھی ہوئی تھی، آپ نے سن کر زور سے چیخ ماری اور گر گئے، کاغذ ہاتھ سے گر گیا (یا پھینک دیا) حضرت سفیان نے ان کی طرف دیکھا تو کہا اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم یہاں ہو تو میں یہ حدیث نہ سناتا۔ چنانچہ کافی دیر کے بعد انہیں ہوش آیا۔

حدیث نمبر (۹۶۱): حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم سنا کرتے تھے کہ ایک ایسا دور بھی آئے گا جس میں انس و محبت والا بھائی کم ہی ہوگا، حلال کا کمایا درہم کم ہوگا اور سنت پر عمل کرنے والا کہیں کہیں ملے گا۔

حدیث نمبر (۹۶۲): حضرت ابو حملہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دمشق میں منبر پر بیٹھے لوگوں کو خطبہ دیتے دکھا، انہوں نے پیوند لگی قمیص پہن رکھی تھی۔

حدیث نمبر (۹۶۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو اپنے قریب کرے گا اور اس کے کندھوں پر قدرتی ہاتھ رکھ کر اسے دوسری تمام مخلوق سے چھپا لے گا اور اسی پردے میں اسے اس کا نامۂ اعمال پکڑائے گا اور فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! اپنا اعمال نامہ پڑھ لو۔

راوی کے مطابق وہ اس میں ایک نیکی پڑھے گا جس پر اس کا چہرہ چمکنے لگے گا اور اس کا دل خوش ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے! پہچان کرلی؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں اے پروردگار! پہچان لیا ہے۔ فرمائے گا کہ میں نے تم سے اسے قبول کرلیا ہے۔ وہ یہ سن کر سجدے میں گر جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! سر اٹھاؤ اور اسے پھر پڑھو، وہ برائی پڑھے گا تو چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور دل دھڑکنے لگے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے! پہچان لیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار! میں نے پہچان کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے یہ برائی معاف کردی ہے، یونہی یہ سلسلہ چلتا رہے گا، قبول ہونے والی نیکی پر سجدہ کرتا جائے گا اور برائی معاف ہوگی تو بھی سجدہ کیے جائے گا، پوری مخلوق صرف اس کا سجدہ دیکھ سکے گی۔ پھر مخلوق آپس میں باتیں کرے گی اور وہ کہیں گے اس بندے کے نصیب کتنے اچھے ہیں اس نے تو کوئی بھی نافرمانی نہیں کی ہوگی۔ لوگوں کو یہ پتہ ہی نہیں چل سکے گا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان معاملہ ہوا جب کہ اس سے وہی واقف ہوگا۔

حدیث نمبر (۹۶۴): حضرت حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ حدیث ملی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک مومن کے لیے ایک نیکی کی جگہ دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔ وہ بتاتے ہیں کہ اسی سال میں حج کے لیے گیا حالاں کہ ارادہ نہ

تھا، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو پوچھا کہ مجھے آپ کی طرف سے یہ حدیث ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے لیے ایک نیکی کی جگہ دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تو ایسے نہیں کہا اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کو میری طرف سے کس نے سناوی ہے، میں نے پوچھا تو پھر آپ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو ایک نیکی کی جگہ بیس لاکھ نیکیاں لکھنا بتایا تھا، پھر فرمایا کیا یہی کچھ آپ اللہ کی کتاب میں نہیں دیکھتے؟ میں نے پوچھا کیا ہے؟ فرمایا:

مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً۔

''وہ کون ہے جو اللہ کو اچھا سا قرض دے تو وہ اس کے لیے کئی گنا بڑھا کر اجر دے گا۔''

اور اللہ کی طرف سے کثیر فرمادینا دس دس لاکھ سے بھی بہت زیادہ ہے۔

حدیث نمبر (۹۶۵): حضرت یونس بن محمد رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ بصرہ میں ایک قاضی تھے جن کی کنیت ابو سالم تھی، پھر ان کا مرتبہ بتایا کہ وہ ایک بڑے بزرگ کی مسجد میں تھے۔ حضرت یونس بتاتے ہیں کہ میں ان کے پاس پر بیٹھا تو پتہ چلا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں، وہ اس آیت پر پہنچے:

فُرُشٍ بَطَآئِنُھَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ۔

''استبرق کے بنے چھپے فرش ہوں گے۔''

تو کہنے لگے اے پروردگار! یہ تو چھپے فرشوں کا حال ہے تو ظاہری کیسے ہوں گے؟ اسی دوران آواز آئی لیکن پتہ نہ چل سکا کہ آواز کس نے دی؟ آواز آئی کہ ظاہری طور پر اللہ کی رضا ملے گی۔ وہ قاضی فارسی زبان میں بتلا رہے تھے۔

حدیث نمبر (۹۶۶): حضرت صالح بن خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آدمی اپنے بھائی کو قابو میں لے کر کیوں گراتا ہے، اسے ہنستے کھیلتے گراؤ اور اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہو تو اسے کھول کر دے دو۔

حدیث نمبر (۹۶۷): حضرت ابو اسماعیل رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ ہماری مجلس میں ایک شخص آکر کھڑا ہو گیا اور بتایا کہ مجھے میرے والد (یا کہا کہ چچا) نے حدیث بتائی کہ وہ رسول

اللہ ﷺ کے پاس بقیع میں گئے تو آپ نے فرمایا آج مجھے کون صدقہ دیتا ہے؟ میں قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس صدقہ کی گواہی دوں گا۔ چنانچہ ایک آدمی آیا بخدا بقیع میں نہ تو اس سے زیادہ سیاہ شخص موجود تھا، نہ ہی قد میں چھوٹا اور نہ ہی دیکھنے میں اس سے زیادہ کوئی برا لگتا تھا، وہ اونٹنی لے کر آیا، پورے بقیع میں اس جیسی کوئی بھی خوبصورت چیز نہ تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا یہ صدقہ ہے؟ اس نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! اتنے میں ایک شخص نے اشارے سے کہا اس کو صدقہ کے طور پر دیا جانا چاہیے کیوں کہ بخدا اونٹنی اس شخص سے تو بہتر ہے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سن لی چنانچہ فرمایا تو نے جھوٹ بولا ہے بلکہ وہ آدمی تجھ سے بھی بہتر ہے اور اس اونٹنی سے بھی (۳ رمرتبہ فرمایا) اور پھر فرمایا کہ دنیا سے توجہ ہٹانے والے، کوشش کرنے والے نے کامیابی لے لی۔

حدیث نمبر (۹۶۸): حضرت طلق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں قرآن کی تلاوت کے موقع پر اس شخص کی آواز خوبصورت گنی جاتی ہے، جسے دیکھو کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے پڑھ رہا ہے۔ حضرت عبدالکریم کہتے ہیں کہ حضرت طلق ایسے ہی تھے۔ پھر یہ بھی کہا حضرت طلق نے کہا تھا میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں کہ پیٹھ کی تکلیف دور ہو سکے۔ حضرت طلق سورۂ بقرہ شروع کرتے تو سورۂ عنکبوت ختم کرنے تک رکوع نہ کرتے۔

حدیث نمبر (۹۶۹): حضرت عبدالصمد بن معقل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں اپنے چچا (حضرت وہب بن منبہ) کے پاس گیا تو ان سے کسی نے کہا اے ابوعبداللہ! میں ایک زانی عورت کا بیٹا خرید کر اسے آزاد کردوں؟ انہوں نے کہا ہاں، پھر حضرت وہب نے ایک بات سنائی کہ چند لوگ کہیں رہتے تھے، ان میں ایک غلام بھی تھا جس کی وہ عزت کرتے، اسے کھانا کھلاتے اور اسے عظیم جانتے، ان کی قربانی کا دن آ گیا تو ان سب نے قربانیاں کیں، اس غلام نے بھی کی، سب کی قربانیاں قبول کر لی گئیں لیکن اس غلام کی قبول نہ ہوئی۔ وہ عبادت کرتا رہا اور اس معاملے میں سوچا لیکن اس نے کوئی بھی خامی نہ دیکھی۔ آخر وہ اپنی ماں کے پاس گیا اور کہنے لگا اے ماں! میرے ساتھ بہت بڑا معاملہ ہوا ہے، میں اپنے کچھ بھائیوں میں تھا جو مجھے کھانا کھلاتے، عزت کرتے اور میری عظمت جانتے، ان کی قربانیاں

آ گئیں، میری قربانی بھی آ گئی، انہوں نے قربانی دی تو میں نے بھی دے دی، ان کی قبول ہو گئیں لیکن میری قربانی واپس ہو گئی، میں نے اپنی غلطی تلاش کی لیکن مجھ میں کوئی بھی غلطی نہیں تو اے ماں! یہ بتا دے کہ کیا میں اسی کا بیٹا ہوں جس کا کہلاتا ہوں یا کسی اور کا؟ اس نے کہا یہ پوچھ کر تُو کیا کرے گا؟ اس نے کہا کہ تُو تو یقیناً میری ماں ہی ہے لہٰذا اصل بات بتا دے۔

ماں نے کہا ایک دن میں لکڑیاں اکٹھی کرنے گئی تو ایک آدمی نے مجھ پر قابو پالیا تو تُو اسی کا بیٹا ہے۔ اس غلام نے کہا اے ماں! اللہ تمہاری بخشش فرمائے اور پھر سجدے میں گر گیا اور رونے لگا، عرض کی اے اللہ! غلطی تو ماں باپ کی بنتی ہے لیکن اثر مجھ پر پڑا ہے۔ اے رب! تُو ان چیزوں سے بے پرواہ ہے، خواہش تو کسی کی تھی اور گناہ میں میں گرفتار ہوا، تُو تو اس سے بہتر کرم فرمانے والا ہے، اے میرے پروردگار! اے میرے رب! وہ روئے جارہا تھا اور اللہ کی خوبیاں بیان کیے جارہا تھا، آخر کار اللہ نے اس کی قربانی بھی قبول کر لی۔

حدیث نمبر (۹۷۰): حضرت ابو عاصم عبادانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت داؤد طائی سے کہا کاش آپ چھت میں موجود مکڑی کو صاف کرنے کا حکم دیتے، چنانچہ اسے اتار دیا گیا۔ اس پر داؤد نے کہا کیا جانتے نہیں ہو کہ بے مقصد نظر ڈالنے سے لوگ منع کرتے ہیں۔ داؤد طائی نے پھر کہا مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ ایک مجاہد اس کے گھر میں تیس سال تک رہا اور اسے یہ بھی پتہ نہ چل سکا۔

حدیث نمبر (۹۷۱): حضرت عبداللہ بن شمیط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ جب اہل دنیا کسی کی تعریف کی جاتی ہے تو کہتے ہیں ہمیشہ کا پیٹو اور کم سمجھ کیوں کہ وہ پیٹ، جلد اور شرمگاہ کا خیال رکھتا ہے۔ وہ یہی کہتا رہتا ہے کہ کب صبح ہو تو میں کھاؤں، پیوں، کھیل کود کروں اور کب شام ہو تو سو جاؤں؟ وہ رات میں مردہ اور دن میں بہادر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۷۲): حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میں گھر سے نکلا اور راستے میں جس سے بھی ملاقات ہوئی میں نے اسے اپنے سے بہتر سمجھا کیوں کہ مجھے اپنے آپ پر یقین تھا البتہ لوگوں کے بارے میں شک کر رہا تھا۔

حدیث نمبر (۹۷۳): حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور پھر ایک ایک نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو ایک ایک پتھر بندھا تھا چنانچہ آپ نے کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے تھے۔

حدیث نمبر (۹۷۴): حضرت شمیط رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر تم ہلاک ہونے والے کو ہلاک ہونے سے بچاؤ گے تو میں تمہارا نام جہبذ (پرکھنے والا) رکھوں گا۔

حدیث نمبر (۹۷۵): حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ کیا ہم سے پہلے کسی شخص کو خوف کی وجہ سے غشی ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، وہ تو رویا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۹۷۶): حضرت محمد بن زیاد الہانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، وہ جس کے قریب سے گزرتے اسے سلام کہتے، پھر فرمایا کہ سلام لوگوں کے لیے یہ امن کا نشان ہے اور ہمارے دین والوں کے لیے تحفہ ہے۔

حدیث نمبر (۹۷۷): حضرت محمد بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سجدے میں موجود ایک شخص کے ہاں سے گذرے، وہ دیر تک سجدے میں پڑا روتا رہا۔ آپ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور کہا اے شخص! سجدہ ہی تو تھا، گھر میں کر لیتے۔

حدیث نمبر (۹۷۸): حضرت سلیم بن عامر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء نے مجھے حضرت نوف بکالی اور دوسرے ایک شخص کی طرف بھیجا جو مسجدوں میں قصے سناتا تھا، انہوں نے کہا ان دونوں سے کہہ دو کہ اللہ سے ڈرو، تمہاری نصیحت لوگوں کے لیے ہونی چاہیے، اپنے آپ کے لیے نہیں۔

حدیث نمبر (۹۷۹): حضرت وہب مکی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک جوان شخص نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے کئی مرتبہ سوال کیا جس پر وہ کہنے لگیں کیا جتنی بار تو نے پوچھا ہے، اتنی بار عمل بھی کرو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر اللہ کی طرف سے اپنے اوپر دلیل لازم نہ کرو۔

حدیث نمبر (۹۸۰): حضرت حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک کوئی شخص نے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمار کی شکایت کی، جس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا سنو! اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارا مال واولاد زیادہ کرے اور تمہیں پاؤں کے نیچے ڈالے۔

حدیث نمبر (۹۸۱): حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ موت ایک نصیحت ہے، یقین مالداری ہے اور عبادت مصروف رہنا ہے۔

حدیث نمبر (۹۸۲): حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے جارہے تھے کہ اسی دوران دعا کی اے اللہ! اگر مجھے پتہ چل سکے کہ تجھے راضی کرنے کے لیے اپنے آپ کو ہلاک کرلوں اور گر جاؤں تو ایسا کرنے کو تیار ہوں۔ اگر مجھے پتہ چل سکے کہ تجھے خوش کرنے کے لیے آگ جلا کر اس میں گر جاؤں تو ایسا کر لیتا اور اے اللہ! اگر میں تجھے راضی کرنے کے لیے اپنے آپ کو اس پانی میں گرا کر غرق ہو جاؤں تو ایسا کر لیتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۹۸۳): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا میں تمہیں ٹھنڈی غنیمت نہ بتادوں؟ صحابہ نے پوچھا اے ابو ہریرہ! وہ کونسی ہے؟ فرمایا سردیوں میں روزے رکھنا (ایسے موقع پر کہتے ہیں آم کے آم گٹھلیوں کے دام)۔

حدیث نمبر (۹۸۴): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے دلوں میں سچائی موجود نہیں ہے کیوں کہ تم ایسی چیزوں کی امید لگاتے ہو جن تک پہنچ نہیں سکتے، وہ کچھ جمع کرتے ہو، جسے کھا نہیں سکتے اور ایسی تعمیریں کرتے ہو جن میں ٹھہرو گے نہیں۔

حدیث نمبر (۹۸۵): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رات کے تیسرے حصے میں اٹھ کھڑے ہوتے، دوسرے حصے میں بیوی اٹھ کھڑی ہوتی اور رات کے ایک اور تہائی حصے میں آپ کا بیٹا اٹھ کھڑا ہوتا یعنی ایک سو جاتا تو دوسرا کھڑا ہو جاتا۔

حدیث نمبر (۹۸۶): حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ فلاں شخص تک پہنچنے کے لیے سوار کیوں نہیں ہوتے؟ فرمایا میں نہیں چاہتا کہ اس سواری پر سوار ہو جاؤں جس کے لیے اللہ کے ہاں میں ذمہ داری نہیں نبھا سکتا۔

حدیث نمبر (۹۸۷): حضرت ابوالتوکل رحمہ اللہ کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک حبشی عورت تھی جس نے کسی طرح سے برائی کی تو آپ نے ڈنڈا کس لیا اور فرمایا اگر مجھے قصاص (بدلہ) کا ڈر نہ ہوتا تو میں تمہیں ختم کر دیتا لیکن اب میں تجھے ایسے شخص کے ہاتھ بیچ دوں گا جو تمہاری پوری قیمت دے دے، جاؤ تم اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہو۔

حدیث نمبر (۹۸۸): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کھجوریں دیں جنہیں میں نے چمڑے کی تھیلی میں ڈال کر گھر کی چھت میں لٹکا دیا، ہم نکال نکال کر اس سے کھاتے رہے چنانچہ اس وقت ختم ہوئیں جب اہلِ شام نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔

حدیث نمبر (۹۸۹): حضرت ابوالتوکل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی سحری کے وقت بیٹھ جاتے اور کہا کرتے کہ ہم اپنی کوتاہیاں دھو رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۹۹۰): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت کہا کرتے مجھے اپنے پیٹ پر افسوس رہے گا کیوں کہ اگر میں سیر ہو کر کھاتا ہوں تو یہ بھر جاتا ہے لیکن اسے بھوکا رکھتا ہوں تو تھکا دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۹۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تجھ سے میرے ایک بندے نے کھانا مانگا تو تُو نے انکار کر دیا تھا، اگر تو اسے دے دیتا تو آج میں تجھے اس کے بدلے میں دیتا، تجھ سے اس نے پانی مانگا تو تُو نے انکار کر دیا، اگر اسے دے دیا ہوتا تو آج میں بھی تجھے پلاتا۔

حدیث نمبر (۹۹۲): حضرت یزید بن اصم کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے کہ اپنے کسی بھائی کی آنکھ میں تنکا بھی ہو تو دیکھ لیتے ہو لیکن اپنی آنکھ میں کھجور کا تنا بھی ہو تو تمہیں دکھائی نہیں دیتا (مراد گناہ ہے)۔

حدیث نمبر (۹۹۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ سے ڈر کر روتا ہے تو اس کا دوزخ میں جانا اتنا مشکل ہو گا جیسے نکلے ہوئے دودھ کا تھنوں میں واپس ڈالنا۔

حدیث نمبر (۹۹۴): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زیادہ باتیں کرنے والے جہنم میں جائیں گے، ہاں ایسے ایسے نہیں اور اس سمجھانے کے لیے آپ نے دونوں ہتھیلیوں

کے ذریعے سامنے، پیچھے، دائیں اور بائیں اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایسے لوگ کم ہی ہوں گے۔
حضرت یزید بن اصم کہتے ہیں اگر میں نے خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نہ سنی ہوتی تو چپ بہتر تھی، اس کے لیے آپ نے دونوں انگلیاں کانوں کی طرف لگانے کا اشارہ کیا۔

حدیث نمبر (۹۹۵): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت ہوا تو آپ سے پوچھا گیا آپ رو کیوں رہے ہیں؟ فرمایا سفر دور کا ہے، پلے کچھ بھی نہیں اور وہ گھاٹی بھی سامنے ہے جس سے جنت میں گروں گا یا دوزخ میں۔

حدیث نمبر (۹۹۶): حضرت عبداللہ بن ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں گئے تو ایک غلام وہاں موجود تھا، اس سے فرمایا کہ جاؤ گھر کا کام کرو۔ اس نے کہا کہ میں تو نماز کے لیے آیا ہوں، فرمایا تم پہلے آ گئے تھے جب کہ نماز پڑھنے تو میں آیا ہوں۔

حدیث نمبر (۹۹۷): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے دلی طور پر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ تو اس کے اعمال نامے میں تیس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور تیس ہی لکھے گناہ مٹا دیئے جائیں گے، جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دے گا اور بیس ہی لکھے گناہ مٹا دے گا اور جو سُبْحٰنَ اللّٰهِ کہے گا تو اس کی بھی بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس ہی لکھے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

حدیث نمبر (۹۹۸): حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام عبداللہ بن ابوسلیمان بتاتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے کوٹھڑی میں نماز پڑھنے کی جگہ بنی تھی، گھر میں بنی تھی، حجرے میں بنی تھی، حویلی میں بنی تھی اور گھر کے دروازے پر بنی تھی، گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت آپ ہر جگہ نفل پڑھا کرتے۔

حدیث نمبر (۹۹۹): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدگمانی سے پرہیز کیا کرو کیوں کہ یہ دل میں پیدا ہونے والی سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے، جاسوسی نہ کرو، کسی کی بات سننے کی کوشش نہ کرو، بڑھا چڑھا کر بات نہ کرو، تعلق نہ توڑا کرو اور آپس میں دشمنی نہ رکھا کرو بلکہ ان کاموں میں بھائی بھائی بن کر رہو جن کا اللہ نے حکم دے رکھا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۰۰۰): حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے تمہاری عاجزی ختم ہوگی جو تمہارے دین کا حصہ ہے اور پھر آہستہ آہستہ نماز بھی ختم ہو جائے گی۔

حدیث نمبر (۱۰۰۱): حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شراب بیچنے والا ایسے ہی ہوتا ہے جیسے پینے والا اور خنزیر کا شکار کرنے والا بھی اسے کھانے والے جیسا ہوتا ہے۔ اپنے غلاموں پر گہری نظر رکھو کہ وہ حرام کی کمائی کہاں سے لے آتے ہیں کیوں کہ ایسی گوشت جنت میں نہ جا سکے گا جو حرام کمائی سے پیدا ہوا ہو۔

حدیث نمبر (۱۰۰۲): حضرت ابو وائل کے مطابق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس اچھے حال میں بندہ اللہ کی حمد کرتا ہے، وہ یہ ہے کہ اپنا چہرہ گرد آلود دیکھے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی باتیں

حدیث نمبر (۱۰۰۳): حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہماری زمینوں کی طرف آئے تو ان سے عرض کی گئی کہ اگر آپ حکم فرمائیں تو ہم پتھر لکڑیاں اکٹھی کر کے آپ کے لیے نماز کی جگہ بنا دیں، فرمایا قیامت کے دن مجھے ایسے وزن کو پیٹھ پر اٹھانے سے ڈر لگتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۰۴): حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ اے بیٹے! نماز پڑھو تو آخری سمجھ کر پڑھو، تمہیں کبھی بھی یہ خیال نہیں رکھنا چاہیے کہ دوبارہ اس کا موقع ملے گا اور یہ بھی یقین رکھو کہ ایمان والا فوت ہوتا ہے تو دو اس کی نیکیاں ہوتی ہیں، ایک آگے کے لیے اور دوسری پیچھے چھوڑتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۰۵): حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن آدم کو اللہ کے عذاب سے بچانے والی صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ اللہ کا ذکر ہے۔ جس پر ساتھیوں نے تین مرتبہ پوچھا کہ راہ خدا میں تلوار چلانا بھی اتنا نہیں بچا سکے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ خواہ وہ راہِ خدا میں تلوار

چلاتے ہوئے قتل بھی ہو جائے۔

حدیث نمبر (۱۰۰۶): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے اللہ کا حقیقی علم ہو، وہ یقین رکھے کہ قیامت آ کر رہے گی اور یہ بھی یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبروں سے نکالے گا تو ایسا شخص جنت میں جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۰۷): حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے کچھ سکھاؤ! آپ نے فرمایا میری بات مان لو گے؟ اس نے عرض کی میری کوشش یہی ہوگی کہ فرمان پر عمل کروں۔ آپ نے فرمایا روزہ رکھا بھی کرو، چھوڑ بھی دیا کرو، نماز بھی پڑھو، سو بھی جایا کرو، ہاتھوں سے کمائی کرو اور گناہ کے کام نہ کرو، مسلمان بن کر مرنے کی کوشش کرو اور مظلوم کی بد دعا سے بچو۔

حدیث نمبر (۱۰۰۸): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آپ نے پوچھا کہ صبح ہو چکی ہے؟ ایک شخص نے آ کر بتایا کہ ابھی نہیں ہوئی۔ پھر دوبارہ پوچھا کہ صبح ہو چکی ہے؟ کسی نے بتایا کہ ابھی نہیں ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کسی نے بتایا کہ ہو چکی ہے تو آپ نے فرمایا میں اس رات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح ہونے پر انسان جہنم میں چلا جائے، میں موت کو مرحبا کہتا ہوں، غیب سے ایک دوست میری بھوک کی حالت میں آ رہا ہے تو اے اللہ! میں تجھ سے ڈرتا رہا ہوں، آج میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر میرے بارے میں تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے اتنی زندگی میں دنیا سے محبت نہیں کی، نہ نہروں کی سیر اور درخت بونے میں گزاری بلکہ پیاسا رہا، تکلیفیں اٹھائیں اور تیرے ذکر کی محفلوں میں سوار ہو کر علماء کے پاس جاتا رہا ہوں تو تجھ سے بخشش کی امید لگائے ہوئے ہوں۔

حدیث نمبر (۱۰۰۹): حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جتنا بھی ممکن ہو اچھا عمل کرتے جاؤ کیوں کہ عمل کرنے ہی پر تمہیں اجر مل سکے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۱۰): حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بھی کسی کو حکمران بنا کر بھیجتے تو ان پر لوگوں سے وعدہ لینے کا حکم فرماتے کہ اس حکمران کا حکم مانو گے اور فرمانبرداری کرو گے بشرطیکہ یہ انصاف سے کام لیں چنانچہ حضرت حذیفہ

رضی اللہ عنہ کو مدائن کا حکمران مقرر کیا تو لوگوں کے نام انہیں یہ حکم لکھ کر دیا کہ تم ان کی بات سنو اور ان کے حکم پر چلو اور جو کچھ تم سے مانگیں، انہیں دو، مدائن والوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ اس وقت گدھے پر سوار تھے جس پر پالان ڈالا ہوا تھا، ہاتھ میں ہڈی تھی جسے چبا رہے تھے۔ چنانچہ مدائن والوں کو حکم پڑھ کر سنایا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنی ضرورتیں بتائیں کیوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف وہ کچھ نہیں لکھا جو آپ کے بارے میں لکھنا تھا جس پر آپ نے فرمایا کہ تمہیں مجھ کو صرف کھانا کھلانا ہوگا اور میرے گدھے کو چارہ دینا ہوگا اور اس کے ساتھ سرکاری ٹیکس دینا ہوگا۔

جب آپ نے ٹیکس وغیرہ جمع کر لیا تو مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو آپ کی واپسی کا پتہ چلا تو ان کا انتظار کرنے کے لیے راستے میں بیٹھ گئے۔ آپ دیکھنا چاہتے تھے کہ آیا وہ اسی حالت میں ہیں جس میں انہیں بھیجا تھا؟ اور جب دیکھا کہ واقعی اسی حالت میں ہیں تو ان سے گلے مل کر فرمایا کہ آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔

حدیث نمبر (۱۰۱۱): حضرت ابو یزید مدنی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے قریب منبر پر بیٹھے ہوئے فرمایا اس اللہ کا شکر ہے جس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو راہِ ہدایت دکھائی، اسے قرآن سکھایا، اس پر احسان فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دیا، اچھا کھانا کھلایا اور پہننے کو اچھا لباس دیا، غزوان کی بیٹی سے شادی کا موقع دیا حالاں کہ اس سے پہلے پیٹ پالنے کے لیے میں اس کے ہاں نوکر تھا، پھر میں نے اسے ویسے ہی پیدل چلایا جیسے وہ مجھے چلاتی تھی۔

اس کے بعد فرمایا عربوں پر افسوس اس بات کا ہے کہ ان کی آزمائش ہونے والی ہے، ان پر اپنی مرضی کی حکومت بچے کریں گے اور غصے میں بھرے ہوئے لوگوں کو قتل کریں گے۔ پھر فرمایا اے بنی فرواخ! خوش ہو جاؤ! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر دینِ اسلام ثریا پر بھی ہوگا تو تم میں سے کچھ لوگ وہاں سے اسے لے لیں گے۔

حدیث نمبر (۱۰۱۲): حضرت ابوالضحیٰ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے سورۂ جاثیہ کی تلاوت کی اور جب وہ اس آیت تک پہنچے:

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ (آیت ۲۱)

"کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا، یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔"

تو بار بار اسے پڑھا اور صبح تک روتے رہے۔

حدیث نمبر (۱۰۱۳): حضرت شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ ہمیں کوئی نصیحت کیجیے تو انہوں نے کہا کہ اللہ سے ڈرو، میں بھی اس صبح سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس میں دوزخ جانا پڑے، ذہن میں طرح طرح کی باتیں نہ ڈالو، جو کچھ آج جانتے ہو انہیں کل کو بھول نہ جانا اور جنہیں آج بھلائے ہو، انہیں کل کو پہچان نہ لینا۔

حدیث نمبر (۱۰۱۴): حضرت عکرمہ بن خالد کے مطابق حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے کہا تم میرے بعد کسی ایسے سے نہیں مل پاؤ گے جو مجھ سے زیادہ خالص ہوگا، جب بھی نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرنا اور پھر یوں پڑھنا کہ شاید اس کے بعد کبھی بھی نہ پڑھ سکو گے۔ کسی چیز کا لالچ نہ کرنا کیوں کہ اس کا مطلب آج محتاج ہونا ہے۔ دنیا سے بے امیدی میں رہو کہ اصلی مالداری یہی ہے، ایسے کام سے بچو جس میں بہانہ بنانا پڑے اور وہی کام کرو جو صحیح معلوم ہو۔

حدیث نمبر (۱۰۱۵): حضرت صوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت جندب بجلی میرے پاس آئے اور میں نے سنا کہ وہ اپنا آپ بھلا کر لوگوں کو نصیحتیں کرتے تھے جیسے چراغ ہوتا ہے کہ خود تو جلتا ہے لیکن دوسروں کو روشنی دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۱۶): حضرت عبداللہ بن حنظلہ کا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بازار سے گزرے تو لکڑیوں کا گٹھا اٹھا رکھا تھا جس پر ان سے کہا گیا کہ اللہ نے آپ کو یہ گٹھے اٹھانے سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ آپ نے فرمایا یونہی ہے لیکن میں تو تکبر ختم کرنے کے لیے اٹھائے ہوئے ہوں کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے، فرمایا وہ شخص

جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس میں رائی بھر بھی تکبر ہو گا۔

حدیث نمبر (۱۰۱۷): حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ابو سعید بن نعمان بتاتے ہیں کہ میرے ہاں سے کئی سوار گزرے اور انہوں نے مجھے وصیت کی، پھر دیکھا تو ان کے پیچھے ایک جوان اور بھی تھا جو کبھی پاؤں کے آگے دیکھتا اور کبھی سواری کے سر پر نظر ڈالتا، یوں لگتا تھا کہ جیسے ذے لگی کسی چیز کا دھیان کر رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا اللہ آپ پر رحم کرے مجھے کوئی نصیحت تو کیجیے۔ اس نے کہا کہ بھی تو آپ کو نصیحتیں کر چکے ہیں لیکن میں نے کہا کہ آپ کی نصیحت ضروری ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ آخرت سے غفلت کر کے دنیا کا دھیان رکھنا مناسب نہیں اور جب تمہارے سامنے دو ایسی چیزیں آ جائیں جن میں سے ایک کا تعلق دنیا اور دوسری کا آخرت سے ہو تو پہلے آخرت والا کام کرو کیوں کہ وہ آ رہی ہے اور اس دنیا والے کام سے تعلق توڑ دے گی۔ اس آخرت کے کام کا احترام کرو اور اسے تلاش کرتے رہو۔ اس پر ابو سعید نے کہا بخدا یوں لگتا تھا کہ جیسے دوسرے لوگوں کو نصیحتیں میرے دل سے مٹ گئی ہیں اور ان کی باتیں دل میں گھر کر چکی ہیں اور جب وہ میرے ہاں سے آگے چلے گئے تو میں نے پوچھا یہ کون تھے؟ تو کسی نے بتایا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۱۸): حضرت طارق بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ شام میں طاعون کی بیماری پھیل گئی۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو طوفان کی طرح آئی ہے، صرف اتنا ہے کہ طوفان پانی کا نہیں۔ یہ بات حضرت معاذ بن جبل تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مجھے وہ کچھ معلوم ہو چکا ہے جو تم کہتے پھرتے ہو، میں تو کہوں گا کہ یہ اللہ کی رحمت ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا شمار ہوتی ہے، یہ پہلے والے نیک لوگوں پر بھی آ چکی ہے، اصل خوف تو اس وقت کا ہے جب تم گھر جاؤ گے تو پتہ نہیں چل سکے گا کہ وہ مومن ہے یا منافق ہو چکا ہے اور پھر اس دور کا خوف رکھو جب تم پر بچے حکمرانی کریں گے۔

حدیث نمبر (۱۰۱۹): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین ایسے کام ہیں کہ جو نہیں کرے گا۔ اللہ اس پر ناراض ہو گا، خوشی کے بغیر ہنستے رہنا، جاگنے کی بجائے سوتے رہنا اور بغیر بھوک کھاتے چلے جانا۔

حدیث نمبر (۱۰۲۰): حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں جن میں سے ایک کے پاس ہوتے تو دوسری کے گھر سے پانی تک نہ پیتے۔

حدیث نمبر (۱۰۲۱): حضرت ابوادریس خولانی فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم باتوں میں غور وفکر کرنے والوں کے پاس بیٹھو گے تو ان کے غافل ہونے پر اپنے پروردگار کا ذکر کرتے رہنا۔

حضرت ولید کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے کی تو انہوں نے کہا ہاں، یہی بات مجھے ابوطلحہ حکیم بن دینار نے سنائی تھی، وہ کہتے تھے قبول ہونے والی دُعا کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ جب لوگ غافل ہو جائیں (ذکر کرو) لہٰذا ایسے موقع پر تم اللہ کی طرف خوب دھیان کرو۔

حدیث نمبر (۱۰۲۲): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا کے علاوہ انسان کا کوئی بھی عمل ایسا نہیں جو اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔ اس پر لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا راہِ خدا میں جہاد بھی نہیں بچا سکے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ جہاد بھی اتنا نہیں بچائے گا خواہ اس میں تلوار سے کٹ بھی کیوں نہ جائے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ "اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑا ہے۔"

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۰۲۳): حضرت حسن بن خالد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ لشکر میں چل پھر کر فرماتے سنو سنو! ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو کپڑے تو سفید پہنتے ہیں لیکن دین بگاڑ چکے ہوتے ہیں، بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے نفس کی عزت بناتے ہیں حالاں کہ اسے ذلیل کر رہے ہوتے ہیں۔ سنو! جلدی کرو پرانی برائیوں کی جگہ اچھی نیکیاں کرو کیوں کہ اگر تم میں سے کوئی اس آسمان وزمین کے درمیان رہتے ہوئے، برائی کر بیٹھے اور پھر نیکی کر لے تو یہ نیکی ان برائیوں کو چھپا لے گی۔

حدیث نمبر (۱۰۲۴): حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے

جو بھی سرخ وسیاہ، آزاد ہو یا غلام، عجمی زبان والا ہو یا فصیح آزاد مرد ہو جن کے متعلق میں جانتا ہوں کہ مجھ سے پرہیزگاری میں افضل ہیں تو میری بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایسوں کی لڑی میں پرویا جاؤں۔

حدیث نمبر (۱۰۲۵): حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کاش میں مینڈھا ہوتا، میرے گھر والے ذبح کر کے میرا گوشت کھا جاتے اور کھال اتار دیتے۔

حدیث نمبر (۱۰۲۶): حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے والد بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام پہنچے تو روئے زمین کے عظیم لوگ اور لشکروں کے سپہ سالاروں نے آپ سے ملاقات کی لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟ پوچھا گیا کہ کون؟ تو آپ نے فرمایا ابو عبیدہ، انہوں نے بتایا کہ وہ آنے ہی والے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ آ گئے، اونٹنی پر سوار تھے۔ جس کی نکیل ایک رسی تھی، سلام کیا اور خیریت پوچھی پھر لوگوں سے فرمایا کہ چلے جاؤ، آپ چل کر ان کے گھر آئے اور گھر میں ٹھہرے، گھر میں صرف ان کی تلوار، ڈھال اور نیزہ موجود تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کچھ سامان ہی لے لیا ہوتا جس پر ابو عبیدہ نے کہا اے امیر المؤمنین! اس پر بھی اعتراض ہوگا؟

حضرت سعید بن عامر بن جذیمہ بن الجمحی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۱۰۲۷): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام پہنچے تو کئی ضلعوں کا دورہ کیا چنانچہ حمص میں پہنچے اور حکم دیا کہ وہاں کے سارے فقیر لوگوں کے نام لکھ کر لاؤ چنانچہ آپ کے سامنے رجسٹر رکھا گیا، یکایک دیکھا تو اس میں حضرت سعید بن عامر بن جذیم رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا جو وہاں کے گورنر تھے۔ آپ نے پوچھا یہ سعید بن عامر کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے امیر ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ تمہارے امیر ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا اور فرمایا یہ تمہارے امیر کیسے ہو سکتے ہیں جو ایک فقیر آدمی ہیں، ان کی تنخواہ کہاں گئی اور روزی کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! وہ تو اپنے پاس کچھ رکھتے ہی نہیں۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے، پھر ایک ہزار دینار تشریح رضی اللہ عنہ کی تھیلی میں ڈالے اور ان کی طرف بھیج دیئے، ارشاد فرمایا کہ انہیں سلام کہنا اور بتا دینا کہ یہ آپ کی خاطر امیر المؤمنین نے بھیجے ہیں کہ اپنی ضرورت میں خرچ کرلو۔

ایلچی یہ دینار لے کر ان کے پاس پہنچا، انہوں نے دیکھا کہ یہ دینار ہیں تو انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ یہ دیکھ کر آپ کی بیوی نے پوچھا کیا ہوا؟ کیا امیر المؤمنین فوت ہو گئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ شدید واقعہ گذرا ہے۔ بیوی نے کہا کیا کسی مشکل کی کوئی نشانی دیکھ لی ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے بھی بڑی نشانی ہو چکی ہے۔ اس نے کہا کیا قیامت برپا کرنے کا حکم آ گیا ہے؟ انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ بڑا واقعہ ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کہ بات کھول کر بتایئے۔ آپ نے کہا کہ دنیا کا فتنہ مال میرے پاس آ گیا ہے۔ اس پر بیوی نے کہا آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا ایسا کوئی برتن ہے؟ اس نے کہا ہاں، چنانچہ آپ نے تھیلی میں وہ دینار باندھے اور لشکر کے پاس چلے گئے اور سب میں تقسیم کر دیئے۔ آپ کی بیوی نے کہا آپ ان میں سے کچھ نہ کچھ رکھ لیتے تو ہم بھی برت لیتے۔ آپ نے اپنی بیوی سے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، فرمایا "اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی عورت اہل زمین کی طرف جھانک لے تو پوری زمین کستوری کی خوشبو سے بھر جائے۔ لیکن بخدا یہ ممکن نہ ہوگا کہ میں تمہیں ان کے مقابلے میں لے جاؤں۔" وہ یہ سن کر خاموش ہو گئیں۔

حضرت عمیر بن حبیب بن حماسہ رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۱۰۲۸): حضرت جعفر خطمی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ان کے دادا عمیر بن حبیب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، یہ صحابی تھے، وصیت یہ کی کہ اے بیٹو! بے وقوف لوگوں کی محفل میں نہ بیٹھو کیونکہ یہ ایک بیماری ہوگی، بیوقوف سے سیکھتے وقت آدمی کو اس کی سمجھ کا اندازہ نہیں ہوتا اور جو بے وقوف کی تھوڑی بات سن کر نہیں بھاگتا، وہ بڑی سے کیسے بھاگے گا؟ جو تکلیف دینے والی چیز پر صبر کرتا ہے، وہ آخر کار اچھی چیز حاصل کر لیتا ہے اور اگر تم میں سے کوئی یہ

چاہیے کہ لوگوں کو بھلائی سکھائے تو پہلے اپنے آپ کو تکلیفوں پر صبر کرنا سکھائے اور اس پر اللہ سے اجر کا یقین رکھے کیوں کہ جسے اللہ سے ثواب کا یقین ہو جاتا ہے، اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔

حدیث نمبر (۱۰۲۹): حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت سعد کے پاس تھے، یہ کہہ کر آپ چپ چاپ ہو گئے، پھر فرمایا میں نے اس چپ کے درمیان وہ کچھ کہہ لیا ہے جو فرات اور نیل کو بھر دینے والی چیز سے بھی بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۳۰): حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابو وقاص کے وصال کا وقت آیا تو پرانا اونی جبہ منگوایا اور کہا کہ مجھے اسی میں کفن دے دو کیوں کہ بدر کے دن میں جب مشرکوں سے لڑا تو یہی پہن رکھا تھا اور اسی دن سے اسے میں نے آج کے لیے چھپا لیا تھا۔

حدیث نمبر (۱۰۳۱): حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب لوگوں کا حشر ہوگا تو آواز دینے والا آواز دے گا آج ان لوگوں کا فیصلہ ہونے والا ہے جن کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہے، کہاں ہیں وہ لوگ جو کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں کے بل اللہ کا ذکر کرتے تھے (پھر راوی نے آگے بتایا) جہنم سے ایک گردن نکلی دکھائی دے گی (یعنی آدمی) وہ آواز دے گا کہ مجھے تین قسم کے لوگوں کو بلانے کا حکم ملا ہے، ایک وہ جو اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا مانتا تھا، دوسرا ظالم اور سرکشی کرنے والا اور تیسرا حد سے بڑھنے والا کیوں کہ میں ہر شخص کو والد کے بیٹے اور بیٹے کو والد کے پہچاننے سے بھی زیادہ پہچانتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس دن فقیر قسم کے مسلمانوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ملے گا، انہیں روک لیا جائے گا۔ چنانچہ وہ کہیں گے کہ اے پروردگار! ہمارے پاس نہ تو مال تھا اور نہ ہی ہم حکمران تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۳۲): حضرت سلمہ بن عبیط رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے والد، دادا اور چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے چنانچہ میرے والد نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عرفہ کی رات سرخ اونٹ پر خطبہ فرما رہے تھے۔

حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے نماز تہجد کی وصیت کی تو میں نے کہا اے

والد! میں نہیں پڑھ سکوں گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ پھر فجر سے پہلے والی دو رکعتوں کا دھیان رکھو، یہ چھوٹنے نہ پائیں اور فرمایا کہ فتنوں میں نہ پڑو۔

حدیث نمبر (۱۰۳۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مسکینوں سے محبت کرتے، ان کے پاس بیٹھتے، ان سے باتیں کرتے اور وہ بھی آپ سے باتیں کرتے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو المساکین رکھی تھی۔

حدیث نمبر (۱۰۳۴): حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن المنکدر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا اگر تم ابن زبیر کو نماز پڑھتے دیکھ لو تو یوں کہو گے کہ ایسے درخت کی ٹہنی دکھائی دے رہے ہیں جسے ہوا ہلائے جا رہی ہے۔ منجنیق یہاں اور وہاں گولے پھینک رہی ہوتی ہے لیکن وہ بے فکر ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۳۵): حضرت عبد الرزاق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں اہل مکہ کا خیال تھا کہ حضرت ابن جریج نے نماز کا طریقہ حضرت عطاء سے لیا ہے اور انہوں نے حضرت ابن زبیر سے جب کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیا ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا۔ چنانچہ حضرت عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں نے آج تک حضرت ابن جریج سے بہتر نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر (۱۰۳۶): حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جھولی میں دینار لیے باغتار ہے اور دوسرا اللہ کا ذکر کرتا ہو تو ذکر کرنے والا مرتبے میں بڑھ جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۳۷): حضرت معاویہ ابن قرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نماز عشاء پڑھنے کے بعد اپنے لڑکوں کو کہا کرتے تھے کہ اے بیٹو! سو جاؤ کیوں کہ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں رات میں بھلائی (نفل وغیرہ) دے دے۔

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۰۳۸): حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے دنیا کا ذکر کیا اور فرمایا کہ لوگوں نے اسے جگر کے ساتھ لگایا حالانکہ بخدا اس میں درہم و دینار خرچ کر کے بھی تم آخرت کا فائدہ نہیں لے سکو گے، لازمی طور پر تمہیں اسے زمین کے اوپر یا اس کے اندر چھوڑنا ہوگا جیسے

تم سے پہلے والوں نے چھوڑا، تم اس میں ویسے ہی جھگڑو گے جیسے پہلے دنیا دار اس میں جھگڑتے رہے اور یونہی دھوکا کھاؤ گے جیسے پہلوں نے کھایا، اس سے دین دنیا تباہ ہو جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۳۹): حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی سے کسی ضرورت کے بارے میں بات کی اور گھر آ گئے۔ گھر میں دیکھا تو کوئی ہدیہ تھا۔ (ابن عون کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرغی یا بطخ کے بارے میں بات کی تھی) آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ گھر والوں نے کہا کہ یہ اس شخص نے بھیجا ہے جس سے آپ نے کوئی بات کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا نکالو نکالو یہ تو دنیا میں میری سفارش کا اجر لے رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واقعات

حدیث نمبر (۱۰۴۰): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زبان پکڑ کر اسے کہہ رہے تھے کہ اے زبان! اچھی بات نکالو گی تو اس کا بہتر فائدہ ہوگا اور خاموش رہو گی تو شرمساری اٹھانے سے پہلے بچی رہو گی۔

حدیث نمبر (۱۰۴۱): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تک ایک بھی شخص اللہ اللہ کہنے والا موجود ہے، تب تک قیامت برپا نہیں ہو سکے گی۔

حدیث نمبر (۱۰۴۲): حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ کو گیا اور پھر مکہ سے مدینہ تک آیا۔ چنانچہ وہ (چار کی جگہ) دو رکعت فرض پڑھتے رہے اور بخدا وہ آدھی رات کے وقت تسبیح بہت پڑھا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۴۳): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم اپنے کسی بھائی کے عیب نکالنے سے پہلے تو اپنے عیب پہلے نکالا کرو۔

حدیث نمبر (۱۰۴۴): حضرت سعید جریری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زبان کا کنارہ پکڑے کہہ رہے تھے مجھے تم پر افسوس ہے، اچھا بول بولو، فائدہ ہوگا، بری بات کرنے سے رکو، بچی رہو گی۔ اس پر اس آدمی نے کہا اے ابن عباس! کیا بات ہے کہ آپ زبان پکڑے اس طرح کہہ رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ

قیامت کے دن بندے کا گلا اس سے بڑھ کر کسی اور شے سے نہ گھونٹا جا سکے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۴۵): حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ان کی قمیص گھٹنوں پر سمٹی ہوئی تھی اور آستین انگلیوں کے پوروں تک پہنچی ہوئی تھی جس کے ذریعے ہتھیلی کی پشت چھپائی ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعات

حدیث نمبر (۱۰۴۶): حضرت ابو بکر بن حفص بن عمران رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دستر خوان پر کھانا نہیں کھاتے تھے جس پر کوئی یتیم کھانے کو نہ آتا۔

حدیث نمبر (۱۰۴۷): حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے کہا کہ میں آپ کے لیے جوارش بنالاؤں گا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ جوارش کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا یہ ایسی چیز ہے کہ پیٹ بھر جانے کی وجہ سے سانس گھٹ رہا ہو تو اس میں سے کچھ کھا لینے پر سانس نکلنا آسانی ہو جائے گی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے چار ماہ سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور یہ اس لیے نہیں کہ کھانا ملتا نہیں بلکہ میں نے کچھ ایسے لوگوں سے عہد کر رکھا ہے کہ جو ایک مرتبہ تو پیٹ بھر کر کھاتے اور دوسری مرتبہ بھوکے رہتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۴۸): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب صبح یا شام کا کھانا کھاتے تو اپنے ارد گرد کے یتیموں کو بلا لیتے چنانچہ ایک دن کھانے کی تیاری کی تو ایک یتیم کو بلا بھیجا لیکن وہ نہ مل سکا۔ آپ کے پاس حل کیے ہوئے ستو تھے جسے صبح کے کھانے کے بعد پیا کرتے۔ اتنے میں یتیم آ گیا، آپ کھانے سے فارغ ہو چکے تھے صرف گھلے ہوئے ستو ہاتھ میں پکڑے تھے کہ پی لیں لیکن اس یتیم کو دے دیئے اور فرمایا یہ لو، میں نہیں جانتا تھا کہ تم آ گئے ہو۔

حدیث نمبر (۱۰۴۹): حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو انگور کھانے کی خواہش ہوئی کیوں کہ بیمار تھے لہٰذا میں نے ایک درہم میں پورا گچھا خریدا اور لا کر ان کے ہاتھ پر رکھ دیا، اتنے میں ایک سوالی آ گیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کیا، اس پر آپ نے کہا کہ اسے دے دو۔ میں نے کہا کہ انہیں چکھ تو لیجیے لیکن انہوں نے فرمایا نہیں

اسے دے دو۔ میں نے دے دیئے اور پھر اس شخص سے ایک درہم کے اور لے آیا اور ان کے ہاتھ میں دے دیئے، سائل پھر آ گیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ اسے دے دو۔ میں نے کہا کہ چکھ تو لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے دے دو، میں نے دے دیئے اور پھر اسی سے ایک درہم کے اور خرید کر آپ کو پکڑا دیئے، سائل پھر آ گیا، آپ نے پھر اسے دینے کا حکم دیا، میں نے کہا کہ ذرا سا چکھ لیں لیکن انہوں نے فرمایا کہ اسے دے دو۔ میں اس سائل کو جانتا نہ تھا لیکن میں نے تیسری یا چوتھی مرتبہ اس سے کہا افسوس! کیا تمہیں شرم نہیں آئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک درہم کے انگور اس شخص سے پھر لیے اور ان کے ہاتھ میں دے دیئے چنانچہ آپ نے کھا لیے۔

حدیث نمبر (۱۰۵۰): حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا تو گھر میں جو کچھ تھا، وہ میری اس چادر ہی کی قیمت کا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۰۵۱): حضرت خالد بن عبد اللہ قرشی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس مکہ میں آ کر ٹھہرتے اور رات کو تہجد پڑھتے۔ ایک رات صبح سے پہلے مجھ سے کہا اے ابو غالب! کیا تم اٹھ کر میرے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ کاش تم قرآن کا تیسرا حصہ پڑھ لیتے۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! صبح تو ہونے کو ہے، اس وقت میں قرآن کا تیسرا حصہ کیسے پڑھ لوں گا؟ فرمایا کہ سورۂ اخلاص قل هو الله احد کا ثواب قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۵۲): حضرت عقیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ٹھنڈا پانی پیا اور رونے لگے، خوب روئے تو ان سے پوچھا گیا کس وجہ سے روتے ہیں؟ فرمایا میرے ذہن میں یہ آیت آئی: وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ۔

"اور روک کر دی گئی ان میں اور اس میں، جسے چاہتے ہیں۔"

جس سے میں نے پہچان کر لی کہ دوزخی لوگ صرف ٹھنڈا پانی چاہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ۔

"کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔"

حدیث نمبر (۱۰۵۳): حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن

عامر اس بیماری میں گھر گئے جس میں ان کا وصال ہوا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو پیغام بھیجا جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے اور ان سے کہا میری حالت تو آپ کے سامنے ہے، لگتا ہے کہ میں فوت ہو رہا ہوں لہٰذا میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ سائلوں کو دیا کرتے تھے، رشتہ داری قائم رکھتے، جنگلوں میں مسافروں کے لیے کنوئیں کھدوائے، عرفہ میں حوض بنایا جہاں سے حاجی لوگ پانی پی سکیں لہٰذا ہم آپ کی نجات میں شک نہیں کر سکتے۔ انہوں نے خاص طور پر یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھی تھی لیکن وہ خاموش تھے اور جب یہ بات لمبی ہوگئی تو انہوں نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا بات ہے، آپ کیوں نہیں بولتے؟ انہوں نے کہا کہ جب کمائی پاکیزہ ہو تو خرچہ پاک ہو جاتا ہے چنانچہ ابھی جاؤ گے تو پتہ چل جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۵۴): حضرت محمد بن عباد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتے تو فرمایا کرتے، سوڈان والوں کے پاس چلے جاؤ کیوں کہ وہ سب لوگوں میں سے کمزور ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۵۵): حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کوئی دیکھ لیتا تو اسے پتہ چل جاتا کہ ان میں رسول اکرم ﷺ کے آثار کی پیروی کے اثرات پائے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۵۶): حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ چلا جا رہا تھا کہ آپ ایک ویران جگہ سے گزرے تو فرمایا اس ویران جگہ سے کہہ دو کہ اے ویران جگہ! تجھ پر رہنے والوں کا کیا بنا؟ میں نے اسے یونہی کہہ دیا، تو ابن عمر نے کہا وہ لوگ تو چلے گئے، لیکن ان کے عمل باقی رہ گئے۔

حدیث نمبر (۱۰۵۷): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کوئی چیز لائی گئی جسے "کبل" کہتے تھے، پوچھا اسے ہم کیا کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ کھایا پیا ہضم کرنے گا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک ماہ گزرنے کو ہے کہ ایک دو لقموں کے علاوہ میں نے پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

حدیث نمبر (۱۰۵۸): حضرت یحییٰ بن وثاب کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

نے غلام سے کہا اے غلام! عصیدہ (گھی اور آٹے سے بنا کھانا) پکا کر کھاؤ کیوں کہ یہ زیتون کی گرمی ختم کر دیتا ہے، اس لیے کہ کئی لوگ دنیا کی زندگی میں پاکیزہ چیزیں کھانے میں جلدی کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۵۹): حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت ابن عمر کے پاس ایک ہی مجلس میں بائیس ہزار درہم آئے۔ چنانچہ انہیں بانٹے بغیر نہیں اٹھے۔

حدیث نمبر (۱۰۶۰): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں لوگوں نے ابن عامر کے معاملے کی بات کی تو انہوں نے کہا خبیث، خبیث کو نہیں مٹاتا۔

حدیث نمبر (۱۰۶۱): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کاروبار پاک ہو تو خرچہ پاکیزہ ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۶۲): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے مال کو خرچ کر دینا، روکے رکھنے سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۶۳): حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی پرہیزگار نہیں دیکھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا اور بتایا کہ حضرت طاؤس حدیث کا ایک ایک حرف شمار کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۶۴): حضرت ابوسفیان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو چیز تمہیں یقینی شک پیدا کرتی معلوم ہو، اسے چھوڑ دو۔

حدیث نمبر (۱۰۶۵): حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے مال میں سے جو چیز بھی بھاتی، اس میں سے کچھ اللہ کے لیے نکال دیتے، آپ نے کئی مرتبہ ایک ہی مجلس میں بیٹھے بیٹھے تیس ہزار درہم تک خرچ کر دیئے تھے جب کہ ابن عامر نے انہیں دو مرتبہ تیس تیس ہزار درہم دیئے تھے۔ حضرت نافع نے کہا مجھے یہ ڈر لگا کہ ابن عامر کے درہم مجھے آزمائش میں نہ ڈال دیں لہٰذا جاؤ تم آزاد ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ نے مہینہ بھر میں کبھی گوشت نہیں کھایا البتہ سفر یا رمضان میں ایسے ہو جاتا اور مہینہ تک ٹھہرنے کے باوجود اس میں سے ایک لقمہ بھر گوشت نہ کھاتے۔

حدیث نمبر (۱۰۶۶): حضرت ابن عمر ﷠ نے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ پڑھنا شروع کی اور يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ تک پہنچے، پھر رونے لگے اور گر گئے اور بعد والی آیتیں پڑھنے سے رک گئے۔

حدیث نمبر (۱۰۶۷): حضرت ابن عمر ﷠ کے غلام حضرت نافع بتاتے ہیں کہ آپ جب بھی سورۂ بقرہ کی یہ دونوں آیتیں پڑھتے تو رونے لگ جاتے وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ۔ (الآیہ) اور پھر فرماتے کہ یہ حساب بڑا سخت ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۰۶۸): حضرت قزعہ ﷬ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ﷠ کو دیکھا کہ انہوں نے سخت (یا کھردرے) کپڑے پہن رکھے تھے۔ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن میں آپ کے لیے نرم قسم کے کپڑے لایا ہوں جو خراسان میں بنائے جاتے ہیں، میں آپ کو پہنے دیکھوں گا تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی کیوں کہ آپ نے سخت (یا کھردرے) کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ کیسے ہیں؟ پھر ہاتھ سے چھو کر پوچھا کیا ریشمی ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ تو روئی (سوتی) سے بنے ہیں۔ فرمایا مجھے ڈر ہے کہ انہیں پہن کر کہیں اکڑ اور فخر کرنے والا دکھائی نہ دینے لگوں جب کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں فرماتا۔

حدیث نمبر (۱۰۶۹): حضرت نافع ﷬ کے مطابق حضرت ابن عمر ﷠ ظہر سے لے کر عصر تک عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۷۰): حضرت مجاہد ﷜ بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر ﷠ کے ساتھ رہا۔ خیال تھا کہ میں ان کی خدمت کروں لیکن اکثر وہی میری خدمت کیا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۰۷۱): حضرت نافع ﷬ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷠ تلاوت قرآن کرتے ہوئے جب ایسی آیت پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے اور جنت کی دُعا کرتے، دعائیں کرتے وقت روتے جاتے اور جب دوزخ کا ذکر آتا تو رک کر دعا کرتے اور بارگاہِ الٰہی سے اللہ کی پناہ مانگتے۔

حدیث نمبر (۱۰۷۲): حضرت نافع ﷬ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷠ نے سو

اونٹنیوں کے بدلے میں اپنی زمین بیچی اور انہیں راہِ خدا میں دیئے جانے والے سامان سے لاد دیا اور لوگوں کو ہدایت کردی کہ وادیٔ قریٰ سے گزرنے تک اس میں سے کچھ نہ بیچیں۔

حدیث نمبر (۱۰۷۳): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا بیٹا آیا اور کہنے لگا اے والد! مجھے کوئی چادر پہننے کو دیں۔ فرمایا اے بیٹے! چادر کو الٹ کر لے لو اور ایسے لوگوں میں شامل نہ ہو جاؤ جو اللہ کا رزق پیٹ میں ڈال لیتے ہیں یا پیٹھ پر لادا کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۷۴): حضرت ابن حازم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک عراقی آدمی کے یہاں سے گزرے جو گرا ہوا تھا، پوچھا کہ اسے کیا ہوا؟ تو لوگوں نے بتایا کہ جب بھی اس کے قریب قرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ گر جاتا ہے۔ فرمایا ہم بھی تو اللہ سے ڈرا کرتے ہیں لیکن گرا نہیں کرتے۔

حدیث نمبر (۱۰۷۵): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور جب اس آیت پر پہنچے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.

''تم اس وقت تک بھلائی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اللہ کی راہ میں کچھ وہ مال خرچ نہ کرو جسے پسند کرتے ہو۔''

چنانچہ آپ نے نماز پڑھتے ہوئے وہ لونڈی آزاد کردی جس سے شادی کرنا چاہتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۷۶): حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے والد بتاتے ہیں کہ حضرت ابن جعفر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت نافع کے بدلے دس ہزار (یا ایک ہزار) درہم دیئے، حضرت ابن عمر اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا کہ ابن جعفر نے حضرت نافع انہیں دس ہزار (یا ایک ہزار) درہم میں بیچ دیئے ہیں۔ اس نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! تو پھر اسے بیچنے میں کیا دیر ہے؟ آپ نے فرمایا تو کیا اس سے بہتر کام نہ کروں؟ میں اسے اللہ کے لیئے آزاد کر رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۰۷۷): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ کرام جو ''نماز'' میں دفن ہیں، ان سب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بہتر ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۷۸): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے ہاں بیٹھا تھا کہ اسی دوران وہاں سے ایک آدمی گزرا اور کہنے لگا مجھے وہ بات بتایئے جو آپ نے جرف کے مقام پر حضرت عبداللہ کے ساتھ کی تھی؟ انہوں نے کہا، میں نے کہا تھا اے ابوعبدالرحمٰن! تمہارا گوشت نرم پڑ چکا ہے، عمر کافی ہو چکی ہے اور تمہارے ساتھ بیٹھنے والے تمہارا حق نہیں پہچانتے، نہ ہی تمہارے مرتبے سے واقف ہیں تو اگر تم اپنے گھر والوں سے کہہ دو کہ وہ تمہیں کوئی ایسی چیز بنا دیں جسے لے کر تم ان لوگوں کے پاس آؤ تو تم پر مہربانی کریں۔ انہوں نے کہا افسوس میں نے تو گیارہ، بارہ، تیرہ یا چودہ سال ہوئے، ایک مرتبہ بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تو میری حالت کیسے سنور سکتی ہے؟ میں تو گدھے کی طرح صرف پیاس لیے ہوتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۰۷۹): حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جحفہ کے مقام پر ٹھہرے تو ابن عامر نے اپنے نانبائی سے کہا کھانا پکا کر ابن عمر کے پاس لے جاؤ، وہ پیالہ بھر کر ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ اسے رکھ دو، پھر ایک اور لایا اور ارادہ کیا کہ اسے اٹھا لے جس پر ابن عمر نے کہا کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ میں اسے اٹھانا چاہتا ہوں۔ ابن عمر نے کہا رہنے دو اور اسے اس پر پلٹ دو، وہ جب بھی آتا، پہلے والے پیالے پر پلٹ دیا کرتا تھا۔ وہ شخص ابن عامر کے پاس گیا اور کہا کہ یہ کوئی اعرابی ہے؟ جس پر ابن عامر نے اس سے کہا کہ یہ تمہارے سردار ابن عمر ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۸۰): حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو میں اس کا حساب لگا نا جانتا ہوں اور میں اس کی زکوٰۃ دوں گا۔

حدیث نمبر (۱۰۸۱): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو، وہ تمہاری نظر میں بال سے بھی کم درجے کے ہوتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم انہیں تباہ کرنے والوں میں سے سمجھتے تھے (کہ ان کا بھی حساب ہوگا)۔

حدیث نمبر (۱۰۸۲): حضرت شداد بن اوس رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے بستر پر لیٹنے جاتے تو ایسے دکھائی دیتے جیسے کڑاہی میں بھونا ہوا گندم کا دانہ ہوتا ہے اور کہا کرتے کہ دوزخ کی یاد نے مجھے سونے سے روک رکھا ہے اور پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے۔

حدیث نمبر (۱۰۸۳): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی صبح کو اٹھتا ہے تو جسم کے سارے حصے زبان سے کہا کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر کیوں کہ اگر تو سیدھی بولے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے لیکن تو ہی ٹیڑھی چلی تو ہم سب ہی سے غلط کام ہوں گے۔

حدیث نمبر (۱۰۸۴): حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں تم میں ایک غریب آدمی ہوں۔ ان سے کہا گیا کہ کیوں؟ تو انہوں نے کہا اس لیے کہ میرے وہ ساتھی جا چکے ہیں جنہیں میں جانتا تھا لہٰذا اب میں تم میں پردیسی لگ رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۰۸۵): حضرت سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم جمعہ آنے کا انتظار رکھا کرتے تھے، پوچھا گیا کیوں؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس ایک بڑھیا آیا کرتی اور اس چقندر میں جو ملا کر کھانا بناتی، ہم جمعہ کے بعد اسے کھا کر سو جایا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۰۸۶): حضرت عبداللہ بتاتے ہیں یہ وہ تحریر ہے جو میرے باپ نے مجھے لکھ کر دی، انہوں نے دل گھبرانے کے لیے اپنے قلم سے لکھ رکھی تھی، جس سے میں نے لکھ لی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَايُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّمَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّفِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقٌ يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّارَحْمٰنُ۔

پھر یہ بھی لکھی تھی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْتَ۔

اس کے علاوہ کچھ اور بھی بتایا جو مٹ چکا تھا۔ پھر گھبراہٹ دور کرنے کے لیے وہ یہ بھی پڑھا کرتے تھے: تَبَدَّدَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ عَزَّ جَارُ اللّٰهِ۔ اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا: وَذَلَّ عَدُوُّ اللّٰهِ۔

حدیث نمبر (۱۰۸۷): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا انسان سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب سجدہ کررہا ہوتا ہے لہٰذا اس میں بہت زیادہ دعائیں کیا کرو۔

حدیث نمبر (۱۰۸۸): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں کبھی اس کا خیال آیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے ثبوت کے لیے تم یہ آیت ذہن نشین کرلو:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔

"تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔"

حدیث نمبر (۱۰۸۹): حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو کچھ ان میں سے بھوکے، کچھ بہت پیاسے اور کچھ بالکل ننگے ہوں گے۔ چنانچہ جنہوں نے اللہ کی خاطر کسی کو کھلایا ہوگا تو انہیں وہ ان کے سامنے کھلائے گا، جنہوں نے اللہ کی خاطر کسی کو پہنایا ہوگا، انہیں اللہ لباس دے گا اور جنہوں نے کسی کو پلایا ہوگا انہیں اللہ بھی پلائے گا اور جس نے اللہ کو راضی رکھا ہوگا، وہ بھی اسے خوش کرنے کی قدرت رکھتا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۰۹۰): حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو! تم اللہ ورسول ﷺ کی راہ اپنالو کیونکہ ایسا کوئی بھی شخص نہیں، جو خدا اور رسول کی راہوں پر چلتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے، اس کی آنکھوں سے خوفِ خدا کی وجہ سے آنسو بہیں تو پھر وہ جہنم میں چلا جائے اور جو شخص راہِ خدا ورسول پر چلے، رحمٰن کا ذکر کرتا رہے اور اللہ کے ڈر سے اس کا جسم کانپے تو اسے ایسے درخت کی طرح سمجھو جس کے پتے خشک ہوجائیں اور پھر ہوا لگنے پر جھڑ جائیں۔ یونہی اس کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ راہِ خدا ورسول پر درمیانے طریقے سے چلنا اس سے بہت بہتر ہے کہ انسان راہِ خدا اور رسول کے علاوہ کسی اور راہ پر چلنے کی محنت کرے۔ لہٰذا ابھی سے اپنے اپنے عملوں کا جائزہ لو، اگر ان میں پوری کوشش اور میانہ روی پائی جاتی ہے تو وہ نبیوں کے طریقے پر ہونی

چاہیے اور انسان کو انہی کی راہیں اپنانا چاہئیں۔

حدیث نمبر (۱۰۹۱): حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک کھانے پر بلایا گیا، آپ آئے تو گھر کو دیکھا جو بلند تھا لہٰذا باہر بیٹھ کر رونے لگے، کسی نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کے ہمراہ چلتے تو عقبۃ الوداع پر پہنچ کر فرمایا کرتے کہ ''میں تمہارا دین وایمان اور سارے کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

ایک دن آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جس کی چمڑے سے بنی چادر جگہ جگہ سے پیوند والی تھی، آپ نے سورج کی طرف منہ کر کے، ہتھیلیاں آگے کیے ہاتھ لمبے کیے اور فرمایا دنیا تم پر سوار ہوگئی (دو مرتبہ فرمایا) یعنی تمہارے اوپر آ گئی ہے اور پھر خیال کیا کہ یہ ہم پر گرنے والی ہے۔ پھر فرمایا تم اس وقت بہتر ہو یا اس موقع پر جب تم پر پیالہ (دنیا) آجائے گا اور دوسرا اٹھیرا ہوگا؟ پھر حالت یہ ہوگی کہ تم میں سے کوئی صبح کو لباس پہنے گا تو شام کو دوسرا پہن لے گا، تم گھروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جیسے کعبے پر لٹکائے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ نے کہا تو کیا میں رویا نہ کروں کیوں کہ میں ہی رہ گیا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے گھروں پر یوں پردے لٹکا رہے ہو جیسے کعبے پر لٹکے ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۰۹۲): حضرت ابو تمیمہ جُہیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کے منبر پر بیٹھے یوں فرماتے سنا تھا جو ہمیشہ روزے رکھتا رہا کرے تو اللہ جہنم کو اس کے لیے اتنے درجے تنگ فرمادے گا۔ حضرت عقبہ نے ہاتھ سے نوے درجے کا اشارہ کیا۔

حدیث نمبر (۱۰۹۳): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لنگوٹ تھا جسے اس لیے پہن کر سوتے کہ کہیں ننگے نہ ہو سکیں۔

حدیث نمبر (۱۰۹۴): حضرت ام بکر رحمہا اللہ بتاتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار درہم میں ایک زمین بیچی تو آپ نے اسے بنو زہرہ کے محتاج لوگوں، ضرورت مندوں اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں تقسیم کر دیا۔

حضرت مسور رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ان کا حصہ

لے کر پہنچا تو انہوں نے پوچھا یہ تمہیں کس نے دے کر بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضرت عبدالرحمٰن نے۔ انہوں نے بتایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تم سے تعاون کرنے والے لوگ صبر والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن کو جنت میں سیراب فرمائے۔

حدیث نمبر (۱۰۹۵): حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں قصے بیان کیا کرتا تھا جسے اسود بن سریع کہتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ نے لوگوں کی آوازیں سنیں تو ان کی طرف جانے کے لیے اٹھے ہی تھے کہ جوتی کا تسمہ کھل گیا، آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا جس پر کہنے لگے میرا یہ تسمہ کسی گناہ کی وجہ سے کھلا ہے۔ ایک آدمی نے انہیں ایک اور تسمہ دے دیا جس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یونہی تمہاری مدد فرمائے جیسے تو نے اپنے بھائی کی مدد کی ہے اور تمہیں اپنا قریبی بنا لے۔ چنانچہ ان لوگوں کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ رونا شروع کردو کیوں کہ جہنم والے روئیں گے لیکن ان کے رونے پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ آج تم رولو کیوں کہ تمہارے رونے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۹۶): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ اسی دوران انہوں نے بڑی فصیح زبان میں لوگوں کو باتیں کرتے سنا جس پر مجھ سے کہا اے انس! آؤ کہ ہم اللہ کا ذکر کریں کیوں کہ یہ لوگ اپنی زبان سے جو ہٹائیں گے (ذلیل ہوں گے)۔ پھر پوچھا اے انس! لوگ آخرت کا خیال کرنے سے کیوں رک چکے ہیں حالاں کہ اسے آنا ہی ہے؟ میں نے کہا کہ ان کے دلوں میں دنیا کی خواہش ہے اور پھر شیطان نے روک رکھا ہے۔ انہوں نے کہا بخدا! یہ بات نہیں بلکہ یہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں، اگر آخرت کو دیکھ لیتے تو دنیا کی طرف توجہ نہ کرتے۔

حدیث نمبر (۱۰۹۷): حضرت ابومجلز رحمہ اللہ کے مطابق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں اندھیرے کمرے میں نہایا کرتا ہوں لیکن کپڑے میں ہوتا ہوں اور پیٹھ سیدھی نہیں کیا کرتا کیوں کہ اللہ سے حیا آتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۹۸): حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے انس! میرے کفن دفن کا انتظام کرو اور پھر لوگوں سے کہا کہ صرف تین دن باقی

ہیں، میں جارہا ہوں۔ جب موت کا وقت آگیا تو کہا اے انس! فارغ ہو گئے ہو؟ میں نے کہا کہ تھوڑی سی دیر اور لگے گی، انہوں نے کہا کہ میں تو جارہا ہوں۔ میں نے کہا تھوڑی دیر اور ٹھہر جاتے تو فارغ ہو جاتے۔ فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ گھر والوں سے جھوٹی بات کروں ورنہ وہ مجھے جھوٹا کریں گے، میں ان سے خیانت کروں گا تو وہ مجھ سے کریں گے۔

حدیث نمبر (۱۰۹۹): حضرت ابو بردہ کے والد حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان درہموں اور دیناروں نے پہلے والے لوگوں کو برباد کر دیا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے۔

حدیث نمبر (۱۱۰۰): حضرت قسامہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ نے بصرہ میں ہم سے خطاب فرمایا اور کہا کہ اے لوگو! روؤ! رونا نہیں آتا تو کوشش کرو کیوں کہ جہنم لے آنسو بہائیں گے اور آخر وہ رک جائیں گے، پھر وہ خون کے آنسو اتنے بہائیں گے کہ ان میں اگر کشتیاں چھوڑ دیں تو چلنے لگیں۔

حدیث نمبر (۱۱۰۱): حضرت غنیم بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس دل کو یوں سمجھو کہ جیسے پرندے کے پر ہوتے ہیں جسے ہوائیں اوپر سے نیچے کر دیتی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۰۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ آپ کا بیٹا آج رات بھر نہیں سویا۔ انہوں نے پوچھا کیا "بشما" کی بات کر رہے ہو؟ کہا ہاں بشما۔ آپ نے کہا اگر مر گیا تو میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

حدیث نمبر (۱۱۰۳): حضرت عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ تمہاری رات کی عبادت کیسی ہوتی ہے؟ انہیں سخت غصہ آیا اور فرمایا بخدا! میرے لیے آدھی رات میں چھپ کر ایک رکعت پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ میں ساری رات نفل پڑھوں اور پھر لوگوں کو بتاتا پھروں۔

اس پر وہ پوچھنے والا ناراض ہو گیا اور کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیو! اگر تم سے ہم سوال کرتے ہیں تو ناراض ہو جاتے ہو اور نہیں کرتے تو ہم پر زیادتی کرتے ہو (کہ بتاتے

کچھ نہیں)۔ اتنے میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اس آدمی کی طرف توجہ کر کے کہنے لگے سنو! اگر تم مضبوط ایمان ہوتے اور میرا ایمان کمزور ہوتا تو کیا تم طاقت کی بنا پر مجھے قتل کر دیتے؟ پھر اگر میرا ایمان طاقتور ہوتا اور تمہارا کمزور تو کیا میں طاقت کی وجہ سے تمہیں مار دیتا؟ ایسی بات نہیں، اپنے آپ کو دین پر لگاؤ اور اسے اپنے آپ پر لاگو کرو تا کہ یہ ایسی عبادت پر لگ جائے کہ جس پر تمہیں خوشی ہو۔

حدیث نمبر (۱۱۰۴): حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عبادت کے لیے ایک ہزار درہم کی پوشاک خریدی تھی۔

حدیث نمبر (۱۱۰۵): حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے مجھے ایسے کسی صحابی کے بارے میں اتنی عبادت کا پتہ نہیں چلا جتنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے، وہ قرآن کی تلاوت کھڑے ہو کر کرتے، رکوع میں کرتے اور سجدے میں کیا کرتے پھر پیدل ہی حج کرتے۔

حدیث نمبر (۱۱۰۶): حضرت جعفر بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام بیٹھے اور آپس میں کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادوں نے ہجرت کی اور آپ کے صحابی بننے میں پہل کی تھی تو آؤ ہم بھی عبادت کی پوری کوشش کریں تا کہ ان کے مراتب میں سے کچھ ہمیں بھی مل جائے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت محمد بن ابی حذیفہ، حضرت محمد بن ابوبکر، حضرت محمد طلحہ اور محمد بن عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ ہم نے رات دن عبادت شروع کر دی۔ حضرت تمیم داری کو اپنا بزرگ بنا لیا اور پھر نماز میں نہ تو ہم ان کے لیے کھڑے ہوئے اور نہ ہی بیٹھے۔

حدیث نمبر (۱۱۰۷): حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نے اپنے پورے عمل چھان مارے لیکن آخرت میں سب سے زیادہ کام آنے والا کام دنیا سے علیحدگی نظر آیا۔

حدیث نمبر (۱۱۰۸): حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ خود روئے اور انہیں دیکھ کر ان کی بیوی بھی رونے لگی، آپ نے پوچھا کیوں روئی ہو؟ اس نے کہا آپ روئے تو میں بھی رونے لگی۔ آپ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میں مر جاؤں گا لیکن یہ نہیں سنا کہ واپس بھی آؤں گا۔

حدیث نمبر (۱۱۰۹): حضرت ابوحذیفہ کے غلام حضرت سالم نے کہا کاش میں اعراف والوں کے مرتبے میں ہوتا (جنت و دوزخ کے درمیان جگہ)!

حدیث نمبر (۱۱۱۰): حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ نظریں نیچی کیے "حجر" (خانہ کعبہ کے ساتھ چھوڑی ہوئی جگہ) میں نماز پڑھ رہے ہیں، وہیں حضرت حذیفہ آ گئے اوران کا ایک کپڑا اٹھا لے گئے، پھر واپس نہیں آئے۔

حدیث نمبر (۱۱۱۱): حضرت یحییٰ بن وثاب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سجدے میں جاتے تو چڑیاں آ کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں، وہ انہیں دیوار کا ایک حصہ سمجھتیں۔

حدیث نمبر (۱۱۱۲): حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بھی بادل کی کڑک سنتے تو باتیں بھول کر یوں پڑھتے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ

"وہ پاک ذات ہے کہ اس کے خوف سے بادل کی کڑک اور فرشتے اس کی حمد وثناء کرتے ہیں۔"

حدیث نمبر (۱۱۱۳): حضرت طلحہ بن نافع رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ ہمیں تمہارے معاملات سنبھالنے پر لگایا گیا ہے لہٰذا جب ہم ایسا کام کریں جس میں اللہ کی فرمانبرداری ہو تو ہم کہیں گے کہ اسے سننا اور ماننا تم پر لازم ہے اور جس میں اس کی فرمانبرداری نہ ہو تو تم پر لازم نہیں کہ ہماری بات مانو۔

حدیث نمبر (۱۱۱۴): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ کے والد کہتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے پانی پلاؤ، لوگوں نے کہا آپ نے پی لیا ہے، فرمایا پھر اور لانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے کھجوریں کھلاؤ، لوگوں نے کہا کہ آپ نے کھالی ہیں، فرمایا تو پھر ضرورت نہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۱۵): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چالیس سال تک روزے رکھتے رہے۔

حدیث نمبر (۱۱۱۶): حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اکثر روزے رکھتے۔ چنانچہ آپ کے بعد بھی فوت ہوجانے تک روزے

رکھتے ہی رہے۔ صرف بیماری یا سفر کی حالت میں چھوڑ دیا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۱۱۷): حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دو آدمیوں کا بھی امام نہیں بننا چاہتا اور نہ ہی ان پر حکمران بننا چاہوں گا۔

حدیث نمبر (۱۱۱۸): حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بھی نماز کا وقت آتا، تو مجھے خوشی ہوتی اور میں اس کے لیے پوری طرح تیار ہو جاتا۔

حدیث نمبر (۱۱۱۹): حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں ہر گناہ کی توبہ جانتا ہوں، پوچھا گیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! یہ توبہ کیسی ہوتی ہے؟ فرمایا گناہ چھوڑ کر دوبارہ نہ کرو (یہ اس کی اصل توبہ ہے)۔

حدیث نمبر (۱۱۲۰): حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ تھا، ایک دن میں ان کے ساتھ مسجد سے نکلا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، مجھ سے کہا اے بچے! جتنا ممکن ہو، اللہ کے قریب ہو جاؤ کیوں کہ جب بھی تم اللہ کی پسندیدہ شے کی وجہ سے اس کے قریب ہونا چاہو گے تو اس کے لیے اللہ کے کلام سے بہتر اور کوئی چیز نہ ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۱۲۱): حضرت ابوالسوار کہتے ہیں کہ وہ بصرے کے قاریوں کے ہمراہ حضرت جندب کے پاس آئے چنانچہ انہوں نے کہا عبادت اچھی چیز ہے اور اس کے لیے راستہ بھی اچھا ہے لہٰذا ان نفسانی خواہشوں سے بچا کرو۔ پھر فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو تعلیم دیتا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا، اسے اس چراغ کی طرح سمجھو جو دوسروں کو تو روشنی دیتا ہے لیکن خود جلتا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۲۲): حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تکلیف اور مصیبت جھیل کر بھی قرآن کی تلاوت کرتے رہو، اگر اس دوران کوئی مصیبت آ جائے تو اپنے دین کی خاطر مال خرچ کر دو اور اگر خوف ہو تو جان دینے سے بھی گریز نہ کرو کیوں کہ بھاگا ہوا وہی کہلاتا ہے جو دین چھوڑ کر بھاگ جائے اور چھینا گیا اسے کہتے ہیں، جس کا دین چھن جائے۔ فرمایا جنت مل جائے تو پھر فقیر ہونا کیسا؟ لیکن جہنم ملے تو مالداری کیسی؟ کیوں کہ دوزخ نہ تو اپنے فقیر کو غنی کر سکتی ہے اور نہ ہی اپنے قیدی کو چھوڑ سکتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۲۳): حضرت یونس بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چلے اور جب مکاتب کے قلعے پر پہنچے تو ان سے کہا کہ کوئی نصیحت کیجیے۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور قرآن پڑھنے کی نصیحت کرتا ہوں کیوں کہ یہ اندھیری رات (کفر) میں بھی روشنی کرتا ہے اور دن کو راستہ دکھاتا ہے لہٰذا محنت و مشقت کے ساتھ اس پر عمل کرو اور مصیبت آجائے تو جان کے مقابلے میں مال کو کچھ نہ جانو اور اگر مصیبت اور بڑھ جائے تو اپنے دین کے لیے مال اور جان قربان کر دو کیوں کہ بھاگا ہوا وہی گنا جاتا ہے جو دین سے بھاگے اور چھینا ہوا اسے سمجھا جاتا ہے جس کا دین چھن جائے، آگ میں جانے کے بعد مالداری کس کام کی؟ اور جنت ملنے پر فاقے کا کیا مطلب؟ کیوں کہ جہنم نہ تو اپنے اندر سے قیدی کو نکال سکتا ہے اور نہ ہی فقیر کو مالدار کر سکتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۲۴): حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں پہلے زمانے میں کسی آدمی نے کہا تھا کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بخشے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دور کے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اس شخص سے کہہ دو میں نے تو اسے بخش دیا ہے لیکن تمہاری اس بات کرنے کی وجہ سے تمہارے عمل برباد کر دیئے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۲۵): حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شیخ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سجستان کے مقام پر جنگ کر رہے تھے، جنگ سخت تھی اور قلعہ بھی فتح کرنا ضروری تھا۔ ان میں ایک آدمی موجود تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ٹولی بنا کر بیٹھے تھے، ان میں سے ایک گروہ جا کر جنگ کرتا اور وہ واپس آجاتا، پھر دوسرا گروہ اٹھتا اور جنگ کر کے واپس آجاتا۔ چنانچہ ان میں سے کچھ نے دوسروں سے کہا تم لوگ اس شخص میں وہ صفت ملاحظہ نہیں کر رہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا؟ چنانچہ ان میں سے اِس نے اُس کی اور اُس نے اِس کی ہاں میں ہاں ملائی اور آخر کار وہ اس شخص پر اکٹھے ہو گئے۔ چنانچہ اس سے کہا کہ اے بندے! یہ جنگ بہت مشکل ہو چکی ہے اور قلعہ بھی فتح کرنے کی خواہش ہے اور ہم تم میں وہ نشانی دیکھ رہے ہیں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا لہٰذا تم اس فتح کے لیے اللہ کو قسم دو۔ وہ ان کی بات سے کترا گیا اور کہنے لگا کہ میں تو ایک مسکین اور

کمزور آدمی ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کا صحابی بھی نہیں۔ صحابی تو تم ہو۔ میں تمہاری برکت کی امید رکھتا ہوں اور تم سے سیکھتا ہوں۔ صحابہ نے دوبارہ کہا لیکن اس نے دُہائی دی، جس پر انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے صحابی ہونے کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ اپنے رب کو اس بات کی قسم دو کہ وہ ہمیں فتح دے۔ چنانچہ اس نے کہا کہ اے رب میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں فتح دے اور سب سے پہلا قتل میرا ہو۔ چنانچہ اللہ نے انہیں فتح دی اور سب سے پہلے وہی قتل ہوا۔

حدیث نمبر (۱۱۲۶): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اپنا بڑا دین یعنی تقویٰ ضائع کر دیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۲۷): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جوتے کا تسمہ تک بھی اللہ سے مانگو (تھوڑی سی چیز) کیوں کہ وہاں سے لینا آسان نہیں تو پھر کہاں سے مل سکے گا۔

حدیث نمبر (۱۱۲۸): حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن ابوالعاص سے اجازت مانگی اور تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا، پھر اجازت دی تو میں ان کے پاس گیا، فرمایا ایک گھڑی تو دنیا کے لیے ہے اور ایک اللہ کے لیے۔ یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کونسی کام آئے گی۔ میں نے کہا کہ تم نے دنیا و آخرت لے لیں چنانچہ فرمایا کہ ایک ایسا درہم جسے تم محنت کر کے لیتے ہو اور صحیح جگہ پر لگاتے ہو، ان دس ہزار سے زیادہ کام آئے گا جنہیں ہم وراثت میں لیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۲۹): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمان بن ابوالعاص سے کوئی شخص بہتر نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر (۱۱۳۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے کہا اے مال دارو! تم خرچ کرتے ہو، صدقہ دیتے ہو اور حج کرتے ہو لیکن ان کے ذریعے ہم میں رشک پیدا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا بخدا! وہ ایک درہم جسے تم مشکل سے کما کر صحیح جگہ پر خرچ کرتے ہو، اس ہزار درہم سے بہتر ہے جسے ہم وراثت میں لیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۳۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ ایک جنازے میں شامل ہوئے اور ایک پرانی قبر پر جا بیٹھے، وہاں ان کے گھر والوں میں سے

ایک آدمی تھا، آپ نے اسے بلایا تو وہ آ گیا انہوں نے کہا ذرا اپنے گھر (قبر) کی طرف جھانک کر تو دیکھو۔ اس نے کہا یہ گھر تنگ، خشک اور تاریک ہے، نہ اس میں کھانا ہے، نہ پانی اور نہ ہی بیوی۔ انہوں نے کہا بخدا یہی تمہارا گھر ہوگا۔ اس نے کہا بخدا آپ نے سچ کہا، بخدا کیا ایسا نہ ہوگا کہ فوت ہو کر میں اس جگہ آ جاؤں؟

حدیث نمبر (۱۱۳۲): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھو گھر میں لٹکائے گئے قرآن کا دھوکا نہ کھاؤ کیوں کہ جس دل میں قرآن ہوتا ہے، اللہ اسے عذاب نہیں دیتا۔

حدیث نمبر (۱۱۳۳): حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کاش میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا، وہ مجھے پکڑ کر ذبح کرتے، کھا جاتے اور مہمانوں کو کھلا دیتے۔

حدیث نمبر (۱۱۳۴): حضرت یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی تلاوت، دعا سنی اور اس طرح کی کوئی اور چیز سنی تو اس پر توجہ دی، پھر چلے گئے اور جاتے ہوئے کہا ان لوگوں پر سخت افسوس ہے جو قیامت سے پہلے ہی اپنے آپ پر رو رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۳۵): حضرت ام بکر کہتی ہیں کہ مروان نے مسور کو اس وقت گواہ رہنے کے لیے بلایا جب اس نے عبدالملک کو اپنا گھر دیا چنانچہ مسور سے کہا دیکھو اس میں عبسیہ ہوگی۔ اس پر اس نے کہا تو میں پھر گواہ نہیں بنوں گا۔ اس نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا تم ایک ہاتھ سے لے کر دوسرے کو دے رہے ہو۔ مروان نے کہا پھر کیا ہوا، تم صرف گواہ ہو اور جب بھی تم لوگ غلطی کرتے ہو تو اس کا گواہ میں ہوتا ہوں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ عبسیہ، مروان کی بیوی تھی۔

حدیث نمبر (۱۱۳۶): حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ مسور بن مخرمہ نے ایک آدمی دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا لیکن رکوع اور سجدے مکمل نہیں کر رہا تھا، مسور نے کہا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ اس نے انکار کر دیا چنانچہ اس وقت تک اسے نہ چھوڑا جب تک اس نے دوبارہ نہ پڑھ لی۔

حدیث نمبر (۱۱۳۷): حضرت ام بکر کہتی ہیں کہ حضرت مسور نے بہت سا غلہ روک لیا، اسی دوران بہار کے موسم میں بادل دیکھا تو اسے اچھا نہ لگا۔ چنانچہ کہنے لگا میں مسلمانوں کو

دی جانے والی چیز پر نفع لینا پسند نہیں کرتا لہٰذا جو بھی آئے گا، میں اسے ویسے ہی دے دوں گا جیسے لیا تھا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ مسوز کو لاؤ، انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو کہنے لگا اے امیر المؤمنین! میں نے کافی غلہ رکھا تھا پھر میں نے بادل دیکھا تو مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ اسے رکھا رہنے دوں۔ چنانچہ ارادہ کرلیا کہ میں اس میں نفع نہیں لوں گا۔ یہ سن کر فرمایا اللہ آپ کو بہتر جزاء دے۔

حدیث نمبر (۱۱۳۸): حضرت سہیل بن حنظلہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب بھی کچھ لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں تو آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اٹھو! تمہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہاری برائیوں کی جگہ نیکیاں لکھ دی گئی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۳۹): حضرت عدی بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ نے پہلے دور کے ایک عزت والے صحابیِ رسول کے بارے میں بتایا کہ کوئی ان کی تعریف کرتا اور وہ سن لیتے تو یوں کہتے الٰہی! مجھے اس بات پر نہ پکڑ جو میرے بارے میں یہ کہتے ہیں اور میرے وہ گناہ بخش دے جن کا انہیں پتہ ہی نہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۴۰): حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ نے آیت مبارکہ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا۔ (وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو ضائع نہیں کرتے اور نہ ہی اسے روکتے ہیں) کے بارے میں کہا کہ ایسے لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، وہ ایسا کھانا نہیں کھاتے تھے جو عیش وعشرت والا ہو، نہ ہی خوبصورتی کے لیے کپڑے پہنتے اور ان سب کے دل ایک جیسے تھے۔

حدیث نمبر (۱۱۴۱): حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پہنچا تو وہ اینٹیں پکار رہے تھے، جو انہوں نے ایک عرب سے لی تھیں، وہ شریف اور دنیا سے بے تعلق تھے۔

حدیث نمبر (۱۱۴۲): حضرت آدم بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی کے بارے میں سنا کہ انہوں نے کہا لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں سالم، غانم اور شاحب۔

(۱) سالم چپ رہنے والا ہوتا ہے۔
(۲) غانم وہ شخص ہوتا ہے جو بھلائی کرنے کو کہے اور برائی سے روکے، یہ اللہ کی رحمت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔
(۳) شاحب، وہ شخص جو بدزبان ہو اور ظلم کرنے والے کی مدد کرے۔

حدیث نمبر (۱۱۴۳): حضرت سالم بن ابی حفصہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ابن ابی نعم سال سے سال تک احرام باندھتے اور تلبیہ میں لَبَّیْكَ کہتے تھے۔ اگر یہ دکھلاوا ہوتا تو یہ تلبیہ نیست و نابود ہو جاتا۔

حدیث نمبر (۱۱۴۴): حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم کے بدن پر جوئیں بہت ہوگئیں چنانچہ انہوں نے دعا کی تو دونوں آنکھوں کے درمیان اکٹھی گئیں۔

نیز حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعیم رمضان المبارک میں دو مرتبہ افطاری کرتے تھے اور جب ہم عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے پوچھتے کہ اے ابوالحکم کیسے ہو؟ وہ کہتے تھے اگر ہم نیک لوگ ہوئے تو اچھے اور پرہیز گار ہوں گے لیکن اگر (خدانخواستہ) بدبخت ہوئے تو کمینہ شمار ہوں گے۔

حدیث نمبر (۱۱۴۵): حضرت معلّٰی بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت غزوان نے کہا اللہ کا مجھ پر یہ حق ہے کہ مجھے اس وقت تک ہنستا نہ دیکھے جب تک یہ پتہ نہ چل جائے کہ دوگھروں میں سے میرا کونسا گھر ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ کام کر دکھایا اور اپنے وصال تک کبھی بھی ہنستے نہیں دیکھے گئے۔

حدیث نمبر (۱۱۴۶): حضرت غزوان رقاشی رحمۃ اللہ علیہ وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ (ہمارے پاس کچھ زیادہ بھی ہے) کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اسی وجہ سے مجھے پوری دنیا مل جانے سے بھی خوشی نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۱۴۷): حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ

غزوان ہنسا نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے غزوان سے پوچھا کہ ہنستے کیوں نہیں ہو؟ انہوں نے کہا ہاہا کر کے میں کیا کروں گا؟

حدیث نمبر (۱۱۴۸): حضرت ابوکثیر عنبری کے ایک شخص کہتے ہیں کہ غزوان کی ماں لشکر اسلام کی واپسی پر ان کو آگے سے ملی اور پوچھا کیا غزوان کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تھا کہ وہ لشکر کا سپہ سالار ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۴۹): حضرت ابن عامر کہتے ہیں کہ غزوان کی ماں انہیں دیکھتی تو کہتی اے غزوان! قرآن نے تمہیں مصروف کر رکھا ہے تو اس میں تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس میں خوب صورت اور پیارے وعدے دیکھتا ہوں اور سخت ڈانٹ دیکھتا ہوں۔ اس کی ماں نے کہا کہ اس میں کوئی تعجب والی چیز دیکھتے ہو جسے ہم گم کر چکے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں اس میں پیارے وعدے اور سخت ڈانٹ دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۱۵۰): حضرت حمید بن بلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی اسود بن کلثوم نام والا تھا، وہ چلتا تو اس کی نظر قدموں سے آگے نہ جاتی۔ وہ گذر جاتا، ان حویلی میں ان دنوں وہ عورتوں کے لیے پابند تھا میں ان دنوں عورتوں اور شاید ان میں سے ایک اپنا کپڑا یا دوپٹہ رکھے ہوتی، وہ دیکھتیں کہ وہ ان کا دھیان رکھتا ہے تو پھر وہ کہتیں کہ یہ تو اسود بن کلثوم ہے اور جب وہ کسی غازی کے قریب جاتا تو کہا کرتا اے اللہ! میرے دل کا کھلا کھلا خیال ہے کہ تجھ سے ملاقات ہو لہٰذا اگر یہ سچا ہے تو اس کی اور اگر مجبور ہے تو اس میں اس کا شوق پیدا کر دے۔ نیز یوں بھی کہتے کہ اسے یہ عطا کر دے خواہ میں ناپسند کروں اور میرا گوشت درندوں اور پرندوں کو کھلا دے۔ چنانچہ وہ پہاڑ میں چلا گیا اور وہ باغ میں داخل ہونے لگے تو دشمن نے انہیں دیکھ لیا، وہ آئے اور دیوار کے شگاف سے باغ میں چلے گئے، اتنے میں اسود گھوڑے سے اترا، انہے مارا تو وہ دھنس گیا، پھر نکل آیا۔ وہ پانی پر آیا، وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا عجمی کہتے ہیں کہ عربوں کا سلام اس وقت یہی ہوتا ہے جب وہ سلام کہیں، پھر آگے بڑھا اور لڑتے لڑتے قتل ہو گیا۔

وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہاں سے لشکر کا بڑا حصہ باغ سے گزرا تو اس کے بھائی سے

کہا گیا کاش تم باغ میں جاتے اور تم اپنے بھائی کا بچا کھچا گوشت اور ہڈیاں دیکھتے۔ اس نے کہا میرے بھائی نے کوئی ایسی دعا نہیں کی کہ قبول ہو جاتی لہٰذا ان چیزوں میں میری کوئی توجہ نہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۵۱): حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا بھائی فوت ہو گیا تو ہم اس کے جنازے میں گئے اور جب قبر پر کپڑا ڈالا گیا تو صلہ بن اشیم آیا اور وہ کپڑا اٹھا دیا گیا پھر اس نے کہا:

''اگر تو اس سے نجات حاصل کر لے تو ایک عظیم چیز سے نجات پا لے گا ورنہ میں تجھے نجات حاصل کرنے والا نہیں سمجھوں گا۔''

حدیث نمبر (۱۱۵۲): حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ صلہ بن اشیم ایک جنگ میں شامل تھا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، اس نے کہا اے بیٹے! آگے بڑھو اور لڑائی کرو، میں تمہارا دھیان رکھوں گا۔ چنانچہ اس نے حملہ کیا اور لڑا اور پھر قتل ہو گیا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور قتل ہو گیا۔ عورتیں ان کی بیوی معاذہ عدویہ کے پاس جمع ہو گئیں، اس نے کہا اگر تم مبارک دینے آئی ہو تو میں مرحبا کہتی ہوں اور اگر کسی اور مقصد کے لیے آئی ہو تو واپس چلی جاؤ۔

حدیث نمبر (۱۱۵۳): حضرت فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ معاذہ عدویہ دن ہونے پر کہتی کہ یہ وہ دن ہے جس میں مَیں فوت ہوں گی۔ چنانچہ وہ شام تک سوتی نہیں تھی اور جب رات آتی تو کہتی کہ یہ میری وہ رات ہے جس میں میں مروں گی۔ چنانچہ صبح تک نہ سوتی اور جب سردی آتی تو باریک کپڑے پہنتی تاکہ سردی انہیں سو جانے سے روکے رہے۔

حدیث نمبر (۱۱۵۴): حضرت ابو الصہباء صلہ بن اشیم کہتے ہیں کہ میں نے دنیا کو اس کی حلال جگہوں سے تلاش کیا چنانچہ مجھے اس میں سے گذارے کی روزی کے علاوہ کچھ نہ ملا، رہا میں تو میں نے اس کی حرص نہیں کی اور رہا وہ تو وہ بھی مجھ سے آگے نہیں بڑھا، جب میں نے دیکھا تو کہا کہ اے نفس! تمہاری روزی کسی نے گزارے کے مطابق بنائی تو انتظار کرو چنانچہ انتظار نہ کرنے کے باوجود میں نے انتظار کیا۔

حدیث نمبر (۱۱۵۵): حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ صلہ بن اشیم قبرستان کی طرف نکل جاتے اور وہاں جا کر عبادت کیا کرتے، وہاں سے کچھ نوجوان گزرتے جو کھیلتے کودتے

اور یہ ان سے کہتے کہ ان لوگوں کے بارے میں مجھے بتاؤ جنہوں نے سفر کا ارادہ کیا اور دن کو راستے سے ہٹا گئے اور رات کو سو گئے، وہ اپنا سفر کیسے طے کریں گے۔ آپ ان کے ہاں سے گزرتے اور انہیں وعظ کرتے۔ ایک دن ان کے ہاں سے گزرے تو ان سے یہی بات کی جس پر ان نوجوانوں میں سے ایک نے کہا اے قوم! بخدا یہ ہمارے سوا کسی اور کو مراد نہیں لیتے کیوں کہ ہم ہی دن کو کھیلتے اور رات کو سوتے ہیں۔ پھر وہ صلہ کے پیچھے پڑ گیا اور مرنے تک قبرستان میں جاتا رہا۔

حدیث نمبر (۱۱۵۶): حضرت ابوالسلیل کے مطابق ابن اشیم نے بتایا کہ میں ایک چوپائے پر اس اھواز کی طرف جا رہا تھا کہ سخت بھوک لگ گئی اور کوئی ایسا شخص نہ ملا جو کھانا بیچتا ہوتا اور میں راستے میں کسی سے کچھ لینے کو برا سمجھتا تھا۔ میں سفر کر رہا تھا (میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں اور کھانا مانگتا ہوں) کہ میں نے اپنی پچھلی طرف سے آہٹ سنی، مڑ کر دیکھا تو ایک سفید رومال نظر آیا، میں اپنے چوپائے سے اترا، وہ کپڑا پکڑا تو اس میں کچھ کھجوریں تھیں۔ میں نے پکڑ لیں اور چوپائے پر سوار ہو گیا، کچھ کھائیں تو سیر ہو گیا، اتنے میں رات ہو گئی اور جنگل میں میں ایک راہب کے پاس ٹھہر گیا۔ میں نے اسے بات سنائی تو اس نے مجھ سے کھجوریں مانگ لیں۔ چنانچہ میں نے دے دیں۔ پھر میں اس راہب کے ہاں سے گذرا تو دیکھا کہ وہاں کھجور کے خوبصورت درخت تھے، راہب نے کہا کہ یہ تمہاری وہ کھجوریں ہیں جو تو نے مجھے کھلائی تھیں پھر وہ کپڑا اپنے گھر لے آیا جسے اس کی بیوی نے لوگوں کو دکھایا۔

حدیث نمبر (۱۱۵۷): حضرت ابوالسلیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں صلہ بن اشیم کے پیچھے چلا کہ اس سے کچھ سیکھوں چنانچہ ایک دن ان سے کہا کہ مجھے کچھ تعلیم دو، مجھ سے عہد کرو اور کوئی نصیحت کرو، اس نے کہا کہ بتاتا ہوں کہ تم اللہ کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو اور مسلمانوں کو نصیحت کرو، لوگوں کو کثرت سے اللہ کی طرف بلاؤ لیکن یاد رکھو کہ عام لوگوں کی دعوت سے بچو اور نافرمانی کے ہاتھوں سے قتل نہ ہونا اور اس قوم سے بچو جو مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ایمان والے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا

کہ یہی آزاد اور خبیث لوگ ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۵۸): ابن شوذب کہتے ہیں کہ معاذہ نے کہا کہ صلہ گھر کے سجدہ گاہ سے بستر پر آتے تو چوتڑوں کے بل آتے، کھڑے ہو جاتے اور آہستہ آہستہ چلتے چنانچہ بستر پر گھسٹ کر آتے۔

حدیث نمبر (۱۱۵۹): حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں علم کی تلاش میں مدینہ پہنچا اور جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں پہنچا تو لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ میں ٹولیوں سے گزرتا ہوا اس ٹولی کے پاس پہنچا جس میں ایک نوجوان دو کپڑوں میں لپٹا بیٹھا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے سفر سے آیا ہو، میں نے سنا تو وہ کہہ رہا تھا، رب کعبہ کی قسم! عقدہ والے ہلاک ہو گئے اور مجھے ان پر کوئی امید نہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے گزری بات بتائی اور پھر کھڑے ہو گئے، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ مسلمانوں کے سردار ابی ابن کعب ہیں۔ چنانچہ میں ان کے پیچھے چلا اور ان کے گھر پہنچا، یکا یک دیکھا تو گھر کی حالت خراب تھی، ان کی اپنی شکل بھی خراب تھی لیکن دنیا سے الگ تھلگ اور تنہائی والے تھے۔ ان کے کئی کام دوسرے کاموں سے ملتے جلتے تھے، میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ عراق سے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سوال کرلو جس پر میں ناراض ہو گیا چنانچہ قبلہ کی طرف منہ کیا، اپنے گھٹنوں پر اوندھا ہو کر ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی اے اللہ! ہم تجھی سے شکایت کرتے ہیں، ہم نے اپنا مال خرچ کر دیا، بدن تھک چکے اور اپنی سواریاں علم حاصل کرنے کے لیے گھمائی ہیں اور جب ان سے ملے ہیں تو وہ ہم کو جاہل بنا رہے ہیں اور ہم سے کہتے ہیں............

وہ کہتے ہیں کہ حضرت بہت زور سے روئے اور مجھے یہ کہہ کر منانے لگے کہ بخدا میں تو آج تک وہاں نہیں گیا اور پھر کہا اے اللہ! میں تجھ سے پکا وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میں جمعہ تک زندہ رہا تو وہ بات ضرور کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ہے اور اسے بتاتے وقت ذرہ بھر بھی ڈر نہیں رکھوں گا۔

وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے ان کی یہ بات سنی تو وہاں سے واپس ہوا اور جمعہ آنے کا انتظار کرنے لگا۔ آخر جمعرات کو چل پڑا، دیکھا تو گلیاں بازار لوگوں سے بھرے ہوئے تھے، کوئی بازار ایسا نہ تھا جہاں لوگ مجھے دکھائی نہ دیتے ہوں۔ میں حیران ہوا کہ آخر یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تم کوئی پردیسی لگتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے بتایا کہ مسلمانوں کے سردار فوت ہو گئے ہیں جن کا نام حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھا اور جب انہوں نے بتایا تو مجھے سخت غم ہوا اور میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت جندب کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ سے ملا تو انہیں یہ بات بتائی، اس پر وہ کہنے لگے آہ! بہت افسوس ہے آپ زندہ رہتے تو ہمیں تبلیغ کرتے لیکن وہ ایسے شخص تھے کہ اللہ انہیں چھپانے کا ارادہ فرما چکا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۶۰): حضرت بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو لوگ اپنی اپنی غرضیں لیے پھرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہنس رہے تھے اور رات ہوئی تو ڈرنے لگے۔

حدیث نمبر (۱۱۶۱): حضرت ابو عیسیٰ کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا بہترین عاجزی یہ ہے کہ تم مجلس میں سے گھٹیا شخص کو خوش کرو اور جس سے بھی ملاقات ہو، اسے سلام کہو۔

حدیث نمبر (۱۱۶۲): حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تک انسان اپنی زبان منہ میں نہیں رکھتا تو پرہیزگار نہیں بن سکتا۔

حدیث نمبر (۱۱۶۳): حضرت شتیر بن شکل بتاتے ہیں کہ ایک عورت آئی ان سے کہا کہ اے بیٹے! میں نے پوچھا کیا تم نے مجھے جنا ہے؟ کہا نہیں پھر پوچھا تو پھر کیا مجھے دودھ پلایا ہے؟ اس نے کہا نہیں؟ اس پر کہا کہ تو نے کیوں جھوٹ بولا ہے؟

حدیث نمبر (۱۱۶۴): حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب راستے میں کوئی عورت مل جائے تو اس کے گزرنے تک آنکھیں بند رکھو۔

حدیث نمبر (۱۱۶۵): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے والد بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے مسلمانو! اللہ سے حیا کرتے رہا کرو اور بخدا میرا حال تو یہ

ہے کہ جب بھی طہارت خانے میں جانا ہوتا ہے تو اللہ سے حیا کی بنا پر سر کو ڈھانپ لیا کرتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۱۶۶): حضرت براء رضی اللہ عنہ نے قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ (جس کے خوشے جھکے ہوئے) کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جنتی لوگ جنت میں کھڑے، بیٹھے اور سہارا لے کر جیسے بھی چاہیں گے، پھل کھاتے پھریں گے۔

حدیث نمبر (۱۱۶۷): حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ میں اَلْبِر کے لفظ سے جنت مراد لیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۶۸): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا تو دیکھا کہ وہاں زیادہ تر نقیر قسم کے لوگ رہتے ہیں اور جب دوزخ کی طرف جھانکا تو اکثر مالدار لوگ دکھائی دیئے۔ پھر تین لوگوں کو عذاب ہوتے دیکھا، ایک عورت گدھے کی مانند لمبی تھی جس نے کہیں بلی کو باندھ لیا تھا، نہ اسے کھانے کو کچھ دیتی اور نہ ہی پینے کو اور نہ ہی اسے چھوڑتی کہ کوئی کھانے کی چیز کھالے چنانچہ وہ اس کے اگلے اور پچھلے (شرمگاہ) حصے کو نوچ رہی تھی۔ پھر وعدع کے بھائی کو دیکھا جو ٹیڑھے سر والا ڈنڈا لے کر حاجیوں کی چوریاں کیا کرتا تھا اور جب اس کی اس حرکت کا پتہ چل جاتا تو کہہ دیتا کہ میرے اس ڈنڈے سے وہ چیز لٹک گئی تھی اور تیسرا شخص وہ تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کے دو قربانی کے اونٹ چرا لیے تھے۔

حدیث نمبر (۱۱۶۹): حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کو سب سے پیارا عمل وہ لگتا تھا جو تھوڑا ہونے کے باوجود مسلسل کیا جاتا۔

حدیث نمبر (۱۱۷۰): حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ہمیں کوئی بہتر بات نہیں سناتے؟ انہوں نے کہا میں ایسی بات کرنا پسند نہیں کرتا جس پر میرا اپنا عمل نہ ہو۔

حدیث نمبر (۱۱۷۱): حضرت درہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ! اللہ سے بہت ڈرنے والا کون ہوتا ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ نیکی کرنے کو کہے، سب سے زیادہ برائی کرنے کو منع کرے اور رشتے داری قائم رکھے۔

حدیث نمبر (۱۱۷۲): حضرت واصل احدب بتاتے ہیں کہ ابراہیم نے حلوان کے

امیر کو گھبرائے ہوئے چلتے دیکھا جس پر اس نے کہا راستے میں ظلم کرنا، دین میں ظلم سے گھٹیا گنا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۷۳): حضرت مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ یوں دعا کیا کرتے اے اللہ! میں بادشاہ کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں جسے فرشتے لکھ لیا کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۷۴): حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں عبید اللہ بن زیاد سے ملنے بصرہ گیا، ان کے سامنے اصفہان سے آئے جزیہ کے تیس لاکھ درہم رکھے ہوئے تھے۔ اس نے پوچھا اے ابو وائل! یہ بتاؤ، ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو فوت ہوا اور اس قدر رقم چھوڑ گیا؟ میں نے کہا یہ بتاؤ کہ اگر یہ لوٹ مار کے ہوں تو کیا بنے گا؟ اس نے کہا کہ پھر تو برے سے برے ہوں گے۔ پھر کہا اے ابو وائل! میں جب کوفہ آؤں گا تو مجھ سے ملو، میں تمہیں کچھ دوں گا۔ چنانچہ وہ کوفہ آیا تو میں نے علقمہ کے ہاں جا کر اسے اطلاع دی۔ انہوں نے کہا جب تم مجھ سے مشورہ کیے بغیر اس کے پاس گئے تھے تو میں نے تم سے کچھ نہیں کہا اور جب تم نے مشورہ لے ہی لیا ہے تو اب میرا حق بنتا ہے کہ تجھے کھری بات بتا دوں۔ میں تو اس کے ہاں عزت کے باوجود دو دو ہزار لینا بھی پسند نہیں کروں گا کیوں کہ جب بھی میں نے ان سے دنیا کا مال لیا ہے تو انہوں نے میرا دینی نقصان اس سے زیادہ کیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۷۵): حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آخری زمانے میں بری قسم کے قاری ہوں گے، بدکار وزیر ہوں گے، خیانت کرنے والے امانت دار ہوں گے، ظالم قسم کے عارف ہوں گے اور جھوٹے حکمران ہوں گے۔

حدیث نمبر (۱۱۷۶): حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت سیدہ طاہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، کچھ اور عورتیں بھی تھیں کہ اسی دوران وہاں ایک سائل آ گیا تو آپ نے اسے انگور کا ایک دانہ دینے کا حکم فرمایا جس پر وہ عورتیں حیران ہوئیں لیکن آپ نے فرمایا کہ اس میں بھی بہت گھاٹا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۷۷): حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو غلام آدمی اللہ کے ہاں

امانت دار شمار نہیں ہوا کرتا۔

حدیث نمبر (۱۱۷۸): حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم باہر جا کر بالکل ویسے ہی رہا کرو جیسے میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے (تمہاری عزت کی خاطر) تمہیں اپنے پروں میں چھپالیا کریں۔

حدیث نمبر (۱۱۷۹): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۔ (اسراء، ۲۵) ''تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے'' کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ''اوابین'' وہ لوگ ہوتے ہیں جو پوشیدہ گناہ ہونے پر پوشیدہ طور ہی پر توبہ کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۸۰): حضرت منہال بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا جب مجھے آگ میں ڈالا گیا تو سب سے زیادہ چین مجھے وہیں ملا تھا۔

حدیث نمبر (۱۱۸۱): حضرت اعمش رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ قاضی شریح عید کے دن ان لوگوں سے گزرے جو کھیل رہے تھے، فرمایا یہ تو فارغ لوگوں کا کام ہے۔ حضرت اعمش ہی نے یہ بھی بتایا کہ قاضی شریح کے پاس ایک سائل آیا تو انہوں نے کہا بیٹھ جاؤ تم تو تاجر ہو۔

حدیث نمبر (۱۱۸۲): حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آنے والا ہے کہ ادھر اُدھر کی بہت سی باتیں کریں گے اور قرآنوں پر گرد و غبار پڑا ہوگا، کوئی انہیں دیکھے گا بھی نہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۸۳): حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن کے لیے سب سے خوب صورت آواز اسی کی شمار ہوگی جو اللہ سے ڈرتا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۱۸۴): حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر ایسی چیز جو اللہ کا ذکر اور نماز بھلا دے تو وہ جوئے جیسی گھاٹے والی ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۱۸۵): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنت درمیانی موسم والی ہے۔ اس میں نہ تو گرمی ہے اور نہ ہی سردی۔

حدیث نمبر (۱۱۸۶): حضرت عثمان بن مرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ اور فرمایا کہ ان مقرب لوگوں سے مراد وہ ہیں جو سب سے

پہلے مسجدوں میں جاتے اور راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۸۷): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا تم سرحدوں پر انتظام کرلو تو عبادت گذار جتنی چاہیں عبادت کریں۔

حدیث نمبر (۱۱۸۸): حضرت یزید بن عبداللہ اور صفوان بن سلیم رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ جو شخص جنگ کی تیاری میں فوت ہو جائے تو وہ شہید شمار ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۱۸۹): حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یوں کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامے میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا، اتنی ہی برائیاں مٹاتا اور اتنے ہی گناہ دور کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۹۰): حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مطابق جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہو جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو بیدار رکھتے اور کمر کس لیتے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ کمر کسنا کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عورتوں سے الگ ہو جایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۱۹۱): حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست راہ پر چلو اور شمار نہ کرو اور یقین کرلو کہ تمہارا سب سے بہتر عمل نماز شمار ہوتا ہے اور فرمایا کہ صرف مومن ہی دھیان سے وضو کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۹۲): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ فرمایا پورے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد فرمایا والدین سے بھلائی کرنا، پھر اگلا پوچھا تو فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنا اور پھر اس وقت تک پوچھتا رہا جب تک آپ نے سب بیان نہیں کر دیئے۔

حدیث نمبر (۱۱۹۳): حضرت یحییٰ بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے بیٹے! میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ باتیں کرتے وقت یہ کہنا چھوڑ دو "فلاں کا خیال ہے" (بلکہ یقینی بات کرو) اور "عنقریب میں کروں گا" (بلکہ اس کا ذکر کرو جو کام کر چکے ہو)۔

حدیث نمبر (۱۱۹۴): حضرت ابوموسی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص منہ اور جبڑے کے درمیان والی چیز (زبان) کو قابو میں رکھے تو وہ جنت میں جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۱۹۵): حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علم کے ساتھ حوصلہ بھی ہو تو ایسی دو چیزیں کہیں نہیں ہوتیں۔

حدیث نمبر (۱۱۹۶): حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر مجلس کی ایک عزت ہوتی ہے اور سب سے عزت والی مجلس وہ ہوتی ہے جس میں لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں۔

حدیث نمبر (۱۱۹۷): حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حیلے بہانوں سے کام نہیں لیتے تھے اور نہ ہی اپنی مجلسوں میں شعر و شاعری کرتے ہوئے جاہلانہ طریقے اپناتے تھے اور جب ان میں سے کسی کے ساتھ دین کا معاملہ ہوتا تو ان کی آنکھیں یوں گھوم جاتیں جیسے دیوانے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۹۸): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے حرص کرنے والے دو شخص ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی حرص ختم نہیں ہوتی، ایک تو طالب علم اور دوسرا دنیا کی خواہش رکھنے والا۔

حدیث نمبر (۱۱۹۹) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اس لیے حدیث پڑھے کہ بے سمجھوں کو شک میں ڈالے یا علما کے سامنے فخر ظاہر کرے یا اس کا یہ ارادہ ہو کہ لوگ اس کی طرف توجہ کرلیں تو وہ جہنم میں جائے گا

حدیث نمبر (۱۲۰۰): حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ واقعات بیان کرتے (یا ذکر کرتے) اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رونے لگتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۲۰۱): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا تو وہ رو رہے تھے۔

حدیث نمبر (۱۲۰۲): حضرت یحییٰ بن ابوکثیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے! کسی کام کا پکا فیصلہ کرنے سے پہلے کسی راہنمائی کرنے والے سے مشورہ کرلیا کرو کیوں کہ ایسا کرنے پر تمہیں پریشانی نہ ہو سکے گی۔

حدیث نمبر (۱۲۰۳): حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ذکر کرنے والوں میں سے ایسا کوئی نہیں کہ میرے خیال میں (میرے علاوہ) اس سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہو، میں چاہتا ہوں کہ پورا پورا بچا جائے نہ اسے نقصان ہو اور نہ ہی فائدہ۔

حدیث نمبر (۱۲۰۴): حضرت ہیثم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عاصم بن ضمرہ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ لوگ دیکھے جو کسی آدمی کے پیچھے چل رہے تھے، کیوں کہ یہ اس کی آزمائش ہوتی ہے جس کے پیچھے کوئی چلے اور پیچھے چلنے والے کی ذلت بنتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۰۵): حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کسی بھی شخص کو اپنے ساتھ چلنے نہیں دیتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۲۰۶): حضرت عاصم کے مطابق حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان کے پاس چار آدمیوں سے زیادہ آدمی بیٹھ جاتے تو آپ اٹھ جایا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۲۰۷): حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں جس کے دو چہرے (دوغلا) ہوں گے تو قیامت کے دن اس کی دو زبانیں ہوں گی جو آگ سے بنی ہوں گی۔

حدیث نمبر (۱۲۰۸): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! یہ بتایئے کہ میری سب سے زیادہ صحبت کس کے ساتھ ہونی چاہیے؟ آپ نے فرمایا ہاں تمہارے باپ کی قسم، ماں کو ذہن میں رکھو۔ پوچھا پھر؟ فرمایا ماں، پوچھا پھر؟ فرمایا ماں پوچھا پھر؟ فرمایا باپ۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ! میں اس کی طرف سے صدقہ کیسے دوں؟ فرمایا ہاں بتاتا ہوں، صدقہ اس وقت دیا کرو جب تم تندرستی والے اور ضرورت مند ہو، تم باقی رہنے کی امید رکھو اور محتاجی کا ڈر بھی ہو، پھر اسے چھوڑا نہ کرو اور جب یہاں تک خیال آجائے تو کہو کہ میرا مال فلاں کے لیے ہے اور وہ ان کا ہوگا خواہ تم ناپسند کرو۔

حدیث نمبر (۱۲۰۹): حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن خلیفہ نے بتایا کہ ان کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے انا للہ پڑھا اور فرمایا جو چیز بھی تمہیں پریشانی کر دے، وہ مصیبت ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۲۱۰): حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ نے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ کے بارے میں بتایا کہ اس دل سے مراد وہ ہے جس میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو۔

حدیث نمبر (۱۲۱۱): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا کے بارے میں کہا کہ اس سے مراد نیت کو خوب خالص کرنا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۱۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب دنیا میں کسی کو مقابلے کی بات کرتے دیکھو تو اس سے آخرت میں مقابلے کی بات کرو۔

حدیث نمبر (۱۲۱۳): حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ اکثر یہ پڑھتے رہا کرتے سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔

حدیث نمبر (۱۲۱۴): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پاس بیٹھنے والوں سے فرمایا کرتے ایک گھڑی دنیا کی باتوں کے لیے اور ایک آخرت کے لیے ہو اور درمیان میں "اے اللہ ہمیں بخش دے" کہا کرو۔

حدیث نمبر (۱۲۱۵): حضرت عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ اگر لوگ اس شخص کو برا جانتے تھے جو اپنے بچے کو ایسی شے دیتا جسے وہ لے جاتا اور مسکین اسے دیکھ کر گھر والوں پر رویا کرتا۔

حدیث نمبر (۱۲۱۶): حضرت نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک مومن اور کافر شخص مچھلی کے شکار کو نکلے، کافر اپنا جال پھینکتے وقت اپنے خداؤں کو یاد کرتا تو جال بھر جاتا لیکن جب مومن اللہ کا نام لے کر ڈالتا تو کچھ بھی نہ آتا۔ وہ شام تک یونہی کرتے رہے، پھر مومن نے جال پھینکا تو ایک مچھلی کا شکار کرلیا، اس نے پکڑی، وہ تڑپی لیکن پانی میں جا گری چنانچہ مومن خالی ہاتھ واپس آیا جب کہ کافر کشتی بھر کر لایا، جس پر مومن کا مالک افسوس کرنے لگا اور کہا اے پروردگار! یہ تیرا مومن بندہ ہے۔ جس نے تجھ سے دعا کی، یہ واپس آیا ہے تو اس کے پاس کچھ نہیں ہے جب کہ کافر واپس آیا ہے تو اس کی کشتی بھری ہوئی تھی؟

اللہ تعالیٰ نے مومن کے مالک سے فرمایا ادھر آؤ اور پھر اسے مومن کا جنتی ٹھکانہ دکھا کر فرمایا میرے مومن بندے کو اس پہنچنے والی پریشانی کی کیا فکر جب کہ اس نے یہاں آجانا ہے؟ پھر دوزخ میں اسے کافر کا ٹھکانہ دکھایا اور فرمایا کہ جو کچھ وہ دنیا میں لے چکا ہے تو کیا وہ اس

کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ اس پر اس نے کہا بخدا! اے پروردگار! نہیں کرسکتا۔

حدیث نمبر (۱۲۱۷): حضرت شمیط رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ایک انسان قرآن پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے، علم حاصل کرتا ہے اور پھر جب وہ علم حاصل کر لیتا ہے تو اس کے ذریعے دنیا کا مال حاصل کرتا ہے، اسے سینے سے لگاتا اور اسے سر پر اٹھا لیتا ہے تو پھر اسے بوڑھی عورت، جاہل دیہاتی اور عجمی یعنی گونگا جیسے تین کمزور لوگ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ہم سے زیادہ علم والا ہے۔ ایسا شخص اگر دنیا میں مال کا ذخیرہ نہ دیکھتا تو ایسے نہ کرتا چنانچہ وہ بھی اس دنیا کی تلاش میں لگ کر اسے جمع کرتے ہیں۔ میرے والد کہتے تھے ایسے شخص کے بارے میں یوں سمجھئے جیسے اللہ فرماتا ہے: وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ۔

حدیث نمبر (۱۲۱۸): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ کے بارے میں فرماتے تھے کہ اللہ اگر بندے کا ذکر کرتے تو یہ بندے کے اللہ کا ذکر کرنے سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۱۹): حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اللہ کے سامنے ہاتھوں کو پھیلاتے رہنا چاہیے ورنہ وہ انہیں تمہارے گلے میں ڈال دے گا (قیامت کو)۔

حدیث نمبر (۱۲۲۰): حضرت ابو ادریس کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کی دونوں آنکھوں کے درمیان بکری کے گھٹنے جیسا نشان دیکھا تو فرمایا یہ یہاں نہ ہوتا تو تمہارے لیے بہتر تھا۔

حدیث نمبر (۱۲۲۱): حضرت ابو السلیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بن اشیم سے والدین سے اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کو پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں اجازت لے کر جائے۔

حدیث نمبر (۱۲۲۲): حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک رومال دیر تک ہمارے پاس رہا اور جب حضرت صلہ کا انتقال ہو گیا تو ہم اسے گم کر بیٹھے۔

حدیث نمبر (۱۲۲۳): ایک عورت نے حضرت عامر بن عبد قیس سے کہا میں لوگوں کو تو سویا ہوا دیکھتی ہوں لیکن کیا وجہ ہے کہ آپ کو سوتے نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا اے بیٹی! دوزخ نے تمہارے باپ کو سونے کا نہیں چھوڑا۔

حضرت عامر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۱۲۲۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عامر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے نزدیک تمہارے کستوری اور لید سونگھنے میں کوئی فرق نہیں اور نہ ہی عورت و دیوار دیکھنے میں مجھے فرق محسوس ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۲۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عامر کو پیغام بھیجا کہ عامر بن عبدالقیس کو اچھے طریقے سے کہہ دو کہ میرے لیے کسی سے رشتہ مانگو اور پھر بیت المال سے اسے مہر دے دینا۔ حضرت عبداللہ نے عامر سے کہا امیر المؤمنین نے مجھے لکھا ہے کہ رشتہ کے لیے جسے چاہو، بیت المال سے مہر ادا کر دو۔ انہوں نے پیغام بھیجا مجھے امیر المؤمنین نے پیغام بھیجا ہے کہ تمہارا حکم مانوں اور عزت کروں۔ عامر نے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہے۔

وہ آدمی کہتا ہے کہ ان میں کافی اختلاف رہا، انہیں حکم نہ ملا اور مجھے حکم دیا کہ تجھے کہہ دوں کہ تم رشتہ مانگو اور بیت المال سے مہر دے دو۔ کہا میں رشتہ مانگنے کی کوشش کروں گا۔ انہوں نے کہا کسے پیغام دوگے؟ اس نے کہا اسے کہوں گا جو خشک کھجور قبول کر لے۔

یہ کہہ کر انہوں نے مجلس میں بیٹھے لوگوں کی طرف توجہ کر کے کہا میں تم سے پوچھتا ہوں، بتاؤ کیا تم میں سے کوئی ہے جس کا یہ خیال ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، پھر پوچھا کہ کیا اس کے لڑکے کے لیے گنجائش ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر عامر نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میرے ہر پہلو میں کئی تیر لگے ہوں تو ایسے کام سے مجھے وہ بہتر ہے۔ بخدا میں غموں کو ایک ہی غم سمجھتا ہوں چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا۔

حدیث نمبر (۱۲۲۶): حضرت عامر بن عبد قیس کہتے ہیں کہ اگر میری زندگی میں مجھے یہ یقین آ جائے کہ میں دوزخی ہوں تو میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے لیے پوری کوشش کروں خواہ ہلاک کیوں نہ ہو جاؤں، اس لیے کہ میرے پاس یہ بہانا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۲۲۷): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت عامر بن عبد قیس

کا وقت وصال ہوا تو کہا میں کسی چیز پر اتنی ہمدردی نہیں جتاتا جتنا سردیوں میں قیام اور دوپہر کی پیاس پر کرتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۲۲۸): حضرت علاء بن سالم نے اس شخص سے سن کر بتایا جو عامر بن عبد قیس کے پاس چار ماہ تک رہا کہ میں جب تک ان سے علیحدہ نہیں ہوا، وہ رات دن سوتے نہ تھے، دو روٹیاں ہوتی تھیں جس پر چربی لگی ہوتی، ایک تو سحری کے وقت کھاتے اور دوسری افطاری کے موقع پر، صبح ہوتی تو ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز پڑھتے اور عصر تک پڑھتے ہی رہتے، پھر ہمیں قرآن پڑھاتے اور مغرب کی نماز پڑھ کر بتایا کہ ان کی نماز ایسی ہوتی تھی اور پھر صبح تک یہی کچھ کرتے۔

حدیث نمبر (۱۲۲۹): حضرت عبداللہ بن عامر کے ہاں یہ بات چلی کہ حضرت عامر بن عبد قیس عنبری رضی اللہ عنہ نہ تو گوشت کھاتے تھے، نہ گھی، نہ عورتوں کے پاس جاتے تھے، نہ ان کا جسم کسی اور کے جسم سے لگتا اور نہ ہی مسجد میں جاتے اور ان کا خیال تھا کہ وہ ابراہیم سے زیادہ مرتبہ والے ہیں چنانچہ حضرت معقل بن یسار سے کہا، تم دیکھ نہیں رہے کہ یہ لوگ تمہارے دوست کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ایسے ایسے کہتے ہیں، حضرت معقل کوئی بات کیے بغیر نکل کر سوار ہوئے اور عامر کے پاس پہنچے، وہ گھر میں تھے، یکا یک دیکھا تو وہ گھر میں نماز کی جگہ میں بیٹھے تھے اور ٹوپی پہنے ہوئے تھے، وہ آ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت معقل نے کہا میں ان لوگوں کے ہاں سے آپ کے پاس آ رہا ہوں، جو تمہارے بارے میں ایسی ایسی باتیں کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا اور مجھے ڈرایا، چنانچہ عامر نے کہا کہ انہوں نے تم سے کیا بات کی ہے؟ انہوں نے کہا ان کا خیال ہے کہ آپ ایسے ایسے کام کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ عامر نے کوئی بات کیے بغیر اپنی ٹوپی سے ہاتھ نکالا اور معقل کا ہاتھ پکڑ کر کہا ان کا یہ کہنا کہ وہ گوشت نہیں کھاتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اس قیدی سے گدھا خریدتے ہیں جو اسلام کو نہیں جانتا اور ذبح کر دیتا ہے جب کہ گوشت کی خواہش ہونے پر ایک بکری منگواتے ہیں اور اسے ذبح کر لیتے ہیں۔

رہا ان کا یہ کہنا کہ یہ گھی نہیں کھاتا تو میں کہتا ہوں کہ وہ گھی کھایا کرتا ہوں جو عرب کی طرف سے آتا ہے۔ رہا وہ جو عجمی علاقے سے آتا ہے تو کیا معلوم کہ وہ اس میں کیا ملاتے ہیں؟ یہ وہ وجہ ہے جس کی بنا پر میں نے اسے کھانا چھوڑ رکھا ہے۔

رہا ان کا یہ کہنا کہ عورتوں کے پاس نہیں جاتا تو میں کہتا ہوں، بخدا مجھے عورتوں کے بارے میں کوئی دلچسپی نہیں اور نہ ہی میرے پاس پیسے ہیں تو پھر ایک مسلمان عورت کے ساتھ کیوں دھوکا کروں؟

رہا ان کا یہ کہنا کہ یہ مسجدوں کے قریب نہیں جاتا تو میں تو اپنی اسی مسجد میں ہوں اور جب دن چڑھ آتا ہے تو عام مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور پھر میں اپنی اسی سجدہ گاہ میں آجاتا ہوں۔

رہا ان کا یہ کہنا کہ یہ اپنے آپ کے بارے میں خیال کرتا ہے کہ ابراہیم سے بہتر ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی شخص یوں کہنے کی جرأت کر سکے۔

حدیث نمبر (۱۲۳۰): حضرت صباح بن ابوعبیدہ عنبری کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے ایک شیخ نے بتایا کہ میں ایک سفر میں حضرت عامر بن عبدقیس کے ہمراہ گیا، وہ لوگوں کے رات کو آرام کے موقع پر اٹھے، اپنا سامان درست کیا اور پھر جھاڑیوں میں چلے گئے۔ وہاں نماز پڑھی تو میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ جب رات کا آخری وقت ہوا یا سحری ہوئی تو کہا اے اللہ! میں نے تجھ سے تین دعائیں کیں جن میں سے دو تو تو نے پوری کر دیں اور ایک روک رکھی ہے۔ الٰہی! مجھے وہ بھی عطا فرما دے کہ میں پوری توجہ سے تیری عبادت کر سکوں۔

کہتے ہیں کہ جب صبح دکھائی دینے لگی تو میری طرف دیکھا اور پوچھا تم رات بھر سے یہیں ہو اور میری حفاظت کر رہے ہو؟ پھر میری طرف توجہ کر کے مجھ سے کئی باتیں کیں۔ میں نے کہا اسے چھوڑیئے! بخدا مجھے ان تین دعاؤں کے بارے میں بتایئے یا میں بتاتا ہوں کہ میں نے کیا کیا لیکن انہوں نے بات چھپالی۔ میں نے انہیں قسم دی کہ زندگی بھر کسی اور کو یہ بات نہ بتائیں، پھر کہا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ میرے دل سے عورتوں کی محبت نکال دے چنانچہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے سامنے عورت اور دیوار ایک جیسی ہیں نیز یہ بھی دعا کی

تھی کہ تیرے سوا میں کسی اور سے نہ ڈرا کروں، اور یہ بھی دعا کی تھی کہ نیند کو مجھ سے دور کر دے تاکہ میں مرضی کے مطابق شب و روز اللہ کی عبادت کر سکوں لیکن یہ دعا اس نے روک لی۔

حدیث نمبر (۱۲۳۱): حضرت عامر کے بھائی سلمہ بن آدم کہتے ہیں کہ میرے بھائی عامر کی بیٹی نے دودھ کے ذریعے ان کے لیے ایک روٹی تیار کی اور افطاری کے لیے اس کے پاس لے گئی۔ اچانک ایک سائل آ گیا اور کہنے لگا کہ بھوکے جگر کو کون کھلائے گا؟ انہوں نے کہا کہ اے بھتیجی! کیا یہ روٹی میری نہیں؟ میں جیسے چاہوں کروں۔ اس نے کہا ہاں چنانچہ انہوں نے سائل کو دے دی، جس پر بچی کو تکلیف پہنچی۔ اس نے کہا لاؤ، لاؤ! وہ کھجوریں اور پھٹا ہوا دودھ لے آئی چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھا کر پانی پی لیا، پھر کہا اے بھتیجی! یہ پیٹ ایک برتن ہے، اس میں جو چاہو، بھر لو لیکن جو کچھ آگے بھیجو گی، وہی بچے گا۔ بھر لو اور جو کچھ لائی ہو، پیٹ میں رہے گا۔

حدیث نمبر (۱۲۳۲): حضرت نصر بن حسان عنبری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں شام پہنچا اور حضرت عامر کے بارے میں پوچھا، انہوں نے بتایا کہ یہاں ایک بوڑھی عورت کے ہاں جا کر ٹھہرے ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بڑھیا سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ دن رات اس پہاڑ کے دامن میں ہوتے ہیں اور اگر تمہیں ان سے کوئی ضروری کام ہے تو افطاری کے وقت ان سے مل لینا۔ وہ بتاتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور سلام کہا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور مجھ سے اس آدمی کے متعلق کئی سوال کیے جو پہلے دن ان سے ملا تھا لیکن ان کے گھر والوں اور قبیلہ میں سے کسی کے متعلق کچھ نہ پوچھا اور نہ ہی رات کے کھانے کے بارے میں پوچھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا اے عامر! میں نے تمہاری کئی عجیب چیزیں دیکھی ہیں۔ کہا وہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا تم گھر اور قبیلہ والوں سے غائب رہے اور تمہیں اس کا علم بھی ہے لیکن تم نے کسی کے بارے میں نہیں پوچھا کہ کون ان میں سے مر گیا اور کون زندہ ہے؟ حالانکہ تمہیں ان کے ہاں میرے مرتبہ کا پتہ ہے اور پھر تم نے اس آدمی کے بارے میں مجھ سے پوچھا ہے جو کل تمہارے پاس آیا تھا لیکن رات کے کھانے کا بھی نہیں پوچھا۔

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تم سے کئی مسئلے پوچھے ہیں تو میں نے تمہیں ایک نیک آدمی سمجھا اس کے علاوہ میں کیا پوچھتا۔ رہا میرا قبیلہ اور گھر والے تو میں نے ان کے بارے میں اس لیے نہیں پوچھا کہ ان میں سے جسے مرنا تھا، مر چکا اور جو نہیں مرا، آگے مر جائے گا اور رہا یہ کہ میں نے کھانا نہیں پوچھا تو میں نے پہلے ہی یہ بات کردی تھی کہ تم مالداروں والا کھانا کھاتے ہو جب کہ میرے کھانے میں تو سختی ہوتی ہے اور میرا نہیں خیال کہ تمہیں اس کی ضرورت ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۲۳۳): حضرت مالک بن مغول بتاتے ہیں کہ میں نے ابوصخرہ کو بتاتے سنا کہ عامر سے کہا گیا تھا تم اپنی شرافت پر راضی ہو اور تمہیں یہ اپنا گھر اور لباس کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی میں عامر کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک رکھی ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۳۴): حضرت محمد مصعب کہتے ہیں کہ میں نے مخلد سے سنا، انہوں نے ہشام اور انہوں نے حضرت حسن سے سنا کہ حضرت عامر ایک مسجد میں داخل ہوئے جہاں لوگوں سے انہوں نے روزی کے بارے میں پریشانیاں سنیں جس پر عامر نے کہا بخدا تم نے اپنی طرف سے میری سچائی بیان کردی۔ بخدا اگر مجھ میں ہمت ہوتی تو میں ان کا غم ایک ہی بنا دیتا۔ حضرت حسن کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ کام کردیا۔

حدیث نمبر (۱۲۳۵): حضرت عنبسہ خواص رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عامر امیر بن کر بصرہ میں پہنچے تو جا کر ان سے کہا اے بصرہ والو! ہر پانچ آدمیوں میں سے مجھے ایک ایک قاری کا نام لکھ دو جن سے میں اپنے معاملے میں مشورہ کیا کروں۔ راز کی باتیں بتاؤں اور اپنی حکومت کے بارے میں ان سے مدد لوں۔

کہتے ہیں کہ حضرت زیاد بن مطر عدوی نے ان کے لیے یہ نام لکھ دیئے (کسی تکلیف کی وجہ سے ان کی آنکھیں ختم ہوگئی تھیں) پھر بنو رقاش میں سے غزوان نے بھی لکھے۔ انہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک انہیں پتہ نہیں چل جاتا کہ اللہ انہیں کہاں بھیجے گا، ہنسیں گے نہیں۔ چنانچہ حضرت حسن کہتے ہیں کہ واقعی وہ اس وقت تک نہیں ہنسے جب تک اللہ سے جا نہیں ملے اور پھر جابر بن اشتر نے بھی لکھے جن کا تعلق بنو غلطفان سے تھا۔ پھر اشتر بن جابر کہتے ہیں کہ ان کے لیے عامر بن قیس عبد عنبری نے لکھے اور پھر نعمان بن شوال عبدی نے بھی کچھ نام لکھے تھے۔

جب وہ قاری عبداللہ بن عامر کے پاس آئے تو انہوں نے کہا تم قاری لوگ ہو تو میں نے تمہارے لیے دو دو ہزار تنخواہ مقرر کرتا ہوں اور اتنے اتنے گز کپڑے ملیں گے۔
اسی دوران میں عمر میں بڑے اور حاکم حضرت نعمان بن شوال نے جواب دیا (کیوں کہ انہوں نے انہیں جواب دینے کو کہا تھا) کہ اے امیر! کیا یہ حکم صرف ہمارے لیے ہے یا عام اہلِ بصرہ کے لیے؟ حضرت عبداللہ بن عامر نے کہا کہ یہ صرف تمہارے لیے ہے کیوں کہ اتنا مال اہلِ بصرہ کو پورا نہیں آئے گا۔ نعمان نے کہا کہ یہ تو صدقہ ہوا اور اگر یہ صدقہ ہے تو ہمارے پیٹوں میں نہیں جا سکے گا اور نہ ہی ہمارے جسم پر خرچ ہو سکے گا کیوں کہ نگران شخص تو اپنے کام کی قیمت لیا کرتا ہے جب کہ ہم تو یہ کام صرف اللہ کے لیے کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے ہاں والے مال وغیرہ کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اس پر ابن عارم بولے، میں تو تمہیں طعنے دینے والا سمجھتا ہوں لہٰذا یہاں سے نکل جاؤ۔ کیا تم نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ امیروں کی زیارت کریں گے؟
حضرت عبداللہ، عامر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں نے تمہارے لیے دو ہزار اور اتنے گز کپڑے مقرر کیے ہیں، لیکن انہوں نے کہا کہ ان مکاتب غلاموں کی طرف دیکھئے جو مسجد کے دروازے پر بیٹھے ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہیں۔ حضرت عبداللہ نے کہا میں نے حکم دیا ہے کہ تم میرا دروازہ بند نہ کرو۔ عامر نے کہا آپ سعید بن قرحا کا خیال کیجیے، وہ امیروں کو مجھ سے زیادہ ابھارنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا بصرے میں کونسی عورت چاہتے ہو، میں تمہارا اس سے نکاح کر دیتا ہوں، حالاں کہ آپ نے شادی کی ہی نہیں۔ عامر نے کہا اے امیر! آدمی کے پاس عورت اور اولاد ہو تو کیا وہ اس کے دل کو مشغول نہیں کر دیتے؟ عبداللہ نے کہا کہ ہاں کر دیتے ہیں، عامر نے کہا تو پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں، میں مرنے تک غم کو ایک ہی غم بنا دوں گا۔
حدیث نمبر (۱۲۳۶): حضرت عمارہ، ان کے بیٹے اور ابوالفضل ثابت نے کہا کہ ہم نے عامر بن قیس کو ان کی مسجد میں عبادت کرتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا وہ مسجد میں جانے والے آخری شخص ہوتے اور نکلنے والے پہلے ہوتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۲۳۷): حضرت حسن کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس نے انہیں اور نماز میں جائیداد کا ذکر کرنے کی بات سنی تو کہا کیا تم نے اسے نماز میں پالیا ہے؟ وہ کہنے لگے ہاں۔ اس پر کہا بخدا! اگر میرے پیٹ میں کئی جگہ تیر لگ چکے ہوں تو یہ میرے لیے نماز میں ایسی چیزوں کے ذکر سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۳۸): حضرت ابوالعلاء کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عامر بن عبد قیس سے دو مرتبہ کہا کہ میرے لیے اللہ سے بخشش مانگو۔ اس پر آپ نے کہا کہ تم ایسے شخص سے سوال کر رہے ہو جو اپنے آپ سے عاجز ہے۔ تم اللہ کی فرمانبرداری کرو اور پھر اس سے دعا کرو، تمہاری دعا قبول کر لی جائے گی۔

حدیث نمبر (۱۲۳۹): حضرت ابن عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ ہم عامر بن عبداللہ کے پاس اس وقت آتے جب وہ اپنی سجدہ گاہ میں نماز پڑھ رہے ہوتے، وہ ہمیں دیکھتے ہی ذرا تیزی سے نماز پڑھ کر فارغ ہوئے اور کہنے لگے بتاؤ کیا کام ہے؟ کیوں کہ آپ یہ بات پسند نہیں کرتے تھے کہ کوئی انہیں نماز پڑھتا دیکھے۔

حدیث نمبر (۱۲۴۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس نے بتایا کہ میں نے دنیا کی عیش و عشرت چار چیزوں میں دیکھی ہے عورتوں، کھانے، لباس اور نیند میں۔ رہا لباس تو بخدا مجھے اس کا فکر نہیں جو میری شرمگاہ ڈھانک لے، رہی عورت تو بخدا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں نے عورت دیکھی ہے یا دیوار، رہا نیند اور کھانا تو یہ دونوں مجھ پر غالب ہیں، ہاں میں ان سے بچنے کی پوری کوشش کروں گا اور بخدا ان دونوں کو ناکام بنانے کی کوشش کروں گا۔ حضرت حسن کہتے ہیں بخدا انہوں نے ان دونوں کو اپنی موت تک بے اثر کیے رکھا تھا (نہ سوئے اور نہ ہی پیٹ بھر کر کھایا)۔

حدیث نمبر (۱۲۴۱): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس صبح کی نماز پڑھ کر مسجد کے ایک کونے میں چلے جاتے اور فرماتے کہ میں کسے پڑھاؤں؟ چنانچہ کچھ لوگ آجایا کرتے جنہیں آپ پڑھایا کرتے اور جب سورج چڑھے اور نفل پڑھنے کا وقت ہو جاتا تو کھڑے ہو جاتے اور دوپہر ہونے تک نوافل پڑھتے رہتے اور پھر گھر چلے

جاتے۔ دوپہر کو سوجاتے اور سورج ڈھلنے پر نفل پڑھتے اور ظہر کی نماز تک پڑھتے رہتے، پھر ظہر کی نماز پڑھتے، پھر نوافل پڑھتے رہتے اور عصر کا وقت ہونے پر عصر کی نماز پڑھ کر کہتے ہیں کسے پڑھاؤں، اسی دوران کچھ لوگ آجاتے جنہیں آپ سورج غروب ہونے تک پڑھاتے رہتے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھ کر نفل شروع کرتے اور عشاء کے آخر تک پڑھتے رہتے اور نماز عشاء سے فارغ ہوکر گھر آجاتے اور ایک روٹی لے کر کھاتے اور پھر تھوڑی دیر تک سوجاتے اور پھر اٹھ کر نفل شروع کردیتے۔ سحری ہونے پر دوسری روٹی کھالیتے، پھر کچھ پانی پیتے اور مسجد کی طرف نکل جاتے۔

حضرت خلف رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت منصور بن زاذان بھی یونہی کیا کرتے اور خاص طور پر وہ یہ بھی کرتے کہ رات بھر تک سوتے نہ تھے اور آپ کی پگڑی آنسوؤں سے تر ہوجاتی تو اسے اتار کر رکھ دیتے۔

حدیث نمبر (۱۲۴۲): حضرت ابوالعلاء بن عبداللہ بتاتے ہیں کہ میرے بھتیجے عامر بن عبدقیس نے بتلایا کہ حضرت عامر تنخواہ لے کر اپنی چادر کے پلو میں باندھتے اور چل پڑتے، راستے میں مل کر جو مسکین بھی سوال کرتا، اسے دیتے جاتے اور جب گھر پہنچتے تو وہ تنخواہ بیوی بچوں کے آگے رکھ دیتے، وہ گنتے تو جتنی لے کر آئے ہوتے اتنی کی اتنی ہی ہوتی۔

حدیث نمبر (۱۲۴۳): حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر بن عبدقیس عنبری کو یہ خط لکھا تھا۔

"عبداللہ کی طرف سے عامر بن عبداللہ کو (جنہیں عبدقیس کہا جاتا ہے) اما بعد میں نے آپ کو ایک کام کہا تھا جس کے بارے میں مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے اس پر عمل نہیں کیا، اگر آپ میرے کہے کام پر لگے ہوئے ہیں تو اللہ سے ڈرتے رہیے اور وہ کام جاری رکھیے اور اگر اسے چھوڑ دیا ہے تو بھی اللہ سے ڈریے اور اسے دوبارہ شروع کر کے جاری رکھیے۔"

حدیث نمبر (۱۲۴۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن قیس کو شام کی طرف بھیجا گیا تو آپ نے کہا اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے سوار کر کے بھیجا۔

حدیث نمبر (۱۲۴۵): حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عامر بن قیس نے اپنے

چچا کے دونوں بیٹوں سے کہا تھا کہ اپنا ہر کام اللہ کے سپرد کردو، امن وامان میں ہو جاؤ گے۔
حضرت عبداللہ کہتے ہیں میرے والد نے کہا مجھے پتہ چلا کہ حضرت عامر بن قیس صبح ہونے پر یوں کہا کرتے کہ اے اللہ! جولوگ صبح وشام آتے ہیں ان میں سے ہر ایک کی کوئی ضرورت ہوتی ہے لیکن عامر کی ضرورت یہ ہے کہ تو اسے بخش دے۔

حدیث نمبر (۱۲۴۶): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت عامر نے کہا تھا میں جو کچھ عراق میں چھوڑ آیا ہوں، اس میں سے صرف دوپہر کی پیاس اوران لوگوں کی محفلوں پر افسوس ہے جن میں وہ حدیث میں غور وفکر کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۲۴۷): حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شام پہنچا اور سیدھا حضرت عامر بن قیس کے پاس چلا گیا، وہ مسجد میں بیٹھے تھے، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، ان کے پاس ایک اور آدمی بھی بیٹھا تھا جسے میں جانتا نہ تھا، میں نے کہا کہ میں حضرت کعب سے ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کس لیے؟ میں نے کہا کہ ان سے مجھے ایک روایت پہنچی ہے کہ جو شخص بھی بیت المقدس میں آئے اور ارادہ صرف یہ ہو کہ وہاں نماز پڑھے تو وہ گناہوں سے یوں نکل آتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔ اس پر عامر نے کہا کہ وہ تو یہی ہیں جو تمہارے پاس بیٹھے ہیں۔ اس پر حضرت کعب نے کہا کہ کوئی بھی دن یا رات ہو وہاں یونہی ہے۔ عمرہ دو تقدیسوں سے بہتر ہوتا ہے اور حج دو عمروں سے بہتر ہوتا ہے اور جو بھی شخص رات کو اٹھ کر خوبصورت وضو کرتا ہے، پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے اور اللہ سے بخشش کی دعا کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۴۸): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ فرشتے سردیوں میں مومن پر اس لیے خوش ہوتے ہیں کہ دن چھوٹا ہوتا ہے وہ اس میں روزہ رکھتا ہے اور رات لمبی ہوتی ہے، جس میں وہ نفلوں کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔
وہ فرماتے ہیں ہمیں پتہ چلا کہ حضرت عامر موت کا وقت قریب آنے پر رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا اے عامر! کیوں روئے ہو؟ انہوں نے کہا نہ مجھے موت کا غم ہے اور نہ ہی دنیا کی خواہش ہے، میں اس لیے روتا ہوں کہ دوپہر کو پیاسا ہوا کرتا تھا اور رات کو نفلوں کے لیے

کھڑا ہوا کرتا تھا (اب یہ دونوں ختم ہو رہے ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۲۴۹): حضرت مسکین ہجری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ جب پھلوں کے قریب سے گزرتے تو کہا کرتے یہ کٹے ہوئے ہیں لیکن میرے لیے ان کا کھانا منع ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۵۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ مسجد میں مجلس لگایا کرتے تھے جسے انہوں نے چھوڑ دیا تو ہم سمجھے کہ وہ خواہش پرستوں جیسے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ مسجد میں مجلس لگایا کرتے تھے لیکن اب چھوڑ کیوں دی ہے، انہوں نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے کیوں کہ اس میں شور اور بکواس ہونے لگا تھا۔ ان کی اس بات سے ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ خواہش پرست لوگوں جیسے نہیں ہوئے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ آپ ان کے بارے میں کیا کہیں گے؟ انہوں نے کہا میں ابھی بتاتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کو دیکھا ہے، ان کے پاس بھی بیٹھا ہوں تو انہوں نے بتایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے بہتر ایمان اس کا شمار ہوگا جس نے دنیا میں اپنا دھیان رکھا ہوگا، پھر قیامت کے دن سب سے زیادہ خوشی اسے ہوگی جس نے دنیا میں زیادہ غم کیا ہوگا نیز قیامت کے دن سب سے زیادہ وہی مسکراتا ہوگا جو دنیا میں زیادہ روتا رہا۔ پھر ان صحابہ نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ کام فرض کیے، کچھ سنت قرار دیئے اور کچھ حدیں مقرر کیں چنانچہ جو شخص اللہ کے فرض اور سنت کیے گئے کاموں پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی حدوں سے بچے گا تو وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوگا لیکن جو فرض اور سنت پر عمل کرکے ان کی حدیں پار کر گیا اور پھر توبہ کر لی اور پھر ویسا ہی ہو گیا اور پھر توبہ کر لی تو اس کے آگے زلزلے ہوں گے، مشکلات ہوں گی اور گھبراہٹیں ہوں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے جنت میں لے جائے گا اور جو اللہ کے فرضوں اور سنتوں پر عمل کرتے ہوئے اس کی حدوں سے بے پرواہ ہو کر ان پر عمل کرتے ہوئے فوت ہو گیا تو اللہ سے ملتے وقت ایسا مسلمان ہوگا کہ اللہ چاہے تو اسے بخش دے گا اور نہ چاہے گا تو عذاب دے گا۔

حدیث نمبر (۱۲۵۱): ایک شیخ نے بتایا کہ حضرت عامر کی ایک چچا زاد بہن تھی جسے عبیدہ کہتے تھے، وہ ان کا دھیان رکھتی اور ان کے لیے ثرید کھانا تیار کر کے ان کے پاس لے

آتی۔ وہ اسے لے کر قبیلے کے یتیموں کے پاس لے جاتے اور انہیں کھانے کے لیے بلاتے جس پر وہ کہتی کہ میں نے تو اپنے ہاتھوں سے اسے آپ کے لیے بنایا تھا کہ آپ کھائیں۔ وہ کہتے میں نہیں چاہتا کہ آپ میرا فائدہ کریں پھر اس نے یہ بھی فرماتے کہ اے عبیدہ! قرآن کی تلاوت کے ذریعے دنیا سے کنارہ کرو کیوں کہ جو ایسا نہیں کرتا تو اس کے دل میں صرف حسرتیں اور افسوس ہی رہ جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۵۲): حضرت سعید بن عامر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عامر سے کہا کاش! آپ بصرہ چلے جاتے۔ اس پر انہوں نے کہا بخدا وہ ایسا شہر ہے جس سے مجھے محبت ہے کیوں کہ میں نے اس کی طرف ہجرت کی، وہیں سے میں نے قرآن کی تعلیم حاصل کی لیکن وہ خواہشوں کا گڑھ بن گیا۔ عراق پر مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ وہاں میں پیاسا رہا کرتا اور میرے وہاں کے دوستوں میں سے اسود بن کلثوم ہیں۔

حدیث نمبر (۱۲۵۳): حضرت عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ حاکم کے مددگاروں میں سے ایک کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ ایک ذمّی شخص کو گھسیٹے لے جا رہا تھا اور وہ اس سے فریادیں کر رہا تھا۔ حضرت عامر اس ذمّی سے پوچھنے لگے کہ کیا تُو نے جزیہ دے دیا ہے؟ اس نے بتایا کہ ہاں دے دیا ہے۔ پھر سپاہی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ یہ امیر کے گھر جھاڑو پھیرے۔ وہ ذمی سے کہنے لگے کہ اس کی بات مان لو، اس نے کہا کہ یوں یہ مجھے میرے کاروبار سے روکے گا۔ آپ نے سپاہی سے کہا کہ اسے چھوڑ دو، اس نے کہا نہیں چھوڑوں گا، آپ نے پھر کہا تو اس نے پھر انکار کر دیا چنانچہ آپ نے چادر اتار کر رکھ دی اور کہا کہ میری زندگی میں تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی توہین نہیں کر سکو گے اور پھر اس ذمی کو اس سے چھڑا لیا۔ چنانچہ یہی بات وہاں سے آپ کے نکلنے کا سبب ہوئی۔

اسی دوران بصرہ کا امیر ابن عامر کے پاس آیا تو ان سے کہا گیا کہ امیر دروازے پر کھڑے ہیں، آپ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی، اس وقت آپ اپنے کمبل پر لیٹے تھے، امیر نے کہا کہ یہ امیر المومنین کا خط ہے جو آپ کے بارے میں آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ آپ گوشت نہیں کھاتے، نہ عورت سے شادی کی ہے اور نہ ہی گھی کھاتے ہیں اور امیروں کو طعنے دیتے ہیں۔

آپ نے کہا تمہارا یہ کہنا کہ میں گوشت نہیں کھاتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں قصاب کے ہاں سے گذرا ہوں تو وہ نفاق نفاق کہہ کر ذبح کر رہا تھا اور میں تو ذبح کیا ہوا وہ جانور کھانا پسند نہیں کرتا جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ جب ہمیں خواہش ہوتی ہے تو اپنی پالی ہوئی بکری ذبح کر لیتے ہیں اور اس کا گوشت کھا لیتے ہیں۔

رہا یہ کہنا کہ میں گھی نہیں کھاتا تو اس سلسلے میں بتاؤں گا کہ میں نے اپنی جنگوں کے دوران لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ جھٹکے سے جانور کے ٹکڑے کر دیتے ہیں اور اس سے چربی نکال کر گھی بنا لیتے ہیں حالاں کہ یہ مردار ہوتا ہے، میں تو وہ گھی کھاتا ہوں جو ہمارے اس دیہات سے لایا جاتا ہے۔

رہی یہ بات کہ میں حکمرانوں پر الزام لگاتا ہوں تو میں ان پر الزام لگانے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ رہی یہ بات کہ میں نے شادی نہیں کی تو اس سلسلے میں میں نے تمہاری پیدائش سے پہلے ہی اللہ سے یہ بات کر لی تھی۔

اس پر عمران نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں تم جیسے لوگ پیدا نہ کرے۔ آپ نے کہا لیکن تم جیسے بہت سے پیدا کرے کیونکہ مسلمانوں کو مشکل کام کرنا ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۲۵۴): حضرت عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا مجھے بصرہ کے بارے میں چار چیزوں کا افسوس ہے، وہاں ایک دوسرے سے گفتگو کرنا، دوپہر کو پیاسا رہنا، وہاں بھائیوں کا ہونا اور وہاں گھر کا ہونا (یہ سب کچھ ختم ہو گیا)۔

حدیث نمبر (۱۲۵۵): حضرت عامر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ نے زیتون کا تیل منگوا کر اپنے ہاتھ پر ٹپکایا اور پھر اسے ہاتھوں پر مل کر کہا کہ یہ طورِ سینا سے نکلتا ہے۔ تیل سے ملایا جاتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن کا کام دیتا ہے۔ اس کے بعد سر اور ڈاڑھی کو لگایا۔

حدیث نمبر (۱۲۵۶): حضرت عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک میدان سے گزرے تو دیکھا کہ ایک ذمی شخص ظلم کر رہا تھا۔ حضرت عامر نے اپنی چادر اُتار کر کہا کہ میں اپنی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذلیل نہیں ہونے دوں گا اور پھر ذمی کو ظلم سے روک دیا۔

حدیث نمبر (۱۲۵۷): حضرت عامر بن عبداللہ کو جب بصرہ سے نکالا گیا تو بھائی ان

کے ساتھ چلے۔ جب مرید پہنچے تو آپ نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں، تم آمین کہتے جانا۔ انہوں نے کہا جلدی کیجیے کیوں کہ ہم دعا کا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے یوں دعا کی کہ اے اللہ! جس نے میری چغلی کی، مجھ پر جھوٹا الزام لگا کر مجھے میرے شہر سے نکالا اور میرے دوستوں سے مجھے جدا کیا، تو اس کا مال واولاد زیادہ کر، تندرستی دے اور اس کی عمر بڑھادے۔

حدیث نمبر (۱۲۵۸): حضرت عامر بلعنبر کی ایک عورت کے پاس افسوس کرنے گئے کیوں کہ اس کا آخری بھائی فوت ہو گیا تھا چنانچہ فرمایا کہ قرآن سے تعلق جوڑلو کیوں کہ جو اس سے تعلق نہیں جوڑتا تو اس کی دنیا سے محبت ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۵۹): حضرت ہشام رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت عامر کے قریب ہی ایک بوڑھی لونڈی رہتی تھی، اس نے بتایا کہ صرف میں ہی وہاں ہوتی تھی، اسی دوران ایک مرتبہ کچھ لوگ اس کے پاس آئے اور گفتگو کرنے لگے، میں نہیں جانتی کہ گفتگو کیا ہوئی البتہ یہ پتہ چلا کہ حضرت عامر نے ان سے کہا تھا میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں کہ اہلِ قرآن کے لیے شرمندگی کا سبب نہ بنو۔

حدیث نمبر (۱۲۶۰): حضرت ہشام رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت جاریہ بن قدامہ حضرت عامر کے پاس آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ دروازے پر کھڑے ہو کر ان سے اجازت مانگی، جاریہ اندر گئے اور بیٹھ گئے، دیکھا تو وہاں پانی کا ایک گھڑا تھا اور عامر نے عربی ٹوپی لے رکھی تھی اور نماز پڑھ رہے تھے، نماز پوری کرنے پر جاریہ نے ان سے کہا اے امیر المومنین! کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، اتنا دنیا سے آپ راضی ہیں؟ یہ سامان تو بہت تھوڑا ہے۔ انہوں نے کہا بخدا! آپ اور آپ کے ساتھی ایسے ہیں کہ آپ ان پر تھوڑے سامان کی بنا پر خوش ہیں۔ یہ کہا اور نماز شروع کر دی۔

حضرت مالک بن عبداللہ خثعمی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۲۶۱): حضرت رجاء بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت مالک بن عبداللہ خثعمی کے روزوں کا حساب لگایا گیا تو کل عرصہ ساٹھ سال کا بنتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۲۶۲): حضرت ابراہیم بن عبداللہ کنانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں مجھے پتہ چلا کہ "رونا" دس حصے ہوتا ہے جن میں سے نو تو دکھاوے کے لیے ہوتے ہیں اور صرف ایک اللہ کی خاطر ہوتا ہے اور سال بھر میں اگر ایک مرتبہ بھی رونا آجائے تو یہی کافی ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۶۳): حضرت صالح بن خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی بھلائی کرنا چاہو تو لوگوں کو مردہ جانو البتہ انہیں ذلیل نہ سمجھو۔

حدیث نمبر (۱۲۶۴): حضرت رجاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "حلم" (حوصلہ) عقل سے بڑے مرتبہ والا ہوتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نام حلیم رکھا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۶۵): حضرت عبداللہ بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم اپنے والد کے ہمراہ کئی لوگوں میں جارہے تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی تسبیح پڑھو تا کہ سامنے والے درخت تک پہنچ سکو۔ ہم نے پڑھی تو اس درخت تک پہنچ گئے، یکا یک دیکھا تو ایک اور درخت دکھائی دیا، انہوں نے کہا کہ تسبیح پڑھو تا کہ اس درخت تک پہنچ سکو، ہم نے پڑھی اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔

حدیث نمبر (۱۲۶۶): حضرت شمیط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو شخص فسق و فجور کو پسند کرے تو وہ فاسق ہو جاتا ہے اور جو اللہ کی نافرمانی پر راضی ہو تو اس کا کوئی عمل اوپر نہیں جاتا۔

حضرت عبداللہ بن شمیط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ مومن کی ساری پونجی اس کا دین ہوتا ہے۔ دین گیا تو مال بھی گیا، یہ جاتا ہے تو مال بھی چلا جاتا ہے اور یہ بھروسے کی چیز نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۱۲۶۷): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تین مرتبہ پڑھتے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ پڑھتے اور پھر یوں پڑھتے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ۔

حدیث نمبر (۱۲۶۸): حضرت یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مومن (کے دل)

کی آگ سے ڈرو کہ کہیں تمہیں بھی جلا نہ دے کیوں کہ جب وہ دن بھر میں سات مرتبہ اللہ کے راز سے واقف ہوتا ہے تو اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ میں ہوتا ہے، وہ جب چاہے، اسے بچا لے۔

حدیث نمبر (۱۲۶۹): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ایوب سے کچھ لیا جاتا تو تھوڑا لیا جاتا لیکن دیا جاتا تو وزنی ہوتا زیادہ ہو جاتی۔

حدیث نمبر (۱۲۷۰): حضرت یحییٰ بن راشد جریری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس آئے، اپنی چادر بچھا دی اور اس پر بیٹھ گئے، پھر ان لوگوں کے ہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ جاتے وقت انہیں سلام کہا اور بتایا مجھے پتہ چلا ہے کہ جو شخص کسی قوم کے پاس بیٹھے، پھر سلام کہہ کر وہاں سے اٹھ جائے تو ان کے نیک کام میں شامل گنا جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۲۷۱): حضرت صالح بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم نے سلیمان کی حکومت میں حاجیوں کے قیدیوں کی گنتی کی تو وہ تیئیس ہزار تھے چنانچہ نہ انہیں رہائی ملتی اور نہ ہی انہیں سزا دی جاتی۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دہکتے کوئلے پر میرا پاؤں رکھ کر اسے بجھا دینا یا نیزے کی نوک پر پاؤں رکھ کر اسے دھنسا لینا، کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت رجاء بن حیوہ عصر کی نماز دیر سے پڑھا کرتے کیوں کہ وہ ظہر اور عصر کے درمیان نفل پڑھا کرتے تھے۔

حضرت علی بن ابی حملہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ملک نے ارادہ کیا کہ میں ان کا مرید ہو جاؤں تو میں نے حضرت عبداللہ بن ابوزکریا سے مشورہ کیا جس پر انہوں نے کہا کہ آپ تو آزاد ہیں لیکن اپنے آپ کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۲۷۲): حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت الیاس اور خضر علیہما السلام رمضان کے روزے بیت المقدس میں رکھا کرتے اور ہر سال حج کیا کرتے۔

حضرت ابوعیسیٰ سلیمان بن کیسان خراسانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جو شخص بیت المقدس میں جماعت کے ساتھ کوئی فرض نماز پڑھے تو اسے پچیس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے اور جو اکیلا پڑھے تو ہزار نماز کا ملتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۷۳): حضرت عبدالکریم بن رشید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جنتی لوگ ایک دوسرے کو بیلوں کی طرح دیکھتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچیں گے اور جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے میل کچیل نکال دے گا اور وہ بھائی بھائی بن کر رہیں گے۔

حدیث نمبر (۱۲۷۴): حضرت مطر وراق رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم عبدی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حممہ کے پاس رات گزاری اور رات بھر روتے رہے اور صبح ہونے پر ہرم نے ان سے کہا کہ اے حممہ کیوں روئے ہو؟ انہوں نے کہا مجھے وہ رات یاد آئی جس سے اگلے دن قبریں کھل جائیں گی اور ان سے مردے نکلیں گے۔ پھر حضرت حممہ نے حضرت ہرم کے ہاں رات گذاری تو وہ بھی رات بھر روتے رہے اور صبح ہونے پر ان سے پوچھا گیا کہ کیوں روئے ہو؟ انہوں نے کہا مجھے وہ رات یاد آئی جس سے اگلے دن آسمان کے ستارے جھڑ جائیں گے، میرے رونے کی یہی وجہ ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات کبھی دن میں اکٹھے ہو جاتے اور ریحان بازار میں آتے، وہاں اللہ سے جنت مانگتے اور دعائیں کرتے پھر حدادین نامی بازار میں جا کر آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے اور پھر اپنے اپنے مقام کو چلے جاتے۔

حدیث نمبر (۱۲۷۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! میں ایسے دور کے بارے میں تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں بڑا آدمی امید لگائے اور چھوٹا سرکش ہو جائے اور جس میں ان کی عمریں قریب آ جائیں۔

حدیث نمبر (۱۲۷۶): ایک شخص نے بتایا کہ میں حضرت حرم بن حیان کی قبر پر پہنچا، انہیں گرمی کے دنوں میں دفن کیا گیا تھا، اچانک ایک بادل آیا جس نے ان کی قبر پر چھڑکاؤ کیا اور ارد گرد برس کر واپس چلا گیا۔

حدیث نمبر (۱۲۷۷): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان کی موت کا وقت ہوا تو ان سے کہا گیا کوئی وصیت کرو، انہوں نے کہا کیا وصیت کروں، میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا لہٰذا میری زرہ بیچ دو اور میری طرف سے میرا قرض اتار دو، یہ پورا نہ ہو سکے تو

میرا غلام بیچ دو اور میں وصیت کرتا ہوں کہ سورۂ نحل کی یہ آخری آیتیں پڑھا کرو: اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ (تا) وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ۔

حدیث نمبر (۱۲۷۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دوزخ جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ دنیا میں رہتے ہوئے اس سے ڈر کر بھاگنے والا سو بھی لیتا ہے اور جنت بھی کوئی عجیب چیز ہے کہ اسے چاہنے والا بھی سو جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۷۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں شامل ہو رہے تھے کہ ان میں سے کسی نے آپ سے اجازت مانگی اور وہ دیکھ رہے تھے کہ وہ کسی ضرورت کے بارے میں اجازت مانگ رہا ہے پھر وہ گھر چلا گیا اور وہیں رک گیا پھر واپس آیا تو آپ نے پوچھا تم کہاں تھے؟ اس نے کہا کہ میں نے فلاں دن آپ سے اجازت مانگی تھی اور آپ نے اجازت دے دی تھی، آپ نے کہا تم نے اس لیے یہ اجازت لی تھی؟ اس نے کہا ہاں۔

ابوالاشہب کہتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی سے کوئی سخت بات کی تھی لیکن جب محفل والوں نے آپ کو غصے میں دیکھا تو کسی نے آپ سے کچھ نہ کہا کیوں کہ وہ ایک بھائی سے بات کر رہے تھے چنانچہ آپ نے محفل والوں سے کہا اے محفل والے برے لوگو! اللہ تمہیں اس بات کا بدلہ دے، تم دیکھ تو رہے تھے کہ میں اپنے ایک بھائی سے کیا کچھ کہہ رہا تھا لیکن تم میں سے کسی نے مجھے روکا نہیں۔ پھر دعا کی کہ اے اللہ! ان برے لوگوں کو برے دور میں لے جا۔

حدیث نمبر (۱۲۸۰): حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں ہمیں بتلایا گیا کہ حضرت ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جب بھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل اس کی طرف پھیر دیتا ہے یعنی ان کے دلوں میں اس کے بارے میں محبت پیدا کر دیتا ہے اور دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۸۱): حضرت محمد بن نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم خراسان سے حضرت ہرم بن حیان کے ہمراہ آئے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ میں نے سحری کے وقت ایک شعر کہہ دیا، اس پر حضرت ہرم نے ڈنڈا اٹھا کر میری پیٹھ پر مارا جس سے میں اکٹھا ہو گیا۔ فرمایا کیا

اس سحری کے وقت میں شعر کہہ رہے ہو جس میں رحمٰن اترتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔
حضرت عبدالصمد کہتے ہیں کہ یہ وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں دعائیں قبول ہوتی ہی اور رحمت نازل ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۸۲): حضرت ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے آپ کو بدکار عالم سے بچاؤ۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی۔ چنانچہ آپ نے انہیں لکھا کہ برا عالم کون ہوتا ہے؟ حضرت ہرم نے جواب میں لکھا بخدا اے امیر المؤمنین! میں نے اس بات میں برا ارادہ نہیں کیا تھا، ایک پیشوا ایسا ہوتا ہے جو علم کی باتیں کرتا ہے لیکن اس کے کام برے ہوتے ہیں، لوگ اسے پہچان نہیں پاتے تو گمراہ ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۲۸۳): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان نے پگڑی باندھی اور پھر خیال آیا کہ لوگ ان کی طرف آرہے ہیں چنانچہ حکم دیا کہ میرے اور آنے والوں کے درمیان آگ جلادی جائے، قوم کے لوگ آئے اور دور ہی سے سلام کہا۔ آپ نے کہا مرحبا! نزدیک آجاؤ، انہوں نے کہا بخدا ہم نزدیک آنے کی ہمت نہیں رکھتے کیوں کہ آپ اور ہمارے درمیان آگ جل رہی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تو پھر جہنم کی آگ میں ملنے کا ارادہ کیا کروگے جہاں اس سے بھی بڑی آگ ہوگی۔ یہ سن کر وہ واپس چلے گئے۔

حدیث نمبر (۱۲۸۴): حضرت ابوقزعہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان نے وصال کے موقع پر وصیت کی کہ سورۂ نحل کی آخری آیت پڑھ دینا۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔ (الآیہ)

حدیث نمبر (۱۲۸۵): حضرت خلید عمری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے بتلایا گیا ہے کہ (جنت کا) خیمہ (محل) اندر سے خالی موتیوں کے ساتھ بنا ہوگا، اور اس کے ستر دروازے ہوں گے اور وہ پورے کا پورا موتیوں کا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۲۸۶): حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان اور عبداللہ بن عامر حج کے لیے روانہ ہوئے۔ ابھی راستے ہی میں تھے کہ دونوں کی سواریوں کو جنگلی گھاس دکھائی دی جن میں سے ایک نے وہ گھاس کھالی۔ اس پر ہرم نے ابن عامر سے کہا

کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تم بھی گھاس ہوتے اور یہ گھوڑا اسے کھا کر چلا جاتا؟ انہوں نے کہا نہیں بخدا میں تو اللہ کی رحمت کی تلاش میں ہوں اور یہ تلاش جاری رکھوں گا۔ ہرم نے کہا بخدا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میں یہ گھاس ہوتا اور یہی گھوڑا مجھے کھا کر چلا جاتا اور میں ختم ہو جاتا۔

حدیث نمبر (۱۲۸۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم بن حیان اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہما سرزمین حجاز کو چلے، اپنی اپنی سواریوں پر چلے ہی جا رہے تھے کہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کئی قسم کا بہتر چارہ تھا، ان دونوں کی سواریاں اس کی طرف گئیں جس پر ابن حیان نے کہا اے ابن عامر! کیا تم چاہتے ہو کہ تم ان جڑی بوٹیوں میں سے ایک ہوتے، اور سواری تمہیں کھا جاتی اور تمہیں مینگنی بنا کر نکال دیتی جسے تم پکڑ سکتے؟ انہوں نے کہا بخدا میں تو اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہوں اور یہ مجھے ایسے کام سے بہت زیادہ پسند ہے۔ حضرت ہرم نے کہا میں تو چاہتا ہوں کہ یہی جڑی بوٹی ہوتا اور یہ سواری مجھے کھا جاتی، مینگنی بنا کر نکال دیتی اور میں مینگنی بنا ہوتا، مجھے قیامت کے دن مشکل حساب کی فکر نہ ہوتی خواہ جنت میں جانا ہوتا یا دوزخ میں، ابن عامر! مجھے بہت افسوس ہے، میں تو بڑی گھبراہٹ والی (قیامت) سے ڈر رہا ہوں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہرم دونوں میں سے دین کی زیادہ سمجھ رکھتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۲۸۸): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھ سے یہ کہا جائے کہ میں دوزخی ہوں تو میں اپنا کام نہیں چھوڑوں گا کہ کہیں میرا دل مجھے برا بھلا نہ کہنے لگے کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

حدیث نمبر (۱۲۸۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہرم رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں فوت ہو گئے۔ موسم سخت گرم تھا چنانچہ جب انہیں دفن کر کے فارغ ہوئے تو ایک بادل آیا اور قبر کے اوپر آ کر رک گیا، اس نے قبر پر چھڑکاؤ کیا اور وہ تر بتر ہو گئی لیکن قبر سے آگے ایک قطرہ بھی نہ گرا اور پھر جہاں سے آیا تھا، وہیں واپس چلا گیا۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۲۹۰): ایک بصری شخص نے بتایا کہ حضرت احنف سے پوچھا گیا

آپ کنکروں کو ہاتھ کیوں نہیں لگاتے؟ انہوں نے کہا کہ نہ تو ہاتھ لگانے پر اجر ملے گا اور نہ ہی اسے چھوڑنے پر گناہ ہوگا۔ جب کہ میں دو عادتیں اپنائے ہوئے ہوں، نہ تو اپنے پاس بیٹھنے والوں کی اپنے ہاں سے اٹھنے پر چغلی کرتا ہوں اور نہ ہی ان لوگوں میں دخل دیتا ہوں جو میرا دخل نہیں چاہتے۔

حدیث نمبر (۱۲۹۱): حضرت احنف رحمۃ اللہ علیہ کے غلام نے بتایا کہ حضرت احنف جب بھی فارغ ہوتے، قرآن کریم منگوا کر پڑھنے لگتے۔

حدیث نمبر (۱۲۹۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابھی حوصلے والا نہیں ہوں بلکہ حوصلہ سیکھ رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۲۹۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چیونٹیاں بہت زیادہ ہوگئیں تو انہوں نے حضرت احنف کو پریشان کیا، آپ نے کرسی منگوائی اور ان کے بل پر رکھ کر اللہ کی حمد وثنا کی اور کہا تم نے تو ہمیں تکلیف دی ہے، رک جاؤ ورنہ ہم بھی تمہیں ستائیں گے۔ چنانچہ وہ ہٹ کر چلی گئیں۔

حدیث نمبر (۱۲۹۴): حضرت احنف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بات کرنے سے عام طور پر اس لیے رکا رہتا ہوں کہ اس کا جواب دینا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۲۹۵): حضرت جبیر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت احنف تک یہ بات پہنچی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی ہے تو آپ نے سن کر فوراً سجدہ کیا۔

حدیث نمبر (۱۲۹۶): حضرت مروان اصغر کہتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! اگر تو مجھے عذاب دینا چاہے تو میں عذاب کے لائق ہی ہوں لیکن اگر بخشنا چاہے تو یہ تیرا حق ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۹۷): حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت احنف کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے کہا اس امت کی تباہی ہر علم والے منافق کے ہاتھوں ہوگی، میں نے تو آپ کو اشارہ دے دیا ہے تاہم میں نے آپ سے بھلائی دیکھی ہے، لہٰذا اپنی قوم کی طرف جاؤ کیوں کہ وہ آپ کی رائے مانتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۹۸): حضرت سلمہ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت احنف کا غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا، میرے والد بتاتے تھے کہ عام طور پر حضرت احنف کی رات کی نماز دعا ہوتی تھی۔ آپ چراغ اپنے قریب رکھتے اور اس پر انگلی رکھ کر کہتے کہ اے احنف! ذرا سوچو تو سہی کہ فلاں فلاں دن تمہیں ایسا ایسا کام کرنے پر کس نے مجبور کیا تھا؟

حدیث نمبر (۱۲۹۹): حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت احنف رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے سردار تھے، ان سے کہا گیا کہ آپ کے دروازے پر ہم ہمیشہ کے لیے پردہ نہ ڈال دیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے پردے کے بارے میں سنا ہے کہ دوزخ پر ہوگا لیکن بخدا مجھ پر کبھی بھی کوئی پردہ نہیں ڈال سکے گا چنانچہ آپ کے وصال تک آپ کا گھر لکڑیوں کا جھونپڑا ہی رہا۔

حدیث نمبر (۱۳۰۰): حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ تو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں کیوں کہ روزوں نے آپ کو کمزور کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں جسم کو قیامت کے لیے تیار کر رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۳۰۱): حضرت ابوالزنباع رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چلتا رہا، آپ اس کے گھر سے گزرے تو وہی نوجوان سامنے آ گیا۔ آپ نے کہا اے بھتیجے! لگتا ہے کہ تو سامنے آنے والوں میں سے ہے۔ اس نے کہا اے ابو بحر! یہ سامنے آنے والے کون ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اچھے کام نہ کرنے کے باوجود اپنی تعریف چاہتے ہیں۔ اے بھتیجے! جب حق بات تمہارے سامنے آجائے تو وہی کیا کرو، باقی سب چھوڑ دو۔

حدیث نمبر (۱۳۰۲): حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ اے ابو بحر! آپ سے زیادہ حوصلہ والا شخص ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ آپ نے کہا کہ تین کاموں میں میں جلدی بازی سے کام لیتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کونسے ہیں؟ آپ نے کہا کہ ایک تو نماز ہے کہ جسے وقت ہوتے ہی میں پڑھ لیا کرتا ہوں۔ ایک رنڈوا عورت کہ جب اس کا ہم پلہ اس کا رشتہ مانگتا ہے تو میں جلد نکاح کر دیتا ہوں۔ ایک جنازہ کہ جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو میں قبر تک اس کے ساتھ چلتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۳۰۳): حضرت احنف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے آپ سے ڈاڑھ درد کے بارے میں شکایت کی جس پر آپ نے کہا کہ چالیس سال سے مجھے یہ درد نہیں ہوا لیکن میں نے کسی کو بتایا نہیں۔

حدیث نمبر (۱۳۰۴): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو اس آیت کے سامنے کر کے جانچا تو پتہ چلا کہ میری حیثیت کچھ بھی نہیں۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ۔ (توبہ،۱۰۲)

"اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مصر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا، قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔"

حدیث نمبر (۱۳۰۵): حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں باتیں کیں تو حضرت احنف چپ رہے، آخر انہوں نے پوچھا کہ چپ کیوں ہو؟ آپ نے کہا جھوٹ بولوں تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اور سچ بولوں تو تم سے خوف ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۰۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت احنف رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے تو گھر تبدیل ہو چکا تھا، گھر کی چھت کو انہوں نے رنگ کر دیا تھا، گھر والوں نے پوچھا کہ چھت کس لیے دیکھ رہے ہو؟ آپ نے کہا افسوس میں نے اسے دیکھا نہ تھا اور جب تک تم اسے تبدیل نہیں کرو گے، میں اس میں نہیں آؤں گا۔

حدیث نمبر (۱۳۰۷): حضرت احنف رضی اللہ عنہ نے کہا جھوٹے کے لیے کوئی لحاظ نہیں، حسد کرنے والے کے لیے چین نہیں، بخیل سے دوستی بے کار ہے، بدخلق سردار نہیں ہو سکتا اور رنج کرنے والے کو بھائی چارہ نظر نہیں آتا۔

حدیث نمبر (۱۳۰۸): حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ قیمتی سرخ اونٹوں کے لیے ذلیل ہو جاؤں۔

حضرت خلید عصری رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۳۰۹): حضرت صہباء بنت اوس (خلید کی بیوی) رحمہا اللہ نے بتایا حضرت خلید بتاتے تھے کہ اگر کسی بندے کو کوئی ضرورت پڑے تو اپنے ہاں رکھی امانت کو اللہ کے بھروسے اور اس کے سہارے پر لے کر خرچ کر لے لیکن ضائع نہ کرے، امانت واپس کرنے کی نیت کر رکھی ہو لیکن دونوں فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میرے فلاں بندے کو ضرورت پڑی ہے، اس نے میرے بھروسے اور سہارے پر امانت خرچ کر لی لیکن ضائع نہیں کیا کہ اسی دوران دونوں فوت ہو گئے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ فلاں کا حق میں نے اپنی طرف سے ادا کر دیا ہے اور فلاں کو معاف کر دیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۱۰): حضرت خلید بن عبداللہ عصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تین چیزوں میں مومن کی پیروی کرو، مسجد بنانے کے لیے، پردے کے لیے، دنیا کی ایسی ضرورت میں جس کا کوئی ڈر نہ ہو۔

حدیث نمبر (۱۳۱۱): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت خلید عصری آئے، دروازے کے دونوں کواڑ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اے بھائیو! کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اپنے دوست سے نہ ملے؟ سن لو! تم اپنے رب سے محبت رکھو اور بہتر طور پر اس کی طرف جاؤ۔

حدیث نمبر (۱۳۱۲): حضرت خلید عصری صبح کی نماز اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑھتے اور پھر سورج چڑھنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے، پھر گھر جاتے، آپ کے لیے دو تکیے رکھ دیے جاتے اور دروازہ بند کر دیا جاتا۔ آپ فرشتوں سے کہتے مرحبا، میرے رب کے فرشتے ہیں، بخدا! آج میں اپنی بھلائی کا تمہیں گواہ بناتا ہوں تو یوں لکھ لو: بِسۡمِ اللّٰهِ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ۔ آپ یونہی پڑھتے رہتے کہ اسی دوران آپ کو نیند آ جاتی یا مسجد کو چلے جاتے۔

حدیث نمبر (۱۳۱۳): حضرت خلید رحمہ اللہ نے فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیۡ سَوَآءِ الۡجَحِیۡمِ۔

(صافات، ۵۵) "پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا" کے بارے میں فرمایا کہ جہنم کے بیچ کا مطلب ہے کہ عین درمیان میں پھر فرمایا کہ ان کی کھوپڑیاں دیکھیں کہ اُبل رہی تھیں چنانچہ کسی نے بتایا بخدا! اگر اللہ تعالیٰ اس کی پہچان نہ کراتا تو وہ پہچان نہ کرسکتا چنانچہ حالت تبدیل تھی۔ اس موقع پر اس نے کہا خدا کی قسم! قریب تھا کہ تُو مجھے ہلاک کردے۔ آپ نے کہا ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب اس نے دیکھا تو ان کی کھوپڑیاں کھول رہی تھیں۔

حدیث نمبر (۱۳۱۴): حضرت خلید عصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر شے کے لیے کوئی خوب صورتی ہوتی ہے اور مسجدوں کی خوبصورتی وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کو یاد کرنے کے لیے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۳۱۵): حضرت خلید بن عبداللہ عصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تم مومن سے ملو گے تو وہ پاک دامن، سائل، پیارا ہوگا اور اپنے آپ کو ذلیل جانے گا، پھر اور کو ملو گے تو وہ غنی ہوگا اور محتاج بھی ہوگا۔ حضرت خلید کہتے ہیں کہ تم اسے ملو گے تو وہ لوگوں سے دامن بچائے گا لیکن اپنے رب سے سوال کرتا ہوگا۔ پھر ملو گے تو وہ اپنے رب کے سامنے ذلیل بنا ہوگا لیکن اپنی عزت کا خیال رکھے گا، پھر اور کو ملو گے تو وہ لوگوں سے بے پرواہ ہوگا لیکن اللہ کا محتاج ہوگا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے اخلاق ایسے ہونے چاہئیں کیوں کہ مومن پہچان کے لحاظ سے لوگوں میں اچھا جانا جاتا ہے اور مشقت برداشت کرلیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۱۶): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کوے کو کائیں کرتے سنتے تو یوں کہتے:

اَللّٰھُمَّ لَاطَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

حضرت مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۳۱۷): حضرت غیلان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کو یوں کہتے سنا کہ اگر میرے رب کی طرف سے میرے پاس آکر کوئی کہے کہ جنتی بننا پسند کرتے ہو، دوزخی یا پھر مٹی بننا پسند کرو گے تو میں کہوں گا کہ مٹی بننا چاہوں گا۔

حدیث نمبر (۱۳۱۸): حضرت معلّٰی بن فریاد فردوسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت مطرف بن

عبداللہ ان کے پاس تھے کہ جنت کا ذکر چھڑا جس پر انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ دوزخ کے ذکر کے دوران تم میرے اور جنت کے بارے میں کیا کہو گے؟

حدیث نمبر (۱۳۱۹): حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ موت نے اہل نعمت پر ان کی جنت بگاڑ دی ہے لہٰذا کوئی ایسی جنت تلاش کرو جس میں موت نہ ہو۔ بخدا اگر ہماری یہ مجلس اللہ کی طرف سے کتاب میں پہلے سے لکھی ہوتی تو ہمارے لیے اچھی تھی اور اگر اللہ نے تقسیم کرتے ہوئے ہمیں عطا فرمادی تو اللہ کی یہ تقسیم ہمارے لیے اچھی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۲۰): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کو اپنے عمل سے درست کیا جائے اور عمل کو صحیح نیت سے۔

حدیث نمبر (۱۳۲۱): حضرت غیلان بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا، حضرت مطرف نے کہا کہ جب بھی کوئی قوم اللہ کو سامنے رکھ کر آپس میں محبت رکھتی ہے تو محبت کرنے والے دونوں میں سے بہتر وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے بہت زیادہ محبت رکھے۔ میں نے یہ بات حضرت حسن سے کی تو انہوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۳۲۲): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مومن کی امید اور خوف کو سامنے رکھا جائے تو دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھایا نہ جاسکے گا۔

حدیث نمبر (۱۳۲۳): حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف نے کسی آدمی کو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہتے سنا تو فرمایا شاید تم نے دل سے نہیں کہا۔

حدیث نمبر (۱۳۲۴): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بندے کا باطن اور ظاہر ایک جیسے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا حقیقی بندہ یہی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۲۵): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ مجھ سے حضرت مطرف نے کہا میں اللہ سے جنت کا سوال کر رہا تھا کہ میرے اور جنت کے درمیان خوف رکاوٹ بن گیا (یا دوزخ کا ذکر رکاوٹ بنا) وہاں اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بیٹھا تھا جسے عتبہ کہتے تھے چنانچہ انہوں نے کہا جسے میں تلاش کر رہا ہوں وہ اللہ کا یہ بندہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۲۶): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا کہ ہمیں اپنے خوف سے مار دے تو ہم اس کے زیادہ حقدار ہوتے حالاں کہ تم جانتے ہو کہ میرا رب اس کے علاوہ بھی مجھ سے راضی ہے۔

حضرت غیلان کہتے ہیں کہ حضرت مطرف ریشمی چادر پہنا کرتے، گھوڑے پر سواری کرتے اور میں ان کی طرف جاتا تو آنکھ ٹھنڈی ہو جاتی۔

حدیث نمبر (۱۳۲۷): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایسی شے کی تلاش میں تھا جو بہتر ہو لیکن اس میں برائی بھی نہ ہو، پتہ چلا کہ یہ بندے کا معافی ملنے پر اللہ کا شکر کرنا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۲۸): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگوں میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو اللہ کے سامنے کم سمجھ نہ ہوا، البتہ کچھ بے سمجھ اس کے ہاں ذرا اچھے شمار ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۳۲۹): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں ڈرتے ہوئے ایک شخص سے ملا تو ایک شخص نے کہا کہ یہ دو شخص جنتی ہیں۔ خوف والے نے دیکھا تو اس کے چہرے سے ناپسندیدگی دکھائی دی پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا تو کہا اے اللہ! تو ہمیں جانتا ہے، کوئی اور نہیں جانتا۔

حدیث نمبر (۱۳۳۰): حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک حلقے میں تھا جس میں حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر، حضرت سعید بن ابوالحسن اور فلاں فلاں لوگ تھے چنانچہ حضرت سعید نے کہا اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا لیکن حضرت مطرف نے کہا اے اللہ! اگر تو ہم سے راضی نہیں ہونا چاہتا تو معاف فرما دے۔

حدیث نمبر (۱۳۳۱): حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ہاں اس کا سب سے پیارا بندہ وہ ہوتا ہے جو بہت شکر گزار اور ایسا صبر کرنے والا ہو جو آزمائش ہونے پر صبر سے کام لے اور جب اسے کچھ ملے تو اس پر اللہ کا شکر کرے۔

حدیث نمبر (۱۳۳۲): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کے یہاں علم کا مرتبہ عبادت سے زیادہ ہے اور دین میں سب سے بہتر پرہیزگاری شمار ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۳۳): حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم دو طرح کے

لوگوں سے ملوگے ایک ان میں سے نماز، روزے اور صدقہ میں بڑھ کر ہوگا اور دوسرا اس سے افضل ہوگا تو ان دونوں میں بڑا فرق ہوگا۔ پوچھا گیا کہ وہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک حرام چیزوں سے بچنے میں زیادہ کوشش کرتا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۳۳۴): حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی شخص کو دیکھا کہ اس نے دیوار سے مٹھی بھر مٹی اٹھالی، اس پر انہوں نے کہا دیکھو اگر یہاں سے گزرنے والا ہر شخص ایک ایک مٹھی مٹی اٹھاتا جائے تو کیا یہ دیوار ختم نہ ہو جائے گی؟

حدیث نمبر (۱۳۳۵): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دین کی سمجھ لو، عبادت کرو اور پھر دنیا سے علیحدہ رہو۔

حدیث نمبر (۱۳۳۶): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت مطرف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس موت نے لوگوں کی جنت کا مزہ بگاڑ دیا ہے لہٰذا ایسی جنت تلاش کرو جس سے پہلے موت نہ ہو۔

حدیث نمبر (۱۳۳۷): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جن اہلِ مجلس کے ہاں سے گذرا جہاں کوئی بہتر تعریف کی جارہی ہوتی تو وہ میری ہی تعریف کرتے ہوتے۔

حدیث نمبر (۱۳۳۸): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ۔ (اس میں ہر صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لیے کئی نشانیاں ہیں) کے بارے میں کہتے ہیں کہ صبر و شکر کرنے والا شخص بہت اچھا ہوتا ہے کہ اسے کچھ ملتا ہے تو اس پر شکر کرتا ہے اور آزمائش ہونے پر صبر سے کام لیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۳۹): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رات بھر سو کر صبح کو شرمندہ ہو کر اٹھنا میرے لیے اس سے بہتر ہے کہ رات کو عبادت میں کھڑے ہو کر صبح کو تکبر کروں۔

حدیث نمبر (۱۳۴۰): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اگر میں جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں، آواز آئے کہ اے مطرف! ہم تجھے بتا نہ دیں کہ ان میں سے تم کس میں جاؤ گے اور میں بجھی ہوئی راکھ بن جاؤں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے ان میں سے ایک میں رہنے کے بارے میں بتا دیا جائے۔

حدیث نمبر (۱۳۴۱): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سوچ رہا تھا کہ کن کن کاموں میں ہر بھلائی اکٹھی مل سکتی ہے تو دیکھا کہ کثرت سے روزے رکھنے میں اکٹھی ہیں کیوں کہ یہ اللہ کے قبضے میں ہے اور جب تم انہیں اللہ سے مانگو گے تو وہ تمہیں دے گا تو خیال آیا اللہ سے ان ہی کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر (۱۳۴۲): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہنا پسند نہیں کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے اپنا ذکر نہ بھلا اور اپنی خفیہ تدبیر سے نہ بچا بلکہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ اے اللہ! مجھے اپنا ذکر نہ بھلا اور میں اس خیال سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے بچانے کے بغیر میں تیری خفیہ تدبیر سے بچ سکتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۳۴۳): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ معذرت کرنے والا غلطی میں ہوتا ہے اور سزا والا غضب میں۔

حدیث نمبر (۱۳۴۴): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ جب بیان کرتے ہوئے گھر میں جاتے تو ان کے ساتھ گھر کے برتن بھی تسبیح کرنا شروع ہو جاتے۔

حدیث نمبر (۱۳۴۵): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نیک شخص کے ساتھ بیٹھنا تنہا ہونے سے بہتر ہے اور برے کے پاس بیٹھنے سے تنہا رہنا بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۴۶): حضرت صافیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت مطرف کے ہمراہ رہنے والے ان کے غلام سے سنا جس نے بتایا کہ میں حضرت مطرف کے ہمراہ کہیں سے واپس آ رہا تھا، رات سخت اندھیری تھی، میں نے کہا کہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تو انہوں نے اپنے ڈنڈے کے کنارے سے روشنی کر دی۔

حدیث نمبر (۱۳۴۷): حضرت حمید بن ہلال کے مطابق حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تم تو ان لوگوں پر تعجب کرتے ہو جو ہلاک ہو چکے لیکن مجھے ان پر تعجب ہے جو نجات پا گئے۔ بلاشبہ ابن آدم وہ پہلی مخلوق ہے جو کمزور پیدا ہوئی۔ دنیا نری خواہشوں کا نام ہے اور دلوں میں بخیلی ڈالی گئی ہے، خوشی اور غمی کے ذریعے ابن آدم کی آزمائش ہوتی ہے، اس کی خوشی بھی آزمائش اور غمی بھی آزمائش ہوتی ہے اور اس پر ایسا نگران مقرر ہوتا ہے جسے وہ جانتا نہیں ہوتا۔

پھر لوگوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شکار کو وہاں سے دیکھے جہاں سے وہ نہ دیکھے تو اسے شکار کرنے میں کامیاب ہوجائے گا (آدمی اللہ کے قبضے میں ہوتا ہے)

حدیث نمبر (۱۳۴۸): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ انسان اللہ اور شیطان کے درمیان پڑا ہے، اگر اللہ کے ہاں اس کے دل میں بھلائی ہوتی ہے تو اللہ اسے اپنی طرف لے جاتا ہے لیکن اگر نہیں ہوتی تو اسے اس کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے اور پھر ایسے کو ہلاک ہوجانا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۴۹): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوستوں کا مل جانا مجھے اپنوں سے اچھا لگتا ہے کیوں کہ وہ تو باپ باپ کہتے ہیں جب کہ دوست میرے لیے اللہ سے وہ دعا کرتے ہیں جس میں مجھے نجات نظر آتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۵۰): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے معافی ملنے پر خوشی ہو تو یہ آزمائش پر صبر کرنے سے بہتر ہے، پھر فرمایا میں نے شکر اور معافی میں غور کیا تو پتہ چلا کہ دنیا وآخرت کی بھلائی انہی میں ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۵۱): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ لوگ تم سے بدگمان نہ ہونے پائیں۔

حدیث نمبر (۱۳۵۲): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص یہ پتہ لگانا چاہتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے کیا کچھ ہے تو دیکھنا ہوگا کہ ان کے پاس اللہ کے ہاں جانے کے لیے کیا کچھ موجود ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۵۳): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ! میں شیطان کی برائی سے بچنے کے لیے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور فرشتوں کے لکھے ہوئے سے بھی، میں ایسی بات کہنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں تیری عبادت پر تیری خوشی میں میں تجھے تیرے سوا کسی اور کو تلاش کروں۔ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ ایسا کام نہ کر بیٹھوں جس سے تیرے نزدیک ذلیل ہوجاؤں، اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو کچھ تو نے مجھے بتلا دیا ہے، اس کے مطابق کوئی مجھ سے نیک بخت ہو۔ اس بات سے بھی کہ میں تیرے علاوہ کسی کے سامنے عبرت کا نشان بن جاؤں اور اس تکلیف پر بھی میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ

میں اس کے لیے کسی اور کو دیکھوں۔

حدیث نمبر (۱۳۵۴): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معافی ملنے پر میرا شکر کرنا آزمائش پر صبر کرنے سے بہتر ہے، پھر پوری رات سو کر صبح کو اللہ کے سامنے شرمندہ ہونا، رات بھر عبادت کر کے صبح کے تکبر سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۵۵): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہاری یہ خواہش سب سے بری ہے کہ آخرت کے لیے کیے جانے والے کام دنیا کے لیے کرو۔

حدیث نمبر (۱۳۵۶): حضرت مطرف کے ایک دوست نے بتایا کہ انہوں نے گھر میں قبر کھود رکھی تھی، اس میں انہوں نے پورا قرآن پڑھا اور جب فوت ہوئے تو اسی میں دفن ہوئے۔

حدیث نمبر (۱۳۵۷): حضرت مطرف کے بیٹے نے کہا انہوں نے بتایا کہ تم دو قسم کے آدمی دیکھو گے جن میں بہت فرق ہوگا، ایک تو کثرت سے روزے رکھے گا اور نمازیں پڑھے گا لیکن دوسرا اللہ کے ہاں عزت والا ہوگا، لوگوں نے کہا کہ یہ کیسے؟ انہوں نے کہا چونکہ وہ حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرے گا۔

حدیث نمبر (۱۳۵۸): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا خیال ہے کہ وہ چاہیں تو جنت میں چلے جائیں اور چاہیں تو جہنم میں جائیں لیکن اللہ نے انہیں جہنم سے دور رکھا ہوگا۔ پھر آپ نے تین بار قسم کھا کر کہا کہ ایمان کسی کی کوشش سے جنت میں نہیں لے جائے گا بلکہ اللہ اپنے ارادے سے اسے داخل کرے گا۔

حدیث نمبر (۱۳۵۹): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آدمی کو اس پتھر کی طرح سمجھو، کہ اسے ہلاؤ تو ہلے ورنہ وہ زمین پر پڑا رہے، پھر آپ نے اس کے لیے یہ آیت پڑھی: وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَالَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ (جسے اللہ نور نہ دے، اسے کہاں سے ملے)

حدیث نمبر (۱۳۶۰): حضرت حسن بن حسن اور حضرت مطرف بن عبداللہ رحمہما اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھے، ایک نے اما بعد کے بعد لکھا آپ دنیا میں نہ ہونے جیسے ہیں، آپ آخرت سے تعلق رکھنے والے ہیں اور یونہی رہیں گے والسلام علیک۔

حضرت مطرف اور آپ کے ساتھی نے "موقف" (محشر میں جگہ) کو دیکھا ایک نے دوسرے سے کہا اے کاش! میں اس میں نہ جاؤں، دوسرے نے کہا الٰہی! انہیں میری وجہ سے دور نہ کر۔

حدیث نمبر (۱۳۶۱): حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پاکیزہ کلام عرش کے ارد گرد یوں بھنبھناتے ہوں گے جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے، وہ کلام کرنے والے کی یاد میں ایسا کرے گی۔

حدیث نمبر (۱۳۶۲): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس یہ آیت پڑھی جاتی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ (تمہارا رب لوگوں کو بخشنے والا ہے) تو فرمایا کرتے کہ اگر لوگوں کو اللہ کی بخشش، اس کی رحمت اور اس کے درگذر کرنے کا پتہ چل جائے تو ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اگر انہیں اللہ کے عذاب، ناراضگی، خوف اور غصے کا پتہ چل سکے تو ان کے آنسور کنے نہ پائیں اور نہ ہی انہیں کھانے پینے سے دلچسپی ہو۔

حدیث نمبر (۱۳۶۳): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے اس وقت تک کسی کی دعا پر یقین نہیں ہوتا جب تک میں خود اس کے منہ سے نہ سن لوں۔

حدیث نمبر (۱۳۶۴): حضرت ابو عطاء کے والد بتاتے ہیں کہ حضرت مطرف جب اپنی جائیداد سے بصرہ آتے تو ان کی چھڑی سے روشنی ہوتی، اس پر ان کے بھائی نے کہا کہ اگر ہم لوگوں کو یہ بات بتا دیں تو وہ ہمیں جھوٹا کہیں گے، انہوں نے کہا، جو انہیں جھوٹا کہے وہ خود بہت جھوٹا ہوگا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں اگر تین دن تک ہوا روک دی جائے تو زمین و آسمان کے درمیان بدبو پھیل جائے۔

حدیث نمبر (۱۳۶۵): حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مطرف سے کہا میرے اور مسجد کے درمیان کئی خرابیاں ہیں، خشک پلیدیاں میں ہیں اور ان کے سامنے پاکیزہ زمین ہے تو آپ نے فرمایا کہ پاکیزہ زمین، پلید زمین کو پاکیزہ کر دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۶۶): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اللہ کے فرمان كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ (وہ رات میں تھوڑا سا سوتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کے مطابق وہ لوگ رات کے ابتدائی حصے میں نماز پڑھ کر سویا نہیں کرتے۔

حدیث نمبر (۱۳۶۷): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق یہ بھی اللہ کا احسان ہے کہ اس نے یقین کے ہوتے ہوئے غفلت بھی طاری کی ہوتی ہے لیکن اگر صرف ڈر ہی پیدا کیا ہوتا تو اس یقین سے انہیں فائدہ نہ ہوتا۔

حدیث نمبر (۱۳۶۸): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے (وہ کام کرتے دنیا سے الگ تھلگ رہتے) وہ لوگوں کے سامنے خوبصورت کپڑے پہن کر اور تیل لگا کر نکلے تو پریشان ہوئے اور کہنے لگے کہ عبداللہ مر گیا، پھر ایسے ہی کپڑے پہنے اور تیل لگا کر نکلے تو کہا کہ مجھے ان میں سکون ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ کیا ہے جن میں سے ہر ایک مجھے اس ساری دنیا سے بہت پیاری ہے: اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ (بقرہ، ۱۵۶): "کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے، یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔" تو اس کے بعد مجھے اس سے سکون ملتا ہے۔

حضرت مطرف کہتے ہیں کہ مجھے آخرت میں ایک کوزے جتنی چیز بھی دی جائے گی تو میں چاہوں گا کہ میرے لیے یہی کچھ کافی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۶۹): حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں ایک محفل میں تھا جہاں حسن، مطرف اور فلاں فلاں شخص تھے۔ وہاں سعید بن حسن نے بات کی اور اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا کی کہ اے اللہ! ہم سے خوش ہو جا۔ تاہم حضرت مطرف نے کہا کہ اے اللہ! اگر تو ہم سے خوش نہیں تو ہمیں معاف فرما دے چنانچہ انہوں نے سب کو رُلا دیا۔

حدیث نمبر (۱۳۷۰): حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں رانڈ عورت سے زیادہ مسلمانوں کی جماعت کا خواہش مند ہوں کیوں کہ ان میں رہ کر مجھے اپنے گناہوں کا پتہ چلتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۷۱): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ایک مجلس میں تھے کہ حضرت ابوالعلاء یزید بن شخیر سے کہا گیا.........................؟؟

حدیث نمبر (۱۳۷۲): حضرت ابوالعلاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب کوئی آدمی لوگوں کے پاس آئے اور وہ اسے دیکھ کر مرحبا کہیں تو اللہ سے ملتے وقت بھی اسے مرحبا کہا جائے گا اور جب اسے یوں کہا جائے کہ اسے مارو تو اللہ سے ملنے کے موقع پر بھی اسے یہی کچھ کہا جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۳۷۳): حضرت عمرو بن فضل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعلاء سے اس وقت پوچھا جب حجاج چوغہ پہنے ہوئے تھا کہ اے ابوالعلاء! کیا تمہیں حجاج نے برا بھلا کہا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی درستگی کی دعا کرو کیونکہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۷۴): حضرت ابوالتیاح رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت مطرف جنگل میں جاتے اور جب جمعہ کا دن آتا تو رات بھر گھوڑے پر چلتے اور اکثر دیکھا جاتا کہ ان کی چھڑی سے روشنی ہو جاتی۔ چنانچہ جا رہے تھے کہ اس دوران قبروں کے پاس پہنچے تو گھوڑے پر سر جھکایا جس پر میں نے یہ دیکھا کہ ہر قبر والا اپنی قبر پر بیٹھا ہے اور دیکھتے ہی مجھ سے کہنے لگے کہ یہ ہیں وہ مطرف جو ہر جمعہ کو آتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا تم جمعہ کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ پرندے اس دن کیا کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے بتایا وہ کہتے ہیں آج کے اچھے دن پر سلام ہو۔

حدیث نمبر (۱۳۷۵): حضرت یزید بن ابوالعلاء رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ سو درہم یا اس سے زیادہ کا قیمتی لباس پہنتے اور جمعہ کے لیے آتے تو آستین میں روٹی کا ٹکڑا ہوتا جسے مسکینوں پر صدقہ کرتے۔

حدیث نمبر (۱۳۷۶): حضرت ابوالسلیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت غنیم بن قیس نے مجھے بتایا کہ ہم اسلام کے ابتدائی دور میں یہ چار وعظ کیا کرتے تھے:

(۱) فارغ وقت میں (اللہ کے لیے) کچھ کرلو۔

(۲) تندرستی ہے تو بیماری کے لیے کچھ تیاری کرو۔

(۳) بڑھاپے کے لیے جوانی میں انتظام کرو۔

(۴) زندگی میں موت کے لیے کچھ کرلو۔

حدیث نمبر (۱۳۷۷): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا دو ایسی عادتیں ہیں کہ کسی مسلمان میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں بخیل ہونا اور بد خلق ہونا۔

حدیث نمبر (۱۳۷۸): حضرت عبداللہ بن غالب بن حذاء رحمۃ اللہ علیہ دعا کرتے وقت یوں عرض کرتے کہ اے اللہ! ہمیں حوصلے کی ضرورت ہے، علم کم ہے، موت قریب ہے اور نیک لوگ ہم میں سے اٹھ رہے ہیں۔

حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو آیا کرتی، میں وہاں پہنچا تو وہاں کی مٹی اپنی تھیلی میں لے آیا جس میں سے کستوری کی خوشبو آیا کرتی۔

حدیث نمبر (۱۳۷۹): حضرت ابو خباب قصاب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت زرارہ بن اوفی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ پڑھی اور جب فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ تک پہنچے تو گرتے ہی فوت ہو گئے۔

حدیث نمبر (۱۳۸۰): حضرت بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت زرارہ بن ابی اوفی قرشی نے ہمیں بنو قشیر کی مسجد میں نماز پڑھائی اور اس میں فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ پڑھتے ہی گر کر فوت ہو گئے، انہیں اٹھا کر گھر لایا گیا، اٹھانے والوں میں میں بھی تھا، وہ اپنے گھر میں بصرہ کے قدیم حاجیوں کی باتیں سنایا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۳۸۱): حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن غالب کے پاس جاتے تو ان کا ایک بچہ وہاں آتا جسے آپ کہہ دیتے کہ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ، ہمیں اللہ کے ذکر سے نہ روکو اور پھر ذکر شروع کر دیتے۔

حدیث نمبر (۱۳۸۲): حضرت سعید بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن غالب کو قتل کر دیا گیا پھر انہیں قبر میں ڈال کر مٹی برابر کر دی گئی تو ہم نے اس کی مٹی میں سے بہترین خوشبو آتی محسوس کی کہ اس جیسی خوشبو پہلے نہیں سونگھی تھی۔ آپ جب بھی بولا کرتے تو یوں پڑھتے: سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ اس دوران اگر کچھ پوچھا جاتا تو جواب دے کر پھر یہی کچھ پڑھتے رہتے۔

حدیث نمبر (۱۳۸۳): حضرت عبداللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ طاعون کی بیماری میرے بیٹوں کو لگ گئی حالانکہ میں نے دل بھر کر ان سے باتیں بھی نہیں کی تھیں، ذن کیسے

گزرتا ہے؟ تم جانتے ہی ہو۔(وہ ظہر وعصر اور مغرب وعشا کے درمیان ہمیشہ بہت ساری تسبیح پڑھا کرتے) رہی رات تو میں بچوں سے کہہ دیتا ہوں کہ ماں کے پاس چلے جاؤ۔

حدیث نمبر (۱۳۸۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن غالب سے ملے، تو حسن نے ان سے کہا کاش آپ ساتھی ہوتے، اس پر انہوں نے کہا کَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔ یہ کہہ کر کھڑے ہوئے اور سجدے میں گر گئے۔

حدیث نمبر (۱۳۸۵): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عید الفطر کے دن حضرت عبداللہ بن غالب کے پاس گئے تو انہوں نے شکر نکال کر تھوڑی تھوڑی سب کو دی، ہم نے کھا کر گویا صبح کا ناشتہ کیا۔

حدیث نمبر (۱۳۸۶): حضرت یسار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تم لباس پہنو اور یہ خیال کرو کہ اسے پہن کر تم دوسروں سے بہتر دکھائی دیتے ہو تو وہ لباس تمہارے لیے برا ہوگا۔

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۳۸۷): حضرت یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ایک مسلمان کو سجدے میں دیکھا، وہ سجدے میں یوں کہہ رہا تھا میں تم سے کب ملوں گا اور کب تم مجھ سے راضی ہوگے، اس کے بعد دعا کیا کرتے اور پھر وہی کچھ کہنے لگتے۔

حدیث نمبر (۱۳۸۸): حضرت مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے دادا یسار رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانا پسند نہ کرتے جس کی وجہ یہ بتاتے کہ میں اپنا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ سے پکڑوں گا۔

حدیث نمبر (۱۳۸۹): حضرت عبداللہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کسی آدمی پر ناراض ہوتے ہیں تو سب سے بڑی سخت بات یہ کرتے کہ میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۹۰): حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے عبدالحمید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ اور ایک بصری آدمی سے سنا کہ حضرت مسلم کسی سائل کو رد نہیں کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۳۹۱): حضرت ایک ایسی بیماری میں گھر گیا تو سب سے پختہ بات جو ایک

قوم کے بارے میں میرے دل میں آئی، یہ تھی کہ میں ان سے جو صرف اللہ کے لیے محبت کروں۔

حدیث نمبر (۱۳۹۲): حضرت معتمر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق حضرت مسلم نے اپنے گھر والوں سے کہہ رکھا تھا کہ مجھ سے کوئی ضرورت ہو تو میرے نماز کے دوران مجھ سے اشارے میں کہہ دیا کرو۔

حدیث نمبر (۱۳۹۳): حضرت مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے (نئے) جوتوں کو پہن کر نماز پڑھ لیتا ہوں جب کہ انہیں اتارنا آسان ہوتا ہے، مقصد سنت پر عمل ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۹۴): حضرت اسحاق بن سوید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں مکہ جاتے ہوئے سال بھر حضرت مسلم کے ساتھ جاتا رہا لیکن ذات عرق کے مقام پر پہنچنے تک وہ کوئی بات نہ کرتے، پھر بتایا کہ میرے علم کے مطابق قیامت کے دن بندے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، وہ فرمائے گا کہ اس کے عمل دیکھو، وہ اس کی نیکیاں دیکھیں گے تو اعمال نامے میں کوئی نیکی نہ ہوگی۔ پھر فرمائے گا کہ اس کی برائیاں دیکھو، معلوم ہوگا کہ بہت سی برائیاں موجود ہیں، اسے جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا تو وہ ایک طرف دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ اسے اسی طرف لے جاؤ، جدھر دیکھ رہا ہے، وہ عرض کرے گا اے پروردگار! تیرا یہ فیصلہ تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ۔

حدیث نمبر (۱۳۹۵): حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کی بیمار پرسی کرنے آئے تو وہاں بیٹھے لوگ آپس میں باتوں کے دوران کہنے لگے کہ کوئی انسان جب بیماری میں گھر جاتا ہے تو اس کے عمل یونہی اوپر اٹھائے جاتے ہیں جیسے تندرستی میں اٹھائے جاتے ہیں۔ اس پر حضرت مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم نے تو یوں نہیں سنا، اس کے صرف نیک کاموں کے بارے میں سنا ہے کہ صرف وہی اٹھائے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۳۹۶): حضرت عبداللہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میرے والد نے کہا میں کہتا ہوں، سنو۔ اَعُوْذُ بِالسَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں، مجھے میرے والد نے سکھایا کہ یوں پڑھا کرو۔

حدیث نمبر (۱۳۹۷): حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت مسلم

بن یسار کے پاس گیا اور ان کے جسم کا کچھ حصہ دفن کیا، میں نے دیکھا ہوا تھا کہ بہت لمبے سجدے کیا کرتے تھے، ان کی دونوں دانتوں سے خون نکلا اور وہ گر گئے تو ہم نے انہیں دفن کر دیا پھر میں نے کہا میرے پاس تو کوئی زیادہ عمل نہیں ہیں البتہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اس سے خوف کرتا ہوں۔ یہ سن کر انہوں نے خوفزدہ کی طرح سر اوپر اٹھا کر فرمایا کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا یہ کہا ہے کہ میرے پاس کوئی بڑا عمل تو ہے نہیں البتہ میں اللہ سے امید رکھتا اور اس سے خوف کھاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ماشاء اللہ! ماشاء اللہ! جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے، اس سے بچتا ہے اور جو کسی چیز کی امید رکھتا ہے، اس کی تلاش کرتا ہے، میں نہیں جانتا کہ بندے کے اس خوف کا کیا حساب ہوگا جس میں اس کی خواہش موجود ہو اور وہ اسے خوف کی وجہ سے نہ چھوڑے یا کسی آزمائش میں پڑے تو صبر کی وجہ سے اس پر صبر نہ کر سکے۔

حضرت معاویہ کہتے ہیں کہ میرے دل کا میل اُتر گیا اور میں سمجھ گیا۔

حدیث نمبر (۱۳۹۸): حضرت جنیب بن شہید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ آگ کا ایک شعلہ آپ کے پہلو پر گرا جس سے آگ لگ گئی لیکن آپ کو پتہ نہ چل سکا۔

حدیث نمبر (۱۳۹۹): حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ بندے کے ایمان کا کیا اندازہ کیا کیا جائے جو ناپسندیدہ کوئی شے نہیں چھوڑتا۔

حدیث نمبر (۱۴۰۰): حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے اعمال میں اللہ کے بارے میں محبت کے علاوہ کوئی ایسی شے دکھائی نہیں دیتی، ہاں یہ خدشہ رہتا ہے کہ کہیں اس میں کوئی برباد کرنے والی چیز داخل نہ ہو جائے۔

حدیث نمبر (۱۴۰۱): حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس شخص جیسے عمل کرو جسے اس کے عمل کے سوا کوئی چیز نہیں بچاتی اور اس شخص کی طرح بھروسہ کرو جسے وہی حاصل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اس کے لیے لکھ چکا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۰۲): حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے کہا اے ابن مریم! آپ کو وہی کچھ ملے گا جو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے لکھ چکا

ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اے اللہ کے دشمن! اس نے کہا تو پھر اس پہاڑ پر چڑھ کر اپنے آپ کو گرا کر دیکھیے کہ مرتے ہو یا نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے دشمن! اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے کی آزمائش کر سکتا ہے لیکن بندے کا یہ حق نہیں کہ اس کی آزمائش کرے۔

حدیث نمبر (۱۴۰۳): حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے سورۂ برأت پڑھی اور جب اس مقام پر پہنچے اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا ۔ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بوڑھوں اور جوانوں کو نکھر جانے کا حکم دے رہا ہے لہٰذا اے بیٹو! مجھے جہاد کے لیے تیار کرو۔ بیٹوں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک ان کے ہمراہ جنگوں میں حصہ لیا، یونہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال تک ان کے ہمراہ جا کر لڑے اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال تک ان کے ساتھ بھی جنگوں میں شامل ہوئے، لہٰذا اب آپ کی جگہ ہم لڑیں گے۔ وہ نہیں مانے چنانچہ انہیں تیار کر دیا گیا۔ آپ سمندر پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے اور وہیں کہیں فوت ہو گئے اور پھر سات دن تک کوئی ایسا جزیرہ نہ مل سکا جہاں انہیں دفن کریں لیکن اس دوران جسم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی چنانچہ اسی طرح دفن کر دیئے گئے۔

حدیث نمبر (۱۴۰۴): حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دکھلاوا کرنے سے بچو کیوں کہ ایک عالم کے لیے جہالت کی یہی گھڑی ہوتی ہے جس میں شیطان اسے پھسلا سکتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۰۵): حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم (نماز میں) اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ تو یہ خواہش رکھو کہ وہ تجھے عاجزی میں دیکھے تا کہ تم اپنی ضرورت مانگنے پر کامیابی حاصل کر سکو۔ پوچھا گیا کہ نماز میں نظر کہاں رکھنی چاہیے تو فرمایا کہ سجدے کی جگہ پر رکھے۔

حدیث نمبر (۱۴۰۶): حضرت میمون بن حیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کو نماز میں تھوڑی یا زیادہ دیر کے لیے اِدھر اُدھر توجہ کرتے نہیں دیکھا، مسجد کی ایک طرف سے ڈھے گئی، بازار والے خوفزدہ ہو گئے لیکن آپ وہیں نماز پڑھتے رہے لیکن اِدھر اُدھر نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر (۱۴۰۷): حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اہل شام نے بصرہ میں داخل ہوکر لوگوں کو شکست دی، یہ ابن اشعث کا دور تھا، آپ نے گھر والوں کو آواز دی تو ان کی ام ولد نے کہا کیا آپ نے آواز نہیں سنی؟ آپ نے کہا کہ نہیں سنی۔

حدیث نمبر (۱۴۰۸): حضرت جعفر بن حیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار سے پوچھا گیا کہ آپ نماز میں اِدھر اُدھر کم ہی دیکھتے ہیں تو فرمایا تم کیا جانو کہ میرا دل کہاں ہوتا ہے؟

حدیث نمبر (۱۴۰۹): حضرت مکحول رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے تمہارا ایک سردار کعبے میں جاتے دیکھا تو پوچھا کون؟ اس نے کہا کہ مسلم بن یسار ہوں۔ میں نے خیال کیا انہیں دیکھتا ہوں کہ کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ دیکھا تو ایک کونے پر کھڑے ہوکر ذرا آگے بڑھے اور پتھر کے سامنے ہوگئے، اچھی طرح نماز پڑھی اور سجدے میں گئے لیکن مجھے ان کی سمجھ نہ آسکی، صرف اتنا پتہ چلا کہ سجدے میں کہہ رہے۔ تھے میرے گناہ بخش دے اور آنے والے بھی بخش دے۔ اس کے بعد اس قدر روئے کہ سنگِ مرمر تر بتر ہوگیا۔

حدیث نمبر (۱۴۱۰): حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کبھی کسی کو لعنت نہیں کی، آپ فرماتے کہ اگر میں لعنت کرنا چاہوں تو اسے گھر میں نہ رہنے دوں، پھر یہ بھی فرماتے کہ کسی دوست کے لیے کسی پر لعنت کرنا اچھا نہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۱۱): حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص بیماری سے تندرست ہوجاتا تو لوگ اسے کہتے تمہیں (گناہوں سے) پاک ہونے کی مبارک ہو۔

حدیث نمبر (۱۴۱۲): حضرت ابن ابی ادریس رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کی بیمار پُرسی کرنے لگے تو جاکر پوچھا اے باپ! کیا آپ کو مسلم بن یسار کا دیر تک چپ رہنا تعجب میں نہیں ڈالتا؟ انہوں نے کہا سچی بات کرنا، چپ رہنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ ابن ابی ادریس حضرت مسلم کی طرف گئے اور کہا اے ابوعبداللہ! میں نے اپنے والد سے کہا ہے کہ کیا آپ کو ابی عبداللہ کی دیر تک چپ، تعجب میں نہیں ڈالتی جس پر انہوں نے کہا ہے کہ اے بیٹے! سچی بات کرنا، چپ رہنے سے بہتر ہے۔ اس پر حضرت مسلم نے کہا کہ جھوٹی بات پر چپ رہنا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۱۳): حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کے لڑکے بتاتے ہیں کہ جب آپ گھر چلے

جاتے تو گھر والوں میں سے کوئی بھی بولنے کی کوشش نہ کرتا لیکن آپ نماز پڑھنا شروع کرتے تو وہ بات چیت بھی کرتے اور ہنس بھی لیتے۔

حدیث نمبر (۱۴۱۴): حضرت مسلم رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز پڑھتے، مسجد کا ایک حصہ گر گیا تو کچھ لوگ گھبرا گئے، آپ مسجد کے دوسرے حصے میں تھے، وہیں نماز پڑھتے رہے۔

حدیث نمبر (۱۴۱۵): حضرت مسلم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں بلاوجہ بیٹھ کر اللہ کے سامنے نماز پڑھنا پسند نہیں کرتا۔

حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ کی ایک اہم بات

حدیث نمبر (۱۴۱۶): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار سے سنا، وہ ہشام بن زیاد عدوی سے اس بات کے بارے میں پوچھ رہے تھے چنانچہ انہوں نے اس دن ہمیں یہ بات بتائی، وہ بتاتے ہیں کہ ایک سامی آدمی نے حج کے ارادے سے تیاری کی لیکن سو گیا، اسی دوران کوئی خواب میں آیا اور کہنے لگا کہ عراق جاؤ، وہاں سے بصرہ اور وہاں سے بنو عدی کے پاس جاؤ اور جا کر علاء بن زیاد سے ملو۔ ان کا دانت ٹوٹ گیا ہوگا اور وہ مسکراتے ہوں گے۔ انہیں جنت کی بشارت دو کسی نے کہا کہ خواب کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

دوسری رات ہوئی تو وہ سو گیا کہ وہی شخص اسی طرح آ گیا اور کہا کیا عراق کو نہیں جاؤ گے؟ (پھر پہلے کی طرح کہا) اور تیسری رات ہوئی تو اس نے ڈانٹ کر کہا کہ کیا عراق پھر بصرہ اور پھر بنو عدی کے ہاں جا کر علاء بن زیاد سے نہیں ملو گے؟ وہ چھوٹے قد کے ہوں گے، دانت ٹوٹا ہوگا اور ہنستے ہوں گے، انہیں جنت کی بشارت دے دو۔

کہتے ہیں کہ کہ صبح ہوتے ہی اس نے عراق کی تیاری کی، جب گھروں سے ذرا دور گیا تو وہی خواب میں نظر آنے والا شخص آگے آگے تھا، اس نے چلتے دیکھا لیکن جب آگے گیا تو وہ گم تھا، نظر نہ آیا اور اسی دوران وہ کوفہ پہنچ گیا اور اس سے مل نہ سکا، پھر کوفہ سے چلا تو وہ آگے آگے تھا، وہ بصرہ پہنچا، بنو عدی کے پاس گیا، حضرت علاء بن زیاد کے گھر میں داخل ہوا اور ان کے دروازے پر رک کر سلام کہا۔

ہشام کہتے ہیں کہ میں اس کی طرف گیا تو اس نے پوچھا تم علاء بن زیاد ہو؟ میں نے کہا نہیں، اللہ تم پر رحم فرمائے نیچے اتر آؤ سواری روک لو اور سامان رکھ دو۔ اس نے کہا سامان نہیں رکھوں گا، آپ بتایئے کہ علاء بن زیاد کہاں ہیں؟ میں نے کہا وہ تو مسجد میں ہیں وہ بتاتے ہیں کہ حضرت علاء بن زیاد مسجد میں بیٹھ کر دعائیں کیا کرتے اور باتیں بھی کر لیتے۔

ہشام کہتے ہیں کہ میں علاء کے پاس گیا، اس آدمی نے بات مختصر کر دی، دو رکعت نفل پڑھ کر آیا تو حضرت علاء نے اسے دیکھا اور مسکرائے جس سے ان کے دو دانت دکھائی دیئے، اس شخص نے دیکھتے ہی کہا بخدا! وہ یہی شخص ہیں جنہیں میں ملنا چاہتا ہوں۔

حضرت علاء نے کہا تم نے اس شخص کا سامان وغیرہ اتروا کر اسے کیوں نہیں ٹھہرایا۔

ہشام نے کہا میں نے تو اسے کہا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ حضرت علاء نے کہا اللہ تم پر رحم کرے، میرے پاس آ جاؤ۔ اس نے کہا کہ ذرا علیحدگی میں میری بات سن لیں۔ آپ گھر گئے اور اسماء سے کہا کہ دوسرے گھر میں چلی جاؤ، وہ چلی گئی تو وہ شخص اندر آیا، انہیں اپنے خواب کی خوش خبری سنائی اور پھر وہاں سے سوار ہو کر نکل کر چلا گیا۔

ہشام کہتے ہیں کہ حضرت علاء اٹھے اور دروازہ بند کر کے (خوشی سے) تین (یا کہتے ہیں سات) دن تک روتے رہے، نہ کھایا پیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔ ہشام کہتے ہیں کہ اندر سے ''میں، میں'' کی آواز آتی تھی، ہم دروازہ کھولنے سے کتراتے تھے لیکن ڈر یہ تھا کہ کہیں فوت نہ ہو رہے ہوں۔ اسی کشمکش میں میں حضرت حسن کے پاس گیا اور ان سے بات کی اور بتایا کہ میرے خیال میں وہ فوت ہو چکے ہیں کیوں کہ کھاتے پیتے نہیں اور روئے جاتے ہیں۔

حضرت حسن نے آ کر دروازے کو دستک دی اور کہا بھائی! دروازہ کھولو۔ جب انہوں نے ان کی آواز سنی تو اٹھ کر دروازہ کھولا، انہیں کوئی کمزوری تھی جسے اللہ ہی جانے۔ حضرت حسن نے ان سے بات کی اور کہا اللہ آپ پر رحم کرے، آپ تو انشاء اللہ جنتی ہیں تو کیا اپنے آپ کو مارنا چاہتے ہیں؟

حضرت ہشام کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے مجھے اور حضرت حسن کو وہ خواب سنایا اور تاکید کی کہ جب تک میں زندہ ہوں، یہ خواب کسی اور کو نہ بتانا۔

حدیث نمبر (۱۴۱۷): حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بھلے کاموں کے لیے چابیاں ہوتی ہیں چنانچہ حضرت ثابت بھی بھلائیوں کی چابی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۱۸): حضرت شمیط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن آدم پر تعجب ہے کہ اس کا دل آخرت کی سوچ میں ہوتا ہے لیکن مچھر کاٹ جائے تو اسے بھول جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۱۹): حضرت شمیط بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بخدا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے یہ بدن تو اس سواری کا کام دیتے ہیں جو تمہیں تمہارے رب کی طرف لے جائے گی لہٰذا اللہ تمہیں برکت دے، انہیں اللہ کی عبادت میں لگاؤ۔

حدیث نمبر (۱۴۲۰): حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے اے اللہ! میں قیامت کے دن تجھ سے سایہ مانگتا ہوں، ٹھنڈا پانی ملے اور امن نصیب ہو۔

حدیث نمبر (۱۴۲۱): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ حضرت عطا خراسانی کے پاس آئے اور کہا عطا! تم پر افسوس ہے، میں نے تمہیں بتایا نہ تھا کہ تم اپنا علم لے کر بادشاہوں اور دنیا کے پاس جاؤ گے، اے عطا! تم اس کے پاس جاتے ہو جو دروازہ بند کر لیتا ہے۔ اپنی محتاجی ظاہر کرتا ہے اور مالداری چھپاتا ہے لیکن تم انہیں چھوڑ جاتے ہو جو تمہارے لیے دروازہ کھلا رکھتے ہیں، اپنی مالداری ظاہر کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ (مجھ سے دعا کرو، قبول کروں گا) افسوس! اے عطا! بڑی دانائی سے اپنے لیے دنیا کا تھوڑا سا مال پسند کرو لیکن اس گھٹیا دنیا کی وجہ سے دانائی نہ چھوڑو۔ اے عطا! اگر تمہیں ضرورت کی چیز کافی نہیں تو پھر دنیا کی کوئی چیز تمہارے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اے عطا! میں افسوس سے کہتا ہوں کہ تمہارا پیٹ تو ایک سمندر ہے اور وادیوں میں سے ایک وادی ہے، اسے صرف مٹی ہی بھر سکے گی۔

حدیث نمبر (۱۴۲۲): حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ میں نے آپ کو یوں دیکھا جیسے جنت میں ہو، اس پر کہا کیا میرے اور آپ کے سوا شیطان کو کسی اور سے ٹھٹھے کا موقع نہیں ملا؟

حدیث نمبر (۱۴۲۳): حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص دکھلاوے کے کام کرتا تھا چنانچہ تلاوت کرتے وقت کپڑے سمیٹتا اور آواز بلند کرتا۔ وہ جس کے پاس

جاتا، وہ اسے گالیاں دیتا اور لعنت کرتا پھر اس کے بعد اللہ نے اسے کچھ روزی دے دی تو آواز مدھم کر لی اور نماز یوں پڑھنے لگا کہ صرف اسے اور اس کے رب کو پتہ ہو، اس کے بعد وہ جس کے پاس بھی جاتا، وہ اس کی بھلائی کی دعا کرتا اور اسے سلام کہتا۔

حدیث نمبر (۱۴۲۴): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علاء بن زیاد کے بھائی حضرت ہشام بن زیاد عدوی ہمارے پاس آئے تو حضرت مالک بن دینار نے ان سے کہا کہ اپنے بھائی کے بارے میں کچھ بتائیے۔ انہوں نے کہا ہاں بتاتا ہوں۔ میرے بھائی حضرت علاء جمعہ کی پوری رات عبادت کرتے، ایک رات آئے اور اپنی بیوی اسماء سے کہا اے اسماء! آج کمزوری محسوس ہو رہی ہے تو جب رات کا اتنا حصہ گذر جائے، مجھے جگا دینا۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو گھبرا کر اٹھے اور بتایا کہ خواب میں میرے پاس کوئی آیا ہے جس نے میرے سر کے اگلے بال تھام کر کہا اے بنو زیاد! کھڑے ہو جاؤ، اللہ کی یاد کرو، وہ تمہیں یاد کرتا ہے۔

حضرت ہشام نے بتایا کہ واللہ! زندگی بھر وہ اگلے حصے کے وہی بال اسی طرح رہے اور موت کے بعد بھی ویسے ہی رہے، ہم نے انہیں غسل دیا تو وہ بال اسی طرح تھے، گرے نہ تھے۔

حدیث نمبر (۱۴۲۵): حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورت کی چادر پر نظر نہ ڈالو کیوں کہ یہ دل میں خواہش پیدا کرتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۲۶): حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا کہ کسی چیز کا پیچھا کر رہے ہیں اور وہ انہیں مل گئی۔ یکا یک دیکھا تو وہ ایک بڑھیا تھی، خوب صورت تھی اور کانی تھی، خوبصورت لباس تھا۔ میں نے پوچھا کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا اللہ سے سوال کرو کہ تمہیں مجھ سے ناراض کر دے، اس نے کہا ہاں کرتی ہوں لیکن تم درہموں سے ناراض ہو جاؤ۔

حدیث نمبر (۱۴۲۷): حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم میں سے ہر ایک کو عاجز بن کر رہنا چاہیے کیوں کہ اسے موت آنی ہے پھر وہ اللہ سے غلطی معاف کرنے کو کہے گا تو وہ معاف کر دے گا چنانچہ اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر (۱۴۲۸): حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم وہ لوگ ہیں کہ

اپنے آپ کو ہم نے جہنم میں ڈال لیا ہوا ہے، اب اگر اللہ چاہے گا تو وہی نکال سکے گا۔

حدیث نمبر (۱۴۲۹): حضرت ابن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صبح و شام کی عبادت اپنے اوپر لازم کرلو، رات کا کچھ حصہ بھی ساتھ ملاؤ اور اچھے طریقے سے کرو۔

حدیث نمبر (۱۴۳۰): حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بندہ اپنے رب سے جو بھی دعائیں کرتا ہے تو وہ دعا سب سے پیاری لگتی ہے جس میں دنیا وآخرت کے بارے میں اس سے معافی مانگتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۳۱): حضرت عبداللہ عدوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت علاء بن زیاد سے کہا کہ جب میں اکیلا نماز پڑھتا ہوں تو رکعتیں یاد نہیں رہتیں۔ انہوں نے کہا تمہیں خوش ہونا چاہیے کیوں کہ تم نے کبھی دیکھا نہیں کہ چور جب برباد گھر کے قریب سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف دیکھا بھی نہیں کرتے اور جب ایسے گھر سے گزرتے ہیں جس میں سامان ہو تو اس کی طرف دیکھتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ مسجد کے قریب گھر مجھے اچھا نہیں لگتا کیوں کہ غلطیاں ہو جاتی ہیں لہٰذا ذرا دور ہونا چاہیے۔

حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے ہمارہ حضرت علاء بن زیاد کے پاس گیا (وہ غمگین تھے اور ان کی ہمشیرہ ان کے ہاں صبح وشام آ کر ڈھولک بجایا کرتی) حضرت حسن نے ان سے کہا اے علاء! کیسے ہو؟ انہوں نے کہا ہائے غم، غم پر غم آ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے کہا، اٹھ جاؤ کیوں کہ غم پر ان کے صبر کی انتہا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۳۲): حضرت فضیل بن زید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات جنگیں لڑی تھیں، وہ کہتے ہیں کہ لوگ تمہیں اپنا آپ بھلا نہ دیں، کیوں کہ یہ کام صرف تمہارا ہے اور دن کو ایسے ویسے کاموں میں نہ گزارو کیوں کہ جو بولو گے، محفوظ ہو جائے گا اور جلد ملنے والی اچھی چیز کی تلاش، اس تازہ نیکی سے بہتر نہیں ہوتی جو پرانے گناہ کی خاطر کی جائے۔

حدیث نمبر (۱۴۳۳): حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز مازنی کے بھائی کو پکڑ لیا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ان میں سے کوئی بھی

ایسا نہ تھا جس نے اس کے بارے میں بات نہ کی ہو۔ چنانچہ انہیں اپنی خواہش پوری کرنے کا موقع نہ ملا، وہ اس رات اپنے مصلّے پر نماز پڑھتے رہے، اسی دوران انہیں نیند آگئی چنانچہ خواب میں کوئی آیا اور کہا اے صفوان! اٹھو اور اپنی ضرورت کا سوال کرو، انہوں نے کہا کہ ابھی کرتا ہوں، وہ کھڑے ہوئے اور پانی سے وضو کیا، پھر نفل پڑھے اور دُعا کی۔

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ ابن زیاد کو صفوان کی ضرورت یاد آئی۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی دوران حفاظتی سپاہی شمعیں لے کر آگئے، قید خانے کے دروازے کھول دیئے گئے چنانچہ صفوان کے بھتیجے کو نکال کر اور ابن زیاد کے پاس لایا گیا، انہوں نے پوچھا تم صفوان کے بھتیجے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں تو انہیں چھوڑ دیا گیا۔ صفوان کو پتہ نہ چل سکا اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ اس نے کہا یہ کون ہے تو بولا میں ہوں، رات کا کچھ حصہ گزرنے پر امیر کو پتہ چلا جس کی وجہ سے حفاظتی سپاہی آگئے، انہوں نے شمعیں روشن کیں، قید خانے کے دروازے کھول دیئے گئے اور مجھے ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

حدیث نمبر (۱۴۳۴): حضرت ثابت کہتے ہیں کہ میں اور حضرت حسن، حضرت صفوان بن محرز کی بیمار پُرسی کرنے چلے تو دیکھا کہ وہ لکڑیوں کی جھونپڑی میں پہلو پر لیٹے تھے، ہمارے پاس ان کا لڑکا آیا اور بتایا کہ انہیں سخت تکلیف ہے لہٰذا آپ ان سے نہیں مل سکیں گے۔ حضرت حسن نے اس سے کہا اگر تمہارے باپ کا گوشت اور خون کھا کر ان کے گناہ مٹا دیئے جائیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ گناہوں سمیت مر جائیں اور پھر مٹی انہیں کھا جائے۔

حدیث نمبر (۱۴۳۵): حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جھونپڑا تھا جس میں کھجور کا تنا کھڑا تھا جو خراب تھا، آپ سے کہا گیا کہ اسے ٹھیک نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا رہنے دو، میں تو کل فوت ہو رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۴۳۶): حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں بحرین پہنچا اور ایک عورت کے پاس ٹھہرا جس کے کئی بیٹے، مال اور شوہر موجود تھا لیکن دکھوں کی ماری تھی اور جب ہم نے وہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے اسے سلام کیا اور پھر پوچھا کہ کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ، اس نے کہا کہ آپ جب بھی یہاں آئیں، ہمارے پاس ٹھہرا کریں۔

وہ کہتے ہیں کہ میں تھوڑی دیر کے لیے اس سے غائب ہوگیا اور پھر واپس آتے وقت گلی کے آخر تک دیکھا لیکن کوئی دکھائی نہ دیا اور آخر اس کے دروازے تک جا پہنچا، وہاں بھی کوئی نہ تھا لہٰذا میں نے اس سے اجازت مانگی تو اس کے ہنسنے کی آواز سنی۔ میں اندر گیا تو اس کے قریب انسانی شکل کی عورت تھی، اس عورت نے کہا میں تمہیں اجنبی جانتی ہوں، میں نے کہا ہاں، میں نے تمہارا دروازہ دیکھا جس میں رہائش معلوم ہوئی۔ وہ بولی جب آپ ہمارے ہاں سے گئے تو ہم نے ارادہ کرلیا کہ کوئی شے دریا کی طرف نہیں جانے دیں گے کہ کہیں غرق نہ ہوجائے اور نہ ہی خشکی کی طرف جانے دیں گے کہ کہیں ہلاک نہ ہوجائے۔ اس کے بیٹے اور شوہر فوت ہوچکے تھے۔ میں نے کہا کہ دکھ تو اس وقت تھے اور آج خوشی ہے۔ وہ کہنے لگی، میں اس وقت دیکھ رہی تھی کہ میرے لیے میرے رب کے ہاں کوئی بہتری نہ ہوگی اور جب میرے مال اور اولاد میں میرا نقصان ہوا تو میں نے امید کی۔

حضرت مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا تو انہیں یہ بات سنائی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کو یہی پریشانی ہوئی تھی۔ میری قمیص پھٹ گئی تو میں نے اسے درست کرنے کے لیے بھیج دیا لیکن اسے یوں درست نہیں کیا گیا لہٰذا میں غمگین ہوں۔

حدیث نمبر (۱۴۳۷): حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ابوتمیمہ سے کہا گیا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں دو حالتوں کے درمیان ہوں، ایک تو چھپا ہوا گناہ، اسے یہ لوگ نہیں جانتے اور ایک وہ شے جو ان کی زبان پر کم ہی آتی ہے، انہوں نے مجھے اس کی طرف اٹھایا، بخدا نہ میں اس تک پہنچا یا اور نہ قریب۔

حدیث نمبر (۱۴۳۸): حضرت عیناء بتاتی ہیں کہ ابوالخلا بالاخانے میں تھے، وہ اس کے ایک دروازے پر آئے اور قبیلے کی ایک طرف جھانکا اور آواز دی کہ اے فلاں! اے فلاں! پھر دوسری طرف توجہ کی اور کہا اے فلاں! اے فلاں! پھر تیسری طرف توجہ کی اور یونہی کہا اور یونہی چاروں طرف کہا، پھر کہا کیا تم ان میں سے کچھ محسوس کرتی ہو یا ان کی آہٹ سنتی ہو؟ پھر اپنی نماز شروع کی پھر ایک دن فوت ہوگئے تو عمر ایک سو بیس سال تھی۔

حدیث نمبر (۱۴۳۹): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ کسی سے پوچھا گیا کیا تم سوتے نہیں؟ انہوں نے کہا کہ قرآن کی عجیب چیزوں نے میری نیند ختم کردی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۴۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پہلے لوگ پاکیزہ ہو کر ذکر کرنے کو پسند کرتے تھے۔

حضرت حسن بصری بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۴۴۱): حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جس دوران رجب کے دن حضرت حسن مسجد میں تھے اور پانی چوس رہے تھے کہ انہوں نے زوردار سانس لیا، پھر رو پڑے اور کندھے کانپنے لگے، پھر کہا اگر دلوں میں زندگی ہوتی، اگر دلوں میں دوستی ہوتی تو میں تمہیں اس رات تک رلاتا جس سے اگلے دن قیامت ہوتی، بلاشبہ جوزات قیامت سے پہلے آئے گی تو مخلوق میں ایسا کوئی دن نہیں سنا کہ اس میں کوئی شرمگاہ ننگی ہوگی یا کوئی آنکھ روئے گی۔

حدیث نمبر (۱۴۴۲): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان پہچان والے لوگ تو جا چکے، اجنبی قسم کے لوگ رہ گئے ہیں اور جو مسلمان باقی ہیں، وہ غم کے مارے ہوئے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۴۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مومن شخص صبح کو غمگین ہے تو شام کو بھی غمزدہ ہوتا ہے، غموں میں تبدیلی صرف یقین سے آجاتی ہے، غم میں اسے وہ کچھ کافی ہوتا ہے جو مصیبت والے کو کافی ہو کہ یا سرکشی چھوڑے یا پانی نہ پیئے۔

حدیث نمبر (۱۴۴۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موت، دنیا کی ذلت ہے اور وہ کسی عقلمند کے لیے خوشی نہیں رہنے دیتی۔

حدیث نمبر (۱۴۴۵): حضرت ابراہیم بن عیسیٰ یشکری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دیر تک حضرت حسن جیسا غمگین نہیں دیکھا اور جب بھی میں نے انہیں دیکھا ہے، کسی نہ کسی نئی مصیبت میں جکڑے ہوئے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۴۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تمہارے دل میں نرمی کیسے آسکتی ہے، اگلے قدم پر تو تجھے کوئی نہ کوئی غم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۴۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دن آدمی غم میں ہوتا ہے لہٰذا اسے ذکر کرنا چاہیے، جس کام کا کوئی فائدہ نہیں، اسے کرنے کی جلدی کیسی؟ جو دنیا کو آخرت کے مقابلے میں اپناتا ہے تو نہ دنیا اس کے کسی کام آتی ہے اور نہ ہی آخرت، جو شخص بات میں اچھا لیکن کام میں برا ہے، وہ برا ہی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۴۸): حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان سے پوچھا کہ کونسی عبادت سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہے؟ تو ہم میں سے کسی نے کہا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، ایک اور نے کہا کہ نماز مشکل ہے، ایک اور نے کہا کہ زکوۃ مشکل ہے، ایک اور بولا کہ روزہ مشکل عبادت ہے، میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں بھی کچھ نہ کچھ ضرور کہوں۔ چنانچہ میں نے کہا اے ابوسعید! مجھے تو پرہیزگاری سے مشکل اور کوئی عبادت دکھائی نہیں دیتی، انہوں نے کہا کہ اس میں خوف رکھنا ضروری ہوتا ہے، اس پر حضرت حسن نے فرمایا کہ میں تو سب سے مشکل عبادت اسے سمجھتا ہوں جو رات کے آدھے حصے میں کی جائے۔

حدیث نمبر (۱۴۴۹): حضرت حوشب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو قسم کھا کر بات کرتے سنا کہ اے ابن آدم! خدا کی قسم! اگر تم قرآن پڑھا کرو اور اس پر پختہ یقین رکھو تو دنیا میں تمہیں دیر تک غم گھیرے رہیں گے، خوف بڑھے گا اور اکثر تم روتے ہی رہو گے۔

حدیث نمبر (۱۴۵۰): حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن مخادش سے سنا، انہوں نے حضرت حسن سے پوچھا کہ اے ابوسعید! ہم کئی علما سے ملے ہیں جو ہمیں نصیحتیں کرتے ہیں اور خوف دلاتے رہتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ ہمارے دل قابو میں کر لیں گے لیکن کچھ دوسرے ہیں کہ ان کی باتوں میں گنجائش ملتی ہے۔ اس پر حضرت نے کہا اے عبداللہ! جو شخص تمہیں ڈرائے اور تمہیں اس سے امن حاصل ہو تو وہ اس سے بہتر ہوگا جو تمہیں بے فکر کردے اور آخر کار تم ڈرتے ہی رہو۔

حدیث نمبر (۱۴۵۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا! بنو اسرائیل نے اللہ رحمٰن کی عبادت کے بعد بتوں کی پوجا شروع کردی تھی کیوں کہ انہیں دنیا سے محبت ہوگئی تھی۔

حدیث نمبر (۱۴۵۲): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا میں کئی قوموں سے ملا جنہیں کپڑا لپیٹنا نہیں آتا تھا، نہ ہی ان کے گھروں میں کھانے پکانے کو کہا جاتا، نہ ہی اس کے اور زمین کے درمیان کوئی شے ہوتی، ان میں سے کوئی یہ کہنے والا بھی ہوتا کہ میں چاہتا ہوں، ایک لقمہ کھاؤں تو میرے دل میں اینٹ ہو جائے اور وہ بھی بتاتے تھے کہ پانی میں اینٹ تین سو سال تک باقی رہ جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۵۳): حضرت کعب ازدی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں میں نے حضرت حسن سے سنا فرمایا جب تم بھلائی کرنے کو کہو تو خود بھی اس پر عمل کرو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور جب تم برائیوں سے روکنے والے بنو تو خود بھی ان سے رکو، ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

حدیث نمبر (۱۴۵۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب دنیا والوں کا ذکر کرتے تو فرماتے بخدا اس کی دنیا باقی نہیں رہتی اور نہ وہ اس کے کام کا ہوتا ہے اور جو دنیا کے پیچھے چل پڑا وہ اس کی برائیوں اور حساب دینے سے بچ نہیں سکے گا اور اس دنیا سے ایک سادہ کپڑا لے کر نکلے گا۔

حدیث نمبر (۱۴۵۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بخدا میں کئی قسم کے لوگوں سے ملا اگرچہ ان میں سے کئی بہت زیادہ مالدار تھے لیکن سخت مشکل میں تھے، وہ اپنے بھائی سے کہتے ہیں اے بھائی! مجھے معلوم ہے کہ تم مالدار ہو اور وہ مال حلال بھی ہے لیکن مجھے ڈر لگتا ہے کہ اس سے میرے دل اور عمل میں خرابی آجائے گی لہٰذا یہ صرف تمہارے لیے ہے، مجھے تو اس کی ضرورت نہیں، وہ اس مال میں سے کبھی بھی کچھ گھٹاتا نہیں مگر شدید مشکل میں ہوتا ہے۔

حضرت حسن نے یہ بھی فرمایا میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو تم پر حرام کی گئی چیزوں کے مقابلے میں حلال کی گئی چیزوں میں دنیا کو تم سے زیادہ چھوڑتے ہیں، انہیں یہ ڈر رہتا ہے کہ شاید ہماری نیکیاں قبول نہ ہوں گی اور تم اپنی برائیوں میں پکڑے جاؤ گے۔

حدیث نمبر (۱۴۵۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کئی لوگوں بلکہ ان کے گروہوں سے ملا ہوں، ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ کبھی بھی اللہ سے جنت نہیں مانگتے کیوں کہ انہیں جنت مانگتے وقت اللہ سے شرم آتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۵۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میں کئی لوگوں سے ملا ہوں کہ وہ

سائل کو کچھ نہ کچھ دیئے بغیر نہیں ہٹاتے اور کوئی ان میں سے ایسا بھی ہوتا ہے جو گھر جا کر کہتا ہے کہ سائل کو رد نہ کیا کرو۔

حدیث نمبر (۱۴۵۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کئی لوگوں سے ملا ہوں، ان میں سے کوئی آدمی ستر سال کا ہو جاتا ہے لیکن گھر والوں سے اسے کھانے کی خواہش نہیں ہوتی، پھر ایسے لوگوں سے بھی ملا ہوں جو ستر سال کی عمر تک پہنچ کر بھی تکیہ تک نہیں رکھتے اور جب ایک آدھ لقمہ کھا لیتے ہیں تو یہی سمجھتے ہیں کہ کوئی پتھر کھا لیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۵۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص علم حاصل کر لیتا تو اسے اس کا اثر اس کی عاجزی، عبادت، زبان، آنکھ اور نیکی میں دکھائی دیتا۔

حدیث نمبر (۱۴۶۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان اَلَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حوصلہ ہے اور پھر اس فرمان فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا (وہ رجوع کرنے والوں کے لیے بڑا بخشنے والا ہے) کے بارے میں فرماتے ہیں وہ ان لوگوں کو بخشتا ہے جو دل اور عمل کے لحاظ سے اللہ کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۶۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایسے لوگوں سے بھی ملا ہوں جن میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے بھائی کی موت کے بعد چالیس سال تک ان کے گھر والوں کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۶۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایسے لوگوں سے بھی ملا ہوں جن میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو لوگوں میں جاتا ہے تو وہ اسے کمزور سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ضرورت مند نہیں ہوتا بلکہ ایک مسلمان اور دین دار ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۶۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے والوں میں سے کوئی علم کے دروازے پر جا کر علم کی آواز سنتا تو اسے سیکھتا اور اس پر عمل شروع کر دیتا، یہ بات اس کے لیے دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوتی اور وہ اس سے آخرت کا کام لیتا۔

حدیث نمبر (۱۴۶۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بخدا میں ایسے لوگوں سے

ملا ہوں کہ ان کے جسم کے لیے کپڑا نہ ہوتا، نہ اس کے پاس ضرورت کی کوئی شے ہوتی، نہ ہی وہ کھانا پکانے کے لیے گھر میں کہا کرتا اور جب کھانا کھاتا تو کچھ نہ کچھ کھانا کسی اور کے لیے بچا لیتا۔

حضرت حسن فرماتے ہیں پیٹ بھر کر ایک لقمہ بھی زیادہ کھانے سے تو یہ بہتر ہے کہ وہ لقمہ کسی کتے کو ڈال دیا جائے۔

حدیث نمبر (۱۴۶۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ جو تم نے حج کیا ہے، حج کہلانے کے لائق ہے؟ رشتہ داری قائم کرو، غمزدہ سے غم دور کرو اور ہمسائے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

حدیث نمبر (۱۴۶۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی دیندار ہوتا ہے، وہ لوگوں میں بیٹھتا ہے تو وہ اسے تھکا ہوا جانتے ہیں حالاں کہ اسے تھکاوٹ نہیں ہوتی بلکہ اپنی شہرت کے خوف سے ایسا دکھائی دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۶۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ اکثر یہ دو چیزیں پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ۔ (اے اللہ! ہر شے کو جانتے ہوئے تیرے حوصلے پر ہم شکر ادا کرتے ہیں اور طاقت کے باوجود تیرے معاف فرما دینے پر بھی ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں)

حدیث نمبر (۱۴۶۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جن میں وہ بھی موجود ہیں جو اپنا عمل چھپاتے ہیں، اسے ظاہر کرنے کی ہمت نہیں رکھتے کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ شیطان سے بچانے والا اصل کام پوشیدہ ہوتا ہے پھر ان میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کے پاس جھوٹ ہوتا ہے اور وہ پیچھے ہٹ کر نماز پڑھتا ہے جس کی بنا پر اس کے جھوٹ کا پتہ نہ چل سکے۔

حدیث نمبر (۱۴۶۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگ کہا کرتے تھے، ایک عالم کی موت اسلام میں رخنہ ڈال دیتی ہے اور جب تک رات دن کی گردش جاری ہے، وہ رخنہ پُر نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث نمبر (۱۴۷۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ کیسے ہیں؟ اور آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے کہا حال برا ہے، اس شخص کا حال کیا پوچھتے ہو جو صبح شام موت کے

انتظار میں ہوتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کیا فیصلہ کرے گا؟

حدیث نمبر (۱۴۷۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن اس دنیا میں پردیسی کی طرح ہوتا ہے، اس میں ذلت ملے تو واویلا نہیں کرتا اور نہ ہی عزت ملنے پر خوش ہوتا ہے، سب لوگ کسی نہ کسی حال میں ہوتے ہیں تو وہ بھی اپنے حال میں ہوتا ہے، ایسے لوگ ان بیکار باتوں کو وہی حیثیت دیتے ہیں جو اللہ نے مقرر کر دی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۷۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ پہاڑ جتنی نیکیاں لے کر آئیں گے جن میں سے ان کے ظلم کی بنا پر کٹتی رہیں گی اور آخر کار وہ خالی ہاتھ ہو کر رہ جائیں گے اور پھر جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر (۱۴۷۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا آدمی بھی ہوتا ہے جو کسی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے، وہاں اس کے آنسو گرنا شروع ہو جاتے ہیں، اس کی کوشش ہوتی ہے کہ انہیں روکے اور جب نہیں روک سکتا تو اٹھ جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۷۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ لوگ بھی دیکھے ہیں جن میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو کپڑوں جیسے مال کو لینا چاہیں تو لے لیتے، اگر انہیں کہا جائے کہ اس مال میں سے تم اپنا حلال حصہ نہیں لیتے؟ تو وہ کہتے ہیں ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ یہ ہمارے دلوں کو خراب نہ کرے۔

حدیث نمبر (۱۴۷۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ میں سفر پر جا رہا ہوں لہٰذا مجھے سفر کے بارے میں کچھ ہدایت عطا کیجیے تو آپ نے فرمایا کہ جہاں کہیں بھی جاؤ، اللہ کے حکموں پر عمل کی کوشش کرو، وہ تمہیں عزت دے گا۔

حدیث نمبر (۱۴۷۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے لوگوں سے بھی ملا ہوں جنہیں دنیا کا کچھ مال ملتا ہے تو وہ خوش نہیں ہوتے اور اگر ان کے ہاں سے وہ مال چلا جاتا ہے تو انہیں افسوس نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۱۴۷۷): حضرت عمارہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا اے ابو سعید! نیکی کیا ہوتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ راہ خدا میں خرچ کرنا اور لوگوں پر مہربانی

کرنا۔ میں نے کہا نافرمانی کیا ہوتی ہے؟ فرمایا ان دونوں کو حرام سمجھنا اور انہیں چھوڑ دینا۔ پھر فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ تمہارا مرغ یا ماں کو دیکھنا بھی عبادت بن جاتا ہے؟ (یعنی تمہاری نظر میں یہ دونوں چیزیں ایک جیسی ہو جانی چاہئیں)۔

حدیث نمبر (۱۴۷۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا: كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد ان کا رات کے تھوڑے حصے میں سونا ہوتا ہے (یعنی وہ لوگ بہت تھوڑا سوتے ہیں) وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (سحری کے وقت اللہ سے بخشش مانگتے ہیں) اس سے مراد یہ لیا کہ وہ لوگ نفل پڑھنے کے دوران ہی سحری کر لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد دعائیں کرتے اور گریہ زاری کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۷۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ایمان نہ تو خوب صورت بننے کا نام ہے اور نہ آرزو لگانے کو کہتے ہیں بلکہ اصل ایمان وہ ہوتا ہے جو دل میں جگہ بنالے اور اس کے کام اس کی سچائی بتائیں۔

حدیث نمبر (۱۴۸۰): حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ ذکر چھیڑا کہ کونسا عمل سب سے بہتر درجے کا ہوتا ہے؟ خود وہ لوگ اس بارے میں رات کی عبادت پر زور دے رہے تھے لیکن میں نے کہا کہ حرام چیزوں کو چھوڑ دینا سب سے بہتر ہے تاہم حضرت حسن نے چونک کر فرمایا بس کام پورا ہو گیا اور یقیناً پورا ہو گیا (یعنی اپنی اپنی جگہ یہ دونوں کام افضل ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۴۸۱): حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں تھا کہ اسی دوران ایک اندھے شخص نے اٹھ کر کہا ایسے شخص کو صدقہ دو جسے کوئی لے جانے والا نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی راہنمائی کرنے والا ہے۔ اس پر حضرت حسن نے ساتھ والے گھر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ اس گھر والا ہے یعنی عبداللہ بن زیاد ہے۔ اتنے رعب کے باوجود ایسا کوئی نہیں جو اسے بھلائی کی طرف لے جائے اور نہ کوئی مشورہ دینے والا ہے اور نہ ہی اس کے پاس آنکھیں ہیں کہ جن سے کچھ دیکھ سکے اور اسے فائدہ ہو۔

حدیث نمبر (۱۴۸۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر قیامت برپا نہ کی جائے

کا یقین ہو جائے تو کبھی بھی انصاف نہ کرو اور نہ نیکی کی طرف توجہ دو۔

حدیث نمبر (۱۴۸۳): حضرت روح بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں ان کے گھر والوں میں سے ایک نے عبادت گذار بن کر دکھانے کی کوشش کی اور کہا کہ میں حلوے کو حلال قرار نہیں دیتا (یا فالودے کا نام لیا) کیوں کہ میں اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اس پر میں حضرت حسن سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا ایسا آدمی بے وقوف ہے جو ٹھنڈے پانی کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔

حدیث نمبر (۱۴۸۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھ اکھاڑی گئی تو آپ نے اکھاڑنے والے کو ایک درہم دیا جس پر کسی نے کہا کہ یہ تو آدھے درہم کا کام تھا لیکن آپ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کسی مسلمان کو درہم تقسیم کر کے نہیں دیا کرتا (بلکہ پورا دیتا ہے)۔

حدیث نمبر (۱۴۸۵): حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جیسے کام کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۴۸۶): حضرت تیمی بصرہ میں ہوتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ فقہ میں حضرت حسن، دوسرے علموں میں حضرت مسلم بن یسار، پرہیزگاری میں حضرت محمد بن سیرین اور عبادت میں حضرت طلق بن حبیب رحمہم اللہ جیسا کوئی نہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۸۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دل کی سب سے بری بیماری اس کی خواہشیں ہوتی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۴۸۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز کسی کو بے حیائی اور برے کاموں سے نہیں روکتی تو پڑھنے والا اللہ سے دور ہی ہوتا چلا جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۴۸۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ایسی نعمتیں ہیں جنہیں اکثر لوگ بھولے ہوئے ہیں، ایک تندرستی ہے اور دوسری وقت کا فارغ مل جانا۔

حدیث نمبر (۱۴۹۰): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ اکثر کہا کرتے کہ کاش سبز رنگ کی نئی چادر مل جاتی، اس پر حضرت حسن نے فرمایا آپ اکثر کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ چادر نئی مل جائے لیکن مجھے تو آپ کی نئی چادر کی بجائے آپ

کے اس چوغے کی فکر رہتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۹۱): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن اور ابن نجی رحمہا اللہ ایک ولیمے میں دستر خوان پر اکٹھے ہوئے تو ان کے ساتھ ایک پیٹو آدمی بھی تھا، لوگ کھانے سے رکے ہوئے تھے، لیکن وہ شخص کھائے جارہا تھا، اسے دیکھ کر فرقد نے کہا اے فلاں! شرم کرو۔ اس پر حضرت حسن ناراض ہوئے اور اس کی طرف توجہ کر کے کہا کیا بات ہے؟ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے کہا تھا اسے کھانے کیوں نہیں دیتے ہو؟ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم کہا کرتے ہو راکھ ہماری روزی تھی لیکن میں کہتا ہوں کہ اللہ تمہارے نصیب میں یہی کر دے۔

حدیث نمبر (۱۴۹۲): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت حسن نے فرمایا آدمی جہنم کے بارے میں سچی بات نہیں کرتا جب کہ زمین اس قدر ہونے کے باوجود اسے مانتی ہے اور منافق کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس دیوار کی پچھلی طرف آگ کو نہیں مانتا، وہ اسی وقت مانتا ہے جب وہ اسے لپیٹ میں لے لے۔

حدیث نمبر (۱۴۹۳): حضرت ابن شوذب کے مطابق حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امید اور خوف، مومن کے لیے سواری کا کام دیتے ہیں (سواری کی طرف لازم ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۴۹۴): حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے کہا کہ ایک عالم کے لیے کیا چیز مصیبت بنتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ دل کا مردہ ہو جانا۔ پھر میں نے پوچھا کہ دل کس طرح مرتا ہے؟ تو فرمایا آخرت کے لیے کام کرنے کی بجائے دنیا تلاش کرتے پھرنے سے۔

حدیث نمبر (۱۴۹۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہیں تلاش کرنے پر مہنگے داموں حلال روزی مل جاتی ہے تو پھر وہ کہتے ہیں نہیں معلوم کہ اس دنیا کے بارے میں ہمارا کیا حال ہوگا؟

حدیث نمبر (۱۴۹۶): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے بہتر علم یہ ہے کہ انسان پرہیزگاری اور توکل کا مفہوم سمجھے۔

حدیث نمبر (۱۴۹۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِئْتِیَا

طَوْعًا اَوْكَرْهًا (دونوں آجاؤ، خواہ مانتے ہوئے یا مجبور ہو کر) اس کے بارے میں بتایا اگر آسمان وزمین حاضر ہونے سے انکار کر دیتے تو اللہ تعالیٰ انہیں ایسا عذاب دیتا جس سے وہ سخت تکلیف محسوس کرتے۔

حدیث نمبر (۱۴۹۸): حضرت ابن شوذب کے مطابق حضرت حسن رضی اللہ عنہ آیت مبارکہ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی (میں اسے بخش دوں گا جو توبہ کرے، فرمانبردار بنے اور نیک عمل کر کے ہدایت حاصل کر لے) کے بارے میں فرماتے ہیں اے بے سمجھ! میں نہیں سمجھتا کہ تم میں یہ کام موجود ہوں۔

حدیث نمبر (۱۴۹۹): حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں کے پاس لایا گیا تو ان سے کہا گیا کہ کھاؤ، حضرت حسن نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یاد کرو جنہوں نے فرمایا کہ کھانا تقسیم نہیں کرنا چاہیے۔

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کے ہاں پہنچے تو وہ وہاں نہیں تھے، لوگوں کی ٹولیاں آتی جاتی تھیں، ایک شخص انہیں کھانے کو کہتا جا رہا تھا اور تاکید کر رہا تھا کہ تمہیں ضرور کھانا ہوگا، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی اور آ کر کھانا مانگے اور لونڈی کہہ دے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں بچا اور آخر وہ کہہ دے کہ ستو ہی لے آؤ۔

حدیث نمبر (۱۵۰۰): حضرت عامر بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت صالح نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ کے بارے میں پوچھا تھا تو فرمایا کہ وہ شخص اسی حال میں فوت ہوا۔

حدیث نمبر (۱۵۰۱): حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی غمگین نہیں دیکھا، وہ کہا کرتے تھے ہم تو ہنستے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہمارا ہر کام دیکھ رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ میں تمہارے ایسے عمل قبول نہیں کروں گا۔

حدیث نمبر (۱۵۰۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اے ابوسعید! کیا شیطان سویا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ سو جاتا تو ہمیں بھی کچھ چین مل جایا کرتا۔

حدیث نمبر (۱۵۰۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابن آدم کا ہر

قول سچا ہوتا اور کام درست ہوتے تو وہ دیوانہ ہو جاتا۔ اس پر میں نے حضرت سعید بن ایمن سے پوچھا کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بتا رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۰۴): حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوسعید! میں نے آپ کو خواب میں شعر پڑھتے دیکھا ہے۔ اس پر کہنے لگے کہ کون سا آدمی غلطی سے بچا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۰۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ (وہ جلد توبہ کرلیں گے) کے متعلق فرمایا کہ (یہ اس وقت) جب ان کی جان نکل رہی ہوگی اور ''خرخر'' کی آواز آرہی ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۵۰۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا اے ابوسعید! میرا دل سخت ہوگیا ہے، اس کا علاج کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو۔

حدیث نمبر (۱۵۰۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ہر وقت مہربانی کرتے جاؤ اور وہ تمہاری عزت کرتے چلے جائیں۔ ان سے کچھ لینے کا لالچ نہ کرو کیوں کہ اگر ایسا کروگے تو وہ تمہیں برا جانیں گے، تیری بات سننا نہیں چاہیں گے اور تجھ سے ناراض ہوں گے۔

حدیث نمبر (۱۵۰۸): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دل مرتے اور زندہ ہوتے رہتے ہیں، اگر مرنے لگیں تو انہیں فرض ادا کرنے پر لگاؤ اور اگر ان میں زندگی آجائے تو پھر عبادت کرنا سکھائیں۔

حدیث نمبر (۱۵۰۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ فقیہ کون ہوتا ہے؟ آپ نے کہیں دیکھا بھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ارے بے سمجھ! فقیہ وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے تعلق نہ رہے، اپنے گناہوں پر نظر رکھے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا چلا جائے۔

حدیث نمبر (۱۵۱۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر بھلائی کی جائے تو دھوکا کھا جاتے ہیں۔ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو سراہا جائے تو بگڑ جاتے ہیں اور ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے برے عملوں پر پردہ ڈال دیا جائے تو غرور دکھانے لگتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۱۱): حضرت مرزوق عجلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوقتادہ عدوی نے کہا کہ ہمیشہ اس بوڑھے (حضرت حسن) کے ساتھ رہ کر اس سے کچھ حاصل کرلو کیوں کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کے سوا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا کوئی اور شخص دکھائی نہیں دیتا۔

حدیث نمبر (۱۵۱۲): حضرت عمران قصیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کچھ مسئلے پوچھے، آپ جواب دیتے رہے جس پر اس نے آپ سے کہا اے ابو سعید! فقیہ (دین کی سمجھ والے) لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں، اس پر انہوں نے پوچھا کیا تم نے اپنی آنکھوں سے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے؟ فقیہ تو ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا سے بے تعلق ہو، آخرت کا شوق رکھے، اپنے گناہوں پر نظر رکھے اور ہمیشہ اللہ کی عبادت پر لگا رہے۔

حدیث نمبر (۱۵۱۳): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت فرقد سنجی کو دیکھا، انہوں نے اونی جبہ پہن رکھا تھا۔ حضرت حسن نے ان کا دامن پکڑ کر دو یا تین مرتبہ کہا کہ پرہیزگاری ایسا جبہ پہننے سے نہیں ملتی، پرہیزگاری وہ ہوتی ہے جو دل میں سمائی ہو اور تمہارا ہر عمل اور کام اسے سچا بنا دے۔

حدیث نمبر (۱۵۱۴): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا (ہم تو یہ آیتیں ڈرسانے کے لیے اتارتے ہیں) کے متعلق فرماتے تھے کہ اس ڈرانے سے مراد جلد آنے والی موت ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۱۵): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (صرف اسی اللہ کی طرف توجہ کرو) کے متعلق بتاتے ہیں کہ اس سے مراد پورا اخلاص ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۱۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت شُہیر کے ایک لڑکے سے فرمایا اے لڑکے! ہمیں کوئی بات تو سناؤ۔ اس نے کہا اے ابوسعید! ہم ابھی اس قابل نہیں ہوئے۔ اس پر آپ نے فرمایا ہم میں سے کون یہاں تک پہنچا ہے؟ شیطان چاہتا ہے کہ کاش ہم اس قابل ہوجائیں، اگر اللہ تعالیٰ نے علماء کی زبانیں نہ روکی ہوتیں تو ہم بول نہ سکتے۔

حدیث نمبر (۱۵۱۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں علم کا وہ حصہ جسے تم نے سیکھ لیا ہے، میرے نزدیک دنیا اور اس کے اندر موجود ہر شے سے زیادہ بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۱۸): حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حج کے موسم منیٰ میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے پوچھا کیا کبھی حسن بن ابوالحسن سے بھی ملاقات ہوئی ہے؟ اس پر وہ کہنے لگے، کیا تمہیں ان کی عقل کے بارے میں کوئی انکار ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، حضرت وہب نے کہا ہم نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ جو شخص علم حاصل کر کے اس کے ذریعے ہدایت پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کبھی اس کی عقل زائل نہیں فرماتا۔

حدیث نمبر (۱۵۱۹): حضرت عقبہ راسبی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا اور ان کے ساتھ روٹی اور گوشت کا سالن مل کر کھایا تو انہوں نے کہا آؤ آزاد لوگوں کا کھانا بھی کھالیں، میں نے کہا کہ میری ہمت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! مسلمان کھالیتا ہے تو اور کھانے کی گنجائش ہی نہیں رکھتا۔

حدیث نمبر (۱۵۲۰): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن کو اللہ کا طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے (کبھی زیادہ ہے کبھی کم) جب وہ اسے زیادہ دے تو زیادہ کھالے اور روک لے تو یہ بھی کم کھائے۔

حدیث نمبر (۱۵۲۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ کوئی آدمی دنیا میں بڑا بن کر دکھاتا ہے تو آخرت میں اتنے بڑا بنا دکھائی دینا۔

حدیث نمبر (۱۵۲۲): حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا (جب بھی ان کی کھالیں پک جائیں گی، ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے) کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت ہشام نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر بتایا کہ ان کافروں کو آگ ستر مرتبہ روزانہ کھائے گی، جب بھی کھائے گی اور کھالیں پک جائیں گی تو کہا جائے گا کہ پھر ویسے ہو جاؤ چنانچہ وہ پھر سے پہلے کی طرح ہو جایا کریں گے۔

حدیث نمبر (۱۵۲۳): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو جنت میں چلے جانے تک دکھ میں رہتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۲۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ اکثر موت کو یاد رکھتا

ہے تو اس کے عمل سے پتہ چل جاتا ہے اور جب بھی کسی کی امیدیں بڑھی ہوتی ہیں تو وہ برے عمل کرتا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۲۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کو کسی بھائی کی موت آنے کا پتہ چلا تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ کر کہا کاش اس کی جگہ میں اُچک لیا جاتا تا کہ میں موت کی تیاری کے لیے سرگرم ہو جاتا، پھر اس کے بعد اتنی دیر تک زندہ رہا جتنا اللہ کو منظور تھا، اس کے بعد پھر خبر ملی تو اس نے پھر یونہی کہا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات کئی مرتبہ کی۔ چنانچہ خدا کی قسم! وہ اسی طرح رہا اور نہایت سمجھ داری کی عمر میں فوت ہوا۔

حدیث نمبر (۱۵۲۶): حضرت سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہر ماہ کے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کا روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ حج کے مہینوں پھر منگل اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۵۲۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہلکی پھلکی محبت رکھو اور ایسی ہی ناراضگی کیا کرو کیوں کہ کچھ قوموں نے دوسری قوموں سے بہت محبت کی تو ہلاک ہو گئے، یونہی کچھ لوگوں نے دوسروں سے بہت دشمنی رکھی تو وہ بھی تباہ ہو گئے لہٰذا نہ تو محبت میں حد سے بڑھو اور نہ ہی دشمنی میں آگے بڑھو۔

حدیث نمبر (۱۵۲۸): حضرت ربیع بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے وعظ کی محفل میں تھے کہ اسی دوران ایک شخص چلایا۔ اس پر آپ نے فرمایا اے بندے! اللہ تعالیٰ قیامت میں تم سے ضرور پوچھے گا کہ تمہارا مقصد کیا تھا۔

حدیث نمبر (۱۵۲۹): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ (جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں، گھسیٹے جائیں گے) کے بارے میں کہا ہمیں اطلاع ملی ہے کہ زنجیر ان کے گلے میں نہیں ڈالے جائیں گے، انہوں نے اللہ کو بھلا رکھا تھا بلکہ جب بھی آگ کے شعلے بجھنے لگیں گے تو ان پر آگ پھر سے لگا دی جائے گی۔ یہ کہا اور حضرت حسن پر غشی کا دورہ پڑ گیا۔

حدیث نمبر (۱۵۳۰): حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کی بیمار پرسی کی لیکن وہ فوت ہونے لگا۔ اس نے موت کے نشان اور بے چینی دیکھی، وہ ان کے گھر والوں کے پاس گیا تو وہ صبح کا کھانا لے آئے جس پر اس نے کہا کہ اسے تم کھالو۔ انہوں نے سامان (جائیداد) کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ بھی تم ہی لے لو، بخدا میں نے اسے گرا ہوا دیکھ لیا ہے تو میں موت کے لیے اللہ کے پاس جانے تک کام کرتا رہوں گا۔

حدیث نمبر (۱۵۳۱): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ بازار میں تھے کہ لوگوں کی بک بک سنی تو فرمایا کیا یہ لوگ دوپہر کو بھی آرام نہیں کرتے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی راتیں بھی بے چینی میں گزرتی ہوں گی۔

حدیث نمبر (۱۵۳۲): حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جسے بھی درہم (دولت) ملتے ہیں، اللہ اسے ذلیل بناتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۳۳): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! چھری تیز کی جاتی ہے، مینڈھا چارہ کھاتا ہے اور تنور بھڑکایا جاتا ہے (یعنی جیسے کرو گے، ویسا بھرو گے)۔

حدیث نمبر (۱۵۳۴): حضرت حوشب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا کہ اے ابوسعید! ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ مال دیتا ہے، وہ اس میں سے حج کرتا ہے، رشتہ داروں پر خرچ کرتا ہے تو کیا اس سے کھلا خرچ بھی کرسکتا ہے؟ اس پر حضرت حسن نے کہا کہ نہیں، کاش یہ دنیا میں سے ضرورت کے مطابق لیتا اور پھر فاقے وغیرہ کے دنوں کے لیے بھی کچھ بچا رکھتا۔ دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روک رکھنے والے صحابہ اور ان سے لینے والے تابعین حضرات رضی اللہ عنہم دنیا میں جائیداد اور مال و دولت بنانے کے لیے اس طرف جھکاؤ نہیں رکھتے تھے کہ انہیں پیٹھ پر لادتے پھریں، جو کچھ اللہ تعالیٰ انہیں دیتا، وہ اس میں سے گزارے کے مطابق لیتے اور باقی اس دن کے لیے رکھتے جب (قیامت کو) محتاجی ہوگی اور فاقے ہوں گے۔ نیز دوسری ضرورت کے لیے بچا لیتے اور یہ سب کچھ دین و دنیا کے ان معاملوں میں لگاتے جو ان کے اور اللہ کے درمیان پائے جاتے۔

حدیث نمبر (۱۵۳۵): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم

فرمائے کہ جو لوگوں کے بہت سارے مال سے دھوکا نہیں کھاتا لہٰذا اے ابن آدم! تو اکیلا مرے گا، قبر میں اکیلا جائے گا، اکیلا اٹھایا جائے گا اور اکیلے ہی تم سے حساب لیا جائے گا۔ اے ابن آدم! اس بات سے تم ہی سمجھے جاؤ گے کہ تمہیں مراد ہو۔

حدیث نمبر (۱۵۳۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بزرگ کہا کرتے تھے کہ دانا کی زبان اس کے دل کے پچھلی طرف ہوتی ہے اور جب وہ کچھ کہنا چاہتا ہے تو پہلے دل میں سوچتا ہے، اگر دل میں آجائے تو کہتا ہے لیکن اگر اسے پسند نہ ہو تو نہیں بولا کرتا جب کہ جاہل کا دل زبان کے سرے پر رکھا ہوتا ہے، وہ دل کی طرف جاتا ہی نہیں، جو کچھ زبان پر آجاتا ہے، اسے بول دیتا ہے۔

حضرت اشہب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بزرگ کہتے تھے کہ جو اپنی زبان نہیں سنبھال سکتا، وہ اپنا دین بھی نہیں بچا سکتا۔

حدیث نمبر (۱۵۳۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہر مومن جانتا ہے کہ اس پر دو فرشتے نگرانی کر رہے ہیں جو اس کے قول و فعل کو لکھتے جاتے ہیں لہٰذا اسے ان دونوں پر دھیان دینا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی رات کی کوشش اس بارے میں دن سے نہ رو کے اور دن کی محنت رات سے نہ روکنے پائے۔

حدیث نمبر (۱۵۳۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ لا یذکرون اللّٰہ الا قلیلا (وہ اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قلیل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ذکر جاری رکھتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۳۹): حضرت معلیٰ بن زیاد فردوسی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دو آدمی ہیں جن میں سے ایک تو صرف عبادت کے لیے وقت نکالتا ہے اور دوسرا اپنے اہل و عیال کے لیے کمائی کرتا ہے۔ تو ان دونوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو عبادت کے لیے وقت نکالتا ہے، وہ بڑھ کر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۴۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان اس شخص کا شمار ہوتا ہے جو اللہ سے غائبانہ ڈرتا ہے اور ایسی چیز پسند کرتا ہے جو اللہ کو پسند ہوتی ہے جب کہ جس پر

اللہ ناراض ہوتا ہے، اسے چھوڑ دیا کرتا ہے اور پھر یہ آیت پڑھی: کَذٰلِکَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (یونہی ہے کہ اللہ سے صرف علماء ڈرا کرتے ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۵۴۱): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ خِلْفَۃً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا۔ (فرقان،۶۲) (اور وہی ہے جس نے رات اور دن بدلی رکھی، اس کے لیے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو رات کے موقع پر اللہ کو راضی نہ کر سکے، اسے دن میں یہ موقع ملتا ہے اور جو دن کو خوش نہ کر سکے، اسے رات کا موقع حاصل ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان اللہ کے فرمان پر چلتا اور اسی کے لیے کام کرتا ہے تو وہ ہر وقت خیریت سے رہتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۴۲): حضرت ابو ایوب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے تو حضرت فرقد بھی ساتھ تھے۔ آپ حلقے کے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے اور خاموشی سے ان کی باتیں سننے لگے، اس کے بعد فرقد کی طرف توجہ کر کے کہا اے فرقد! یہ لوگ وہ ہیں جو عبادت سے ناراض ہیں، انہوں نے عمل کرنے کی بجائے تقریروں کو آسان سمجھ لیا ہے اور پرہیزگاری نہ ہونے کی وجہ سے باتیں کیے جا رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۴۳): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قدرت کے کاموں میں گھڑی بھر کے لیے سوچ بچار کرنا، رات بھر کی عبادت سے بہتر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۴۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک گروہ نے ہمیشہ کی عبادت سے انکار کر دیا تو خدا کی قسم! مومن وہ نہیں ہوتا ہے جو مہینہ، دو مہینے، سال یا دو سال تک کے لیے کوئی عمل کرے، ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو مومن کے عمل کے لیے موت ہی کو مدت بنایا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۴۵): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ صبح و شام گھر والوں کو تین تین مرتبہ کہا کرتے تھے کہ اے گھر والو! تم تھوڑے دنوں کے مہمان ہو۔

حدیث نمبر (۱۵۴۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کمزور ہو تو اس سے ملو لیکن منافق بیمار ہو جائے تو ملا کرو۔

حدیث نمبر (۱۵۴۷): حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے دین کے مقابلے میں اپنی رائے اور خواہش کو اہمیت نہ دو، اپنے آپ اور دین کے لیے اللہ کی کتاب سے ہدایت لو۔

حدیث نمبر (۱۵۴۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو دکھلانے والے آدمیوں کی روزی بہتر ہوتی ہے، ایک وہ شخص جو اپنے ہاتھوں سے کماتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنی پیٹھ پر لادا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۴۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ضرورت سے زیادہ اونچی تعمیر کی تو قیامت کے دن سات زمینیں طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دی جائیں گی۔

حدیث نمبر (۱۵۵۰): حضرت روح بن ثور رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ دو آدمی ایسے ہیں جن میں سے ایک تو حلال طریقے سے دنیا کی تلاش رکھتا ہے اور اسے حاصل کر لیتا ہے، پھر اس سے رشتہ داری قائم رکھتا ہے اور کچھ اپنے لیے بچا رکھتا ہے جب کہ دوسرا شخص دنیا سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے اس پر آپ نے فرمایا ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو دنیا سے الگ تھلگ رہتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۵۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن شخص اس دنیا میں اجنبی ہوتا ہے، دنیا کی ذلت پر کوئی افسوس نہیں کرتا، اس کی عزت کے بارے میں دنیا والوں پر فخر کی ضرورت نہیں ہوتی، مومن سے لوگ امن میں ہوتے ہیں اور وہ اپنے آپ میں مگن رہتا ہے۔ چنانچہ خوشی اسی شخص کو ہونی چاہیے جو پاکیزہ روزی کماتا ہے اور اس سے بچا کر محتاجی کے دنوں کے لیے رکھ لیتا ہے، تم اس بچے ہوئے کو یوں خرچ کرو جیسے اللہ کا حکم ہے اور دنیا کو اس طرح حاصل کرو جس میں تمہارا نقصان نہ ہو۔

حدیث نمبر (۱۵۵۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ (وہ جو دکھلاوا کرتے ہیں) یعنی اگر وہ نماز پڑھتے ہیں تو دکھلاوے کے لیے اور نہ پڑھیں تو انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۱۵۵۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

ان کے مرتبوں کی وجہ سے پہچانا کرو، ان کے کارناموں کو اپنایا کرو اور ان چیزوں سے بچے رہو جنہیں ان کے بارے میں لوگوں نے گھڑ رکھا ہے کیوں کہ سب سے برے کام وہی ہوتے ہیں جو نئے نئے گھڑے جائیں۔

حدیث نمبر (۱۵۵۴): حضرت عبدالکریم بن رشید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے حلقے میں بیٹھا تھا کہ اسی دوران ایک شخص رونے لگا اور اس کی آواز بلند ہوئی چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اس وقت اسے شیطان رلا رہا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۵۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے عمل کے ذریعے ہدایت دو، صرف زبانی ہدایت نہ دیا کرو۔

حدیث نمبر (۱۵۵۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی راہ پر چلنے والا پریشان نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۱۵۵۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں سے فرمایا اے ابن آدم! بخدا تم کب تک میرے پاس صبح کرو گے اور کب تک شام کرتے رہو گے۔ تمہیں ایک دن جانا ہے، تیری وجہ سے لوگوں کو آرام ملے گا، یہ دنیا تو صرف کھانے پینے اور نگلنے کے لیے ہے جو احمقوں کا کام ہے۔ تم اس عورت کے لیے مال اکٹھا کر رہے ہو جو اسے اپنے شوہر کے پاس لے جائے گی یا پھر اس آدمی کے لیے اکٹھا کرتے ہو جو اپنی بیوی کے پاس لے جائے گا لہٰذا اگر تم حصے کے لحاظ سے تینوں گھاٹا برداشت کرنا چاہتے ہو تو ایسا کر لو۔

حضرت ہیثم فرماتے ہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا آدمی میرا مال، میرا مال کہتا پھرتا ہے، حالانکہ تمہارے مال میں سے تمہارے لیے یا تو صرف وہ ہے جسے تو نے کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور اسے بوسیدہ کر دیا لیکن جو راہِ خدا میں دے دیا، وہ تو صدقۂ جاریہ ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۵۵۸): حضرت مالک داری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لے کر تھیلی میں ڈالے اور اپنے غلام سے کہا کہ انہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور خود تھوڑی دیر کے لیے گھر پر ٹھہر گئے تا کہ دیکھ سکیں کہ وہ کیا کرتا ہے۔

غلام حضرت ابوعبیدہ کے پاس پہنچا اور بتایا کہ امیر المؤمنین آپ سے کہتے ہیں کہ انہیں اپنی ضرورت میں خرچ کرلو۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ان پر رحم کرے اور اپنا بنائے۔ پھر لونڈی کو بلاکر کہا کہ یہ سات اور پانچ دینار فلاں کو دے آؤ اور یہ پانچ فلاں کو پہنچادو، یوں انہوں نے سارے ہی تقسیم کردیئے۔

غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آگیا اور ساری بات بتادی۔ انہوں نے اتنی رقم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے باندھی ہوئی تھی چنانچہ فرمایا کہ اسے حضرت معاذ بن جبل کے پاس لے جاؤ اور خود گھر میں ٹھہرے کہ غلام کا پتہ لگا سکیں۔ وہ لے کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا کہ حضرت امیر المومنین آپ سے فرماتے ہیں کہ اسے اپنی کسی ضرورت میں لگالیں۔ انہوں نے بھی کہا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے اور انہیں اپنا بنالے، پھر لونڈی سے کہا کہ اتنے دینار فلاں کے پاس لے جاؤ۔ اسی دوران حضرت معاذ کی بیوی نے جھانک لیا اور کہنے لگی کہ اے معاذ! ہم بھی تو مسکین ہیں، ہمیں بھی کچھ نہ کچھ دیجیے حالاں کہ اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار رہ گئے تھے چنانچہ بیوی کی طرف پھینک دیئے اور وہ غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، انہیں اطلاع دی تو وہ خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ سب لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۵۹): حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سچے کے پاس بیٹھنے والا عطار کی طرح ہوتا ہے لہٰذا اور کچھ نہیں تو اس سے خوشبو ضرور آئے گی۔

حدیث نمبر (۱۵۶۰): حضرت عیسیٰ بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک دور ایسا آئے گا کہ شیطان لوگوں کی نظروں میں ٹھہر جائے گا چنانچہ جو رونا چاہے، روئے گا۔

حدیث نمبر (۱۵۶۱): حضرت محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے نیا کپڑا پہننے سے یہ خوف روکتا ہے کہ کہیں میرے ہمسائے حسد نہ کرنے لگیں اور یہ نہ کہیں کہ اس کے پاس یہ کپڑا کہاں سے آگیا؟

حدیث نمبر (۱۵۶۲): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے بشر بن حرث کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا دیکھا میں نے حضرت معافی سے اس آدمی کے بارے

میں پوچھا جس کی زیارت کے لیے اس کے بھائی آتے تھے، وہ روزہ سے تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ اس کے روزے کا کسی کو علم ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کے پاس کھانا کھائیں جو انہیں بلائے بغیر پکایا گیا تھا اور بچ گیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں انہیں کھلانا چاہتا ہوں لہٰذا اگر وہ چاہے تو ان پر کھڑا رہے اور کہہ دے کہ میں نے کھانا لے لیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۶۳): حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھانے پر بلایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں روزے سے ہوں لیکن پچھلے پہر انہیں دیکھا گیا کہ کچھ کھا رہے تھے، جب پوچھا گیا تو بتایا کہ میں چوں کہ ہر ماہ کے تین روزے رکھا کرتا ہوں تو گویا ہمیشہ کا روزے دار ہوں (لہٰذا میں نے سچ ہی کہا تھا)

حدیث نمبر (۱۵۶۴): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر کی کتاب میں لکھا دیکھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا جب تین دن کے روزوں کی وجہ سے چہرے پر کوئی اثر دکھائی دے تو یہ کہہ لینے کی اجازت ہے کہ میں روزے سے ہوں حالاں کہ وہ روزے سے نہ ہو۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب اس نے پکی نیت کر لی تو اس میں حرج نہیں۔ پھر میں نے حضرت معافی رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو شطرنج کھیلتے آدمیوں کے ہاں سے گزرے تو کیا انہیں سلام کہا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ اسے سلام کہنا چاہیے اور وہ یہ حکم دیتے ہیں، حضرت معافی نے کہا کہ اگر انہوں نے حکم نہیں کیا تو سلام نہ کہے۔

حدیث نمبر (۱۵۶۵): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر کی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ میں نے حضرت معافی سے پوچھا کیا حضرت سفیان یہ کہا کرتے تھے ہر وہ شخص جس کے کھانے سے تم یوں ڈرو کہ وہ تمہارا پیٹ خراب کر دے گا تو اس کی بات نہ مانو، فرمایا ہاں انہوں نے کہا تھا۔

حدیث نمبر (۱۵۶۶): حضرت عمرو بن قیس ملائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی اچھی بات سنو تو اس پر عمل کرو خواہ ایک ہی مرتبہ کرو کیوں کہ یوں تم اچھے بن جاؤ گے۔

حدیث نمبر (۱۵۶۷): حضرت عون بن ابی شداد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

سورج گرنے کی جگہ پر سفید رنگ کی زمین بنا رکھی ہے جس کا نور، اس کی سفیدی ہے۔ وہاں ایک قوم رہتی ہے جسے یہ معلوم ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو سکتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۶۸): حضرت حرث بن نبہان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے محمد بن واسع کو یوں کہتے سنا ہائے صحابیو! میرے ساتھی چلے گئے۔ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے، کیا ایسے جوان پیدا نہیں ہو گئے جو قرآن پڑھتے، رات کو عبادت کرتے، دن کو روزہ رکھتے، حج کرتے اور پڑھتے رہتے ہیں؟ اس پر انہوں نے تھوک کر کہا کہ انہیں تکبر نے بگاڑ دیا۔

حدیث نمبر (۱۵۶۹): حضرت مرجیٰ بن وادع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایوب بن وائل راسبی نے مجھ سے کہا کہ اے مرجیٰ! دنیا کی تیاری نہ کرو بلکہ آخرت کے لیے تیاری کرو کیوں کہ تمہارے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو کوئی سخت ضرورت پڑی تو وہ رات کو نکل پڑا چنانچہ آسمان کی طرف سے اس پر درہموں کی تھیلی لٹکا دی گئی جو اس کے کندھوں پر گری چنانچہ وہ عرصہ تک اس میں سے خرچ کرتا رہا اور ایک مرتبہ وہ فرش پر الٹ گیا تو اس کے پہلو پر درد ہونے لگا۔

حدیث نمبر (۱۵۷۰): حضرت غالب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے یزید ضبّی کو روٹی اور نمک کھاتے دیکھا تو اس سلسلے میں پوچھا جس پر اس نے کہا اے اللہ! میں تیری تعریف کرتا ہوں کیوں کہ مجھ پر ایسی ایسی چیز آتی ہے اور اس کے علاوہ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۱۵۷۱): حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت ضبّی فارغ ہوئے تو کہا اے عبداللہ! کیا بات ہے کہ میں تجھے غمزدہ دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا کہ مجھ پر قرض ہے، انہوں نے پوچھا کہ کتنا ہے؟ میں نے بتایا کہ پچاس درہم ہیں۔ میں نے کہا میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تمہارے بھائی کے پاس اتنی رقم ہوتی تو وہ تمہاری طرف سے ضرور ادا کر دیتا، پھر کہا کہ تم تو پچاس درہم قرض پر غمزدہ ہو جب کہ مجھ پر تو بلا وجہ ایک ہزار درہم قرض ہے۔ چنانچہ ان سے کہا گیا کہ اے ابو مودود! امید ہے کہ یہ آپ کے لیے بہتر ہوگا، انہوں نے کہا کیسے؟ میں نے کہا کہ یہ تمہارے روزے اور غم کے لیے سخت ہے، انہوں نے کہا کہ اس کی امید رکھتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ یزید فوت ہو گیا تو میں نے اس کا وہ قرض اتار دیا۔

حدیث نمبر (۱۵۷۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میری اُمت زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے جلد فتح کرلے گی البتہ ان کے حکمران جہنم میں جائیں گے لیکن وہ بچ جائیں گے جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کریں گے۔

حدیث نمبر (۱۵۷۳): حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار! تُو تو آسمانوں پر ہے اور ہم زمین پر ہیں تو یہ کیسے پتہ چل سکے کہ تُو ناراض ہے یا خوش؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تمہارے حکمران تم میں سے بہتر لوگ ہوں تو اسے میری خوشی سمجھو لیکن جب حکمران برے لوگ ہوں گے تو یہ میری ناراضگی کی نشانی ہوگی۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی حضرت عبداللہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہیں کہا گیا کہ اسے روکو، آپ نے اس کی طرف دیکھا اور خاموش ہوگئے اور وہ چلا گیا چنانچہ کہا گیا کہ یہ اس کا حال ہے اور یہ کون ہے؟ آپ نے کہا اگر تمہارے کہنے کے مطابق یہ دنیا سے بے تعلق ہے تو یہاں کیا لینے آیا؟

حدیث نمبر (۱۵۷۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو یہ کہے فغنم (اسے غنیمت ملے) یا چپ ہو جائے تو سلامت رہے۔

حدیث نمبر (۱۵۷۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "تخویف" سے مراد تیزی سے آنے والی موت ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۷۶): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے "درد" کا ذکر کیا اور کہا بخدا! یہ پوشیدہ نہیں، مسلمان کے دن ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں اس کی موت قریب کی جاتی ہے اور پھر ان دنوں میں اس کے اٹھائے جانے کا ذکر کیا اور ان کی وجہ سے اس کی کوتاہیاں مٹا دیں۔

حدیث نمبر (۱۵۷۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی گناہ کرتا ہے، اسے بھولتا نہیں اور ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے تو اس وجہ سے وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۷۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا میں هَوْن سے مراد بردباری اور حوصلہ ہے، وہ بے علم نہیں ہوتے اور ہو جائیں تو ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۷۹): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جب

حکومت کی طرف سے عطیہ ملتا تو اسے تقسیم کرنا شروع کر دیتے اور اس دوران ان کا لڑکا آ کر کہتا کہ آپ کے بھی تو بال بچے ہیں چنانچہ اسے وہ کچھ دے دیتے جو بچ رہا ہوتا۔

حدیث نمبر (۱۵۸۰): حضرت مطر وراق رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو سعید! میں حاضر ہو گیا ہوں، میں صرف اس وقت آپ کے پاس آنے سے رہ جاتا ہوں جب کیچڑ وغیرہ ہوتا ہے یا سر پر کوئی بھاری ذمے داری ہوتی ہے۔ حضرت حسن نے کہا اے مطر! یہ ذمہ داری ایک بوجھ ہوتی ہے لیکن لوگ غفلت میں پڑ گئے ہیں اور خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں، انہیں نبھانے کی کوشش وہی شخص کرتا ہے جو اس کی قدر و قیمت جانتا ہے اور اس پر آخرت کی امید رکھتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۸۱): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اے ابو سعید! آپ اپنی قمیص کیوں نہیں دھو لیتے؟ تو آپ فرماتے کہ موت مجھے اس سے بھی پہلے آتی دکھائی دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۸۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بندے! تم تھوڑے اور گنتی کے دنوں کے لیے یہاں آئے ہو اور جو دن یہاں چلا جاتا ہے وہ تمہاری عمر میں سے گھٹ جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۸۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (ہم اسے پاکیزہ زندگی دیئے رکھیں گے) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم اسے صبر و قناعت دیں گے۔

حدیث نمبر (۱۵۸۴): حضرت منصور کہتے ہیں کہ حضرت حسن جب سفر پر روانہ ہوتے اور آپ کے ساتھی اپنا اپنا سفر خرچ نکال کر رکھتے تو آپ بھی اتنا حصہ نکال دیتے اور پھر نگران کو اور بھی کچھ دیتے جو ساتھیوں نے دیا نہ ہوتا۔

حدیث نمبر (۱۵۸۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جھوٹ ہر قسم کی منافقت کا مجموعہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۸۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان کے علم

میں اس کے عمل تباہ کرنے والی کوئی چیز سامنے رہتی ہے تو اس وقت تک خیریت سے رہتا ہے۔ حضرت یونس کہتے ہیں، ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر خواہشیں غالب ہوتی ہیں اور کچھ وہ بھی ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق راستے پر جا رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۸۷): حضرت سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ آج تک میں نے حضرت عطاء، طاؤس اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہم کے علاوہ ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اپنے علم سے اللہ کو خوش کرنا چاہتا ہو۔

حدیث نمبر (۱۵۸۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم! مسلمان صبح وشام غم میں ڈوبا رہتا ہے۔ حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ تم جب بھی ان سے ملو تو یوں دکھائی دیتے تھے جیسے کسی مصیبت میں گرفتار ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۸۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان کو ہنسنے کا وقت اسی وقت ملتا ہے جب وہ اللہ سے غافل ہو۔

حدیث نمبر (۱۵۹۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان صبح کو اٹھتا ہے تو خوفزدہ ہوا کرتا ہے اور اسے ایسا ہونا بھی چاہیے کیوں کہ وہ دو کوتاہیوں کے درمیان گھرا ہوتا ہے، ایک کوتاہی تو گزری ہوئی ہوتی ہے، وہ نہیں جانتا کہ اللہ نے اسے کیسے بنایا اور دوسری یہ ہوتی ہے کہ اسے آخرت میں اپنے بارے میں لکھے ہوئے کا علم نہیں ہوتا کہ اس کا کیا بنے گا؟

حدیث نمبر (۱۵۹۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے پروردگار کو پہچان لیتا ہے، وہ اس سے محبت رکھتا ہے اور جو دنیا کا خیال کرتا ہے تو وہ اس سے کنارہ کرتا ہے اور مومن صرف غافل ہو کر کھیل کود میں پڑتا ہے اور جب سوچتا ہے تو پھر غمزدہ ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۹۲): حضرت ابوعبید ناجی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ کچھ لوگ بیمار پرسی کے لیے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو وہ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں کہ اللہ تمہیں سلامتی کی زندگی دے، پھر ہمیں اور تمہیں جنت میں لے جائے اور پھر کہا اگر تم صبر سے کام لو اور سچائی پر رہو تو یہ کھلم کھلا نیکی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس نیکی میں تمہارا حصہ صرف یہ رہے کہ اس کان سے سنو اور دوسرے سے نکال دو کیوں کہ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو گویا اس نے

رحمت کا بادل دیکھا، وہ اینٹ پر اینٹ اور لکڑی پر لکڑی نہیں رکھتا۔

حدیث نمبر (۱۵۹۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ باتیں کر رہے تھے کہ اسی دوران فرمایا اے ابن آدم! غلطیاں چھوڑ دینا، توبہ کی راہ آسان بنا دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۹۴): حضرت ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں لوگوں نے عاجزی کا ذکر چھیڑا لیکن آپ خاموش رہے اور جب انہوں نے زور دے کر پوچھا تو فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم عاجزی بتانے پر بہت زور دے رہے ہو۔ انہوں نے کہا تھا کہ اے ابوسعید! یہ تواضع اور عاجزی کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا جب مسلمان باہر نکلے تو مسلمان سے ملتے وقت اسے یہی خیال ہونا چاہیے کہ وہ مجھ سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۹۵): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ کسی آدمی نے آ کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کوئی سوال کیا تو آپ نے اسے اس کا جواب دیا، اس پر اس شخص نے پوچھا اے ابوسعید! فقیہ کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو دنیا میں رہ کر اس سے الگ رہے، آخرت کی طرف توجہ رکھے، اپنے دین کو دیکھے اور عبادت میں لگا رہے تو فقیہ یہی ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۹۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے بزرگ ایک رات کے بخار کو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پہلے گناہوں کو مٹانے والا ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۹۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو فرمانبردار بن کر باطل کاموں میں لگے ہوتے ہیں اور وہ کام کرتے ہیں جن کے لیے انہیں پیدا نہیں کیا گیا اور کچھ ایسے مغرور ہوتے ہیں جن کے ساتھی ہی برے ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۹۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم! آج جس شخص نے (اللہ کو چھوڑ کر) اپنی بیوی کی بات مانی تو اللہ اسے جہنم میں اوندھے منہ ڈال دے گا۔

حدیث نمبر (۱۵۹۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمل سے پہلے نیت کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۰): حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ایک رات ہمارے پاس ٹھہرے اور رات بھر روتے رہے۔ صبح ہوئی تو میں نے پوچھا اے ابوسعید!

آج رات تو آپ نے ہمارے گھر والوں کو بھی رلا دیا۔ فرمایا اے علی! میں نے اپنے آپ سے کہا تھا کہ اے حسن! شاید اللہ تعالیٰ نے تمہاری کوشش میں سستی دیکھ لی ہے لہٰذا فرمایا ہے کہ اے حسن! جو چاہو کرو، میں تمہاری کوئی بات قبول نہیں کروں گا۔

حدیث نمبر (۱۶۰۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن جب اپنی کسی ضرورت کا سوال کرتا ہے تو اللہ آسانی سے اسے قبول کر لیتا ہے اور وہ اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے اور اگر آسان نہیں ہوتی تو اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس کے پیچھے نہیں پڑتا۔

حدیث نمبر (۱۶۰۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان جب اپنے رب کے سامنے سجدے کی حالت میں سو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے بندے کو تو دیکھو، اس کی روح میرے قبضے میں ہے لیکن اس کے باوجود وہ سجدے میں سر رکھ کر میری عبادت کر رہا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۳): حضرت محمد بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے اس شعر سے پہلے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی شعر پڑھتے نہیں سنا تھا، فرمایا

''ایسی بات نہیں کہ کوئی شخص صرف مر کر آرام میں ہو جاتا ہے، اصل مرنا تو وہ ہوتا ہے جب زندگی میں انسان مر جاتا ہے۔'' پھر فرمایا کہ آپ نے سچ ہی کہا تھا کیوں کہ بندے کا صرف جسم زندہ ہوتا ہے جب کہ ایسے موقع پر دل مرا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۴): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معبد جہنی مجھے ملے تو اس وقت ہم دونوں ہی اپنی اپنی سواریوں پر تھے، انہوں نے کہا اے مالک! میں کئی شہروں میں جا چکا ہوں اور بہت سے لوگوں کو بھی دیکھا ہے لیکن حسن بن ابوالحسن جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا، کاش ہم بھی ایسے ہوتے اور ان جیسے کام کر سکتے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۵): حضرت سعید جریری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے کہا اے ابوسعید! ایک شخص گناہ کر کے توبہ کر لیتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اس کا کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو یہ مومن کی عادت ہی ہو سکتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۶): حضرت صالح مری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ جو شخص کسی کو ایسے گناہ کا طعنہ دے کر شرمندہ کرنا چاہتا ہے جس پر وہ توبہ کر چکا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انسان کہیں جاتا ہے اور کسی مجلس میں بیٹھتا ہے، لقمہ بھر کھانا کھاتا ہے تو اس کا دل بدل جاتا ہے لہٰذا مالداروں کے پاس جانے سے گریز کرو کیوں کہ ایسے لوگوں کے پاس جانے سے دل میں تبدیلی آجاتی ہے اور وہ اپنے پاس موجود نیکیاں گنوا بیٹھتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھلائی تو انسان کی عادت میں شامل ہوتی ہے لیکن برائی کسی ضرورت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۰۹): حضرت جریر بن حازم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے بیٹے نے کہا شیخ کو فارغ ہونے دو کیوں کہ دو پہر ہو چکی ہے لیکن ابھی تک انہوں نے کھانا نہیں کھایا۔ اس پر انہوں نے اسے جھڑکا اور فرمایا ارے رہنے دو، خدا کی قسم! جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملنے جاتا ہے اور وہ آپس میں باتیں کر کے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۱۰): حضرت ابن علیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو انہیں ڈاڑھ کی تکلیف تھی اور وہ یوں پڑھ رہے تھے: اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

حدیث نمبر (۱۶۱۱): حضرت ابن ابی عدی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے خدا کی قسم! تمہیں صبر کرنا ہوگا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہلاک کرنے میں بہت سخت ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۱۲): حضرت قرہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اللہ کے فرمان وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ کے متعلق فرمایا کہ مومن جب بھی اپنے آپ پر نظر ڈالتا ہے تو اسے برا بھلا کہتا ہے اور کہتا ہے تو کیوں بولا؟ تم نے کیوں کھایا؟ تو نے خواہش

کیوں کی؟ چنانچہ جب بھی تم اسے دیکھو گے، اسے ڈانٹتا ہوگا جب کہ گنہگار اپنے الگ طریقے پر چلتا رہتا ہے لیکن اپنے آپ کو ڈانٹتا نہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۱۳): حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا کہ تم یقین کے ساتھ جنت مانگتے ہو، یقین ہی کی بنا پر دوزخ سے بھاگتے ہو، یقین ہی سے سارے فرض ادا کرتے ہو اور یقین ہی کے ساتھ حق پر لگے ہوئے ہو جب کہ اللہ سے معافی مانگنے میں بہت سی بہتریاں ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ کئی طرح کی معافی مانگتے ہیں اور جب کوئی مصیبت اترتی ہے تو سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۱۴): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن! ایک وہ آنکھ بھی ہوتی ہے جو اللہ سے ڈر کر آدھی رات کے وقت آنسو بہاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۱۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تم بات بھی کرتے ہو اور عمل بھی کرتے ہو اور وہ کبھی تو پوشیدہ ہوتا ہے، کبھی دکھائی دیتا ہے لیکن تمہارا عمل تمہاری بات سے بہتر ہونا چاہیے جب کہ تمہارا باطن تمہارے ظاہر سے بہتر ہونا چاہیے۔

حدیث نمبر (۱۶۱۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دنیا کو ہر مقام پر ذلیل جانا کرو۔

حدیث نمبر (۱۶۱۷): حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب اپنے پاس کسی کو نہ دیکھتے اور انہیں مصروفیت بھی نہ ہوتی تو یوں پڑھتے رہتے سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔

حدیث نمبر (۱۶۱۸): حضرت صالح مری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا اے مسکین کو صدقہ وخیرات دینے والے! اس پر رحم کھاؤ اور اس پر رحم کرو جسے بھلا چکے ہو۔

حدیث نمبر (۱۶۱۹): حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت مطرف کی عقل، حضرت ابن سیرین کی پرہیزگاری، حضرت مسلم بن یسار کی عبادت اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی کا ذکر کرتے رہا کرو۔ اس موقع پر حضرت یونس بن عبید بھی موجود تھے،

انہوں نے کہا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ میں یہ ساری چیزیں اکٹھی تھیں۔

حدیث نمبر (۱۶۲۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کسی مسلمان کو کانٹا چبھ جاتا تو کہا کرتا مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ کسی گناہ کی وجہ سے چبھ گیا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو کسی پر ظلم کرتا ہی نہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۲۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے دین پر عمل کرتے وقت کمی بیشی نہیں ہونی چاہیے۔

حدیث نمبر (۱۶۲۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اصل پاکیزہ زندگی تو جنت ہی میں حاصل ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۶۲۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! اپنے دین کو سنبھالو کیوں کہ یہی تمہارا گوشت اور خون ہے۔ اگر تمہارا دین صحیح سلامت ہے تو جسم اور خون بھی سلامت ہے لیکن اگر ایسا نہیں تو پھر اللہ کی پناہ، یہ ایسی آگ ہے جو بجھے گی نہیں، ایسا جسم ہے جو بوسیدہ نہیں ہوگا اور ایسی جان ہے جو مرے گی نہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۲۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دنیا سے محبت کے علاوہ ہمارا کوئی اور گناہ نہ بھی ہوتا تو ہم پھر بھی اللہ سے ڈرتے رہتے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ. لہٰذا اسی چیز کو پسند کرو، جسے اللہ چاہتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۲۵): حضرت سعید بن عامر رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے تھے کہ کسی نے کوئی تحفہ دیا لیکن آپ نے واپس کر دیا اور فرمایا جو اس مجلس میں بیٹھتا ہے اور پھر کوئی چیز قبول کر لیتا ہے تو اسے اللہ کے ہاں کوئی اجر نہیں ملے گا۔

حدیث نمبر (۱۶۲۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے ابن آدم! جب تمہاری غازی ہی معمولی ہوگئیں تو تمہارے دین کی حیثیت کیا ہوگی، یہ تو اللہ کے سامنے آسان ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۲۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں لوگ کہا کرتے تھے کہ برائی والی پہلی نظر میں تو تم مجبور گنے جاؤ گے لیکن اس کے بعد کیا ہوگا؟

حدیث نمبر (۱۶۲۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایسی کئی نظریں ہوتی ہیں جو

دلوں میں دنیاوی خواہشیں پیدا کرتی ہیں اور پھر یہی خواہشیں دلوں میں لمبے غم پیدا کر دیتی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۲۹): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنے مریدوں کے ہمراہ ایک دستر خوان پر بیٹھے تھے کہ کسی نے کہہ دیا کہ یہ دستر خوان تو آج کا ہے، آپ نے فرمایا ایسی بات نہیں بلکہ یہ تو ہوتا ہی ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۳۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کو دیکھو کہ دنیا کے بارے میں مقابلہ کر رہے ہیں تو تم ان کے ساتھ آخرت کے بارے میں مقابلہ کرو کیوں کہ اس سے ان کی دنیا تو چلی جائے گی لیکن آخرت باقی رہ جائے گی۔

حدیث نمبر (۱۶۳۱): حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہاں ایک شیخ تھے جنہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر دھدری دیکھی تو دوائی لے آیا اور کہا کہ اسے اس کے اوپر لگالو۔ انہوں نے واپس کر دی، میں نے پوچھا کہ واپس کیوں کی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ تم لگالو۔

حدیث نمبر (۱۶۳۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے، اپنے آپ کو امیدیں لگانے کی عادت سے بچاؤ کیوں کہ کسی کو بھی دنیا و آخرت میں کوئی ایسی آرزو نہیں دی گئی جو بہتر ہو۔

حدیث نمبر (۱۶۳۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مومن کے لیے یہ دنیا کتنی اچھی ہے کیوں کہ یہاں اس نے تھوڑے عملوں کے ذریعے آخرت کا سامان جمع کر لیا جو اسے جنت میں لے جائے گا جبکہ کافر و منافق کے لیے یہ ایسی بری ثابت ہوتی ہے کہ اس میں راتیں عیاشیاں کر کے گزارتا ہے اور پھر یہاں سے جہنم کا سامان تیار کر کے لے جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۳۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ مرضی کے کام کرتے تھے اور وہ کام نیک ہوتے تھے اور پھر وہ اس بات سے ڈرتے بھی تھے کہ شاید اللہ تعالیٰ سے ان کے یہ عمل نجات بھی دلائیں گے یا نہیں؟

حدیث نمبر (۱۶۳۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غم جیسی اللہ کی عبادت کسی نے بھی نہیں کی۔

حدیث نمبر (۱۶۳۶): حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے رات کو روزہ رکھا اور جب افطاری کا وقت ہوا تو ہم ان کے لیے کھانا لے کر آئے اور جب ان کے قریب ہوئے تو یہ آیت ان کے سامنے آ گئی: اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّ جَحِیْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ (بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب) چنانچہ کھانے سے آپ کا ہاتھ کھینچ گیا، فرمایا اسے اٹھالو، ہم نے اٹھالیا اور چنانچہ صبح روزے سے تھے، شام کو افطاری کا وقت ہوا تو پھر آیت یاد آ گئی اور آپ نے یونہی کیا اور جب تیسرا دن آیا تو آپ کے بیٹے حضرت ثابت بنانی، حضرت یحیٰی بکاء اور کچھ دوسرے مریدوں کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ میرے والد کا پتہ کرو کیوں کہ تین دن سے انہوں نے کھانا چکھا تک نہیں، ہم جب بھی ان کے سامنے کھانا لاتے ہیں تو انہیں یہ آیت یاد آ جاتی ہے: اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّ جَحِیْمًا۔ تو وہ پڑھ دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس گئے، انہیں کہتے ہی رہے اور آخر کار انہیں ستو کا شربت پلایا۔

حدیث نمبر (۱۶۳۷): حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کی بیماری کی حالت میں پہنچا، وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے، جب رک گئے تو ان کے بیٹے ان پر اوندھے ہوئے اور پوچھا کہ اے والد گرامی! آپ نے انا للہ کیوں پڑھا ہے؟ آپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا ہے تو کیا کوئی چیز نظر آ گئی ہے؟ فرمایا بیٹے! میں نے اپنے آپ پر اس لیے پڑھا کہ ایسے کبھی پڑھ نہ سکا تھا۔

حدیث نمبر (۱۶۳۸): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بصری شخص نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق بتایا کہ بصری لوگ ان کے پیچھے چلے تو انہوں نے ان کی طرف توجہ کی اور فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے یوں پیچھے چلنا کسی کمزور مومن کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۱۶۳۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے اور ان کے کافی گروہوں کے ہمراہ بیٹھا بھی ہوں لیکن وہ نہ تو دنیا کا مال ملنے پر خوش ہوتے اور نہ ہی کسی چیز کے چھن جانے پر افسوس کرتے۔ ان کے نزدیک اس کی قدر و قیمت مٹی سے زیادہ نہ تھی، ان میں سے کوئی پچاس سال تک بھی زندہ رہتا تو انہیں کپڑا نہ ملتا نہ ہنڈیا

چولہے پر رکھی جاتی، نہ مکان بنایا جاتا اور نہ وہ گھر میں کھانا پکانے کو کہتے اور جب رات ہو جاتی تو عبادت کے لیے کھڑے ہو جاتے، پہلو زمین پر لگاتے، رخساروں پر چھم چھم آنسو گر رہے ہوتے اور اللہ سے راز و نیاز کے موقع پر گردن کٹوانے کے لیے تیار دکھائی دیتے۔ وہ نیکی کا کوئی کام کرتے تو اس پر شکر کرنا عادت بنا لیتے اور درخواست کرتے کہ اے اللہ! یہ نیکی قبول فرما لے اور جب برا کام کر بیٹھتے تو وہ انہیں پریشان کر دیتا۔ چنانچہ اللہ سے دُعا کرتے کہ اسے بخش دے۔ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا تو بخدا وہ اللہ کی بخشش کے بغیر گناہوں سے نہ بچ سکے اور نہ ہی نجات پائی۔ جب کہ تمہیں تو کم مہلت ملی ہے، تمہارا عمل محفوظ ہے، موت گویا تمہاری گردنوں میں پڑی ہے اور دوزخ تمہارے سامنے ہے، اس لیے شب و روز تم اللہ کے فیصلے کے لیے تیار رہو۔

حدیث نمبر (۱۶۴۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن اس وقت تک پڑھ سکتے ہو جب تک ہوش و حواس قائم ہوں، ورنہ نہ پڑھا کرو۔ کچھ ایسے فقیہ ہوتے ہیں جو فقہ کو جانتے ہی نہیں ہوتے اور جنہیں اس کا علم فائدہ نہیں دیتا، بلکہ جہالت نقصان دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۴۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو اللہ کی تقدیر کو جھوٹی بات بنائے، وہ یقیناً کافر بن جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۴۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی علم پڑھا کرتا ہو تو اس کی عاجزی، عبادت، زبان، آنکھ اور نیک کاموں ہی سے اس کا پتہ چل جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۴۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن شخص کا گمان اچھا ہوتا ہے اور وہ اچھے عمل کرتا ہے جب کہ منافق شخص کا گمان برا ہوتا ہے اور وہ برے ہی کام کرتا ہے۔ پھر فرمایا جسے دنیا خوش کرتی ہے، وہ دھوکا کھا جاتا ہے اور جب وہ چھین لی جاتی ہے تو دیکھنے لگتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۴۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تم اپنے بھائی کی آنکھ میں تو تنکا بھی دیکھ لیتے ہو لیکن اپنی آنکھ میں پھیلا ہوا ٹھنٹھ (گویا شہتیر) چھوڑ دیتے ہو۔ پھر فرمایا کہ کچھ لوگ بھلائی کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ برائی کرنے والے اور جوان میں سے کوئی شے چھوڑ دیتا ہے تو نیک شخص برا اور برا نیک بن جاتا ہے۔

پھر فرمایا اللہ کو وہی لوگ پسند ہیں جو لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کرتے ہیں اور زمین پر لوگوں کے پاس جا کر انہیں نصیحت کرتے ہیں۔

پھر بتایا کہ حکمرانوں اور مالداروں کا حشر ہوگا تو اللہ ان سے فرمائے گا تم لوگوں پر حکمران تھے اور مالدار تھے لہٰذا تمہارا حساب ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۶۴۵): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی بہتری چاہتا ہے تو اس کا دل مالدار بنا دیتا ہے اور اس کی جائیداد کو روک لیتا ہے اور جب اس سے برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو محتاجی اس کے سامنے کر کے جائیداد ظاہر فرما دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۴۶): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن، حضرت معاویہ بن قرہ اور ایسے ہی کچھ اور لوگ اکٹھے ہوئے اور سب سے افضل کام کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ حضرت معاویہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں میں نے ان کی مخالفت کی جب کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کے بعد کوئی عمل رات کی عبادت سے بڑھ کر نہیں ہوتا تاہم حضرت معاویہ نے پرہیزگاری کو افضل قرار دیا، حضرت حسن ناراض ہو گئے اور پھر کہا کہ یہ صرف پرہیزگاری میں ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۴۷): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ عین اس وقت ایک آدمی آیا جب لوگ اللہ کا ذکر کر رہے تھے اور آ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اسی دوران اللہ کی رحمت نازل ہوئی اور پھر اوپر اٹھ گئی، انہوں نے کہا اے پروردگار! ان میں تمہارا فلاں بندہ بھی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں میری رحمت سے ڈھانپ لو کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

حدیث نمبر (۱۶۴۸): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایسی قوم میں تھے جو اپنی زبانوں کو روکتے تھے اور ورقوں کو پھیلاتے تھے اور پھر ہم ایک ایسی قوم میں رہے جو ورقوں کو چھپاتے تھے اور زبانیں چلاتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۶۴۹): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے فرمان وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَسْتَغْنٰی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ باقی نہ رہنے کی وجہ سے بخل کرتے

ہیں اور پلے نہ ہونے کے باوجود مالدار بن کر دکھاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۵۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا کے بارے میں فرمایا کہ اپنے دلوں اور عملوں کے ذریعے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ کہ جو نیک کام وہ کرتے تھے اس میں انہیں یہ خوف ہوتا تھا کہ وہ انہیں اللہ کے عذاب سے بچائے گا نہیں، پھر وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا کے بارے میں فرمایا سلاما سے مراد یہ ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہیں اور وہ لوگ انہیں بے وقوف بناتے تو وہ بے وقوف نہ بنتے۔ یہ کام تو وہ دن کے وقت کرتے اور جب لوگوں میں اسے پھیلا دیتے تو وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا یہ ان کی رات ہوتی ہے اور وہ اس وقت جب وہ تنہائی میں اللہ سے باتیں کرتے ہیں اور اس آیت اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا کے بارے میں فرمایا وہ مومن یہ جانتے ہیں کہ ہر عذاب والے کا عذاب دور ہو سکتا ہے لیکن جہنم کا نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۶۵۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تو کھلی نیکی ہے جس کا جی چاہے تھوڑی پڑھے اور جس کا جی چاہے زیادہ پڑھے۔

حدیث نمبر (۱۶۵۲): حضرت ابوالاشہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے الٰہی! میرے دل میں اپنا خوف پیدا فرما اور اسے پاک کر دے، تو ہی اسے پاک کر سکتا ہے کیوں کہ تو ہی اس کا مالک و مولا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۵۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے بہتر عادت یہ ہے کہ انسان معاف کر دیا کرے۔

حدیث نمبر (۱۶۵۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ فرمایا کہ اے ابن آدم! تیرے تکبر کا کیا مقصد؟ تو تو پیشاب کے راستے سے نکلا ہوا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۵۵): یہی حدیث مجھے حضرت عبدالصمد نے حضرت ابوالاشہب سے سن کر بتائی۔

حدیث نمبر (۱۶۵۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دل زندہ مردہ ہوتے رہتے

ہیں، جب مرجائیں تو انہیں فرض کاموں کے لیے ابھارو اور جب زندہ ہوں تو انہیں عبادت کا طریقہ بتاؤ۔

حدیث نمبر (۱۶۵۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حق بات بندوں کی کوشش ہے، یہ بندوں اور ان کی خواہشوں کے درمیان ہوتی ہے، اس حق پر وہی صبر کرتا ہے جو اس کا مرتبہ جانتا اور آخرت کی امید رکھتا ہے۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جو قرآن پڑھتے ہیں اور اس میں بتائی گئی برائیوں کو جانتے نہیں ہیں۔ قرآن پڑھنے کا حق صرف اسے ہے جو اس پر عمل کی کوشش کرے خواہ زیادہ نہ بھی پڑھ سکے۔ تم اس وقت تک لوگوں کی پہچان رکھو گے جب تک امن وامان میں ہوں اور جب آزمائش ہوتی ہے تو لوگ اپنے اپنے اصل مقام کی طرف چلے جاتے ہیں، مومن تو اپنے ایمان کی طرف اور منافق اپنی منافقت کی طرف چلا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۵۸): حضرت شبیب بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو شکر کی تین ٹوکریاں دیں اور اس کے ساتھ ہی ایک تھیلی بھی دی جس میں دس ہزار درہم تھے، آپ نے کہا کہ ہم اس کا بدلہ نہیں دے سکیں گے۔ کچھ نے بتایا ہے کہ یہ ٹوکریاں تو تھیں۔

حدیث نمبر (۱۶۵۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ (اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگادی ہے) کے متعلق فرماتے ہیں یہ اس پروردگار کا انصاف ہے کہ اس نے تجھے اپنے آپ کا حساب لیتے رہنے کے قابل بنادیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۶۰): حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابوالحسن نے بتایا کہ وہ دعا کے آخر میں یہ عرض کرتے تھے "اے اللہ! ہمیں موت آئے تو ہم آرام، سکون اور ایک دوسرے کو معاف کرنے والے ہوجائیں۔"

حدیث نمبر (۱۶۶۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر بھی جہنم کے لیے گذرنے کا راستہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۶۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ لٰبِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا (اس میں قرنوں (ہمیشہ) رہیں گے) کے متعلق فرماتے ہیں کہ رہا وہاں ٹھہرنے کی مدت، تو اس کی مدت مقرر

نہیں بلکہ وہ سرکش کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ علماء ذکر کرتے ہیں کہ قرآنی لفظ ''احقاب'' میں سے ایک ''حقبہ'' ستر ہزار سال کی مدت کا ہوگا جن میں سے ہر دن تمہارے لحاظ سے ستر ہزار سال کا ہوگا (یعنی چار ارب نوے کروڑ سال کا ہوگا)۔

حدیث نمبر (۱۶۶۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تین ایسے اشخاص ہیں جن کے بارے میں کچھ کہا جائے تو چغلی نہیں کہلا سکتا (۱): خیانت کرنے والا سربراہِ حکومت (۲) وہ خواہش پرست جو لوگوں کو اپنی خواہش پر عمل کرنے کو کہے (۳) کھلم کھلا حق راستے سے ہٹ جانے والا۔

حدیث نمبر (۱۶۶۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے دین کے بارے میں تلاش کی تو علم کے بغیر عمل کرنے والے اکثر ایسے لوگ ملے جو بھلائی کے کاموں کی بجائے بگاڑ ہی پیدا کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۶۵): حضرت زبیر حنظلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابوسعید! آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا بازار والوں نے تو پڑھ لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بازار والے لوگ اچھے نہیں ہوتے کیوں کہ میرے علم کے مطابق ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کی رقم دبا لیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۶۶): حضرت عباد بن عمر عبدی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوسعید! یہ ''حور عین'' کیسی ہوتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہی بوڑھی عورتیں ہوں گی جنہیں اللہ نئے سرے سے پرورش کرے گا۔ اس پر حضرت یزید بن مریم سلولی نے پوچھا اے ابوسعید! آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ تو انہوں نے اپنی قمیص کی آستین کھول کر بتایا کہ مجھے فلاں بن مہاجری اور فلاں بن فلاں انصاری نے بتائی تھی اور یوں انہوں نے پانچ انصاری اور چار مہاجر صحابہ کے نام بتادیئے (چار انصاری اور پانچ مہاجر صحابہ کے نام بتائے)

حدیث نمبر (۱۶۶۷): حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب رشوت کھلے دروازے (کھلم کھلا) سے آجاتی ہے تو امانت داری چھوٹے روشن دان سے کھسک جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۶۸): حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت

ابوسعید سے پوچھا مجھے ایسا شخص بتائیے جس نے ابن مہلب کا فتنہ دیکھا تو نہ تھا لیکن زبان سے اس کے حق میں بولا اور دل سے خوش ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اے بھائی! کتنے ہاتھوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں؟ میں نے کہا صرف ایک ہاتھ نے۔ تو کہا کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ان کی رضامندی اور مدد سے ساری قوم ہلاک ہوئی تھی؟

حدیث نمبر (۱۶۶۹): حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا مجھے کوئی ایسے شخص کے بارے میں بتا سکتا ہے جو رات بھر روتا ہوا اور دن بھر خوش رہے؟ (یہ حضرت حسن تھے)

حدیث نمبر (۱۶۷۰): حضرت معاویہ بن قرہ اور ایک تابعی مل بیٹھے تھے، انہوں نے باتیں شروع کر دیں چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا میں امید یں نہیں لگایا کرتا بلکہ ڈرتا ہی رہتا ہوں۔ دوسرے نے کہا جو کسی چیز کی امید لگاتا ہے، وہ اس کی تلاش کرتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگتا بھی ہے، میرے خیال میں ایسا کوئی شخص نہیں جو کسی شے کی امید رکھتے ہوئے اور اس کی تلاش نہ کرے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جو کسی شے سے ڈرے تو اس سے بھاگ نہ جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے واقعات

﴿حدیث زہری﴾

حدیث نمبر (۱۶۷۱): حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے سن کر یہ حدیث مجھے بتائی تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا دین سب سے بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا تھا وہ دین جس میں کمی بیشی نہیں اور ماننے والوں کے لیے اس میں بڑی گنجائشیں رکھی گئی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۷۲): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ان کی والدہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کچھ ایسے الفاظ بتائے تھے جنہیں بے چینی کی حالت میں پڑھا جاتا ہے: اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

حدیث نمبر (۱۶۷۳): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ لوگ اپنے دین کی باتیں چپکے چپکے عام لوگوں (نااہل) کو بتانے لگے ہیں تو یقین کرلو کہ انہوں نے اپنی گمراہی کی بنیاد رکھ دی ہے (گمراہ ہونے لگے ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۶۷۴): حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات کئی مرتبہ سنی تھی، فرمایا میں پورے ہوش وحواس سے کہتا ہوں کہ اس ''عمر'' کے چہرے سے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ یہ شخص پوری روئے زمین پر عدل وانصاف پھیلا دے گا۔

حدیث نمبر (۱۶۷۵): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما فرماتے تھے میں چاہتا ہوں کہ میرا آخری ٹھکانہ ''قزوین'' (ایران کا شہر) میں ہو۔ آپ کی مراد قلعہ قزوین تھا۔

حدیث نمبر (۱۶۷۶): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کے علم کے مطابق کچھ عربی لوگ اپنا جھگڑا لے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، یہ جھگڑا عربوں کی زمین کے بارے میں بنو مروان کے ساتھ تھا جنہوں نے اس زمین کو آباد کیا تھا جسے ولید بن عبدالملک نے اپنے کسی رشتہ دار کو دے دیا تھا تو اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نے یہ زمین عربوں کو دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں ارشاد موجود ہے کہ ''سارے علاقے اللہ کے ہیں اور بندے بھی اللہ کے ہیں لہٰذا جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے گا، تو وہ اسی کی ہوگی۔''

حدیث نمبر (۱۶۷۷): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ مہالیہ قبیلہ کی ایک عورت حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کی بیوی حضرت فاطمہ کے پاس گئی تو اسے اس حال میں دیکھ کر کہا تم عمر بن عبدالعزیز کی بیوی ہو تو ان کے لیے پوری طرح بن سنور کر کیوں نہیں رہتی ہو؟ اور جب بار بار اس عورت نے یہ بات دہرائی تو حضرت فاطمہ نے کہا کیا کوئی عورت ایسا بناؤ سنگھار کر سکتی ہے جسے اس کا شوہر پسند نہ کرے؟ وہ تو مجھے اسی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۷۸): حضرت محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما سے کہا تھا اگر یہ ممکن ہو کہ جو کچھ آپ نے سنا ہوا ہے، اسے آپ سے زیادہ سنبھالنے والا اور کوئی نہ ہو تو آپ کو یوں کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر (۱۶۷۹): حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! بھلائی کرنے والے کو بھلائی کی اور زیادہ توفیق دے، ان میں سے برے شخص کو توبہ کی توفیق دے اور اپنی رحمت سے ان کے گناہ معاف فرمادے۔

حدیث نمبر (۱۶۸۰): حضرت ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ بیت المقدس کے صحن میں حضرت خالد بن یزید بن معاویہ کے پاس تھا کہ اسی دوران ایک نوجوان نے آکر حضرت خالد کو سلام کیا، انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نوجوان نے کہا کوئی آنکھ ہمیں دیکھتی بھی ہے؟ میں نے خالد سے پہلے فوراً اسے کہا کہ ہاں ہے بلکہ تم دونوں پر اللہ تعالیٰ نظر رکھے ہوئے ہے، وہ دیکھتا سنتا ہے۔ میں نے اس نوجوان کی آنکھوں کو غور سے دیکھا، اتنے میں اس نے خالد سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور واپس چلا گیا۔ بعد میں میں نے خالد سے پوچھا یہ کون تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن عبدالعزیز تھے جو امیر المؤمنین (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کے بھتیجے ہیں، اگر تمہاری اور اس کی زندگی رہی تو دیکھو گے کہ یہ نوجوان ہر طرف ہدایت وراہنمائی پھیلا دے گا۔

حدیث نمبر (۱۶۸۱): حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص گناہوں سے اپنی زبان نہیں روکا کرتا تو اس کے گناہ بہت زیادہ ہوجاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۸۲): حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم اس موقع پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے جب وہ خطبہ دے رہے تھے، ایک نصرانی ان کی طرف اٹھ کر کہنے لگا اے امیر المؤمنین! میں عربوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس پر مسجد کے سارے لوگ ہنس پڑے۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا وہ نصرانی مجھے اب بھی ویسے ہی دکھائی دے رہا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۸۳): حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا اے اللہ! مجھے آسانی سے موت آئے۔

حدیث نمبر (۱۶۸۴): حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی سے سن کر بتایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا جو لوگ اپنے دین کے بارے میں اپنی جماعت کو کوئی فائدہ کی بات بتانے سے گریز کرتے ہیں تو وہ گمراہ ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۸۵): حضرت نعیم بن سلالہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو وہ ابلا ہوا تھوم، چقندر اور زیتون کے ساتھ کھا رہے تھے۔

حدیث نمبر (۱۶۸۶): حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ روتے ہوئے ابلا ہوا تھوم، چقندر اور زیتون کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے۔

حدیث نمبر (۱۶۸۷): حضرت ابوعبدالحلیم کے مطابق حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں حضرت ایوب کی مجلس میں تھا تو انہوں نے یہ الفاظ کہے کہ "فلاں نے دیکھا" اور جب فلاں کا نام بتایا تو لوگوں نے سمجھ لیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھے تھے۔ اسی دوران حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بٹھانے کے لیے انہیں اپنی دائیں جانب بٹھا لیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا خیال یہ تھا کہ آپ میرے اور اپنے درمیان کسی اور کو نہیں بٹھائیں گے۔ آپ نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بیٹھنے کا حکم فرمایا کہ اپنے اور ان کے درمیان بیٹھ جائیں۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات عرض کی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہی تھی تو آپ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔

حدیث نمبر (۱۶۸۸): حضرت معاذ بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم ایک جزیرے میں ایک گرجے کے اندر راہب کے پاس ٹھہرے، وہ لمبی عمر کا تھا اور بتایا جاتا تھا کہ اس کے پاس تورات کا علم تھا۔ وہ راہب آپ کے سامنے جھکا حالاں کہ اس سے پہلے اسے کسی کے سامنے جھکتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا۔ کہا گیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ راہب آپ کے سامنے کیوں جھکا ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ نہیں۔ کہا آپ کے والد کے احترام میں جھکا ہے۔ راہب نے کہا تھا کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کا نام تورات میں پڑھا ہے کہ وہ عدل و انصاف کے امام ہوں گے اور ایسے ہوں گے جیسے عزت والے مہینوں میں رجب کا مقام ہے۔ عزت والے مہینوں کی وضاحت کرتے ہوئے ابوایوب نے بتایا کہ یہ تین مہینے تو لگاتار ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہوتے ہیں اور رجب الگ

عزت والا ہوتا ہے یونہی حضرت ابوبکر، عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم لگاتار ہوئے اور رجب کی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز الگ ہوئے۔

حدیث نمبر (۱۶۸۹): حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے گورنروں میں سے کوئی بھی شخص حضرت عمرو بن عبید بن طلحہ انصاری کے علاوہ ان جیسا نہ تھا، وہ ان کی طرف سے عمان پر گورنر تھے۔ ان کے انصاف کا واقعہ بتایا جاتا ہے کہ ایک دن ان کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جسے عشاء کے بعد سزا ملنا تھی لہٰذا انہوں نے کہا کہ میں اللہ کی اس سزا میں صبح تک کی دیر نہیں کرنا پسند کروں گا چنانچہ رات ہی کو سزا دے دی۔

حدیث نمبر (۱۶۹۰): حضرت حبیب بن ہند اسلمیہ نے بتایا مجھے حضرت سعید بن مسیّب نے عرفات کے مقام پر بتایا کہ خلیفے تین ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ تین کونسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ابوبکر، عمر اور عمر رضی اللہ عنہم۔ میں نے کہا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو تو میں جانتا ہوں، لیکن یہ عمر کون ہوں گے؟ انہوں نے کہا تمہاری زندگی رہی تو دیکھ لوگے، ورنہ وہ تمہارے بعد آئیں گے۔

حدیث نمبر (۱۶۹۱): حضرت مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور میں سکہ بنا دکھایا گیا تو اس پر لکھا گیا تھا عمر کی طرف سے وفاداری اور انصاف کا حکم ملا ہے۔ آپ نے اسے توڑ کر یہ لکھنے کا حکم دیا وفاداری اور انصاف کا حکم اللہ کی طرف سے ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۹۲): حضرت ماجشون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ولید سے کوئی بات کی تو اس نے کہا کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے اس پر آپ نے کہا میں نے اس وقت سے جھوٹ نہیں بولا جب سے سن لیا ہوا ہے کہ جھوٹ آدمی کے لیے نقصان دہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۹۳): حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے غلام جب سلیمان کے جنازے سے واپس ہوئے تو ان سے کہا گیا آپ غمگین کیوں دکھائی دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا ایسے موقع پر میں تحریری حکم کے بغیر اس شخص کا حق ادا کر رہا ہوں کہ مشرق و مغرب کے اندر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا کوئی نہیں جیسے عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

حدیث نمبر (۱۶۹۴): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن کریم کی تفسیر کا

پختہ علم رکھنے والے حضرات آخرکار یہی کہتے نظر آتے ہیں کہ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا (ہم اس پر ایمان لائے کیوں کہ یہ چیز میرے رب کی طرف سے ہے)۔

حدیث نمبر (۱۶۹۵): حضرت رجاء بن حیوۃ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کے ہمراہ جاگ رہا تھا کہ اسی دوران شمع دان میں تیل سوکھ گیا جس پر میں نے کہا اے امیر المؤمنین! کاش آپ نے کسی غلام سے کہہ دیا ہوتا کہ اس شمع دان میں تیل ڈال دے۔ انہوں نے کہا غلام کے سونے کا وقت ہے اور وہ ابھی سویا ہے۔ میں نے کہا اجازت ہو تو میں تیل ڈال دوں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں؟ پھر خود اٹھے اور تیل ڈال کر واپس آ گئے اور جب میں واپس آنے لگا تو انہوں نے فرمایا بندے کے لیے یہ بات اچھی نہیں کہ کسی خادم سے زیادہ کام لے۔

حدیث نمبر (۱۶۹۶): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رضا تو تھوڑی دیر ہوتی ہے جب کہ صبر، ایک مومن کا سہارا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۶۹۷): حضرت عبدربہ بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں عبدالملک بن عبدالعزیز نے اپنے والد سے ان کے قیلولہ (دوپہر کو سونا) کے وقت کہا اے باپ! آپ کیوں سوتے ہیں، آپ کو ظلموں نے گھیر رکھا ہے، لگتا ہے کہ آپ کو سوتے ہی میں موت آ جائے گی حالاں کہ آپ نے اپنے ذمے لگے ہوئے حقوق پورے نہیں کیے ہوں گے۔ اس پر خوب زور دیا اور دوسرے دن بھی یونہی کہا۔ انہوں نے کہا اے بیٹے! میری جان کا بھی مجھ پر حق ہے، اگر میں اس پر نرمی نہیں کروں گا، تو مجھے کھا جائے گی۔ اے بیٹے! اگر اللہ چاہتا تو قرآن کو ایک ہی دن میں اتار سکتا تھا لیکن اس نے آہستہ آہستہ اتارا کہ لوگوں کے دلوں میں اُترتا جائے۔

حدیث نمبر (۱۶۹۸): حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں میں نے آج تک حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما جیسا شخص نہیں دیکھا، وہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۶۹۹): حضرت ولید بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں ایک یہودی نے مجھے بتایا کہ جلد تمہارے حاکم عمر بن عبدالعزیز بننے والے ہیں اور وہ انصاف کریں گے چنانچہ میں نے حضرت عمر کو مل کر یہ بات بتائی۔ جب آپ خلیفہ بن گئے تو وہ یہودی مجھے پھر ملا اور کہنے لگا

کیا میں نے آپ کو بتانہ دیا تھا کہ وہ حکمران بنیں گے۔ پھر کہا کہ انہیں زہر دیا جائے گا لہٰذا انہیں اپنے آپ کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس پر میں حضرت ابن عبدالعزیز سے ملا اور انہیں یہودی کی بات بتائی کہ اس کے مطابق آپ حکمران بنیں گے، انصاف کریں گے، پھر کہا ہے کہ آپ کو زہر دیا جائے گا۔ آپ کو اپنے آپ کا دھیان کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا اللہ اسے برباد کرے، اسے یہ باتیں کس نے بتادیں؟ میں اس وقت کو جانتا ہوں جس میں مجھے زہر جایا گا لیکن مجھے معلوم بھی ہو جائے کہ کان کی لو کو ہاتھ لگانے سے مجھے تندرستی مل سکتی ہے تو میں ایسا نہ کروں گا (یا فرمایا میرے پاس خوشبو آجاتی اور مجھے پتہ چل جاتا کہ اٹھا کر اسے سونگھ لینے سے تندرستی مل سکتی ہے تو میں یوں بھی نہیں کروں گا)۔

حدیث نمبر (۱۷۰۰): حضرت عبداللہ بن عون قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کسی عجمی راہب کے پاس ٹھہرے تو وہ شخص تازہ پھل لے آیا اور تھال میں ڈال کر سامنے لا رکھا، ولید بن ہشام اور حسین بن رستم بھی پاس تھے، ولید نے کہا اے امیرالمؤمنین! کھائیے اور راہب کو دوگنی قیمت دے دی۔ پھر ایک دن حضرت حسین بن رستم نے کہا اے امیرالمومنین! اسے کھائیے کیوں کہ آپ سے بہتر شخص اسے کھا چکے ہیں، انہوں نے کہا اے ابن رستم! کتنے افسوس کی بات ہے، اس دن تو یہ پھل عطیہ تھا لیکن آج رشوت ہے چنانچہ کھانے سے انکار کر دیا۔

حدیث نمبر (۱۷۰۱): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا لیکن جب کھلے طور پر گناہ کریں تو سبھی عذاب کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۷۰۲): حضرت ہشام رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ لوگوں میں سب سے بہترین شخص فوت ہو گئے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۷۰۳): حضرت ہشام بن حسان رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ فاطمہ بنت عبدالملک نے رجاء بن حیوہ کی طرف پیغام بھیجا اور کہا کہ امیرالمؤمنین ایسا کام کرتے ہیں کہ میرے

خیال کے مطابق دین میں اس کی اجازت نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب سے خلیفہ بنے ہیں، گھر نہیں جا سکے۔ حضرت رجاء آپ کے پاس آ کر کہنے لگے اے امیر المؤمنین! آپ ایسا کام کر رہے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق دین میں اس کی اجازت نہیں، آپ ڈر گئے اور پھر کہا اے رجاء! تجھ پر افسوس ہے، تم نے بتایا کیوں نہیں؟ وہ شخص خوشی کے دن کیسے گزار سکتا ہے جس کے ذمے مسلمانوں کے معاملات ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا۔

حدیث نمبر (۱۷۰۴): حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو میں اس وقت مدینہ منورہ میں تھا، انہوں نے بلایا تو میں گیا اور تعجب سے انہیں دیکھتا ہی رہا۔ اس پر انہوں نے پوچھا تعجب کس لیے کرتے ہو؟ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! مجھے آپ کے رنگ کی تبدیلی، جسمانی کمزوری اور گرے بال دیکھ کر تعجب ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا وہ وقت بھی آئے گا کہ جب تین سال بعد مجھے دیکھو گے، میں قبر میں ڈال دیا جاؤں گا، رخساروں پر آنسو ہوں گے، ناک سے پیپ اور کیڑے بہتے ہوں گے اور میری شکل پہچانی نہ جا سکے گی۔ پھر کہا ذرا وہ حدیث تو سنائیے جو آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سن رکھی ہے۔ میں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر مجلس وہ ہے جس میں لوگ قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں، کسی سوئے ہوئے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی بے وضو کے پیچھے نماز پڑھیں، نماز میں ہوتے ہوئے بھی سانپ اور بچھو کو مار ڈالیں، تم میں سے جو شخص اجازت کے بغیر کسی بھائی کا خط دیکھے تو گویا وہ جہنم میں نظر ڈالے گا۔

پھر فرمایا جو شخص سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہتا ہے، اسے اللہ پر بھروسہ کرنا ہوگا، جو سب سے زیادہ کریم بننے کا آرزومند ہو، اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے، جو سب سے زیادہ مالدار بننا چاہتا ہے، وہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کو کافی سمجھے۔ پھر فرمایا میں تمہیں سب سے برا شخص نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! بتا دیجیے۔ فرمایا جو اکیلا ٹھہرے، عطیہ دینے سے رکے اور اپنے غلام کو کوڑے مارے، پھر فرمایا کیا اس سے بھی برا نہ بتا دوں؟ صحابہ نے عرض کی

یارسول اللہ! بتادیجئے۔ فرمایا جو لوگوں کو ناراض کرے اور لوگ اس سے ناراض ہوں۔ پھر فرمایا کیا اس سے بھی برا نہ بتادوں؟ عرض کی یارسول اللہ! بتایئے، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پر غلطی کا الزام لگاتے ہیں، گناہ پر معافی نہیں دیتے اور نہ کسی کی معذرت قبول کرتے ہیں۔ پھر فرمایا ایک اور برا نہ بتادوں؟ ہم نے عرض کی یارسول اللہ! بتایئے۔ فرمایا جس کی برائی سے خوف لگے، جس سے بھلائی کی امید نہ ہو۔

پھر بتایا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بنو اسرائیل میں کھڑے ہوکر کہا اے بنو اسرائیل! جاہلوں کے پاس دانائی کی باتیں نہ کرو، یہ حکمت پر ظلم ہوگا اور گھر والوں کو بتانے سے نہ روکو ورنہ یہ بھی ظلم ہوگا۔ ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو، ظالم کو اس کے ظلم کی وجہ سے سزا نہ دو ورنہ تمہارا مرتبہ گھٹ جائے گا، تین باتیں بہت ضروری ہوتی ہیں۔

(۱): ایک کام وہ ہوتا ہے جو واضح ہو تو اسے اپنالو۔

(۲) ایک وہ جس میں برائی ہوتی ہے، اس سے بچو۔

(۳) ایک وہ جس میں وضاحت نہ ہو، ایسا کام اللہ کے سپرد کردو۔

حدیث نمبر (۱۷۰۵): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اکثر موت کو یاد کرتا ہے تو تھوڑی چیز پر خوش ہو جاتا ہے اور جسے پتہ ہو کہ کلام بھی عمل کی طرح ہے تو وہ کلام کرنے سے رک جاتا ہے البتہ ضروری کلام کرلیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۰۶): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو خط لکھا کہ "میں تجھے اللہ سے ڈرنے اور کاموں میں کمی بیشی کرنے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے اور ان چیزوں کو چھوڑنے کی تاکید کرتا ہوں جو لوگوں نے اپنی طرف سے نئی نئی گھڑلی ہیں اور یہ ذہن نشین کرلو کہ جو بھی کوئی نیا کام شروع کرتا ہے اور وہ خود اس پر عمل کرتا ہے جس پر دلیل نہیں ہوتی تو ایسے وقت میں تم سنت پر عمل کرو کیوں کہ اس میں تمہارا بچاؤ ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۰۷): حضرت ابن العیز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے شام میں مٹی کے بنے منبر پر خطبہ دیا چنانچہ حمد وثنا کے بعد تین باتیں کیں۔ فرمایا اے لوگو! (۱): اپنے اندر کی حالت درست کرلو کیوں کہ اس سے تمہارے دکھائی دینے والے کام

درست ہوں گے۔(۲) اپنے آخرت کے کام کرلو کیوں کہ یہ تمہیں دنیا میں سنواریں گے۔
(۳) اس آدمی کو جان لو، جس کے اور آدم کے درمیان کوئی باپ نہیں، یہ بات اسے موت تک لے جائے گی۔والسلام علیکم

حدیث نمبر (۱۷۰۸): حضرت علی بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نے خناصرہ میں ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا یقین رکھو کہ فرض ادا کرنا عبادت کہلاتا ہے اور یونہی حرام کاموں سے بچنا بھی عبادت ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۰۹): حضرت شعبہ بن زیاد اموی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن حسن کی سلوٹ پکڑی، اس پر انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ میں قیامت کے دن اس سلوٹ کی وجہ سے بخش دیا جاؤں گا۔

حدیث نمبر (۱۷۱۰): حضرت ولید بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں مقام پر ٹھہرے تو ایک آدمی نے کہا تم سنتے نہیں کہ یہ راہب کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ امیر المؤمنین سلیمان فوت ہو گئے ہیں۔اس نے پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ بنے ہیں؟ راہب نے بتایا کہ وہی جس کے سر میں زخم ہے۔عمر بن عبدالعزیز، ولید کہتے ہیں کہ جب ہم شام پہنچے تو دیکھا کہ بات واقعی وہی تھی جو راہب نے بتائی۔

پھر جب ہم چوتھے سال وہاں گئے تو وہی آدمی راہب کے پاس آیا اور کہا اے راہب! وہ بات جو تم نے بتائی تھی تمہارے کہنے کے مطابق ہوئی۔اب کہنے لگا کہ اسے زہر پلایا گیا ہے۔

ولید کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عمر کو آکر بتادی جس پر انہوں نے کہا خدا کی قسم! میں چاہوں تو تمہیں وہ وقت بھی بتا سکتا ہوں جس میں مجھے زہر دیا جائے گا۔میں نے کہا کہ آپ نے اس کا بندوبست کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں اتنا علاج کرنا بھی پسند نہیں کرتا کہ کان کو رگڑ لگاؤں۔

حدیث نمبر (۱۷۱۱): حضرت رجاء بن ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم فوت ہوئے تو آپ نے تمام شہروں میں اعلان کرادیا کہ کوئی ان پر نہ روئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لے جانا پسند کیا ہے، مجھے پسند نہیں کہ میں اس کی محبت کی

مخالفت کروں۔

حدیث نمبر (۱۷۱۲): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صالح بن عبدالرحمن اور ان کے ایک ساتھی کو عراق کے کچھ معاملات کے لیے مقرر کیا تو دونوں نے انہیں لکھا کہ یہ لوگ تلوار چلائے بغیر صحیح نہ ہوں گے۔ اس پر انہوں نے لکھا کہ تم دونوں نہایت گھٹیا اور ردی قسم کے ہو، مجھے مسلمانوں کا خون بہانے کا مشورہ دے رہے ہو، کیوں نہ دوسرے لوگوں کی بجائے تمہارا خون بہادیا جائے۔

حدیث نمبر (۱۷۱۳): حضرت عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف سے آپ کو بہتر جزادے۔ آپ نے سن کر فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اسلام کو جزاء دے۔

حدیث نمبر (۱۷۱۴): حضرت طلحہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی دیر تک باقی رکھے جتنی دیر تک رکھنا آپ کے لیے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا رہنے کی تو ضرورت نہیں لیکن یوں دعا کیجیے اللہ تعالیٰ مجھے پاکیزہ زندگی عطا فرمائے اور نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔

حدیث نمبر (۱۷۱۵): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میرے لیے موت کی سختیاں آسان ہوں کیوں کہ ایک مسلمان کے گناہ مٹانے کے لیے یہ آخری چیز ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۱۶): حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی عورتوں اور بیٹیوں کو جمعہ کے دن نہانے کی تاکید فرماتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۱۷): حضرت مصعب بن ابی ایوب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو منبر پر بیٹھے سنا، فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اس کی نافرمانی نہ ہو تو پھر ابلیس کو پیدا ہی نہ فرماتا۔

حدیث نمبر (۱۷۱۸): حضرت عبدالعزیز بن خطاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے رجاء بن حیوۃ نے کہا میں نے تمہارے والد جیسا سمجھدار کہیں

نہیں دیکھا، ایک رات میں ان کے ہمراہ جاگتا رہا، چراغ بجھ گیا تو انہوں نے کہا اے رجاء! چراغ بجھ گیا ہے اور خادم ہمارے ایک طرف سویا ہوا ہے۔ میں نے کہا کیا اسے جگا نہ دوں؟ انہوں نے کہا کہ ابھی سویا ہے۔ میں نے کہا کہ چراغ کو میں ٹھیک کر دیتا ہوں، انہوں نے کہا کہ مہمان سے خدمت لینا مناسب نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا تاج رکھا اور چراغ کے پاس آ کر اس کی بتی نکالی، پھر بطخ جیسی شیشی نکال کر کھولی اور اس میں سے چراغ میں تیل ڈال کر پیچھے مڑ آئے اور فرمایا میں اٹھا تو عمر بن عبد العزیز تھا اور واپسی پر بھی عمر بن عبد العزیز ہی ہوں (یعنی مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑا)۔

حدیث نمبر (۱۷۱۹): حضرت عمرو بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا روزانہ خرچہ دو درہم ہوا کرتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۷۲۰): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو شخص اپنا کلام کو، اپنا عمل نہ سمجھے تو اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۷۲۱): حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما کی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک نے کہا اے مغیرہ! میں مانتی ہوں کہ لوگوں میں سے کوئی عمر بن عبد العزیز سے زیادہ نماز روزے والا ہو سکتا ہے لیکن ایسا کوئی نہیں دیکھا جو ان سے بڑھ کر اللہ کا ڈر رکھتا ہو اور وہ یوں کہ جب آپ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے آپ کو مسجد میں گرا کر اس قدر دعائیں کرتے اور روتے کہ آنکھوں میں نیند بھر جاتی، پھر سو کر اٹھتے اور دعائیں کر کر روتے اور پھر سو جاتے، رات بھر یونہی کرتے کرتے صبح ہو جاتی۔

حدیث نمبر (۱۷۲۲): حضرت زیاد بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ابن عیاش بن ابو ربیعہ نے مجھے اپنی کسی ضرورت کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا، میں وہاں پہنچا تو ایک کاتب لکھنے میں مصروف تھا، میں نے کہا السلام علیکم! جس کے جواب میں انہوں نے وعلیکم السلام! کہا، پھر بالکل قریب جا کر میں نے کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین! ورحمۃ اللہ، اس پر انہوں نے فرمایا اے ابن زیاد! ہم تمہارے لیے سلام کا انکار نہیں کرتے، یہ کاتب بصرہ سے آیا ہے اور اپنے اوپر کیے گئے ظلم پڑھ کر سنا رہا ہے۔ پھر مجھے بیٹھنے کو کہا چنانچہ

میں دروازے کی دہلیز پر بیٹھ گیا، وہ شخص داستان سناتا رہا اور عمر لمبی سانسیں کھینچتے جاتے تھے۔

جب آپ فارغ ہو گئے تو گھر میں سے خادم سمیت سب کو نکال دیا اور چل کر میرے سامنے آکر بیٹھ گئے، دونوں ہاتھ میرے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہنے لگے اے ابن ابی زیاد! میں تمہارے اسی کمبل سے گرمی حاصل کرتا ہوں۔ وہ بتاتے ہیں کہ مجھ پر وہی کمبل تھا جو اون سے بنا تھا، اس کے بعد میں نے ذرا آرام کی درخواست کی۔

پھر آپ نے مجھ سے مدینہ طیبہ کے نیک لوگوں کے بارے میں پوچھنا شروع کیا اور ایک ایک مرد اور عورت کے بارے میں پوچھتے چلے گئے، پھر کچھ ایسے کاموں کے بارے میں پوچھا جن کے متعلق انہوں نے حکم دے رکھا تھا چنانچہ میں بتاتا رہا۔ پھر فرمایا اے ابن ابی زیاد! آپ جانتے ہیں کہ اس میں مجھے کیا مشکل پیش آئی؟ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ کو خوشی ہونی چاہیے کیوں کہ میں آپ کے بارے میں بہتری کی امید رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا مجھے سخت افسوس ہے اور پھر رونے لگے اور میں انہیں تسلی دیتا رہا اور کہا اے امیر المومنین! کچھ کام آپ نے کیے ہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کی بہتری ہوگی۔ اس پر آپ نے افسوس کرتے ہوئے کہا مجھے برا بھلا کہا جاتا ہے، جو مجھے نہیں کہا جاتا، مجھے مارا جاتا ہے تو وہ مجھے نہیں مارا جاتا اور تکلیف دی جاتی ہے تو وہ مجھے نہیں دی جاتی۔ اس کے بعد پھر رونے لگے اور میں چپ کراتا رہا۔ میں وہاں ٹھہر گیا تو آپ نے میری تمام ضرورتیں پوری کر دیں اور پھر میرے آقا کو لکھا کہ وہ مجھے آپ کے ہاتھ بیچ دے۔ پھر چٹائی کے نیچے سے بیس دینار نکال کر دیئے اور کہا کہ انہیں برت لینا کیوں کہ اگر آپ کا مالِ فی میں حصہ مقرر ہوتا تو آپ کو دے دیتا، تم تو غلام ہو۔ میں نے وہ دینار لینے سے انکار کیا تو فرمایا کہ یہ میرا ذاتی خرچہ ہے، یوں وہ مجھے مجبور کرتے رہے، آخر کار میں نے لے لیے، پھر میرے آقا کو لکھ دیا کہ مجھے آپ کے ہاتھ بیچ دے لیکن آپ کا انکار کرتے ہوئے اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

حدیث نمبر (۱۷۲۳): حضرت عیاش بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ کہتے رہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۲۴): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تمہارا سردار کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں، اس پر فرمایا اگر تم سردار ہوتے تو یوں نہ کہتے۔

حدیث نمبر (۱۷۲۵): بیت المقدس میں سے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ایک دن کسی آدمی پر سخت ناراض ہوئے، آپ نے اسے بلا کر کپڑے اتروائے اور رسیوں سے باندھ کر چھڑی منگوائی، ہمیں خیال آرہا تھا کہ ابھی اسے ماریں گے لیکن آپ نے کہا کہ اسے جانے دو اور فرمایا اگر میں ناراض ہوتا تو اسے سزا دیتا اور پھر یہ آیت پڑھ دی: وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

حدیث نمبر (۱۷۲۶): حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز نے کہا اے والد! آپ کے عدل وانصاف میں کسی چیز کی رکاوٹ ہوتی ہے؟ خدا کی قسم! اس سلسلے میں مجھے کچھ بھی کرنا پڑے، پرواہ نہیں۔ آپ نے کہا اے بیٹے! میں لوگوں کو آہستہ آہستہ مشقت سہنے کی عادت ڈال رہا ہوں اور نہیں چاہتا کہ انصاف ہی سے کام شروع کروں پھر اس میں دیر کر کے دنیا کا لالچ کروں کہ یہ اس سے بھاگ کر اس مقام پر آجائیں۔

حدیث نمبر (۱۷۲۷): حضرت میمون بن عمران رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے آج تک کسی ایک گھر میں تین بہترین آدمی جمع ہوئے نہیں دیکھے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز، ان کے بیٹے عبدالملک اور تیسرے آپ کے غلام مزاحم تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۲۸): حضرت اسماعیل بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبدالملک کو دفن کیا جا رہا تھا تو میں ان کے والد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا۔ جب آپ نے انہیں دفن کر کے ان پر مٹی ڈالی اور قبر کو زمین کے برابر کر دیا، زیتون کی دو لکڑیاں سرہانے اور پائنتی پر رکھ دیں اور قبر کو قبلہ کی طرف رخ کر کے بنادیا اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ لوگ آپ کے اردگرد کھڑے ہو گئے تو فرمایا اے بیٹے! اللہ تم پر رحم فرمائے، تو اپنے باپ کے ساتھ بھلائی کرتا رہا، جب سے تم اللہ کی طرف سے مجھے دیئے گئے ہو، مجھے تمہاری خوشی رہی، میں نے تم پر سختی نہیں کی اور اب جب کہ میں نے تمہیں اس جگہ رکھ دیا ہے جہاں تم آ گئے ہو تو میں اللہ کی طرف تمہارے عطیہ سے کام نہیں چلاؤں گا۔ اللہ تم پر رحم فرمائے، تمہاری

کوتاہیاں بخشے، تمہارے اچھے اعمال کی جزا دے اور ہر ایسے شخص پر بھی رحم فرمائے جو تمہاری بہتری کی سفارش کرے، خواہ وہ موجود ہو یا غائب ہو۔ ہم اللہ کے فیصلے پر خوش ہیں اور اس کے حکم کو مانتے ہیں اور اللہ رب العالمین کی حمد وثناء کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ واپس چلے آئے۔

حدیث نمبر (۱۷۲۹): حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فخر ہو جانے کے خدشے سے اکثر کلام چھوڑے رکھتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۷۳۰): حضرت حفص بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو آپ کے والد نے انہیں سراہا، اس پر حضرت مسلمہ نے ان سے کہا اے امیر المومنین! اگر یہ باقی رہ جاتے تو کیا آپ ان سے عہد لیتے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میری آنکھوں میں اس کا معاملہ سج نہ جائے جیسے کسی بھی والد کا اپنے لڑکے کے بارے میں ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۳۱): حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم آئے تو تھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سکھانے، وقت گزرتا گیا تو ہم نے سکھانے کی بجائے ان سے سیکھنا شروع کر دیا۔

حدیث نمبر (۱۷۳۲): حضرت رجاء بن حیوہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سب لوگوں میں سے خوشبودار، بہترین لباس پہننے والے اور چلنے میں فخر رکھتے تھے اور جب آپ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو لوگوں نے آپ کے کپڑوں کی قیمت لگائی جو بارہ درہم تھی، یہ قیمت مصری کپڑوں کے مطابق تھی، ان میں آپ کی قمیص، پگڑی، قبا، کرتا، دو جرابیں اور چادر شامل تھی۔

حدیث نمبر (۱۷۳۳): حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ رو پڑے اور کہا اے ابوقلابہ! مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ میں نے کہا درہموں سے آپ کی محبت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں ان سے محبت نہیں رکھتا۔ اس پر ابوقلابہ نے کہا ڈرنے کی ضرورت نہیں، اللہ آپ کی مدد فرمائے گا۔

حدیث نمبر (۱۷۳۴): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص علم کے بغیر عمل شروع کر دیتا ہے تو اس کے اکثر درست کام بگڑ جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۷۳۵): حضرت جعفر بن برقان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن

عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سالم بن عمر کو یہ خط لکھا! ابعد اللہ تعالیٰ نے میرے ذمے حکمرانی کا کام لگادیا ہے، جس میں میرا مشورہ شامل نہیں اور نہ ہی میری طرف سے خواہش تھی، البتہ اللہ کی تقدیر میں یونہی لکھا تھا لہٰذا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس آزمائش پر پورا اترنے کے لیے میری مدد فرمائے۔ جب میرا یہ خط آپ کے پاس پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطاب، فیصلے، اپنے زمانے کے لوگوں میں آپ کی زندگی گزارنے کا طریقہ اور ذمیوں سے سلوک لکھ بھیجو کیوں کہ میں اللہ کی مدد سے ان کی پیروی کروں گا اور ان کی سیرت اپناؤں گا۔ والسلام۔

حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں یہ خط لکھا کہ آپ کا خط ملا، آپ نے لکھا ہے کہ اللہ نے آپ کو حکمرانی کی آزمائش میں ڈالا ہے جس میں آپ کی طرف سے نہ تو خواہش تھی اور نہ ہی مشورہ شامل ہے لیکن یہ اللہ کے ہاں یونہی لکھا تھا لہٰذا میں اللہ تعالیٰ سے اس معاملے میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کی مدد کرے کیوں کہ آپ اس وقت حضرت عمر کے دور میں نہیں ہیں اور نہ ہی آپ کے پاس ان کے اہم لوگ موجود ہیں، اگر آپ سچی نیت سے کام کریں گے اور سچائی کا ارادہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا، آپ کے لیے عامل بنائے گا اور آپ وہ کچھ انہیں لا دیں گے جو گمان میں بھی نہیں آسکتا کیوں کہ اللہ کی مدد کا دارومدار نیت پر ہے اور بھلائی میں جس کی نیت پوری ہے تو اللہ کی طرف سے اسے پوری مدد ملے گی اور جس کی نیت میں کمی ہوتی ہے تو وہ اتنا ہی کم لوٹتا ہے جتنا اس میں کمی ہوتی ہے۔ والسلام

حدیث نمبر (۱۷۳۶): حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جھگڑا کرنے کے لیے اپنے دین کو برتا تو اکثر وہ جگہیں بدلتا دکھائے گا۔

حدیث نمبر (۱۷۳۷): حضرت خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تورات (یا کہا کسی کتاب) میں آتا ہے کہ آسمان حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر چالیس سال تک یوں آنسو بہاتا رہا جیسے کوئی غمگین بہایا کرتا ہے۔

☆☆☆

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۷۳۸): حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آرہا ہے کہ ان کے دلوں سے قرآن کے متعلق خرابی پیدا ہوگی، وہ اس میں مٹھاس نہیں پائیں گے، نہ ہی چاشنی ہوگی، اللہ کے حکموں میں کوتاہی ہونے پر کہیں گے کہ اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے اور اگر اللہ کے روکے کاموں پر عمل کریں گے تو کہیں گے کہ جلد ہماری بخشش ہوگی کیوں کہ ہم اللہ کا شریک نہیں بناتے، ان کا سارا کام لالچ کی بنا پر ہوگا۔ جس میں سچائی نہیں ہوگی، وہ بکریوں کی کھال کا لباس پہنیں گے، دل بھیڑیوں جیسے مکار ہوں گے، دینی طور پر ان میں سے بڑے مرتبے والا وہ ہوگا جو بڑا فریبی ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۷۳۹): حضرت شعیب بن حجاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر آئے تو ہم نے بہتر سے بہتر کھانا پیش کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے کہا مجھے گھریلو کھانا کھلاؤ، بہتر کی ضرورت نہیں۔

حدیث نمبر (۱۷۴۰): حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار جب تک کسی کو ڈانٹتا نہیں، روزہ دار ہی ہوتا ہے خواہ بستر پر سو رہا ہو۔

حدیث نمبر (۱۷۴۱): حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ تمہارے لیے کچھ رکھیں تو ایسے بیٹھو جیسے تمہارے لیے تکیہ رکھا گیا ہے کیوں کہ گھر والوں کو پتہ ہوتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۴۲): حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبادت کا کام کرو اور اس پر اسے بھی لگاؤ جو اس پر عمل کرتا ہے، گناہ بے فرمانی سے بچو اور جو یہ کام ہے، اس سے دشمنی رکھو کیوں کہ اللہ چاہے تو اپنے نافرمانوں کو عذاب دے اور چاہے تو بخش سکتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۴۳): حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم اس بات کو بڑا گناہ شمار کرتے تھے کہ آدمی قرآن سیکھ کر اس سے سو جائے اور اس میں سے کوئی چیز تلاوت نہ کرے۔

حدیث نمبر (۱۷۴۴): حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم اسے بڑا گناہ سمجھتے تھے کہ

آدمی قرآن سیکھے، پھر اس کی طرف سے سو جائے اور اسے بھول جائے۔

حدیث نمبر (۱۷۴۵): حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن عرش کی طرف سے کوئی آواز دے گا: اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس آواز آنے سے ہر شخص سر اٹھالے گا۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ اور ہر منافق سر کو نیچے جھکالے گا۔

حدیث نمبر (۱۷۴۶): حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا اے ابوقلابہ! کوئی حدیث سناؤ، انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں زیادہ باتیں کرنے اور زیادہ خاموشی کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث نمبر (۱۷۴۷): حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ جو شخص حدیث کو جانتا ہی نہیں، وہ حدیث بیان نہ کرے کیوں کہ اسے نقصان دے گی، فائدہ نہ دے گی۔

حدیث نمبر (۱۷۴۸): حضرت ایوب رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک جنازہ میں حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ کے ہمراہ تھا کہ اسی دوران ہم نے قصہ بیان کرنے والے کی آواز سنی اور اس کے ساتھیوں کی آواز بلند ہوئی۔ اس پر ابوقلابہ نے کہا یہ لوگ سکون کے ساتھ موت کو عظمت جانتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۷۴۹): حضرت بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں اے ابن آدم تمہارے جیسا کون ہے، اپنے اور محراب اور پانی کے درمیان فاصلہ رکھو، جب چاہو گے اللہ کے سامنے ہو جاؤ گے درمیان میں ترجمان نہیں ہونا چاہیے۔

حدیث نمبر (۱۷۵۰): حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ فحش کلام کرنا، ظلم کہلاتا ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔ پھر حیا کرنا ایمان کہلاتا ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۷۵۱): حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک طمع، لالچ ستھرا نہ ہو اور غصہ اچھے طریقے سے نہ ہو تب تک آدمی پرہیزگار نہیں کہلاتا۔

حدیث نمبر (۱۷۵۲): حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تھوڑی تھوڑی تکلیف دیتا جاتا ہے کہ ان کی آخرت صحیح بن سکے۔ حضرت بکر رحمۃ اللہ کہتے ہیں کیا

تم دیکھا نہیں کرتے کہ ماں اپنے بیٹے کے منہ میں معجر ڈالتی ہے (یا فرمایا کہ رسوت کھلاتی ہے) جس کا مقصد اسے تندرست رکھنا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۵۳): حضرت مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس زکوۃ کے لائق مال کبھی جمع نہیں ہوا اور ایک ضروری چیز تھی جو میں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی لیکن بیس سال ہو گئے وہ پوری نہیں کی گئی اور بے امیدی بھی نہیں ہے، پوچھا گیا کہ کونسی ہے؟ آپ نے کہا وہ غایہ کی تھی کہ میں ضرورت کے بغیر بات نہ کر سکوں۔

حدیث نمبر (۱۷۵۴): حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ان کے والد نے کہا کہ انہیں کوئی تکلیف ہوگئی تو انہوں نے اپنے ہمسائے بکر بن عبداللہ سے درخواست کی کہ اللہ سے دعا کریں۔ اس بارے میں حضرت بکر نے لکھا میرے پاس آپ کا خط آیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ میں دُعا کر دوں، یہ ایسے شخص کا واقعی حق ہے جس نے ایسا گناہ کیا ہو جس میں اس کے لیے کوئی بہانہ نہ رہ گیا ہو اور وہ ایسی موت سے بھی ڈرتا ہو جو آ کر رہے گی، کہ وہ ڈرنے لیکن میں جلد آپ کے لیے دعا کر دوں گا جس میں مجھے اپنے عملوں اور گناہوں سے بچنے کے سہارے یہ امید نہیں کہ میری وہ دعا قبول ہو جائے گی۔

حدیث نمبر (۱۷۵۵): حضرت معاویہ بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت بکر بن عبداللہ کو دیکھا تھا، وہ عرفہ کے دن عصر کے بعد، دنیا سے بے تعلقی کا واقعہ بیان کر رہے تھے، وہ روئے جا رہے تھے لیکن آواز اونچی نہیں نکالتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۵۶): حضرت ابی خیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت بکر بن عبداللہ کی بیمار پرسی کے لیے ان کے ہاں گئے، ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی کسی ضرورت کے لیے کھڑے ہیں لہٰذا ہم گھر میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں وہ دو آدمیوں کے سہارے سے ہمارے پاس آئے اور سلام کہہ کر ہمارے چہروں کی طرف نظر ڈال کر کہا اللہ ایسے شخص پر رحم فرمائے جس کے پاس طاقت ہو تو اور وہ اس سے اللہ کی عبادت کا کام لے یا وہ اتنا کمزور ہو کہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے رُک جائے۔

☆☆☆

حضرت مورق عجلی رضی اللہ عنہ کے واقعات

حدیث نمبر (۱۷۵۷): حضرت مورق عجلی رحمۃ اللہ فرماتے تھے مجھے کسی ایماندار شخص کے بارے میں بتانے کے لیے اس کے علاوہ کوئی ایسی بات نہیں ملتی کہ وہ ایسا آدمی ہے جو سمندر میں لکڑی پر سوار ہے اور اپنے پروردگار سے نجات کی امید پر دعائیں کیے جارہا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۵۸): حضرت مورق عجلی رحمۃ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنی ناراضگی کی حالت میں ایسی بات کبھی نہیں کی کہ خوشی کے موقع پر میں اس پر شرمسار ہوسکوں۔

حدیث نمبر (۱۷۵۹): حضرت مورق عجلی رحمۃ اللہ بتاتے ہیں ایک ایسا کام ہے کہ میں بیس سال ہوئے، اسے چاہنے کے باوجود نہیں پاسکا لیکن میں اس کی خواہش سے رکوں گا بھی نہیں، پوچھا گیا کہ اے ابوالمعتمر! وہ ہے کیا؟ انہوں نے بتایا ایسی چپ مانگی ہے جو بیکار بات کے موقع پر کرسکوں۔

حدیث نمبر (۱۷۶۰): حضرت مورق عجلی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ کی عبادت پر جم کر لگ چکا ہے اور لوگ اس سے دور ہوچکے ہیں تو وہ اس بھاگنے والے شخص کی طرح ہے جس کا گلا گھٹ رہا ہو۔

حدیث نمبر (۱۷۶۱): حضرت سلیمان ربعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالحورا رحمۃ اللہ سات سات دن تک مسلسل روزے رکھ لیا کرتے تھے لیکن پھر بھی کسی جوان کا ہاتھ پکڑتے تو اسے گرا سکتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۶۲): حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ بتاتی ہیں کہ حضرت مورق عجلی رحمۃ اللہ ہمیں ملنے آئے اور آکر سلام کہا تو میں نے سلام کا جواب دے کر پوچھا اے ابوالمعتمر! آپ کا کیا حال ہے اور بیوی بچوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے بتایا کہ کافی سارے موجود ہیں، میں نے کہا تو پھر آپ اللہ کا شکر کیجیے جس پر انہوں نے کہا خدا کی قسم! مجھے ڈر رہتا ہے کہ کہیں مجھے ہلاک نہ کردیں۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۱۷۶۳): حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رات کی عبادت بہت ضروری ہوتی رہے، خواہ وہ اتنی دیر کرے جتنی دیر بکری دوہنے میں لگتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۶۴): حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ بتاتی ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے پاس جا کر ان کے رعب کی وجہ سے ان کے ہاں بات کرنے کی ہمت نہ کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۶۵): حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو بہتر بنانا چاہتا ہے تو اسے دل سے نصیحت مل جاتی ہے جو اسے کام کرنے کو بھی کہتی ہے اور برے کاموں سے روک بھی دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۶۶): حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا کہ ایک شخص حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گیا جب وہ اپنی والدہ کے پاس تھے، انہیں دیکھ کر پوچھا کہ کیا انہیں کوئی تکلیف ہے؟ (کہ خاموش ہیں) کسی نے بتایا کہ نہیں بلکہ وہ جب بھی اپنی والدہ کے پاس ہوتے ہیں تو حالت یہی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۶۷): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ہند بنت مہلب رحمہا اللہ حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رضی اللہ عنہما کو کھانے پر بلاتیں تو حضرت حسن یہ دعوت قبول کر لیتے لیکن حضرت ابن سیرین انکار کر دیتے۔

حدیث نمبر (۱۷۶۸): حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اگر اپنے بھائی کو برے الفاظ سے بلاؤ تو اس میں اس کی عزت نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۷۶۹): حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہا کرتے ہیں کہ اپنے دوست پر کوئی بوجھ نہ ڈالا کرو کیوں کہ اس میں اس کی عزت نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۷۷۰): حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عیینہ کے غلام واصل سے پوچھا کیا کام کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کھانے کا، اس پر فرمایا کہ اس کا غبار کافی

ہوتا ہے۔ حضرت ابوجعفر کہتے ہیں، میں نے مخلد سے کہا کہ کیا غبار کہنے سے اس کی مراد گناہوں کا زیادہ ہونا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (یعنی کھانے پینے کی تجارت میں گناہ کے کام ہوتے ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۷۷۱): حضرت ابویحییٰ سری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے اس کام میں چالیس ہزار چھوڑ دیئے جسے وہ کرتے تھے، اس پر سلیمان تیمی نے کہا آپ نے اس کام میں یہ رقم چھوڑی تھی جہاں کوئی عالم اختلاف نہیں کرتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۷۷۲): حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں پوچھا گیا جن کا آپس میں بھائی چارہ تھا لیکن یہ سلسلہ ٹوٹ گیا اس پر آپ نے فرمایا ایک بدعتی ہوگا اور دوسرا شریر۔

حدیث نمبر (۱۷۷۳): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ رمضان میں پوری پوری رات عبادت کیا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۷۷۴): حضرت رجاء بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں میں نے یونس بن عبد کو دیکھا تو وہ حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رضی اللہ عنہ کو سراہے جا رہے تھے، اسی دوران بتایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ان کے کسی عمل کے بارے میں کچھ بتا سکے، رہے حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ تو وہ دو کام سامنے آنے کے موقع پر پختہ کام اپنایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۷۵): حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے! میرا قرض اتار دو اور مجھ سے پورا بدلے کی امید رکھو۔ انہوں نے کہا اے والد گرامی! کیا میں آپ کی طرف سے غلام آزاد کر دوں؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ تیرے ایسا کرنے پر مجھے اور تجھے اجر دے دے۔

حدیث نمبر (۱۷۷۶): حضرت موسیٰ بن مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کو بازار میں دوپہر کے وقت جاتے دیکھا تو وہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھتے

جاتے تھے اور یوں اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ اسی دوران کسی نے پوچھا اے ابوبکر! اس وقت بازار میں جانے کا کیا مقصد ہے؟ انہوں نے کہا کہ لوگ اس وقت غافل ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۷۷۷): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑا کرتے تھے۔ جس دن چھوڑ دیتے، اس دن صبح کا کھانا تو کھا لیتے لیکن شام کا نہیں کھاتے تھے اور اسی رات سحری کو کھا کر دن کو روزے سے ہوتے۔

حدیث نمبر (۱۷۷۸): حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بیداری میں اللہ سے ڈرا کرو اور خواب میں دیکھی جانے والی باتوں کی پرواہ نہ کرو۔

حدیث نمبر (۱۷۷۹): حضرت ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی ام عباد رحمہا اللہ کہتی ہیں کہ ہم حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹھہرے تو رات کو انہیں روتا سنتے یعنی دن کو مسکرا لیا کرتے۔

حدیث نمبر (۱۷۸۰): حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کے ساتھ اکٹھے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ ابن سیرین نے آواز دی کہ وہ نماز پڑھائے جس نے قرآن کو جمع کر رکھا ہے کیوں کہ یہاں ایسا شخص موجود ہے اور جب ہم نے نماز پڑھ لی تو میں نے ان سے پوچھا آپ کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا ہے؟ انہوں نے کہا مجھے اندیشہ تھا کہ لوگ بکھرتے وقت کہیں گے کہ ابن سیرین بھی ہم میں موجود تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۸۱): حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک نوجوان برے کام کرتا تو اس کی والدہ اسے ہدایت کرتے ہوئے کہتی اے بیٹے! تمہارے لیے ایک دن مقرر ہے تو اسے یاد رکھو اور جب اس پر حکم الٰہی آیا تو اس کی والدہ اس پر اوندھی ہو کر کہنے لگی اے بیٹے! میں تجھے اسی دن سے ڈرایا کرتی تھی اور ایک دن کہا تھا کہ اپنے دن کو یاد رکھو، اس نے کہا اے ماں! میرا رب وہ ہے جو بہت ہی بھلائیاں کرتا رہتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے آج بھی محروم نہیں کر سکے گا بلکہ مجھے بخش دے گا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر وہ اللہ کے ساتھ اپنے اس اچھے گمان کی وجہ سے بخش دیا گیا۔

حدیث نمبر (۱۷۸۲): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کو

جب کسی شادی کے ولیمہ پر بلایا جاتا تو گھر میں جا کر کہتے تھے کہ مجھے ستو کا شربت پلاؤ، اس پر آپ سے کہا جاتا کہ اے ابن سیرین! آپ تو شادی پر جا رہے ہیں، اس موقع پر ستو پینے کا کیا مقصد؟ تو وہ کہتے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگوں کے کھانے سے اپنی بھوک مٹاؤں۔

حدیث نمبر (۱۷۸۳): حضرت ابن زہیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ جب بھی موت کو یاد کرتے تو ان کا ہر ہر عضو مردہ ہو جاتا۔

حدیث نمبر (۱۷۸۴): حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ایسے شخص کو دیکھے جو اپنے زمانے میں سب سے زیادہ علم والا ہے تو وہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے کیوں کہ ان کے علاوہ ہمیں اور کوئی دکھائی نہیں دیتا اور جو یہ چاہتا ہے کہ ایسے شخص کو دیکھے جو اپنے زمانے میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو تو وہ بھی حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کو دیکھے کیوں کہ وہ گناہ سے بچنے کے لیے کچھ حلال چیزیں بھی چھوڑے ہوئے ہیں اور پھر جو یہ چاہتا ہے کہ اپنے دور میں سب سے زیادہ عبادت گذار کو دیکھے تو وہ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لے کیوں کہ ہمیں ان کے علاوہ کوئی اور ایسا نظر نہیں آتا کیوں کہ وہ شدید گرمی کے لمبے دن میں بھی روزہ رکھا کرتے ہیں اور جسے ایسا شخص دیکھنے کی خواہش ہو جو اپنے دور میں حدیث کا سب سے زیادہ حافظ ہے تو وہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

حدیث نمبر (۱۷۸۵): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ انہیں حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نہلائیں۔ چنانچہ وہ فوت ہوئے تو حضرت ابن سیرین آئے، ان سے نہلانے کو کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں قید خانے میں بند ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے امیر سے اجازت مانگی ہے تو اس نے دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس امیر نے قید نہیں کیا بلکہ اس نے کیا ہے جس کا مجھ پر حق ہے۔ چنانچہ انہیں حق والے کے پاس لایا گیا جس نے اجازت دے دی پھر آپ نکلے، انہیں غسل دیا اور پانچ کپڑوں میں کفن دیا جن میں سے ایک پگڑی بھی تھی اور پھر سر سے پاؤں تک کستوری مل دی۔

حدیث نمبر (۱۷۸۶): حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ آدمی جب چاہتا ہے کہ کوئی بھلا کام کرے تو اللہ کی طرف سے اسے کوئی ڈانٹنے والا ہوتا ہے جو اسے نیک کام

کرنے کو کہتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۸۷): حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ہمارے بھانجے کی شادی ہوئی، اس نے کھانا تیار کرایا تو ابن سیرین نے کہا حضرت محمد ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھا جو کئی دن تک کھانا نہ کھاتا اور جب اسے گوشت کا کچھ حصہ مل جاتا تو اسی پر گذارہ کر لیتا اور اگر وہ بھی نہ ملتا تو اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔

حدیث نمبر (۱۷۸۸): حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے اور جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو ان سے کہا اے ابوبکر! دعا کیجئے انہوں نے یہ دعا کی اے اللہ! ہمارے اچھے کام قبول فرمالے، ہمیں معاف فرمادے اور جنت میں اس وعدے کے مطابق داخل کردے جو دوسروں سے کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۸۹): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ جب چلتے تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے۔ حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میں عید کے دن ان کے پاس گیا کہ اگر وہ ادھر نکلیں تو میں ان کے پیچھے چل کر انہیں دیکھوں کہ راستے اور عیدگاہ میں کیا کرتے ہیں۔ میں ان کے نکلنے تک گھر پر کھڑا رہا، آخر وہ نکلے اور چلے تو میں ان کے پیچھے ہولیا۔ انہوں نے مڑ کر مجھے دیکھا اور کہا اگر میں چور ہوتا تو برا آدمی ہوتا، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ میرے اور تمہارے لیے بہتر ہے تو مجھے چور ہونے میں پرواہ نہ ہوتی۔

حدیث نمبر (۱۷۹۰): حضرت سہل بن اسلم عدوی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ عوف اعرابی میرے والد کی وفات پر مجھ سے افسوس کرنے آئے اور کہنے لگے ذہن نشین کرلو کہ اس جدائی کے بعد اکٹھا ہوگے، اگر ہمت ہے کہ مل سکو اور شرم نہ کرو تو ضرور ملو، اگر ان کی کوئی وصیت ہے تو اسے پورا کرو، امانت ہے تو اسے ادا کردو، قرضہ ہے تو اسے اتار دو اور رشتہ دار ہے تو اس سے رشتے داری قائم کرو۔ یہ بھی ذہن میں رکھو کہ اس کے بعد پھر جدائی ہوگی اور پھر ایسا اکٹھ ہوگا کہ اس کے بعد جدائی نہ ہوگی (یا کہا کہ ایسی جدائی ہوگی کہ اس کے بعد اکٹھ نہ ہوگا)۔

حدیث نمبر (۱۷۹۱): حضرت عوف اعرابی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہاں بیٹھنے والوں سے کہا کرتے تھے اے لوگو! ہم تمہیں جاہل سمجھ کر تعلیم نہیں دیتے بلکہ صرف وہ چند چیزیں سکھاتے ہیں جن

سے تم واقف ہوتا کہ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی فائدہ پہنچادے۔

حدیث نمبر (۱۷۹۲): حضرت صالح مری رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت عبداللہ بن حسن کے پاس ان کی والدہ کا افسوس کرنے آئے تو کہنے لگے کہ اگر یہ مصیبت تمہارے لیے کوئی نصیحت بن جائے تو یہ تمہارے لیے نعمت ہوگی ورنہ ذہن نشین کرلو کہ تمہارے دل میں لگی آگ اس سے بھی زیادہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۹۳): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر کوئی انسان مجھے اس دنیا میں ناراض کرلیتا ہے تو آخرت میں اس کے انجام کی ذمہ دار نہیں بنوں گی۔

حدیث نمبر (۱۷۹۴): حضرت عبیداللہ بن عبد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت کوئی شخص آیا تو حضرت عبید بن عمیر نے اس سے پوچھا لوگ ان کے بارے میں کس قدر غمگین ہیں؟ اس نے بتایا خدا کی قسم! ان کا غم دن بدن زیادہ ہوا ہے۔ حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ پر وہی غمگین ہوگا جن کی وہ ماں تھیں۔

حدیث نمبر (۱۷۹۵): حضرت فضل بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچا تو ان کے کپڑوں کی قیمت لگائی، ان کے ذمے تیرہ یا پندرہ درہم تھے۔

حدیث نمبر (۱۷۹۶): حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کے والد نے مجھے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے بہتر دین کون سا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا درمیانے درجے والا اور گنجائش والا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۹۷): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دیئے ہوئے صدقے دائیں ہاتھ سے (فوراً) قبول فرماتا ہے اور صرف وہی قبول فرماتا ہے جو پاکیزہ ہوں۔ پھر ان میں سے ایک لقمے کو ایسے بڑھاتا ہے جیسے تم اپنے دودھ چھڑائے بچے کو پالتے ہو اور پھر وہ ایک لقمہ اس شخص کے لیے احد پہاڑ جتنا بن جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷۹۸): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ کونسا صدقہ سب سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے۔ فرمایا کہ یہ صدقہ عطیہ ہوتا ہے، چاہے تو اپنے بھائی کو درہم دے

دے، چوپایہ دے دے، بکری کا دودھ دے دے یا پھر گائے ہی کا دودھ دے دیا کرے۔

حدیث نمبر (۱۷۹۹): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اسے پڑھتے رہو کیوں کہ اس کے ہر حرف پر تمہیں دس نیکیاں ملیں گی، میں الٓمٓ کو حرف نہیں کہتا بلکہ الف، لام اور میم تین حرف ہیں جن میں سے ہر ایک پر دس نیکیاں ملیں گی۔

حدیث نمبر (۱۸۰۰): حضرت عتبہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چپکے سے دعا کرنا، ظاہری ستر دعاؤں سے زیادہ مرتبہ والا ہے اور انسان جب ظاہری طور پر کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور پھر ویسا ہی چپکے سے بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقۃً میرا بندہ یہی ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۰۱): حضرت عقبہ بن عبدالغافر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ مل کر پڑھیں تو ایک حج جتنا ثواب ہوتا ہے اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھیں تو ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۰۲): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کہا کرتا تھا میں نیا کپڑا پہننا اس لیے نہیں چاہتا کہ میرے ہمسائے اسے دیکھ کر چغلیاں کریں گے اور یوں گنہگار ہوں گے۔

حدیث نمبر (۱۸۰۳): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یقین کرنے میں کئی خطرات کا سامنا ہوتا ہے جب کہ ایمان دل میں بس چکا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۰۴): حضرت عامر احول رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت نوف سے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا (اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے) کے بارے میں پوچھا گیا کہ موبق کیا چیز ہوگی؟ آپ نے بتایا کہ اہلِ ایمان اور گمراہوں کے درمیان ایک وادی ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۸۰۵): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا (اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قیدخانہ بنایا ہے) کے بارے میں کہتے ہیں کہ "حصیر" سے مراد قیدخانہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۰۶): حضرت ابو العلاء زید بن درہم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا کے بارے میں کہتے ہیں یہ جہنم میں پیپ اور خون کی ایک نہر ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۰۷): حضرت نوف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دنیا کو ایک پرندے کی طرح سمجھو اور جب جانور کا پر ٹوٹ جاتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے۔ چنانچہ مصر اور بصرہ بھی زمین کے دو پر ہیں اور جب یہ برباد ہوں گے تو دنیا بھی برباد ہو جائے گی۔

حدیث نمبر (۱۸۰۸): حضرت واصل کہتے ہیں کہ اگر ''تعریف وثناء'' نہ ہوتی تو میں تمہارے سامنے اپنے نفس کو برا بنا دیتا۔

حدیث نمبر (۱۸۰۹): حضرت ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں ہمیں پتہ چلا ہے کہ جہنم کا داروغہ فرشتہ ایسا ہے کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان دو خریف بھر کا فاصلہ ہے۔ وہ دوزخی شخص کو مارے گا تو اسے سر سے پاؤں تک پیس کر رکھ دے گا۔

حدیث نمبر (۱۸۱۰): حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک عبادت گذار نے دوسرے کو خط لکھا کہ اما بعد تم کیسے ہو اور تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کیا تمہارے حال میں کوئی چیز ایسی نہیں جو میرے حال پوچھنے سے تمہیں روک لے؟

حدیث نمبر (۱۸۱۱): حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیثیں اپنے والد کو پڑھ کر سنائیں تو انہوں نے ان کا اقرار کیا۔

حدیث نمبر (۱۸۱۲): حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بندے! پرہیزگار ہونے سے انکار نہ کرو، احسان والا بننے سے انکار نہ کرو۔ میں نے یہ حدیث حضرت سعد بن جبیر کو سنائی تو انہوں نے کہا وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے) اور پھر اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ احسان والوں کے لیے بھی حق ہے، فرمایا کہ ہر طلاق والی کے لیے نان ونفقہ ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۱۳): ایک قریشی شخص نے بتایا کہ حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ ایک جنازہ سے واپس آئے تو پیچھے سے انہیں حضرت حسن نے آواز دی کہ اے ابو عبداللہ! انہوں نے اس طرف دیکھا اور فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ تم گھر والوں سے پیار کر سکو اور وہ تم سے

کیا کریں تو یہ کام جلد کرو تاہم ان میں تھوڑی دیر ٹھہرا کرو۔

حدیث نمبر (۱۸۱۴): ایک بصری شخص نے ابو معاویہ کو بتایا کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک گھر تھا کہ جب اس کا دروازہ کھول دیا جاتا تو یہی اس کی اجازت بن جاتا۔ چنانچہ ان کے ساتھیوں میں سے کوئی آ کر دیکھتا کہ دروازہ کھلا ہے تو اس میں داخل ہو کر دیکھتا اور حسن نہ ہوتے تو ان کے بستر کے نیچے ایک ڈبہ دیکھ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیتا، اس میں کھانا ہوتا تو کھانا شروع کر دیتا۔ ایک دن حضرت حسن آ گئے اور جب ایک آدمی کو یوں کرتے دیکھا تو کھڑے دیکھتے رہے، پھر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور انہوں نے رونا شروع کر دیا، اس آدمی نے پوچھا اے ابو سعید! کیوں روتے ہو؟ فرمایا مجھے ایک گذری قوم کی عادتیں یاد آ گئی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۱۵): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ایک آدمی چپکے سے دعا کیا کرتا تھا اور تکلیف آ جانے پر ظاہراً دعا کرلے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ تو جانی پہچانی آواز ہے لہٰذا اس کی بخشش کے لیے دعا کرو اور جب وہ چپکے سے دعا نہیں کرتا اور اسی دوران اسے بیماری لگ جاتی ہے جس کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ آواز جانی پہچانی نہیں لہٰذا وہ اس کی سفارش نہیں کرتے۔

حدیث نمبر (۱۸۱۶): حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت ابو عثمان نہدی کے پاس بیٹھا کرتے، وہ ہمیں نصیحت کرتے اور دعائیں دیتے اور کہتے کہ قبول ہو گئی ہے، اللہ نے ہمیں بخش دیا ہے اور پھر چپ چاپ ہو جاتے اور پھر کہتے کہ ہم نے سچ کہا ہے (اسی وجہ سے قبول ہو گئی ہے)۔

حدیث نمبر (۱۸۱۷): حضرت ابو عمران جونی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں تھے تو ایک بوڑھا شخص ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا اے مسجد والو! اللہ تعالیٰ یا تو تمہارے ذریعے جنتیوں کی گنتی پوری کرے گا یا پھر دوزخیوں کی، چنانچہ ہمیں رلا دیا۔

حدیث نمبر (۱۸۱۸): حضرت شمیط رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم خولانی اسلام پر روتے ہوئے طواف کر رہے تھے کہ معاویہ آ گئے، انہیں بتایا گیا۔ چنانچہ انہوں نے پیغام بھیج کر انہیں منگوایا اور پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ معاویہ۔ انہوں نے کہا کہ تم قبر

کے لیے حیثیت نہیں رکھتے، اچھا یا برا جو بھی کرو گے، تمہیں اس کی جزا ملے گی، اے معاویہ! اگر تم پوری دنیا پر انصاف کرو اور پھر کسی ایک پر ظلم کرو تو تمہارا یہ ظلم تمہارے انصاف سے بڑھ جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۸۱۹): حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دنیا میں نماز با جماعت اور بھائیوں کے ساتھ ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی دکھائی نہیں دیتی جو لذت بھری ہو۔

حدیث نمبر (۱۸۲۰): حضرت جعفر بن سلیمان کے مطابق کسی ساتھی نے بتایا کہ حضرت مورق عجلی تجارت کرتے اور مال کماتے۔ چنانچہ اگلے جمعہ تک اس میں سے کچھ رقم بچ جایا کرتی تو کسی مسلمان بھائی کو دیتے۔ یہ چار سو، پانچ سو اور تین سو ہوتے اور ان سے کہہ دیتے کہ ہمارے لیے اپنے پاس اس وقت تک رکھو جب تک ہمیں ضرورت پڑے، پھر اس کے پاس رکھ کر کہتے کہ جب کہ وہ کہا کرتا کہ مجھے ضرورت نہیں، اس پر آپ کہتے کہ بخدا ہم تو یہ نہیں لیں گے، آپ جیسے چاہیں برت لیں۔

حدیث نمبر (۱۸۲۱): حضرت یزید سنی کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت مورق سے کہا کہ اے ابوالمعتمر! میں اپنے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ نہ ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں اور نہ ہی روزہ رکھ سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا یہ تو اپنے آپ کے بارے میں آپ نے اچھی بات نہیں کہی۔ جب تم نیک کام کرنے سے کمزور ہو گئے ہو تو برائی میں بھی کمزور بنو کیوں کہ میں تو تھوڑی سی نیند لے کر خوش ہو جاتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۸۲۲): حضرت مورق عجلی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ تجارت کرتے تھے اور مال کما لیتے تھے جسے فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کرتے اور کہا کرتے کہ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو میں تجارت ہی نہ کرتا۔

حدیث نمبر (۱۸۲۳): حضرت زہیر بنانی بتاتے ہیں کہ مجھے حضرت مورق کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ مسلسل روزے رکھتے اور افطاری کے وقت ہلکی پھلکی دو روٹیاں کھاتے۔ آپ تجارت کرتے اور اس کا نفع ضرورت مندوں پر خرچ کرتے، بھائیوں کا بھائی چارہ نبھاتے اور کہا کرتے کہ اگر یہ فقیر نہ ہوتے تو میں تجارت نہ کیا کرتا۔

حدیث نمبر (۱۸۲۴): حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ تم بہت گناہ کرتے ہو تو

اللہ سے بخشش بھی ویسی ہی مانگو کیوں کہ آدمی گناہ کرتا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی بخشش مانگ لیتا ہے تو وہ اس کی جگہ لے لیتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۲۵): حضرت بکر بن عبداللہ مزنی بتاتے ہیں کہ پہلے زمانے میں ایک بادشاہ بڑا سرکش گذرا تھا، مسلمانوں نے اس سے جنگ کی اور اسے زندہ پکڑ لیا۔ کہا کس قتل کے بدلے میں تمہیں قتل کریں۔ چنانچہ سب نے مشورہ کر کے کہا کہ تانبے کا ایک بڑا برتن تیار کیا جائے اور اس کے نیچے آگ جلا دی جائے، اسے قتل نہ کیا جائے بلکہ اس برتن میں بھون دیا جائے تا کہ اسے عذاب کا مزہ آسکے چنانچہ انہوں نے یونہی کیا۔ وہ ایک ایک کر کے اپنے خداؤں کو بلائے جارہا تھا کہ اے فلاں خدا میں تیری عبادت کس لیے کرتا رہا، تیرے سامنے سجدے کرتا رہا اور اپنا چہرہ تجھ سے ملتا رہا لہٰذا اس تکلیف سے مجھے بچا لے۔ جب اس نے دیکھا کہ ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تو آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کہنے لگا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور خلوصِ دل سے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی تو اللہ نے آسمان سے پانی بھیجا جس نے آگ بجھا دی، پھر تیز ہوا آئی اور بادل کو اڑا لے گئی وہ اسی ہوا میں آسمان و زمین کے درمیان گھومتا رہا اور لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہا۔ اسی دوران اللہ نے اسے ایسی قوم میں اتارا جو اللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے، وہ مسلسل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے جا رہا تھا۔ لوگوں نے اسے وہاں سے نکال کر پوچھا افسوس! تمہیں کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ میں فلاں قوم کا بادشاہ ہوں اور پھر سارا واقعہ بتایا اور کہا یہ تھا میرا حال اور میری پکڑ۔ چنانچہ وہ سب ایمان لے آئے۔

حدیث نمبر (۱۸۲۶): حضرت بکر بن عبداللہ نے اپنی بیوی سے کہا اگر اس بات کی مجھے فکر نہ ہوتی کہ تم میرے بارے میں وہ کچھ کہہ سکتی ہو جو مجھ میں ہے تو میں وہ کچھ کہہ دیتا جو تم میں موجود ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۲۷): حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں مالداروں جیسی زندگی گذار کر فقیروں کی موت مروں گا؟ چنانچہ وہ فوت ہوئے تو ان پر تھوڑا سا قرض تھا۔

حدیث نمبر (۱۸۲۸): حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک کی حفاظت یوں کرتا ہے، جیسے تم اپنے بیمار کی کرتے ہو۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات دنیا کے لیے کی تھی۔ چنانچہ کہا تم دیکھتے نہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کی تندرستی کے لیے اسے کڑوی دوا پلاتی ہے اور طرح طرح کے علاج کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے مومن بندے کے لیے یونہی کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۲۹): حضرت ابن حیوہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت بکر بن عبداللہ مزنی کے مرضِ موت میں ان کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو انہوں نے سر اٹھا کر کہا اللہ اس شخص پر رحم کرے جسے اللہ نے نیک کاموں کی ہمت دی کہ وہ اللہ کی عبادت کرے یا کمزوری ہو تو اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

حدیث نمبر (۱۸۳۰): ایک شخص نے حضرت مورق سے کہا اے ابوالمعتمر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مجھ سے نہ نماز پڑھی جا سکے گی اور نہ ہی روزہ رکھ سکوں گا۔ انہوں نے کہا یہ آپ نے اپنے بارے میں کوئی اچھی بات نہیں کی، اگر نیکی سے کمزور ہو جاؤ تو برائی سے بھی گریز کرلو، میں تو صرف تھوڑا سا سو کر خوش رہتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۸۳۱): حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ یہ دُعا پڑھتے تھے، اسے چھوڑا نہیں کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمارے لیے رحمت کے خزانے کھول دے اور اس کے بعد دنیا و آخرت میں ہمیں عذاب سے نجات عطا فرما، اپنے کھلم کھلا فضل و کرم سے حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور اس کے بعد کبھی بھی کسی کے سامنے محتاج نہ فرما۔ ہم زیادہ سے زیادہ تیرا شکر کرتے رہیں، تیرے محتاج رہیں اور تیری وجہ سے تیرے سوا ہر ایک سے بے پرواہ رہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۳۲): حضرت یزید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، بصرہ کی مسجد میں میں نے حضرت بکر بن عبداللہ مزنی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام کپڑے پہنتے تو نہ پہننے والوں کو الزام نہ لگاتے اور جو نہ پہنا کرتے وہ پہننے والوں کو طعنہ نہ دیتے۔

حدیث نمبر (۱۸۳۳): حضرت ابن عوف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابورجاء سے سنا کہ جو کسی وجہ سے میری ہمدردی کرتا ہے تو میں اس کے بعد اسے وہ چیز واپس کردیتا ہوں البتہ خود میں روز و شب اپنے پروردگار کے لیے پانچ مرتبہ چہرے کو مٹی پر لگاتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۸۳۴): حضرت ابوالاشہب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابورجاء رضی اللہ عنہ

ہر رمضان میں تراویح کے اندر ہر دس دن میں ختم قرآن کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۸۳۵): حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ اونٹ کے بیٹھنے سے بھی زیادہ نرم تھے۔

حدیث نمبر (۱۸۳۶): حضرت ابو التیاح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابا السوار عدوی نے یہ آیت پڑھی وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا۔ (اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگادی اور اس کے لیے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا) اور فرمایا کہ اے ابن آدم! دو مرتبہ تجھے اٹھایا جانا ہوگا لہٰذا تمہارا صحیفہ (اعمال نامہ) تو کھلا پڑا ہے، جو کچھ چاہو اس میں لکھ لو اور تم فوت ہو گے تو اسے لپیٹ دیا جائے گا اور پھر اُٹھایا جائے گا تو پھر کھول دیا جائے گا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا (فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ، آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے)۔

حدیث نمبر (۱۸۳۷): حضرت مخلد بن حسین نے بتایا کہ ایک انسان نے ابو السوار عدوی کے گھر سے پانی مانگا تو ان کی بیوی نے کہا کہ گڑھے میں قطرہ بھی پانی نہیں ہے (یا کہا کہ ہمارے پاس قطرہ بھی پانی نہیں ہے) وہ گیا اور گڑھے (یا کنوئیں) کا ڈول پکڑ لایا۔ (یا کہا کہ جو کچھ گڑھے میں تھا اسے پکڑ لایا) اور اس خاتون پر لا پھینکا اور کہنے لگا اے خاتون! دیکھو تو سہی، اس میں کتنے قطرے موجود ہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۳۸): حضرت سالم بن نوح رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضرت عوف گزرے تو حضرت یونس نے ان سے کہا آپ کیسے ہیں اور آپ کا حال کیا ہے؟ عوف نے کہا کہ حضرت ابو السوار عدوی سے کہا گیا کیا آپ ہر طرح سے صحیح ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کاش! دسواں حصہ ہی صحیح ہو جاؤں۔

حدیث نمبر (۱۸۳۹): حضرت ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو السوار عدوی ایک حلقے میں بیٹھے علم کی باتیں کر رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا۔ کہا سبحان اللہ والحمد للہ کہو، اس پر حضرت ابو السوار ناراض ہو گئے اور کہا افسوس! اب

تک ہم کیا کر رہے تھے؟

حدیث نمبر (۱۸۴۰): حضرت مخلد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالسوار عدوی کو کسی نے تکلیف پہنچائی تو وہ چپ ہو گئے اور جب اپنے گھر میں پہنچے تو دل میں کہا چاہتے ہو تو یہی کافی ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۴۱): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عطا نے کسی آدمی کو دیکھا جو مسجد میں کوئی چیز بیچ رہا تھا چنانچہ اسے بلا کر سمجھایا کہ یہ تو آخرت کا بازار ہے، بیچنا چاہتے ہو دنیا کے بازار کی طرف جاؤ۔

حدیث نمبر (۱۸۴۲): حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دین بچاؤ، میں تمہیں تمہاری دنیا کی وصیت نہیں کرتا، تم اسی کی حرص کر رہے ہو اور اسی میں لگے ہو۔

حدیث نمبر (۱۸۴۳): حضرت ابوالسوار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حکم بن ایوب نے خطبہ دیتے ہوئے دنیا سے بے تعلقی کا ذکر کیا تو حضرت ابوالسوار نے کہا یہ لوگوں کو دنیا سے بے تعلقی سمجھا رہے ہیں لیکن خود ان کے پاس تین ہزار درہم ہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۴۴): حضرت ابوخلدہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالسوار عدوی سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ شیخ تو اس کی اجازت دیتے ہیں اور دوسرے حضرات جوان کے لیے اس لیے مکروہ جانتے ہیں کہ کہیں اس سے آگے غلطی نہ کر لے۔

حدیث نمبر (۱۸۴۵): حضرت ابوخلدہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالسوار سے امام کے پیچھے فاتحہ کے بارے میں پوچھا کہ پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ تسبیح کیا کرو اور تکبیر پڑھا کرو۔

حدیث نمبر (۱۸۴۶): حضرت ابوالجعفر محمد بن فرج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر ظلم ہوا یعنی انہیں قید کیا گیا اور پیٹا گیا تو اس وجہ سے مجھے بہت پریشانی ہوئی۔ چنانچہ وہ خواب میں مجھے دکھائی دیئے تو مجھ سے کہا گیا کیا تم نہیں چاہتے کہ ان کا مرتبہ ابوالسوار عدوی جیسا ہو جائے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، پھر کہا کہ وہ اللہ کے ہاں اسی مرتبہ پر ہیں۔

حدیث نمبر (١٨٤٧): حضرت حسن رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ اس امت کے کسی فوت شدہ شخص نے حضرت ابوالسوار عدوی سے کسی دینی مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنے علم کے مطابق جواب دیا کہ (اگر ایسا ہوا تو) تم اسلام سے نکل جاؤ گے، اس شخص نے پوچھا کہ پھر میں کس دین کی طرف جاؤں گا؟ انہوں نے کہا (اگر تم نے یوں نہ کیا تو) تمہاری بیوی کو طلاق ہو گی، اس نے کہا کہ پھر میں راتیں کہاں گذارا کروں؟ اس پر ابوالسوار نے اسے چالیس ڈنڈے مارے۔ حضرت حسن نے کہا خدا کی قسم! اس ڈنڈے کے نشان نہیں گئے۔

حضرت ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ احمد بن حنبل کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا جس پر انہوں نے انا للہ وانا الیه راجعون پڑھا۔

حدیث نمبر (١٨٤٨): حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالسوار سے سنا تھا، آپ نے معاذہ عدویہ سے اس وقت کہا جب وہ بنوعدی کی مسجد میں تھیں تم میں سے کوئی مسجد میں آجاتی ہے تو سر رکھ کر پچھلا حصہ اوپر اٹھالیتی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے دیکھا کیوں ہے، آنکھوں میں مٹی ڈال لی ہوتی، اب دیکھنے کی کوشش نہ کرو۔ انہوں نے کہا کیا کروں؟ خدا کی قسم! نظر تو پڑ ہی جاتی ہے اور پھر میں نے معذرت کر لی۔ اس نے کہا اے ابوالسوار! میں گھر میں ہوتی ہوں تو بچے پریشان کرتے ہیں اور مسجد میں آجاتی ہوں تو خوشی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا اسی خوشی کا مجھے تم پر خوف ہے۔

حدیث نمبر (١٨٤٩): حضرت ابوشمیط رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابوالسوار عدوی کو خط لکھا اما بعد! اے بھائی! لوگوں سے ڈرتے رہو اور اپنا آپ ان کے سامنے رکھو، تمہارا گھر تمہیں کافی ہونا چاہیے اور اپنی غلطی پر رویا کرو۔ پھر جب کسی کو گرا ہوا دیکھو تو اس اللہ کا شکر کرو جس نے تمہیں گرنے سے بچایا اور شیطان سے بے فکر نہ رہو کیوں کہ وہ زندگی بھر تمہیں دھوکہ دیتا رہے گا۔

حدیث نمبر (١٨٥٠): حضرت بلال بن ابی الدرداء رحمۃ اللہ نے بتایا کہ ان کے والد نے ان سے کہا تھا جب کہیں برائی دیکھو تو اس سے اور برے لوگوں سے ہٹ جایا کرو۔

حدیث نمبر (١٨٥١): حضرت حسن رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ کھلانے والے تو چلے گئے،

صرف مانگ کر کھانے والے رہ گئے ہیں، نصیحت سکھانے والے تو چلے گئے لیکن بھول میں ڈالنے والے رہ گئے ہیں۔

پھر آپ نے کہا کہ اگر عمران زندہ ہوتے تو میں اس بارے میں انہیں بار بار کہتا۔

حدیث نمبر (۱۸۵۲): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں ایک بڑے شیخ فرقد سنجی کے پاس گیا تو ان کے سامنے ترشی والا سرکہ رکھا تھا۔ وہ ہر لقمے کو "اس کے پیٹ میں" کہہ کر کھاتے تھے۔ میں نے کہا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا اس لیے کہ مجھ سے تعلق توڑ دے۔

حدیث نمبر (۱۸۵۳): حضرت بشر بن مفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خواب میں میں نے بشر بن منصور کو دیکھا تو کہا اے ابو محمد! اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا جتنا میں مشکل سمجھتا تھا، اس کے مقابلے میں آسان ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۵۴): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میں نے حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کو یہ آیت پڑھتے سنا: لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا، پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے) تو رو پڑے اور کہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو بھی شخص اس قرآن پر ایمان لائے گا تو اس کا دل پاش پاش ہو جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۸۵۵): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کو یوں کہتے سنا جب جہنم والے جہنم میں لوہے کے اوزار کی ضرب محسوس کریں گے تو اس کے حوضوں کا غوطہ لگائیں گے اور آہستہ آہستہ یوں نیچے جائیں گے جیسے کوئی انسان اس دنیا میں آہستہ آہستہ پانی کے اندر ڈوبتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۵۶): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں میں نے حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے سنا اے قرآن سنبھالنے والو! قرآن نے تمہارے دلوں میں کیا ڈال رکھا ہے؟ کیوں کہ مومنوں کے لیے قرآن یونہی تازگی ہوتا ہے جیسے زمین کو بارش تازگی دیتی ہے چنانچہ بارش آسمان سے اترتی ہے تو گھاس پر گرتی ہے جس میں دانے ہوتے ہیں، بارش

کو اس جگہ کی بدبو اس بات سے نہیں روکتی کہ وہ لہرائے، سرسبز ہو اور اچھی لگے۔

اے قرآن سنبھالنے والو! قرآن نے تمہارے دلوں میں کیا ڈال رکھا ہے؟ کہاں ہیں ایک سورت والے، کہاں ہیں دو سورتوں والے، بتاؤ تم نے اس پر کیا عمل کیا ہے؟

حدیث نمبر (۱۸۵۷): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے حضرت مالک بن دینار سے اس وقت سنا تھا جب ان سے کہا گیا اے ابو یحییٰ! کاش آپ اپنا کلام نرم کر دیتے تو آپ کے پاس بیٹھنے والے ساتھی بڑھ جاتے۔ فرمایا کیا میرا دستر خوان رک جائے گا؟ کیا کوئی اور نقصان ہو جائے گا؟ اللہ انہیں نہ ہی لائے۔

حدیث نمبر (۱۸۵۸): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کو کہتے سنا کہ جتنا غم تم دنیا کے لیے کرو گے، اتنا ہی آخرت کا تمہارے دل سے نکل جائے گا اور جس قدر تم آخرت کے بارے میں پریشان ہو گے، اسی قدر دنیا کے بارے میں تمہاری پریشانی دل سے نکل جائے گی۔

حدیث نمبر (۱۸۵۹): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کو یہ آیت پڑھتے سنا: اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ (کیا ہم انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، ان جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں؟)

حدیث نمبر (۱۸۶۰): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کو یوں کہتے سنا خدا کی قسم! اگر میرے لیے نہ سونا ممکن ہوتا تو میں کبھی نہ سوتا کہ کہیں سوتے میں مجھ پر عذاب نہ آ جائے۔ خدا کی قسم! اگر میرے پاس مددگار ہوتے تو میں انہیں دنیا بھر میں پھیلا دیتا جو لوگوں کو ''جہنم سے بچو، جہنم سے بچو'' کہتے پھرتے۔

حدیث نمبر (۱۸۶۱): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کو یوں کہتے سنا تھا تم میں سے بہت لوگ گنہگار ہیں جن میں کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ہمیشہ اچھی بات کرتا اور ہمیشہ نیک عمل کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۶۲): حضرت مالک رضی اللہ عنہ حضرت حسن کے حوالے سے بتاتے ہیں

کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل پیدا کی تو اسے فرمایا آگے آؤ، وہ آگے آئی تو فرمایا پیچھے ہٹو، وہ پیچھے ہٹ گئی پھر فرمایا کہ میں نے تجھ جیسی پیاری کوئی مخلوق نہیں بنائی، میں تیرے ذریعے لوں گا اور تیرے ذریعے دیا کروں گا۔

حدیث نمبر (۱۸۶۳): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر آپ کو اپنے صاحب سے ملنا پسند ہے تو چادر باندھو، جوتے گانٹھو اور پیٹ بھرنے سے کم کھاؤ۔

حدیث نمبر (۱۸۶۴): حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دل میں جب غم نہ ہو تو وہ ویسے ویران ہو جاتا ہے جیسے گھر میں اگر کوئی نہ ہو تو وہ ویران گنا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۶۵): حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بندے کو جتنی سزا سخت دلی کی وجہ سے ملے، اتنی کسی اور وجہ سے نہیں ملے گی۔ حضرت مالک نے یہ بھی فرمایا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ میرا دل کوڑا کرکٹ بننے کے لائق ہے تو میں اس کوڑا کرکٹ پر جا بیٹھتا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی سزائیں دلوں کے لیے بھی ہوتی ہیں اور بدنوں کے لیے بھی، وہ رزق میں تنگی کرتا ہے، روزی میں ناراضگی دکھاتا اور عبادت میں سستی پیدا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۶۶): حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بہت سے آدمی ہیں جو بھائی کو ملنا اور دیکھنا چاہتے ہیں تو کوئی انہیں روک دیتا ہے یا کوئی معاملہ سامنے آجاتا ہے لیکن جلد اللہ انہیں ایک ایسے گھر میں اکٹھا کرے گا جہاں جدائی نہ ہوگی۔ اس کے بعد حضرت مالک نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں اور تمہیں طوبیٰ کے سائے تلے اور عبادت گذاروں کے آرام کی جگہ پر اکٹھا فرمائے۔

حدیث نمبر (۱۸۶۷): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! تو لوگوں کو کیسے تکبر دکھاتا ہے؟ جو انہیں وعدہ دیا گیا ہے وہ وہم ہے، صرف وہ وہم نہیں جس کا وعدہ نہیں دیا گیا۔ وہ تو جلدی جلدی جا رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۶۸): حضرت مالک کے مطابق حضرت موسیٰ نبی علیہ السلام نے بلعام بن باعورا کو مدین کے بادشاہ کی طرف بھیجا کہ انہیں اللہ کی طرف بلائے، اس کی ہر دعا قبول ہو جایا کرتی تھی۔ وہ بنو اسرائیل کے علما میں سے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مشکلات نازل ہونے پر

ان سے آگے رکھتے کہ وہ دعا کرے، وہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا۔ بادشاہ نے اسے لاجواب کر دیا اور عطیہ دیا۔ چنانچہ آخر اس نے اپنا دین چھوڑ دیا اور بادشاہ کا دین قبول کر لیا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا۔ (اور اے محبوب! انہیں اس کا حال سناؤ، جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا)۔

حدیث نمبر (۱۸۶۹): حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نعمت والے کو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی اور نعمت نہیں ملی ہوتی۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کا یہ حال ہے کہ ان میں کوئی چلتا ہے تو وہ "دیباجۃ الحرم" سے شادی کرتا ہے (حضرت عبداللہ بتاتے ہیں کہ حضرت مالک کے دور میں "دیباجۃ الحرم" اسے کہتے تھے جو سب سے خوبصورت ہوتا تھا اور اس کے علاوہ شاہ روم کی بیوی کو بھی کہا جاتا تھا)۔ پھر کوئی چلتا ہے تو لونڈی کی طرف جاتا ہے جسے اس کے باپ نے پالا ہوتا ہے اور اسے ایسا خوش حال کیا ہوتا ہے کہ گویا وہ مکھن ہے، وہ اس سے شادی کرتا ہے تو وہ اس کے دل کو قابو میں کر لیتی ہے چنانچہ وہ اس سے کہتا پھرتا ہے کہ بتاؤ کیا چاہتی ہو؟ وہ کہتی ہے کہ خوب صورت دوپٹہ لا کر دو، پھر پوچھتا پھرتا ہے کیا مانگتی ہو؟ وہ کہتی ہے کہ ایسی ایسی چیزیں لا دو۔

حضرت مالک کہتے ہیں کہ اس کے مطالبوں سے وہ اپنے دین سے خالی ہاتھ ہو جاتا ہے، وہ کسی یتیم اور کمزور سے شادی نہیں کرتا کہ اسے شاندار لباس دے کر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب لے سکے۔

حدیث نمبر (۱۸۷۰): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کی آواز غم کے مارون جیسی تھی، وہ محراب میں سر رکھ کر یوں دعا کیا کرتے کہ اے مالک خدا! یہ تو تو جانتا ہے کہ جہنم میں کون ہوگا اور جنت میں کون؟ تو یہ بتا دے کہ ان میں مالک کہاں جائے گا؟ اور پھر رونا شروع کر دیتے۔

حضرت مالک بتاتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندوں میں کسی کو عذاب دینا چاہتا ہوں تو میری نظر میں قرآن پڑھنے کے لیے بیٹھنے والے، مسجدیں تعمیر کرنے والے اور مسلمان بچے آ جاتے ہیں جس سے میرا غصہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ میں نے اپنا عذاب روک لیا ہے۔

حضرت مالک یہ بھی فرماتے تھے جب دل کے خالص اور سچے لوگوں کے ہاں قرآن پڑھا جاتا ہے تو ان کے دل آخرت کی طرف جانے کے لیے جھومنے لگتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۷۱): حضرت مالک رحمہ اللہ نے حضرت مغیرہ بن حبیب سے کہا اے مغیرہ! ہر بیٹھنے والے اور ایسے ساتھی کو دیکھو، اگر اس سے تم دین کی کسی بہتری کو حاصل نہیں کر سکتے تو پھر ایسے شخص کے ساتھ بیٹھنا بند کر دو۔

حدیث نمبر (۱۸۷۲): حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کے گورنر کے پاس پرانے کپڑوں ہی میں چلا جایا کرتا تھا اور اس سے جھجکتا نہیں تھا چنانچہ ایک دن اس نے کہا کہ اے مالک! تم یہ کپڑے پہن کر میرے پاس نہ آیا کرو۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر پر رحم فرمائے، پتہ نہیں کہ میری شکایت کس نے کر دی ہے؟ حالانکہ میں تو آج تک انہی کپڑوں میں آپ کے پاس آتا رہا ہوں۔ اس نے کہا اے مالک! تمہیں معلوم نہیں کہ کیوں آتے رہے ہو؟ وجہ یہ تھی کہ تمہیں مجھ سے کوئی دنیاوی غرض نہیں ہوتی چنانچہ تم بے دھڑک آ جاتے ہو۔

حضرت مالک کہتے ہیں کہ اگر میں اپنے کسی رجسٹر میں یہ بات لکھ سکتا ہوں تو قاسم بن محمد ثقفی کی یہ قیمتی بات ضرور لکھ لیتا۔

حدیث نمبر (۱۸۷۳): حضرت ابوابراہیم حمیری (مالک بن دینار کے ہم مجلس) کے مطابق حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنے کسی ساتھی سے کہا میں جمے ہوئے دودھ سے نرم روٹی کھانا چاہتا ہوں چنانچہ وہ لے آیا اور جما ہوا دودھ (دہی) اور روٹی رکھ دی۔ حضرت مالک روٹی کو الٹنے پلٹنے لگے اور ہر طرف سے دیکھ کر روٹی سے کہا میں چالیس سال سے تمہیں کھانے کا ارادہ لیے پھرتا ہوں اور آخر کار میں نے تجھے منگوالیا ہے اور آج تم میرا دل اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہو (یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) یہ کہا اور روٹی کھانے سے انکار کر دیا۔

حدیث نمبر (۱۸۷۴): حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سرسام کی بیماری میں گرفتار ہو گیا لیکن ہوش سے تھا، اسی دوران حضرت حسن بن ابی الحسن میری بیماری پرسی کو آئے اور چادر لا کر میرے سرہانے رکھ دی، پھر وضو کیا اور میرے سرہانے بیٹھ گئے۔ میں نے کہا اے ابوسعید! اگر میں اس بیماری سے مر گیا تو میری خواہش ہے کہ

میرے مونڈھے اور پاؤں رسی سے باندھ دیئے جائیں اور پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف یوں لے جایا جائے جیسے غلام کو اس کے آقا کی طرف لے جایا جاتا ہے۔

حضرت حسن نے قریبی لوگوں سے کہا کہ تمہارا یہ ساتھی چھوڑے جا رہا ہے کیوں کہ بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔ اس پر میں نے کہا اے ابوسعید! بخدا میں چھوڑ نہیں رہا ہوں۔ پھر میں تندرست ہو گیا تو انہوں نے کہا اے رسی سے باندھے جانے والے! آپ زمین کے اندھیروں میں جا رہے تھے لیکن آپ کو تندرستی مل گئی ہے چنانچہ حضرت حسن مجھے ایسی نصیحتیں کرنے لگے کیوں کہ وہ تعلیم دیتے وار ادب سکھایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۸۷۵): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آدمی کی نیت اس کے علم سے زیادہ ضروری ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۷۶): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن جب میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوں تو مجھے لمبا سجدہ کرنے کی اجازت دے تا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ مجھ سے راضی ہے اور پھر فرمائے کہ اے مالک! اب مٹی ہو جا۔

حضرت مالک نے فرمایا کوئی جیسی بھی خواہش چاہے کرلے، لیکن مالک کی خواہش یہ ہے کہ قیامت کے دن میرا جھونپڑا اینٹوں سے بنا ہوا ہو، میں جہنم سے بچ جاؤں اور مجھے پانی ملے۔

حدیث نمبر (۱۸۷۷): حضرت مالک نے فرمایا خدا کی قسم! میں بیت الخلا کی طرف جاتا ہوں تو اللہ سے حیا آتی ہے اور میں تو چاہتا ہوں کہ میری روزی ایک کنکر ہو جسے چاٹتے چاٹتے ہی مر جاؤں۔

حدیث نمبر (۱۸۷۸): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کسی آدمی کی امانت میں خیانت کا پتہ اس وقت چل جاتا ہے جب وہ خیانتی لوگوں کے لیے امانت دار بنا ہوا ہو۔

حضرت مالک فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مکمل گناہ گار بن جاتا ہے تو اپنی آنکھوں کا خود ذمے دار ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۷۹): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عالم شخص جب اپنے

علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو دلوں سے اس کے وعظ کا اثر ختم ہو جاتا ہے جیسے پتھر سے پانی کے قطرے۔

حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم عمل کرنے کی خاطر علم حاصل کرو تو علم تم میں خوشی پیدا کرتا ہے اور اگر کسی اور غرض کے لیے پڑھو تو تکبر پیدا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۸۰): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص صرف اپنے لیے علم پڑھنا چاہے تو تھوڑا ہی کافی ہے لیکن جب دوسروں کے لیے پڑھنا چاہے تو پھر لوگوں کی ضرورتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۸۱): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومنوں کے دل نیکی کے لیے جوش مارتے ہیں جب کہ بدکاروں کے دل برائیوں کے لیے تیار رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ارادے جانتا ہے تو اے لوگو! اپنے ارادوں پر نظر رکھو۔

حدیث نمبر (۱۸۸۲): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نیک لوگوں کا ذکر ہوتا ہے تو لوگ کیڑے نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۸۳): حضرت مالک فرماتے ہیں اگر مجھے لوگوں سے یہ ڈر نہ ہو کہ مجھے دیوانہ کہنے لگیں تو میں ادنی کپڑے پہن لوں اور سر پر راکھ ڈال کر آوازیں دیا کروں کہ جو مجھے دیکھے لے گا، وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہ بنے گا۔

حدیث نمبر (۱۸۸۴): حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق رسول اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی شخص خطاب کیا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس سے پوچھے گا کہ خطاب کس مقصد کے لیے کیا تھا۔

حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جب بھی حضرت مالک ہمیں یہ حدیث سناتے تو رونے لگتے اور کوئی بات نہ کرتے اور فرماتے لوگوں کا خیال ہے کہ میری آنکھیں میرے کلام کی وجہ سے ٹھنڈی ہو گئی ہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے اس خطاب کا ارادہ پوچھے گا۔

حدیث نمبر (۱۸۸۵): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ کسی آسمان

میں ایک فرشتہ ہے جس کی تسبیح سے ایک اور فرشتہ بن جاتا ہے جو کھڑا ہو کر تسبیح شروع کر دیتا ہے۔
پھر بتاتے ہیں کہ، کسی ایک آسمان میں فرشتہ ہے جس کی آنکھیں کنکروں، مٹی کے ذروں اور آسمانی ستاروں جتنی ہیں اور پھر ہر آنکھ کے نیچے ایک ایک آنکھ اور دو دو ہونٹ ہیں، وہ ایسی زبان میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی سمجھتا ہے پھر بتاتا کہ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے سینگوں کی ہر طرف سینگ ہیں جو پانچ سو سال کی مسافت جتنے لمبے ہیں اور اللہ کا عرش ان سینگوں پر رکھا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۸۶): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے لیے دو روٹیاں کافی ہیں؟ انہوں نے کہا تمہارا خیال ہے کہ میں گھی بھی مانگتا ہوں؟
پھر فرماتے ہیں میرا پیٹ خالی ہو، روٹی کا ٹکڑا ہو اور نہر کا پانی بھی ملے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں۔
پھر فرمایا میں حق تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر پیشاب کی حاجت نہ ہوا کرتی تو میں مسجد سے نہ نکلتا۔
پھر فرمایا مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہوتی کہ اہلِ بصرہ مجھے اچھی کھجوریں لا کر دیں، مجھے ان کی کیا ضرورت ہے؟

حدیث نمبر (۱۸۸۷): جب اُم یحییٰ فوت ہو گئیں تو حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ابو یحییٰ! کاش آپ شادی کر لیتے۔ اس پر انہوں نے کہا میرے بس میں ہوتا تو میں اپنے آپ کو طلاق دے لیتا۔

حدیث نمبر (۱۸۸۸): صنعاء کے ایک شخص نے بتایا کہ خواب میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہوتے ہیں؟ آپ نے شام کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا ان میں سے عراق میں بھی کوئی موجود ہے؟ فرمایا ہاں، وہاں محمد بن واسع، حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینا بھی ہے جو لوگوں میں یوں چلتا پھرتا ہے جیسے اپنے دور میں حضرت ابوذر زاہد تھے۔
حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر مالک بن دینار بنی اسرائیل کے دور میں ہوتے تو لوگ

ان کی باتوں پر عمل کرتے۔

حدیث نمبر (۱۸۸۹): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مالک رحمۃ اللہ علیہ یوں بھی دعا کیا کرتے تھے ''اے میرے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرلے کہ ہم تجھے اچھی طرح سے پہچان لیں، اچھی چیزوں کا دھیان رکھیں، تیری اچھی باتوں کو یاد کرلیں۔ اے اللہ! ہمیں پختہ ایمان دے، ہمیں پرہیزگار بنا۔ اے اللہ! ہم مرنے سے پہلے تیری طرف رجوع کریں، موت سے پہلے سلامت رہیں اور اے اللہ! ہم پر ایسی نظر فرما کہ جس کی بنا پر ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ملیں۔

پھر رک کر فرماتے۔ اے اللہ! کیا تیرا یہ خیال ہے کہ دنیا کی بہتری سے میری مراد درہم و دینار ہیں؟ میں تو نیک عملوں کی دعا کرتا ہوں جنہیں لے کر میں تجھ سے ملوں اور تو مجھ سے خوش ہوجائے۔ اے زمین و آسمان کے مالک! میں تیرا شوق اور ڈر رکھتے ہوئے تجھ سے ملنا چاہتا ہوں۔

حضرت جعفر کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ خوب روتے اور ہم بھی ان کے ساتھ روتے رہتے۔

حدیث نمبر (۱۸۹۰): حضرت معلّی بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن قتیبہ جب بصرہ میں آئے تو حضرت مالک نے مجھ سے کہا کہ آؤ ان کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم گئے اور اجازت مانگی، تھوڑی ہی دیر بعد ہم ان سے ملے۔ حضرت سلمہ نے مرحبا کہا کہ اے یحییٰ! آپ کا آنا مبارک، بتائیے کیا حکم ہے؟ اور پھر اپنے پاس بٹھالیا اور ملنے والوں کے سامنے پوچھا کوئی ضرورت ہو تو بتائیے۔ حضرت مالک نے کہا! ہاں کچھ کام ہے، اس نے پوچھا بتائیے۔ انہوں نے کہا یہ بادشاہی کیسی؟ اس نے کہا اے ابو یحییٰ! ان لوگوں کے ہاں ہماری پہچان یہی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ تمہاری ڈھال ہے۔ اس نے کہا ہمیں تو ان کی ضرورت نہیں۔ حضرت مالک نے کہا اے سلمہ! مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لوگ تمہیں ایسے کیچڑ میں پھنسا دیں گے کہ وہاں سے نکالیں گے نہیں۔

حدیث نمبر (۱۸۹۱): حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں گرجے میں بیٹھے ایک راہب سے ملا اور اسے آواز دی تو اس نے میری طرف جھانکا پھر آپس میں باتیں ہونے لگیں

چنانچہ مجھ سے کہا اگر ممکن ہو تو تم اپنے اور خواہشوں کے درمیان لوہے کی دیوار بنالو اور جس قریب بیٹھنے والے کے ہاں سے بہتری کی امید نہ ہو تو اس کے پاس بیٹھا نہ کرو خواہ وہ قریب ہو یا دور۔

حدیث نمبر (۱۸۹۲): حضرت جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار اور معلیٰ بن زید سے سنا کہ وہ یوں کہہ رہے تھے "ہم نے حسن بصری کو کہتے سنا ہے۔"

حدیث نمبر (۱۸۹۳): حضرت جعفر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ بادل آتے اور چلے جاتے تھے لیکن برستے نہ تھے جس پر حضرت مالک نے کہا تم تو بارش برسانے میں دیر کررہے ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تم پتھر برسانے میں دیر کررہے ہو، اگر تم نے پتھر نہ برسائے تو ہمیں خیریت ہوگی۔

حدیث نمبر (۱۸۹۴): حضرت مغیرہ بن حبیب رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت مالک رحمۃ اللہ سے ملنے چلا، میں ان کے پاس گیا تو لمبا لباس پہنے ہوئے تھا، رات سرد تھی، میں گھر کے دروازے پر جا گرا۔ اتنے میں حضرت مالک آ گئے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور ڈاڑھی ہاتھ میں پکڑ کر کہا اے پروردگار! جب محشر میں تو پہلے اور آخری لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرے گا تو مالک کے سفید بالوں کو آگ پر حرام کر دینا۔

حدیث نمبر (۱۸۹۵): حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی قوم اللہ کے سامنے ذلیل ہوئی ہے تو ان کے جگر بھوک کی وجہ سے جلا دیئے گئے تھے۔

حدیث نمبر (۱۸۹۶): حضرت ابن سلیمان رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت مالک اور محمد بن واسع مل بیٹھے تھے کہ حضرت مالک نے کہا یا تو یہ محفل اللہ کی فرماں برداری والی ہے یا پھر دوزخ والی۔ اس پر محمد بن واسع نے کہا میں تمہاری طرح نہیں کہوں گا بلکہ یوں کہتا ہوں کہ یا تو یہ رحمت ہے یا عذاب ہے۔ اس پر مالک نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے قاری ہو (حالانکہ رحمت اور فرماں برادری ایک چیز ہیں)۔

حدیث نمبر (۱۸۹۷): حضرت ابن شوذب کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عشاریوں کے خلاف حضرت مالک سے مدد مانگی، آپ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ سے درخواست کی اور کہنے لگے کہ اے ابو یحییٰ! کاش آپ دعا کردیں۔ ان کے پاس ایک کوزہ تھا جس پر چمڑا چڑھا ہوا تھا اور جس میں وہ اپنا خرچہ رکھتے تھے۔ آپ نے کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا

لو۔ حضرت مالک نے وہ کوزہ لے کر اپنی بغل کے نیچے رکھا اور کہا میں دعا نہیں کروں گا کیوں کہ بخدا اللہ تعالیٰ اس وقت تک ہماری دعا قبول نہیں کرے گا جب تک یہ کوزہ ہمارے پاس ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۹۸): حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی ایک کتاب میں ہے کہ برے حکمران کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اے برے حکمران! تم نے گوشت کھایا، اونی کپڑے پہنے اور دودھ پیتا رہا لیکن کسی ٹوٹے دل والے کو انصاف نہیں دیا اور نہ ہی گم شدہ چیزیں تلاش کیں اور نہ ان کی نگرانی کی تو آج میں تم سے ان کو بدلہ لے کر دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا حضرت سفیان نے کہا کہ نیک نیکوں کے ذکر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترا کرتی ہے۔ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ علم والے کو اپنے قریب کر لیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸۹۹): حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں دسواں حصہ وصول کرنے والے ہمسائے کی بیمار پرسی کرنے گیا تو اس نے کہا کہ خواب میں مجھ سے مسکینوں پر رحم کرنے والے نے بات کی ہے اور کہا کہ مسکینوں پر رحم کرنے والا تم پر ناراض ہے اور کہا کہ نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے۔ اس نے کہا تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ نہیں کچھ ہے۔ چنانچہ آپ نے پہلے والی بات دہرائی اور مجھے گھبرا دیا۔ میں نے پوچھا کہ کس پر ناراض ہے؟ اس نے ہاتھ سے دل کی طرف اشارہ کیا کہ اس پر۔

حدیث نمبر (۱۹۰۰): حضرت مالک کہتے ہیں کہ میں ایک ہمسائے کی بیمار پرسی کے لیے گیا تو اس نے کہا دو آگ کے پہاڑ دکھائی دے رہے ہیں۔ اس پر مالک نے کہا مجھے پتہ چلا کہ اس کے پاس دو قفیر (ایک پیمانہ) تھے جن میں سے ایک زیادہ اور ایک کم تھا۔

حدیث نمبر (۱۹۰۱): حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عطاء سلمی آدھی رات کو جب بیدار ہوتے تو گھبرا کر دونوں ہاتھ اپنے اعضا پر مارتے اور ان کا پتہ لگاتے۔ وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ ان میں تبدیلی تو نہیں کر دی گئی۔

حدیث نمبر (۱۹۰۲): حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے کہا اے لوگو! تم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو قاریوں اور امیروں سے ایک ایک حصہ لیں

گے لیکن تم رحمٰن کے قاری بنو، اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔

حدیث نمبر (۱۹۰۳): حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آواز دینے والے سے سنا کہ اے لوگو! کوچ کا وقت ہے، پھر فرمایا کہ میں نے محمد بن واسع کے بغیر کسی کو یوں کھڑا ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ کہہ کر رو پڑے اور گر گئے (یا گرنے کے قریب تھے)۔

حدیث نمبر (۱۹۰۴): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے فرقد سنجی کو یوں کہتے سنا، فرمایا میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو شخص دنیا پر غم کھاتا ہے وہ اپنے رب پر بھی غم کھائے گا۔ جو مالدار کے پاس بیٹھ کر چاپلوسی کرے تو اس کے دین میں سے دو حصے ختم ہو جائیں گے اور جسے کوئی تکلیف پہنچے اور وہ اسے لوگوں کے پاس بتاتا پھرے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کی شکایت کرتا ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۹۰۵): حضرت سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بتایا جاتا ہے کہ فرقد سنجی حضرت ابن سیرین کے پاس گئے تو حلوہ لاکر سامنے رکھ دیا گیا لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اس پر ابن سیرین نے کہا اے بچی! ابو یعقوب کے لیے روٹی اور گھی لاؤ، وہ لے آئی تو انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ ابن سیرین نے ہنس کر کہا یہ کھانا بھی تو ویسا ہی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۰۶): حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن حضرت فرقد سے کہا اے فرقد! تم حلوہ پسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں کیوں کہ نہ تو میں اسے پسند کرتا ہوں اور نہ اسے پسند کرنے والے کو اچھا جانتا ہوں۔ اس پر حسن نے کہا یہ مجنون تو نہیں؟ یہ مجنون تو نہیں؟

حدیث نمبر (۱۹۰۷): حضرت فرقد سنجی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ کسی بھی نبی کے صحابی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بڑا مرتبہ نہیں رکھتے، وہ ملتے وقت بہادر دکھائی دیتے اور ہاتھوں کے سخی تھے۔

حدیث نمبر (۱۹۰۸): حضرت ہیثم بن معاویہ سے کسی بزرگ نے کہا کہ کوفہ والوں کے کچھ عبادت گزار اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بصرہ والوں کے پاس لے چلو۔ وہاں جا کر ان کی عبادت دیکھی چنانچہ ان میں سے کچھ نے دوسروں سے کہا کہ ہمیں فرقد سنجی کے پاس لے چلو چنانچہ وہاں پہنچے تو انہوں نے ان سے کچھ باتیں کیں، انہوں نے کہا اے ابو یعقوب! کھانا لائیے! انہوں نے کہا ہاں میں نے دیر تک اس لیے باتیں کی ہیں کہ تمہیں

بھوک لگ جائے اور تم میرے ہاں سے کھانا کھاؤ۔ وہ تھیلا اُتارو اور اس میں سے جو کی سیاہ روٹیاں نکال لو۔ انہوں نے کہا اے ابو یعقوب! نمک دیجیے، انہوں نے کہا کہ نمک تو ہم نے ایک مرتبہ گندھے آٹے میں ڈال دیا تھا، اس وقت تم نے نہیں مانگا تھا۔

حدیث نمبر (۱۹۰۹): حضرت ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں نے فرقد کو یوں کہتے سنا، تم لوگوں نے فارغ لوگوں جیسے کپڑے پہنے ہیں۔ کہا گیا کہ یہ ہمارا عمل ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کام کرنے والا کام کے موقع پر گھٹیا کپڑے کیسے پہنتا ہے اور جب وہ فارغ ہوتا ہے تو نہایا کرتا ہے پھر صاف کپڑے پہنتا ہے جبکہ تم نے کام کرنے سے پہلے ہی فارغ لوگوں جیسے کپڑے پہن رکھے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۱۰): حضرت صالح بن مسمار مصری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے ایک ساتھی سے کہا آؤ حسن کی طرف چلیں اور ان کی باتیں سنیں۔ اس نے کہا وہ تو سنی ہوئی ہیں لہٰذا آؤ ان پر عمل کریں۔

حدیث نمبر (۱۹۱۱): حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن حوشب نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اے ابو سلیمان! تم زندہ رہے تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی اُنس و محبت والا نہ مل سکے اور نہ ہی کوئی راہنمائی والا مل سکے۔

حدیث نمبر (۱۹۱۲): حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں غفلت کرنے والوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا یوں ہوتا ہے جیسے جنگ سے بھاگنے والوں کے ساتھ لڑنے والا۔

حدیث نمبر (۱۹۱۳): حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کوئی مجھے ایسا شخص بتادے جو رات کو رویا کرتا ہے اور دن کو ہنستا ہو۔

حدیث نمبر (۱۹۱۴): حضرت ابو الہلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بازاروں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے سوکھے درختوں میں ہرا بھرا درخت۔

حدیث نمبر (۱۹۱۵): حضرت ابو المنہال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی شخص قبر میں اچھے ہمسائے کے پاس دفن ہوتا ہے تو یہ استغفار کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۱۶): حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں جب بھی کوئی شخص اللہ کے ہاں

زیادہ عزت والا ہو جاتا ہے تو اس کی سخت آزمائش ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۱۷): حضرت یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ (ان کی ملاقات حضرت ابوذر سے ہوئی تھی) بتاتے ہیں کہ جو شخص شروع سے عبادت میں لگ گیا اور مرنے تک عبادت کرتا ہی رہا تو اسے ننانوے صدیقوں کا مرتبہ ملے گا۔

حدیث نمبر (۱۹۱۸): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (☐) بنایا اور اس کے درمیان کئی لکیریں کھینچیں اور مربع کی درمیانی لکیر کی طرف کئی لکیریں کھینچیں اور ایک لکیر مربع کے باہر نکال دی اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول جانیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ درمیانی لکیر ہے، اسے انسان سمجھو اور اس کی طرف آنے والی ساری لکیریں اس کی خواہشیں ہیں جو اسے اپنی طرف کھینچتی ہیں، ان میں سے ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دوسری سامنے آتی ہے اور لکیروں سے بنا مربع چاروں طرف سے اسے گھیرے ہوئے ہے جب کہ باہر نکلنے والی لکیر اس کی امیدیں ہیں (جو موت سے آگے تک جاتی ہیں)۔

حدیث نمبر۔ (۱۹۱۹): حضرت بشیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک سائل حضرت ربیع کے دروازے پر آیا تو اس نے کہا کہ اس سائل کو شکر کا شربت پلاؤ، لیکن گھر والوں نے (سُکّر بمعنی شکر) کسرہ (روٹی) سمجھا لیکن اس نے کہا کہ شکر پلاؤ کیوں کہ ربیع شکر سے محبت کرتا ہے (یہاں ربیع سے مراد نام بھی ہے)۔

حدیث نمبر (۱۹۲۰): حضرت بشیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضرت ربیع کے پاس گذاری، وہ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور اس آیت تک پہنچے:

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ۔

''کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا، یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کی اُن کی زندگی برابر ہو جائے، کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔''

حضرت بشیر فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع پوری رات صبح تک روتے ہوئے یہی آیت

پڑھتے رہے۔

حدیث نمبر (۱۹۲۱): حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ عاد کی قوم یمن سے شام تک کے علاقے میں ذروں کی طرح پھیلی ہوئی تھی تو جوان میں سے کسی ایک کو میرے پاس لے آئے گا، میں اسے اتنا انعام دوں گا۔

حدیث نمبر (۱۹۲۲): حضرت حماد اصم کے ایک ساتھی بتاتے ہیں کہ کئی مرتبہ ہم عشاء کے بعد ان کے شعروں کی تعلیم لیتے، ان کے بال لمبے تھے، صبح ہوتی تو ہم ان کے بال رات جیسے دیکھتے جس سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ ربیع نے رات بھر اپنا پہلو بستر پر نہیں لگایا۔

حدیث نمبر (۱۹۲۳): حضرت بشر کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کے ہاں کسی شخص کی بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بندوں کے ذکر کی بجائے اللہ کا ذکر کرتے رہنا بہت بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۲۴): حضرت عاصم کے مطابق حضرت ربیع سے کہا گیا کہ آپ اپنے ساتھیوں کی طرح شعر کیوں نہیں کہتے؟ انہوں نے کہا کہ جو کلام بھی کی جاتی ہے، اسے لکھ لیا جاتا ہے اور مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ قیامت کے دن میں اپنے سامنے رکھ کر کوئی شعر پڑھوں۔

حدیث نمبر (۱۹۲۵): حضرت بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے پر جا رہے تھے، حضرت ربیع نے جب لوہاروں کو دیکھا تو غش کھا کر گر گئے۔ حضرت ابن مسعود انہیں اٹھا کر گھر لے آئے، پھر جا کر لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور واپس ان کے پاس آگئے اور کہا اے ربیع! اے ربیع! لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، وہ پھر گئے اور لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور واپس ان کے پاس آگئے اور ربیع ربیع کہہ کر آواز دیتے رہے لیکن وہ بولتے نہ تھے۔ پھر عشاء کی نماز پڑھائی اور ان کے پاس واپس آگئے اور آوازیں دیں لیکن وہ نہیں بولے اور سحری کی سردی نے انہیں مار دیا۔

حدیث نمبر (۱۹۲۶): حضرت بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع سے صبح ہونے پر جب پوچھا جاتا کہ اے یزید! صبح کیسی ہوئی؟ تو وہ کہا کرتے کہ صبح ہوئی ہے تو ہم کمزور ہیں، گنہ گار ہیں، اپنا رزق کھاتے ہیں اور موت کا انتظار رکھتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۲۷): حضرت بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع نے فرمایا

لوگ دوطرح کے ہیں کچھ مومن اور کچھ جاہل۔ رہے مومن تو انہیں ہم دکھ نہیں دیتے اور کافروں سے جاہلوں والی باتیں نہیں کرتے۔

حدیث نمبر (۱۹۲۸): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع کو فالج ہوا تو ان سے کہا گیا کوئی علاج کیا ہوتا، انہوں نے کہا ارادہ تو بنا تھا لیکن پھر مجھے عاد، ثمود، اصحاب الرس اور کئی اور قومیں یاد آگئیں جن کے پاس بڑے بڑے طبیب تھے اور علاج کرنے والے موجود تھے لیکن نہ علاج کرنے والے رہے اور نہ ہی علاج کرانے والے۔

حدیث نمبر (۱۹۲۹): حضرت عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت ربیع کے پاس ایک سائل آیا تو آپ سردرات میں اس کی طرف گئے، لگتا تھا کہ ٹھٹھرا ہوا ہے چنانچہ آپ نے اپنا کوٹ اسے پہنایا جس کے متعلق خیال تھا کہ وہ ریشم کا تھا، آپ نے اسے دے کر یہ آیت پڑھی۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

حدیث نمبر (۱۹۳۰): حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ربیع کے پاس پہنچے تو انہوں نے آنے کی وجہ پوچھی، ہم نے کہا اللہ کی حمد و ثناء کرنے آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ مل کر کریں۔ آپ ذکر کریں تو ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر کریں، اس پر انہوں نے کہا اس اللہ کا شکر ہے کہ تم میرے پاس نہیں آئے، بلکہ تمہارا خیال ہے کہ تم پیو تو ہم بھی تمہارے ہمراہ پئیں، تم زنا کرو تو ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر زنا کریں۔

حدیث نمبر (۱۹۳۱): حضرت علاء بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع کا گھوڑا چوری ہو گیا جس پر ان کی مجلس والوں نے کہا کہ آپ چور کے خلاف دعا کر دیں۔ آپ نے کہا بلکہ میں اس چور کے لیے دعا کروں گا کہ اے اللہ! اگر وہ مالدار ہے تو اس کا دل بدل دے اور اگر وہ فقیر ہے تو اسے مالدار کر دے۔

حدیث نمبر (۱۹۳۲): حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ خادم کے آدھا کام کرنے پر اسے فرماتے آدھا آپ کے ذمے ہے اور گھاس پھوس میں اٹھا لوں گا۔

حدیث نمبر (۱۹۳۳): حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع کے پاس آپ کے مرید بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی بیٹی آ کر کہنے لگی کہ میں جا کر کھیل سکتی ہوں؟ آپ نے کہا کہ

نہیں، اس پر لوگوں نے کہا اے ابو یزید! اسے کھیلنے کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میں اسے کہہ دوں کہ جاؤ، کھیلو لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جاؤ اور بھلائی کی بات کرو (یا فرمایا کہ نیک کام کرو)۔

حدیث نمبر (۱۹۳۴): حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع کو گھوڑا دیا گیا (یا بتایا کہ تیس ہزار میں خریدا) اور اس پر بیٹھ کر جنگ کے لیے روانہ ہوئے، پھر گھوڑا باندھ کر غلام کو گھاس لانے کا کہہ کر نماز شروع کر دی، اتنے میں غلام آ گیا اور پوچھا کہ اے ربیع! گھوڑا کہا ہے؟ آپ نے کہا اے یسار! وہ تو چوری ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ دیکھ ہی رہے تھے۔ آپ نے کہا ہاں لیکن میں اس وقت اللہ سے راز و نیاز کر رہا تھا اور کوئی بھی شے میرے لیے اس سے رکاوٹ نہیں بن سکتی تھی۔ پھر دعا کی کہ اے اللہ! اس نے تو چوری کر لی ہے لیکن میں تو نہیں کروں گا لہٰذا اے اللہ! اگر یہ چور مالدار ہے تو اسے ہدایت دے اور اگر فقیر ہے تو اسے مالدار کر دے (تین مرتبہ کہا)۔

حدیث نمبر (۱۹۳۵): حضرت بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سے بڑھ کر اور کوئی کلام نہیں کہ انسان لا الہ الا اللہ کہے، الحمد للہ پڑھے، اللہ اکبر کہے اور سبحان اللہ پڑھے، پھر بھلائی کی دعا کرے اور برائی پر پناہ مانگے، نیکی کرنے کو کہے، برائی سے روکے اور قرآن کی تلاوت کرے۔

حدیث نمبر (۱۹۳۶): حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی پر کوئی چیز اتارے تو تم اسے حاصل کر لو اور نہ ہی ایسا ہے کہ تم اسے پڑھو تو جان لو کہ اس کا مطلب کیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۳۷): حضرت بلال بن منذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا کہ آج اگر میں ربیع کی کسی کے ساتھ برائی ظاہر نہ کر سکوں تو پھر کبھی بھی، کسی حال میں ظاہر نہیں کر سکوں گا۔ اس پر میں نے پوچھا اے ابو یزید! سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا قتل ہو گیا ہے۔ انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر یہ آیت پڑھی:

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ

بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔

''تم عرض کرو اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، نہاں اور عیاں کے جاننے والے! تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔''

میں نے کہا آپ نے کیا کہا؟ فرمایا کیا کہوں؟ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اوران کا حساب اللہ کرے گا۔

حدیث نمبر (۱۹۳۸): حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کے ہر کام میں کوئی راز ہوتا تھا، اگر آپ نے قرآن کھولا ہوتا اوراس دوران کوئی آدمی آجاتا تو اسے کپڑے سے ڈھانپ دیتے۔

حدیث نمبر (۱۹۳۹): حضرت سعید بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع نے قمیص پہنی جو سنبلانی تھی اور تین یا چار درہم قیمتی تھی، آپ اس کی آستین کھولتے تو ناخنوں تک پہنچ جاتی اور چھوڑتے تو کلائی تک آجاتی چنانچہ قمیص کی سفیدی دیکھ کر کہا کرتے کہ اے عبید اللہ! اپنے رب کے لیے رکھ دو اور پھر کہتے اے لحیمہ! اے دمیہ! اس وقت کیا کرو گی جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۔ وَجِيْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ۔

''اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اوراس دن جہنم لائی جائے۔''

حدیث نمبر (۱۹۴۰): حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت ربیع بن خثیم بھی تھے، ہم ایک لوہار کے پاس گئے، حضرت عبداللہ اسے آگ میں لوہا گرم کرتے دیکھنے لگے۔ حضرت ربیع نے بھی اس طرف دیکھا تو ایک جھٹکا کر گرنے لگے، اتنے میں حضرت عبداللہ چلے اور ہم فرات کے کنارے لگی بھٹی پر پہنچے، اس میں آگ کے شعلے نکل رہے تھے حضرت عبداللہ نے دیکھا تو یہ آیت پڑھی:

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا۔ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا۔

''اور جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے، زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے۔''

یہ سن کر حضرت ربیع بن خثیم نے چیخ ماری، ہم انہیں اٹھا کر ان کے گھر لے آئے، پھر عبداللہ نے ظہر تک ان کے بارے میں پوچھا لیکن وہ نہ سنبھلے، پھر عصر تک خیریت دریافت کی لیکن وہ سنبھل نہ سکے، پھر مغرب کے وقت بھی پتہ چلایا لیکن وہ سنبھل نہ سکے تھے، اس کے بعد ہوش سنبھالی تو وہ اپنے گھر واپس آ گئے۔

حدیث نمبر (۱۹۴۱): حضرت عیسیٰ بن فروخ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ رات ہونے اور لوگوں کے سو جانے پر قبرستان کی طرف چلے جاتے، اس میں گھوما کرتے اور کہتے کہ تم بھی تھے اور ہم بھی ہیں اور صبح ہونے پر وہاں سے یوں نکلتے جیسے قبر سے نکلے ہوں۔

حدیث نمبر (۱۹۴۲): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب حضرت ربیع کو آتے ہوئے دیکھتے تو کہتے آنے والے لوگوں کو بشارت دیدو کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھ لیتے تو محبت کرتے۔

حدیث نمبر (۱۹۴۳): حضرت بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع نے ان سے کہا کہ اے بکر! اپنی زبان سنبھال کر رکھو کیوں کہ لوگوں کو میرے دین میں شک پڑے گا۔

حدیث نمبر (۱۹۴۴): حضرت سعید بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابووائل سے کہا گیا آپ بڑے ہیں یا ربیع بن خثیم؟ انہوں نے کہا میں تو عمر کے لحاظ سے بڑا ہوں لیکن وہ علم میں مجھ سے بڑے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۴۵): حضرت شقیق ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ربیع بن خثیم کا بیٹا فوت ہوا تو انہوں نے یہ شعر کہے "میں کسی طبیب کو اس کے علاج کے لیے نہیں بلاؤں گا، اے بارشیں اتارنے والے! میں تو تجھی سے دعا مانگوں گا کیوں کہ مجھے ملنے والی تکلیف پر تو ہی صبر دیتا ہے اور میرے اس معاملے میں میرے لیے تو ہی تو ہدایت کا سامان کرے گا اور مجھے امید ہے کہ اس تکلیف کے بارے میں نہ جانتے ہوئے بھی اس پر مجھے اجر دے گا۔"

حدیث نمبر (۱۹۴۶): حضرت منذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے لیے حلوہ تیار کردو حالاں کہ آپ انہیں کچھ پکانے کو نہیں کہا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے بنا دیا، انہوں نے میری طرف اپنا ہمسایہ مصاب بھیجا، اس نے کھانا شروع کر دیا جب کہ اس کا لعاب بہہ رہا تھا جس پر بیوی نے کہا یہ جو کچھ کھا رہا ہے، اسے کیا جانے،

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۴۷): حضرت یاسین الزیات رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن الکواء حضرت ربیع بن خیثم کی طرف آئے اور ان سے کہا مجھے ایسا شخص بتایئے جو آپ سے بہتر ہو۔ انہوں نے کہا ہاں یہ وہ شخص ہوگا جو بولے تو ذکرِ الٰہی کرے، سوچ بچار اس کی تندرستی ہو، اور وہ چلے تو سوچ سمجھ کر۔

حدیث نمبر (۱۹۴۸): حضرت منذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع نے کہا: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (جو اللہ سے ڈرے تو وہ اسے نکلنے کی راہ دے دیتا ہے) فرمایا ہر کام میں لوگ مجھ سے تنگ ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۴۹): حضرت محمد بن نضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم نے فرمایا کہ فقہ کا علم سیکھو اور لوگوں سے الگ جاؤ۔

حدیث نمبر (۱۹۵۰): حضرت منذر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ربیع بن خثیم نے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (اور جب تھکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں) کے متعلق کہا کہ وہ دوہی نہیں جائیں گی۔

حدیث نمبر (۱۹۵۱): حضرت سعید بن ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے ربیع بن خیثم سے سن کر بتایا کہ انہیں دو ہزار عطیہ ملتا تھا جن میں سے بارہ سو تو اپنے لیے رکھ لیتے جب کہ باقی صدقہ کر دیتے۔

حدیث نمبر (۱۹۵۲): حضرت سعید بن عبداللہ بن ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ علیہ صبح ہونے پر کہا کرتے بھلائی کے کام کرو، نیک کام ہمیشہ کرو اور لمبی امیدیں نہ لگاؤ ورنہ دل سخت ہو جائیں گے۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے)۔

حدیث نمبر (۱۹۵۳): حضرت ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو ختم کرنے کے بعد فرمائے گا کہاں ہیں ظالم؟ کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ اور وہ لوگ کہاں ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور خدا کو پکارتے تھے؟ جب کہ اس کے علاوہ تو کوئی بھی عبادت کا حقدار نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۹۵۴): حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں، قیس بن عسیل، حبہ

بن عسیل اور عبدالرحمن بن سلمہ ﷫ حضرت ربیع کی طرف چلے اور جب وہاں پہنچے تو پوچھا کہ ربیع بن خثیم کا گھر کہاں ہے؟ جب انہوں نے ہماری شکل وصورت دیکھی تو ہم نے ان کے بارے میں زور دے کر پوچھا تو وہ کہنے لگے آپ ایسے شخص سے ملنے آئے ہیں جو بات کریں گے تو تم سے جھوٹ نہیں بولیں گے، تم ان کے پاس امانت رکھو گے تو خیانت نہیں کریں گے اور وعدہ کریں گے تو وعدہ خلافی نہیں کریں گے، یہ ہے ان کا گھر جسے تم دیکھ رہے ہو۔

ابووائل کہتے ہیں کہ ہم ان کے گھر میں داخل ہوئے تو وہ مسجد میں تھے، ہم نے جا کر کہا ہمارے آنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ذکر کریں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ذکر کریں گے۔ اس پر انہوں نے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ! یہ اس لیے آئے ہیں کہ میں تیرا ذکر کروں تو یہ بھی کریں اور یہ اس لیے نہیں آئے کہ میں زنا کروں تو یہ بھی میرے ساتھ زنا کریں اور نہ ہی اس لیے آئے ہیں کہ میں شراب پیوں تو یہ میرے ساتھ پیئیں۔ اس کے بعد انہوں نے ہمارے ساتھ باتیں شروع کر دیں چنانچہ فرمایا نو چیزوں کے علاوہ باقی کلام میں بہتری نہیں ہوتی سبحان اللہ کہنا، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کہنا اور قرآن کی تلاوت کرنا، بھلائی کرنے کو کہنا، برائی سے روکنا، بھلائی مانگنا اور برائی پر اللہ سے پناہ مانگنا۔

حدیث نمبر (۱۹۵۵): حضرت ربیع بن خثیم ﷫ فرماتے تھے کہ پوشیدہ چیزیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو لوگوں سے چھپائی جاتی ہیں اور اللہ کے سامنے ظاہر ہوتی ہیں، پھر کہا کہ ان کی دوا تلاش کرو، پھر خود ہی کہا کہ ان کی دوا یہ ہے کہ تم توبہ کرلو اور دوبارہ وہ کام نہ کرو۔

حدیث نمبر (۱۹۵۶): حضرت سفیان ﷫ کہتے ہیں کہ ایک جوان جمعہ کے دن حضرت ربیع کے پیچھے پیچھے چلتا تھا جو اسی قبیلے کا تھا، وہ آرام کرتا تو ہاتھ کے اشارے سے کہتا میں تمہاری برائی پر اللہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۹۵۷): حضرت ربیع بن خثیم ﷫ فرماتے ہیں، ہر ایسا کام جو اللہ کی خوشی کے لیے نہ ہو تو وہ کمزور ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۵۸): حضرت ربیع بن خثیم ﷜ نے اپنے وصال کے موقع پر یہ وصیت کر دی تھی یہ وہ وعدہ ہے جس کا ربیع بن خثیم اقرار کر رہا ہے اور اپنے آپ پر اللہ کو گواہ بنا رہا ہے

، اللہ کی نظر میں آنا ہی کافی ہے، وہ اپنے نیک بندوں کو جزا دینے والا ہے اور مجھے بھی اس بات کا ثواب دے گا کہ میں اللہ کے رب ہونے کو دل سے مانتا ہوں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے کو مانتا ہوں، میں اپنے آپ اور اپنے ماننے والوں کے لیے یہ بتا دینا پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے عبادت گزاروں میں شامل ہوں، اس کی حمد وثناء کرنے والوں میں شمار ہوتا ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کے لیے دل میں خلوص رکھتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۹۵۹): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ربیع بن خثیم سے کہا اگر رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھ لیتے تو لازمی طور پر پیار فرماتے۔

حدیث نمبر (۱۹۶۰): حضرت ابوطعمہ نسیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے نمازِ نفل کے دوران یہ آیت پڑھنا شروع کی اور صبح ہونے تک پڑھتے چلے گئے: اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ۔ الآیۃ (جاثیہ، ۲۱) اور اس دوران آپ رکوع بھی کرتے جاتے تھے اور سجدے میں بھی پڑھتے جاتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۹۶۱): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو کہا کرتے کہ اچھا کام کرنے والوں کو ان کے اس کام پر بشارت دے دیں۔

حدیث نمبر (۱۹۶۲): حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کسی دنیاوی شے کا ذکر کر رہے تھے کہ اس دوران فرمایا تم نے کتنی مسجدیں بنائی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۶۳): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کے ہاں کسی آدمی کی بات ہوئی تو فرمایا میں لوگوں کی صرف یہ اتنی برائی کر کے خوش نہیں ہو جاتا کہ وہ بندوں کے گناہوں پر تو اللہ سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے گناہوں کی انہیں فکر ہی نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر (۱۹۶۴): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے: بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ۔ (بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے۔) تو اس بارے میں کہتے کہ یہ سر کا وہ زخم ہو گا جس کا تیرے سوا کوئی علاج نہیں کر سکے گا۔

حدیث نمبر (۱۹۶۵): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ روٹی صدقہ کرتے تو کہتے کہ اس کا

کوئی ٹکڑا پاس رہ جانے پر مجھے شرم آتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۶۶): حضرت ربیع کی بیوی نے بتایا کہ جب ربیع کی موت کا وقت آیا تو ان کی بیٹی رونے لگی، انہوں نے کہا اے بیٹی! رونے کی ضرورت نہیں بلکہ یوں کہو کہ اے، بشارت! میرے والد کو بھلائی کس دن ملے گی۔

حدیث نمبر (۱۹۶۷): حضرت نسیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے قبیلے کی مسجد میں حضرت ربیع کو صرف ایک بار دیکھا تھا کہ اس دوران ایک آدمی نے ان سے کہا تھا کہ مجھے قرآن کے بارے میں کوئی وصیت کیجیے تو انہوں نے اپنے چھوٹے بچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ (اور رشتہ والے ایک دوسرے کے زیادہ نزدیک ہیں، اللہ کی کتاب میں)

حدیث نمبر (۱۹۶۸): حضرت ربیع کی بیوی سریہ بتاتی ہیں کہ وہ حلویٰ (میٹھی چیز) کو بہت پسند کرتے تھے، اسی لیے وہ کہا کرتے کہ ہمارے لیے کھانا تیار کرو چنانچہ ہم بہت سا کھانا تیار کر دیتے۔ آپ فروح کے ساتھ ایک اور کو بلا کر کھانا کھلاتے اور خود پانی پلا کر ان کا بچا ہوا کھاتے پیتے۔ کوئی یہ کہتا کہ ان دونوں کو کیا پتہ؟ کہ تم انہیں کیا کھلاتے ہو؟ تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۶۹): حضرت منذر ثوری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں حضرت ربیع یوں سمجھایا کرتے کہ تم "اے اللہ میں تیری طرف توجہ کرتا ہوں" نہ کہا کرو کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ تم اس کے بعد توبہ نہ کر سکو تو یوں جھوٹ بول کر گناہگار نہ ہو جاؤ، بلکہ یوں کہا کرو کہ اے اللہ! تو مجھ پر توجہ فرما۔

حدیث نمبر (۱۹۷۰): حضرت نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع اتنا روتے کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور وہ یوں کہا کرتے کہ ہماری ملاقات ان لوگوں سے ہے جن میں سے ایک طرف ہم بھی چور ہوا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۹۷۱): حضرت ربیع کے ہمراہ بیس سال تک رہنے والے ایک شخص بتاتے ہیں کہ میں نے ان سے کوئی بری بات نہ سنی۔

حدیث نمبر (۱۹۷۲): حضرت نسیر کہتے ہیں کہ کچھ ایسے لوگ بھی حضرت ربیع کے

پاس آتے کہ جن کے آنے پر آپ کہا کرتے میں تمہاری برائی پر اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۹۷۳): حضرت ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے کہا تھا اے باپ! لوگ تو سو جاتے ہیں لیکن آپ کیوں نہیں سوتے؟ آپ نے فرمایا اے بیٹی! تمہارے باپ گناہوں سے ڈرتے رہتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۷۴): حضرت منذر ثوری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کے پاس کوئی آتا تو فرماتے اے اللہ کے بندے! اللہ سے ان باتوں میں ڈرو جن کے بارے میں جانتے ہو اور جن کا اقرار کرتے ہو۔ انہیں اللہ کے سپرد کرو جو انہیں جانتا ہے کیوں کہ غلطی کے معاملے میں ہم تم سے زیادہ ڈرتے ہیں، لوگ پوری طرح بھلائی پر نہیں چلتے اور نہ ہی برائی سے پورے طور پر دور ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے، اسے تم نے حاصل کرلیا ہے اور نہ ہی تم اسے جانتے ہو، جسے پڑھتے ہو۔ اس کے بعد فرماتے تھے کہ ان چھپے گناہوں کا خیال رکھو جن کے بارے میں لوگ نہیں جانتے حالاں کہ اللہ کے ہاں وہ واضح ہیں۔ ان کا علاج تلاش کرو اور پھر خود ہی فرماتے کہ ان کا علاج یہ ہے تو بہ کرکے دوبارہ گناہ نہ کرو۔

حدیث نمبر (۱۹۷۵): حضرت منذر رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اسلام سے پہلے جاہلیت کے دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں لوگوں کے فیصلے آیا کرتے تھے اور پھر اسلام آجانے کے بعد حرف بحرف اسی طرح فیصلے آپ کے پاس آتے رہے کیوں کہ اللہ نے فرمایا ہے: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (جو اس رسول کی فرماں برداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا فرماں بردار بنتا ہے)

حدیث نمبر (۱۹۷۶): حضرت سلیمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ لوہاروں کے پاس گئے تو ان کی بھٹی دیکھ کر اور چیخ ماری۔ حضرت اعمش کہتے کہ میں آپ کی طرح کرنے کے لیے ان لوہاروں کے پاس پہنچا تھا لیکن مجھ سے ایسا نہ ہوسکا۔

حدیث نمبر (۱۹۷۷): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں سے کہا تم جانتے ہو کہ بیماری کیا ہوتی ہے، اس کا علاج کیا ہوتا ہے اور شفاء کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا بیماری تو گناہ ہوتے ہیں، ان کا علاج استغفار ہے اور ان سے

شفاء کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سے توبہ کرنے کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرو۔

حدیث نمبر (۱۹۷۸): حضرت ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے کسی شخص کی یہ بات پسند نہیں کہ اللہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے آہستہ آہستہ یوں کہے اے میرے پروردگار! تو نے اپنے ذمے رحمت لے رکھی ہے اور فلاں فلاں کام لے رکھے ہیں، میں نے آج تک کسی کو یوں کہتے نہیں سنا کہ اے پروردگار! میں نے اپنے ذمے لگا کام کر دیا ہے لہٰذا جو تیرے سپرد ہے، وہ تو کر دے۔

حدیث نمبر (۱۹۷۹): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مومن جب کسی غائب کا انتظار کرتا ہوتا ہے تو یہ اس کے لیے موت سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۸۰): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیث کی روشنی دن جیسی ہوتی ہے اور جب تم اس کا انکار کرتے ہو تو یہ ایسا اندھیرا ہوتا ہے جیسے رات کا اندھیرا۔

حدیث نمبر (۱۹۸۱): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نردش (ایک کھیل کی چیز) کو ہاتھ لگانے سے میرے لیے یہ بہتر ہے کہ میں خنزیر کا گوشت الٹ پلٹ کروں۔

حدیث نمبر (۱۹۸۲): حضرت لقیط رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع کے پاس ایک آدمی آیا اور بتانے لگا کہ تین دن سے خواب میں میرے پاس ایک آدمی آ کر کہتا ہے ربیع بن خثیم سے کہہ دو کہ وہ جہنمی ہے، لہٰذا اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دیا کرے، پھر صبح کو اس نے بتایا کہ آج رات وہ میرے پاس کتا لے کر آیا ہے جس کے گلے میں زنجیر ہے اور اس کے چہرے پر زخم ہیں۔ اس پر آپ نے کہا یہ کتا وہی شخص ہے جو تجھے ربیع کے بارے میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۸۳): حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ وہ عبداللہ کے پاس گئے (جہاں جانے کی کسی کو اس وقت تک اجازت نہ تھی جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جاتے) تو کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھ لیتے تو پیار کرتے کیوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والوں کا ذکر کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۸۴): حضرت منذر بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ اپنے

ہاتھوں سے گھاس پھوس صاف کرتے جس پر آپ سے کہا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟
تو آپ نے کہا میں بھی اپنے حصے کا مشکل کام کرنا چاہتا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۹۸۵): حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع کو فالج ہو گیا تھا لہٰذا انہیں نماز کے لیے اٹھا کر لے جایا جاتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۹۸۶): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فالج کی بیماری انبیا علیہم السلام کی شمار ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۸۷): حضرت ابوحیان کے والد بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع کو فالج ہوا تو اٹھا کر انہیں نماز کے لیے لے جایا جاتا۔ اس پر ان سے کہا گیا کہ آپ کو تو اس بارے میں نماز گھر پڑھ لینے کی اجازت ہے۔ تو آپ فرماتے ہاں ٹھیک ہے لیکن میں نے نجات کی آواز (اذان) سن لی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۸۸): حضرت عمرو بن مرہ کے مطابق ایک دن حضرت ربیع اپنی بیوی کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ میرے لیے اچھا سا کھانا پکا دو کیوں کہ میرا ایک پیارا سا دوست ہے جسے بلانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے گھر سجایا، بیٹھنے والی جگہ تیار کی اور بہت اچھا کھانا بنا کر کہا اپنے بھائی کو بلا لیجیے۔ آپ گئے اور اندھے ہمسائے سلال کو بلا لائے اور لا کر اس اچھی جگہ پر بٹھا دیا۔ پھر بیوی سے کہا کہ کھانا قریب لے آؤ۔ اس نے کہا کہ آپ نے صرف اسی کے لیے کھانا تیار کرایا ہے؟ آپ نے کہا افسوس! میں نے سچ کہا کہ یہ میرا دوست ہے اور مجھے اس سے محبت ہے۔ چنانچہ اس نے کھانا شروع کیا تو آپ اسے لقمے پکڑاتے رہے۔

حدیث نمبر (۱۹۸۹): حضرت ربیع رضی اللہ عنہ کو گرنے کی وجہ سے چوٹ لگی تو دو آدمی سہارا دے کر انہیں مسجد میں لے جاتے۔ حضرت عبداللہ کے ساتھی کہا کرتے کہ اے ابو یزید! اس بارے میں تو اجازت ہے، آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیتے۔ آپ فرماتے تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے اذان کہنے والے سے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سن لیا ہے تو تم میں سے جو کوئی بھی یہ الفاظ سن لیا کرے، اسے چاہیے کہ مسجد میں پہنچے خواہ کسی کا سہارا لے یا اوندھا ہو کر پہنچے۔

حدیث نمبر (۱۹۹۰): حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ کسی کو میری وفات کے

بارے میں نہ بتانا اور میرے لیے اللہ سے دعا کرنا۔

حدیث نمبر (۱۹۹۱): حضرت سفیان رحمۃ اللہ کہتے ہیں ہمیں حضرت ربیع کی والدہ سے پتہ چلا کہ وہ اپنے اس بیٹے کو "ربیع" کہہ کر بلاتی اور کہا کرتی کہ اے ربیع! تم سوتے نہیں ہو؟ تو وہ کہتے اے ماں! جو رات بھر اپنے گناہوں کے بارے میں ڈرتا رہے، اسے سو جانے کا حق نہیں۔ کہتے ہیں کہ جب آپ جوان ہو گئے اور والدہ نے آپ کا رونا چلانا سنا اور جاگتے دیکھا تو انہیں آواز دے کر کہا اے بیٹے! ایسا لگتا ہے کہ تو نے کوئی قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اے والدہ! یونہی ہے، میں نے قتل کیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ پتہ چلے تو ہم اس کے گھر والوں کے پاس جا کر معافی مانگ لیں کیوں کہ اگر وہ تمہارا یوں رونا اور جاگنا دیکھ لیں تو تم پر مہربانی کریں گے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اے والدہ! وہ میرا نفس ہے جسے قتل کر رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۹۹۲): حضرت سعید رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم ہماری مسجد میں آئے، اپنا گھوڑا باندھا اور اندر چلے گئے۔ نماز شروع کر دی تو گھوڑا کھل گیا اور چوری ہو گیا، انہوں نے ہم سے پوچھا تو ہم نے کہا کہ ہمیں تو پتہ نہیں، پھر کہا کہ چور کے خلاف دعا کیجیے۔ انہوں نے کہا جانے دو، شاید اس نے توبہ کر لی ہو جسے اللہ قبول کر لیتا ہو اور آئندہ اچھے عمل کرنے لگا ہو۔

حدیث نمبر (۱۹۹۳): حضرت ابورزین نے کہا کہ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا کے بارے میں لکھا ہے کہ اس سے مراد دنیا پر ہنسنا ہے اور وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا سے مراد آخرت کے لیے رونا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۹۴): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے فَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ (پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے تو راحت ہے اور پھول) کے بارے میں فرمایا کہ یہ تو مومن کو دنیا میں موت کے وقت حاصل ہوگا جب کہ آخرت میں اس کے لیے جنت لکھ دی گئی ہے اور وَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ۔ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ۔ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ۔ (اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا) کے بارے میں فرمایا کہ ایسا کافر کی موت کے وقت

ہوگا اور آخرت میں اس کے لیے جہنم چھپی ہوئی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹۹۵): حضرت ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب اللہ کا ذکر کرنا چاہے تو ہونٹ ملا کر کیا کرے۔

حدیث نمبر (۱۹۹۶): حضرت منذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع کو دیکھا کہ وہ قرآن پڑھتے وقت ہونٹ نہیں ہلاتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۹۹۷): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا کہ کھانا پکاؤ کیوں کہ میں اپنے فقیر ساتھیوں کو بلانا چاہتا ہوں چنانچہ انہوں نے پکا دیا تو وہ مسجد میں آئے اور دیر سے ٹھہرے ہوئے فقیروں کو اکٹھا کر کے لائے اور انہیں وہ کھانا کھلایا۔ اس پر بیوی نے کہا یہ ہیں آپ کے ساتھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یہی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۹۹۸): حضرت ربیع رضی اللہ عنہ جب سورۂ رعد والا سجدہ کرتے تو عرض کرتے اے اللہ! میں عاجز ہو کر سجدہ کر رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۱۹۹۹): حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سجدہ کرتے وقت ایسے دکھائی دیتے جیسے پھینکا ہوا کپڑا ہوتا ہے کہ چڑیاں اس پر آ گریں۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۰۰۰): حضرت نسیر بن عمرو روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہما کو میں نے ننگے پن سے بچانے کے لیے کپڑے پہنائے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۰۱): حضرت محارب بن دثار رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے کچھ ایسے امتی بھی ہیں جو سخت سردی کے خوف سے مسجد یا مصلّے میں نہیں آسکے، ان کا ایمان انہیں لوگوں سے مانگنے نہیں دیتا۔ انہی میں سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ منجملہ ور دوسرے فرات بن حیان عجلی ہیں۔

حدیث نمبر (۲۰۰۲): حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ابونضرہ نے بتایا کہ وہ کوفہ میں گفتگو کرتے تھے تو ہم سے بھی گفتگو کرتے اور جب فارغ ہوئے تو چنانچہ کہنے لگے

بکھر جاؤ صرف ان کے قبیلے والے لوگ رہ گئے جن میں ایک ایسا آدمی تھی جو ایسی گفتگو کرتا تھا جیسی میں نے آج تک نہیں سنی، مجھے پسند آیا تو میں نے آگے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کیا تم ایسے شخص کو جانتے ہو جو ہم میں بیٹھ کر ایسی ایسی باتیں کرتا رہا۔ جس پر ایک آدمی نے کہا کہا کہ ہاں میں اسے جانتا ہو۔ وہ اویس قرنی تھے، پوچھا کہ اس کے گھر کا تمہیں پتہ ہے؟ اس نے کہاہاں۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا اور ان کے حجرے کو دستک دی تو وہ باہر آئے، میں نے پوچھا اے بھائی! کیا ہوا؟ آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے کہا کہ میرا لباس نہیں تھا۔ ان کے ساتھی ان سے ٹھٹھا کرتے اور انہیں پریشان کرتے۔ میں نے کہا یہ لو چادر اور اسے اوڑھ لو، انہوں نے کہا کہ یہ چادر مجھے نہ دو کیوں کہ یہ لوگ جب اسے مجھ پر دیکھیں گے تو ٹھٹھا کریں گے۔ میں بار بار کہتا رہا اور آخر کار انہون نے اوڑھ لی۔ وہ ان کی طرف گئے تو انہوں نے کہا کہ کس نے دھوکے سے اسے یہ چادر پہنا دی ہے؟ وہ آئے اور چادر اُتار کر رکھ دی۔ اس نے کہا دیکھ رہے ہو؟ اس پر حضرت اسیر نے کہا کہ میں اس مجلس میں پہنچا اور ان سے کہا کہ اس آدمی سے تمہاری کیا غرض ہے؟ تم اسے یوں کہہ کر کیوں پریشان کرتے ہو کہ کبھی یہ کپڑے پہنتا ہے اور کبھی اتار دیتا ہے؟ اور تم نے میری زبان سختی سے روک رکھی ہے۔ پھر ایک واقعہ سنایا کہ اہلِ کوفہ کا ایک وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان میں وہ آدمی بھی تھا جس سے ٹھٹھا کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو "قرن" سے آیا ہو۔ چنانچہ وہ آدمی آیا تو حضرت عمر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یمن سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا جسے اویس کہا جاتا ہوگا، وہ اپنی ماں کی وجہ سے یمن کو نہیں چھوڑتا ہوگا۔ اس پر سفید داغ ہوں گے جو ان کی دعا کی وجہ سے ختم ہو گئے ہوں گے البتہ دینار (یا فرمایا درہم) جتنی جگہ پر سفیدی موجود ہوگی اور تم میں سے جو بھی اسے دیکھے تو اسے کہے کہ ہمارے لیے بخشش کریں۔

آپ فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس آئے تو میں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یمن سے۔ میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اویس، پھر پوچھا کہ یمن میں کسے چھوڑ آئے ہو؟ تو اس نے کہا کہ اپنی ماں کو۔ پھر فرمایا کہ تم پر سفید داغ تھے جو تمہاری

اللہ سے دعا کی وجہ سے دور ہو گئے؟ س نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے کہا میرے لیے دعا کرو۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا میرے جیسا شخص آپ جیسے شخص کے لیے دعا کر سکتا ہے؟ چنانچہ اس نے ان کے لیے دعا کی۔ میں نے کہا اے بھائی! مجھ سے الگ نہ ہونا، پھر مجھے پتہ چلا کہ وہ تمہارے پاس کوفہ چلا آیا ہے۔

ٹھٹھا کرنے والا وہ شخص اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا جو اسے حقیر سمجھتا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ تو ہم میں نہیں رہتا ہے اور نہ ہی ہم اسے جانتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کیوں نہیں، اس پر اس شخص نے کہا کہ یہ آدمی گھٹیا قسم کا ہے اور کہا اے امیر المؤمنین! ہم میں ایک آدمی ہے جسے اویس کہتے ہیں، ہم اس کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جا کر اس سے ملو لیکن لگتا یہ ہے کہ تم اسے نہیں ملو گے۔

وہ آدمی گیا اور گھر جانے سے پہلے حضرت اویس سے جا کر ملا۔ حضرت اویس نے کہا یہ تو تمہاری عادت نہ تھی، وجہ کیا ہوئی؟ اس نے کہا میں نے حضرت عمر کو آپ کے بارے میں ایسے ایسے کہتے سنا ہے۔ تو اے اویس! میری بخشش کی دعا کرو۔ انہوں نے کہا میں اس وقت تک دعا نہیں کروں گا جب تک تم قسم کھا کر یہ یقین نہیں دلا دیتے کہ آج کے بعد کبھی بھی مجھ سے ٹھٹھا نہیں کرو گے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی باتیں کسی اور سے کرو گے۔ چنانچہ حضرت اویس نے ان کے لیے دعا کی۔

حضرت اسیر کہتے ہیں کہ میں رات کو ان کے پاس گیا اور کہا اے بھائی! کیا بات ہے، جاتے ہو تو ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا؟ انہوں نے کہا کہ یہ بات لوگوں کو بتانے کی نہیں کیوں کہ ہر شخص کو اس کے کیے کی جزا ملتی ہے چنانچہ وہ ان سے کترا کر چلے گئے۔

حدیث نمبر (۲۰۰۳): حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہوئے کبھی کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی بیٹھ جاتا ہے۔ پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میں کھڑا ہوتا ہوں تو شیطان آ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تم دکھلاوا کر رہے ہو، لہٰذا بیٹھ جاؤ۔ میرا دل پھر نماز کی خواہش کرتا ہے تو میں کھڑا ہو جاتا ہوں، وہ پھر کہتا ہے کہ تم دکھلاوا کر رہے ہو لہٰذا بیٹھ جاؤ۔ اس پر حضرت اویس نے کہا تم وہ نماز پڑھنا چاہتے ہو؟ اس

نے کہا کہ ہاں، آپ نے کہا جا کر پڑھ لو، کوئی دکھلا وانہیں۔

حدیث نمبر (۲۰۰۴): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کی شفاعت پر قبیلہ ربیعہ ومضر جتنے لوگ جہنم سے نکال لیے جائیں گے حالاں کہ وہ نبی نہیں ہوگا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کے خیال کے مطابق وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا اویس قرنی رضی اللہ عنہ تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۰۵): حضرت صعصعہ بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت اویس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ قرن کے رہنے والے تھے، تابعی تھے اور کوفہ سے تعلق تھا۔ انہیں برص (سفید داغ) کی بیماری تھی جس کے بارے میں انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ دور ہوگئی لیکن اللہ سے یہ بھی دُعا کی کہ جسم میں اس کا کچھ حصہ باقی رہے جس پر میں تیرا شکر ادا کیا کروں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اتنا داغ رہنے دیا جسے دیکھ کر آپ اللہ کا شکر کرتے، وہ لوگوں میں گھل مل کر جامع مسجد ہی میں رہتے تھے۔

ان کا ایک چچازاد بھائی تھا جو سلطان کو آپ کے خلاف بھڑکاتا تھا۔ وہ آپ کو مالداروں کے ساتھ دیکھتا تو کہتا کہ یہ ان سے بھیک مانگتا ہے اور جب فقیروں کے ساتھ دیکھتا تو کہتا کہ یہ انہیں اپنے فقیر ہونے کا دھوکا دیتا ہے لیکن حضرت اویس اپنے چچازاد بھائی کے بارے میں بھلائی کی بات ہی کرتے، ہاں اسے دیکھ لیتے تو اس لیے چھپ جاتے کہ کہیں آپ کی وجہ سے وہ گناہگار نہ ہو جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوفہ کا کوئی وفد آتا تو آپ ان سے پوچھا کرتے کہ اویس قرنی کو جانتے ہو؟ وہ بتاتے کہ نہیں۔ اسی دوران کوفہ سے ایک وفد آیا جن میں حضرت اویس کا چچازاد بھائی بھی تھا، آپ نے پوچھا کہ تم اویس قرنی کو جانتے ہو؟ اس نے کہا کہ وہ میرا چچازاد ہے، وہ تو بگڑا ہوا ہے ہم اسے ذلیل کرتے ہیں۔ تو اے امیر المؤمنین! وہ آپ سے ملنے کے لائق نہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا تم پر افسوس ہے تمہیں کیا پتہ؟ فرمایا میری طرف سے انہیں سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ مجھ سے ملیں۔

وہ شخص کوفہ سے آیا تو سفری کپڑے اتارنے سے پہلے ہی اویس کے پاس پہنچا اور دیکھا تو

وہ مسجد میں تھے، اس بار اس نے غلطی نہ کی بلکہ کہا کہ اے چچازاد! میری بخشش کی دُعا کرو۔ اس نے کہا اے چچازاد! اللہ تم پر بھی رحم فرمائے، اس نے بھی سلام کہا اور بتایا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا وہاں میرا ذکر کس نے کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ انہوں نے خود آپ کو یاد کیا ہے اور کہا ہے کہ انہیں میرا پیغام دے دیں لہٰذا آپ وہاں پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ امیر المومنین کا حکم سر آنکھوں پر چنانچہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں جانے کی تیاری کی اور وہاں پہنچے تو انہوں نے پوچھا آپ اویس بن عامر قرنی ہیں؟ آپ نے کہا ہاں، پھر پوچھا آپ وہی ہیں جن کے جسم پر سفید داغ تھے، آپ نے اللہ سے دعا کی تو اس نے اس بیماری سے شفا دے دی تھی؟ آپ نے عرض کی تھی کہ اے اللہ! میرے جسم پر کچھ داغ رہنے دے جنہیں دیکھ کر میں تیرا شکر کرتا رہوں چنانچہ اللہ نے کچھ داغ رہنے دیئے کہ آپ اس کا شکر کرتے رہیں۔

یہ سن کر حضرت اویس قرنی نے کہا اے امیر المومنین! یہ بات آپ کو کس نے بتائی ہے، بخدا یہ تو کسی بھی شخص کو معلوم نہیں؟ انہوں نے کہا ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ عنقریب ''قرن'' کے مقام پر تابعین میں سے ایک شخص ہوگا جس کا نام اویس بن عامر قرنی ہوگا، اس کے جسم پر سفید داغ ہوں گے، وہ اللہ سے انہیں دور کرنے کی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں دور کر دے گا۔ وہ کہیں گے کہ اے اللہ! میرے جسم میں اتنا داغ رہنے دے کہ جسے دیکھ کر میں تیرا شکر کرتا رہوں، تو اللہ تعالیٰ ان کے جسم میں اتنا داغ رہنے دے گا کہ جس کی وجہ سے وہ اس کا شکر ادا کر سکیں لہٰذا تم میں سے جو بھی انہیں ملے اور اسے بخشش کی دعا کرانے کی ہمت ہو تو انہیں دعا کے لیے کہے۔ لہٰذا اے اویس بن عامر! میرے لیے بھی بخشش کی دعا کیجیے۔ اس پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دعا کر دی کہ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اویس! اللہ تعالیٰ آپ کی بھی بخشش فرمائے۔

لوگوں نے جب حضرت عمر سے کچھ سنا جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر بتایا تھا تو ایک آدمی نے حضرت اویس سے بخشش کی دعا کے لیے کہا۔ ادھر سے دوسرے نے کہا کہ

اے اویس میرے لیے بھی دعا کیجیے اور جب یہ سلسلہ چل نکلا تو وہ وہاں سے چلے گئے اور آج تک کسی کو بھی دکھائی نہیں دیئے۔

حدیث نمبر (۲۰۰۶): حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ کو صرف والدہ کی خدمت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آنے سے روک رکھا تھا۔

حدیث نمبر (۲۰۰۷): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ایک امتی کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں اتنے بے شمار لوگ جائیں گے کہ جن کی گنتی قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں سے زیادہ ہوگی۔ حضرت ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت ہشام نے بتایا کہ مجھے یہ بات حضرت حوشب نے حضرت حسن سے سن کر بتائی کہ وہ شخص حضرت اویس قرنی ہیں۔

حضرت ابوبکر کہتے ہیں میں نے حضرت اویس کی قوم کے ایک شخص سے پوچھا کہ وہ اس مرتبہ پر کس وجہ سے پہنچے تھے؟ تو انہوں نے کہا یہ اللہ کا فضل ہوتا ہے، وہ جس پر چاہے کر دے۔

حضرت ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی بجستان کے مقام پر فوت ہوئے اور ساتھ کفن نہ ہونے کے باوجود ان کے پاس کئی کفن دیکھنے میں آئے۔

حدیث نمبر (۲۰۰۸): بنو حزام کے ایک بوڑھے شخص نے بتایا کہ میں نے حضرت ہرم بن حیان عبدی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں حضرت اویس قرنی کی تلاش میں بصرہ سے چلا اور کوفہ پہنچا، وہاں کئی دن تک رہا لیکن نہ ان کے بارے میں کچھ پتہ چلا اور نہ ہی انہیں دیکھ سکا۔ اسی کشمکش میں تھا کہ ایک دن شدید گرمی میں دوپہر کے وقت نہر فرات کے کنارے یکا یک ایک آدمی دیکھا، رنگ گندمی، گھنی ڈاڑھی، بدشکل، بال بکھرے ہوئے، سر کے بال مونڈھے ہوئے نہ تھے بلکہ گویا جڑوں سے نکلے ہوئے تھے، دو کپڑے تن پر تھے (میرا خیال ہے کہ اونی کپڑے بتائے) ایک تہبند تھا اور دوسری اوپر لینے والی چادر تھی۔ ایک کپڑا ابھی پانی سے دھویا نہ تھا چنانچہ میں نے خیال کیا کہ یہ وہی ہیں۔ میں انہیں دیکھ کر آگے بڑھا اور بالکل ان کے سر کے پاس کھڑا ہو گیا، انہوں نے میری طرف دیکھا اور دیکھتے ہی بولے "اللہ ہر عیب سے پاک ہے، اللہ کا ہر وعدہ پورا ہو جاتا ہے۔" پھر پوچھا کہ آپ کو میرے بارے میں کس

نے بتایا؟ میں نے کہا کہ اللہ ہی نے آپ تک پہنچنے کے لیے میری راہنمائی فرمائی ہے۔ پھر میں نے اپنے دونوں ہاتھ ان کی طرف بڑھائے لیکن انہوں نے اپنا ہاتھ آگے نہیں کیا جس کی وجہ میری سمجھ میں نہ آئی، یہ دیکھ کر میں رونے لگا۔ اس پر انہوں نے کہا اے بھائی ہرم بن حیان! آپ کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ کو کس نے بتایا کہ میرا نام ہرم ہے؟ حالاں کہ ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا تک نہیں۔ انہوں نے کہا میرے دل نے آپ کا دل پہچان لیا ہے۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر رونے لگے اور میں بھی رونے لگا۔ پھر کہنے لگے کہ اے ہرم بن حیان! تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام فوت ہوئے، اے ہرم! حضرت نوح علیہ السلام فوت ہو گئے، اے ہرم! حضرت ابراہیم خلیل اللہ بھی فوت ہو گئے، اے ہرم بن حیان! حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے جو نجی الرحمٰن تھے اور پھر اے ہرم بن حیان! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا پھر اے ہرم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے جو مسلمانوں کے خلیفہ تھے، پھر اے ہرم! میرے دوست اور صفی حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے لوگ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تو فوت نہیں ہوئے۔ یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آخری دور میں ہوئی تھی۔ پھر کہا کہ اگر تمہیں سمجھ ہو تو ذہن نشین کر لو کہ ہم دونوں بھی مرنے والے ہیں۔ اے ہرم! تمہارے والد فوت ہو گئے تو معلوم نہیں کہ وہ جنت میں ہیں یا دوزخ میں۔

میں نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، مجھے بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کیا کچھ سنا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا کہ خود میں نے ان سے کچھ نہیں سنا بلکہ ان سے سنا ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے، مجھے بھی سنائیے۔ انہوں نے کہا میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ ایسی باتیں شروع کروں جن سے معلوم ہو کہ میں قاضی ہوں، مفتی ہوں یا محدث ہوں کیوں کہ اس سے میرا دل مصروف ہوگا۔ میں نے کہا کہ آپ قرآن کی کچھ آیتیں ہی پڑھ کر سنائیے۔ انہوں نے کہا میرا پروردگار فرماتا ہے سب سے سچی بات اسی کی ہے، سب سے بہترین کلام اسی کا ہے اور سب سے بہترین بات بھی اسی کی ہے، پھر پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ حٰمٓ۔

وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ۔ فِیْهَا یُفْرَقُ اور پھر اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ تک پڑھ گئے۔

یہ پڑھ کر وہ خوب روئے اور ہچکیاں بندھ گئیں اور پھر غش کھا کر گر گئے۔ میں سمجھا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں کچھ دیر تک غشی میں رہنے کے بعد وہ سنبھلے تو کہا اے بھائی! میں جب سے ان لوگوں میں رہ رہا ہوں، سخت پریشان ہوں، مجھے اکیلا رہنا پسند ہے، آج کے بعد مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ آپ میرے دل میں سمائے ہوں گے خواہ ہم دور دور ہی کیوں نہ ہوں، آپ مجھے یاد رکھیں، میں آپ کو یاد رکھوں گا۔

پھر میں نے کہا کہ آپ میرے لیے کچھ دعا کر دیں تو انہوں نے کہا اے میرے اللہ! میرے اس بھائی کا خیال ہے کہ یہ تیری خاطر مجھے دیکھنے آئے ہیں اور تیری خاطر مجھ سے محبت کی ہے لہٰذا ان کی مرضی پوری فرما دے اور انہیں دار السلام جنت میں جگہ دے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر راستے میں روتے چلے، میں بھی رو رہا تھا اور اس کے بعد ہم نے خواب کے علاوہ کسی کو دیکھا تک نہیں۔

حدیث نمبر (۲۰۰۹): حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے بھی خیرات کر دیتے اور خود لباس کے بغیر ہو جاتے اور جمعہ تک ان کے پاس کوئی کپڑا نہ ہوتا۔

حدیث نمبر (۲۰۱۰): حضرت عبداللہ بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں ہم نے آذربیجان پر چڑھائی کی، اس موقع پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے اور جب ہم واپس ہوئے تو وہ بیمار ہو گئے، ہم نے اٹھا لیا لیکن زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ فوت ہو گئے۔ ہم وہیں رک گئے تو یکایک دیکھا کہ قبر کھدی ہوئی تھی، پانی پڑا تھا، کفن اور خوشبو بھی موجود تھی چنانچہ ہم نے انہیں غسل دیا کفن پہنایا، نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا (اور چل پڑے) پھر ہم میں سے کچھ نے دوسروں سے کہا کہ ہم واپس مڑ کر ان کی قبر پر نشانی لگا دیں تاکہ وہاں آ کر استغفار لیا کریں، ہم واپس ہوئے تو وہاں قبر کا نام و نشان نہ تھا۔

حدیث نمبر (۲۰۱۱): حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یمن والوں کی طرف سے امداد آتی تو وہ پوچھا کرتے کہ کیا تم میں اویس بن عامر قرنی بھی

ہیں۔ اسی دوران آپ حضرت اویس کے پاس آئے اور پوچھا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، پھر پوچھا آپ مراد اور پھر قرن کے رہنے والے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا آپ کو برص کی بیماری تھی جس سے آپ تندرست ہوئے لیکن کچھ جگہ ویسے کی ویسی رہی؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا، کیا آپ کی والدہ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، فرمایا تھا کہ تمہارے پاس اویس بن عامر یمن سے امداد لے کر آئیں گے جن کا تعلق مراد اور پھر قرن کے مقام سے ہوگا، انہیں برص کی بیماری ہوگی، تھوڑی سی جگہ چھوڑ کر باقی سے شفا ہو جائے گی، ان کی والدہ ہوگی جس کی وہ خدمت کرتے ہوں گے۔ وہ اگر اللہ پر قسم بھی ڈالیں تو اللہ قبول فرمالے گا لہٰذا ممکن ہو تو ان سے اپنے لیے بخشش کی دعا کرالیں، لہٰذا میرے لیے بخشش کی دعا کردیں، انہوں نے دعا کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ کوفہ جاؤں گا۔ آپ نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں وہاں کے حکمران کو لکھ دوں، وہ آپ کی ہر بات مانیں گے جس پر انہوں نے کہا کہ مجھے میلے کچیلوں میں رہنا زیادہ پسند ہے۔

حضرت اسیر بتاتے ہیں کہ اگلا سال آیا تو یمن والے اشراف میں سے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ نے پوچھا کہ اویس کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ اس نے کہا کہ ان کا گھر پرانا ہے اور اس میں تھوڑا سا سامان ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر نامی شخص یمن سے امداد لے کر آئے گا جس کا تعلق مراد اور پھر قرن سے ہوگا، انہیں برص کی بیماری ہوگی جس سے شفا پا جائیں گے لیکن درہم جتنی جگہ ویسے ہی رہے گی۔ ان کی والدہ ہوگی جس سے بھلائی کرتے ہوں گے۔ اگر وہ اللہ پر قسم ڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے گا لہٰذا اگر تم ان سے اپنے لیے بخشش کی دعا کرا سکو تو ضرور کرانا۔

وہ شخص کوفہ پہنچا تو سیدھا حضرت اویس کے پاس آیا اور کہا کہ میرے لیے بخشش کی دعا کیجیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ابھی ابھی اچھے سفر سے واپس آئے ہیں لہٰذا میرے لیے دعا کیجیے۔ اس نے بتایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تھا، چنانچہ آپ نے ان کے لیے بخشش کی

دُعا کردی۔لوگوں کو آپ کے بارے میں پتہ چل گیا تو جدھر منہ آیا، چلے گئے۔

حضرت اسیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں چادر دے دی جسے کوئی بھی دیکھ لیتا تو کہتا کہ اویس کو یہ کہاں سے مل گئی۔

حدیث نمبر (۲۰۱۲): حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ لوگوں نے حج کا ذکر چھیڑا تو حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حج کر رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے پوچھا کیوں نہ کیا؟ وہ خاموش ہو گئے تو ان میں سے ایک بولا سواری تو میرے پاس موجود ہے، دوسرا بولا کہ میرے پاس خرچہ موجود ہے اور تیسرے نے کہا کہ میرے پاس کھانے پینے کا سامان موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے سب کچھ لے کر حج کر لیا۔

حضرت اسود بن یزید جرشی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۰۱۳): حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حج اور عمرے کیے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۱۴): حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون نے بھی کل ساٹھ حج و عمرے کیے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۱۵): حضرت عبداللہ بن بشر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید نے حج کیا۔ حضرت اسود عبادت گذار تھے، ایک دن انہوں نے روزہ رکھا، دوپہر کے وقت لوگ سو رہے تھے، آپ کے چہرے پر دھوپ تھی، اسی دوران حضرت علقمہ ان کے پاس آئے اور ان کی ران پر ضرب لگائی اور کہا اے ابو عمر! ایسا جسم بنا کر آپ کو اللہ کا خوف نہیں؟ اس جسم کو کیوں عذاب دے رہے ہو؟ اس پر اسود نے کہا اے ابو شبل! کوشش سے عبادت کیے جاؤ۔

حدیث نمبر (۲۰۱۶): حضرت علی بن مدرک رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے حضرت اسود سے کہا تھا کہ اپنے اس جسم کو کیوں عذاب دے رہے ہو جب کہ روزہ رکھا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں اسے آرام پہنچا رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۰۱۷): حضرت ابو قیس اودی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت اسود بن یزید

روزے اور عبادت کے لیے سخت محنت کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کا جسم بہت کمزور اور رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔ حضرت علقمہ نے ان سے کہا کہ تم اپنے اس جسم کو کیوں عذاب دے رہے ہو؟ اس پر انہوں نے کہا کہ اصل کام کوشش کرنا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۱۸): حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ پورے عراق میں اسود سے بڑھ کر کوئی عزت والا موجود نہیں۔ ان کا مقصد اسود بن یزید تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۱۹): حضرت مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک دن حضرت اسود سے پوچھا گیا کہ آپ کی کتنی نمازیں رہ گئی ہیں، وہ اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے تو بتایا کہ دو سو پچاس رکعتیں باقی رہ گئی ہیں۔

حدیث نمبر (۲۰۲۰): حضرت عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہم حضرت مرہ ہمدانی کے ہاں جاتے تو وہ باہر نکلتے، ہم دیکھتے کہ ان کی پیشانی، ہتھیلیوں، ٹخنوں اور پاؤں پر سجدے کا اثر ہوتا۔ وہ بے دھڑک ہمارے پاس بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو جاتے تو گویا یہ ان کا رکوع اور سجدہ ہوتا۔

حدیث نمبر (۲۰۲۱): حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک ایسا شخص بھی ہوتا ہے جو خیمے کے دروازے کو خوب کھٹکھٹاتا ہے اور اپنے گھر والوں کو ایسے گنگناہٹ سناتا ہے جیسے شہد کی مکھی گنگناتی ہے، ایسے لوگوں کا حال کتنا برا ہے کہ خود تو امن میں ہوتے ہیں لیکن انہیں خوف خدا نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۲۰۲۲): حضرت طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہر شخص سے کسی نہ کسی دن غلطی ہو ہی جاتی ہے، اس پر ان کے غلام نے کہا اگر آپ کا یہی حال رہا تو آپ کی نظر ختم ہو جائے گی اور آپ انگلی پکڑ کر لے جانے والے کو تلاش کریں گے۔

حدیث نمبر (۲۰۲۳): حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تک کسی کا دل اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو وہ نماز ہی میں گنا جاتا ہے خواہ بازار میں پھر رہا ہو۔

حدیث نمبر (۲۰۲۴): حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق زخمی ہو گئے چنانچہ چہرہ سجدے میں رکھ کر سویا کرتے۔

حدیث نمبر (۲۰۲۵): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے مطابق حضرت مسروق نے کہا کہ دنیا بھر میں اللہ کے سامنے سجدے کے علاوہ ایسی کوئی چیز نہیں جس سے مجھے کوئی سہارا ملے۔

حدیث نمبر (۲۰۲۶): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے حضرت مسروق ملے اور کہا اے ابو سعید! ہمارے لیے اس سے بہتر اور کوئی چیز نہیں کہ ہم اپنے چہروں پر یہ مٹی مل لیا کریں۔

حدیث نمبر (۲۰۲۷): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیح عالم وہی ہوگا جو اللہ سے خوف کھائے اور اسے جاہل کہنے کے لیے اتنی علامت ہی کافی ہے کہ وہ تکبر کرتا ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۰۲۸): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان جو بھی قدم رکھتا ہے، ہر قدم پر اسے یا تو نیکی ملتی ہے یا پھر گناہ۔

حدیث نمبر (۲۰۲۹): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے شعر کہنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں نہیں چاہتا کہ میرے دفتر میں ایک بھی شعر موجود ہو۔

حدیث نمبر (۲۰۳۰): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تک خادم یہ نہیں کہہ دیتا کہ ہمارے پاس نہ دانہ ہے نہ درہم تو اس وقت تک مجھے اپنی روزی کا پختہ یقین نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر (۲۰۳۱): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ، اللہ کے اس فرمان مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے بچاؤ کی راہ بنا دیتا ہے) کے بارے میں کہا نکلنے کی راہ ایسے ہے اسے یہ معلوم ہو کہ وہی روکتا اور دیتا ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہی اس کے لیے کافی ہوتا ہے) کہ بارے میں فرماتے ہیں کیا ایسا نہیں کہ ہر توکل کرنے والے کو اللہ سب کچھ دے دیتا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جو توکل کرتا ہے تو وہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور اسے بڑے اجر عطا فرمائے گا کیوں کہ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ (بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے) تو وہ اسے بھی دیتا ہے جو اس پر توکل کرے اور اسے بھی جو توکل نہ کرے قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر شے کے لیے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔)

حدیث نمبر (۲۰۳۲): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انسان کو چاہیے کہ ایسا وقت نکالتا رہے جس میں وہ اپنے گناہ یاد کر کے انہیں بخشوانے کی دعائیں کیا کرے۔

حدیث نمبر (۲۰۳۳): حضرت ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کے دن اپنے گھوڑے پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیتے، پھر پرانے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر آکر اپنا گھوڑا کھڑا کر کے فرماتے کہ اس وقت دنیا ہمارے نیچے ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۳۴): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی شے پر ایسا رشک کسی دوسری شے کے ذریعے نہیں کیا جا سکتا جتنا اس مومن پر آتا ہے جو قبر میں جا کر عذاب سے بچ جائے اور دنیا سے چھٹکارا پا جائے۔

حدیث نمبر (۲۰۳۵): حضرت مسروق کی بیوی بتاتی ہیں کہ حضرت مسروق اس قدر نفل پڑھتے کہ ان کے پاؤں سوج جاتے، وہ ان کی اس محنت کو دیکھ کر رو دیا کرتی تھیں۔

حدیث نمبر (۲۰۳۶): حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب انسان چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اللہ سے پوری طرح خوف کیا کرے۔

حدیث نمبر (۲۰۳۷): حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا کہ میں آپ سے صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھا کرتا ہوں، اس پر آپ نے فرمایا تو اللہ سے محبت کر رہا ہے لہٰذا ہر اس شخص سے محبت کر رہا ہے جو اس سے محبت رکھتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۳۸): حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا جب وہ "سلسلہ" کے مقام پر گورنر تھے۔ ان سے زیادہ برائی سے بچنے والا میں نے اور کوئی نہیں دیکھا، وہ پانی بھی دجلہ سے پیتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۳۹): حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت زیاد نے حضرت مسروق کو "سلسلہ" کا گورنر بنایا اور وہ جب وہاں سے واپس آئے تو وہاں کے قاری لوگ آپ کو الوداع کہنے باہر آئے۔ ان میں گھوڑے پر سوار ایک نوجوان بھی تھا، جب سب واپس چلے گئے تو وہ نوجوان آپ کے قریب ہو کر کہنے لگا کہ آپ کوفہ کے قاریوں کے ایسے سردار ہیں جن کے بارے میں اگر پوچھا جائے، سب سے افضل کون ہے تو وہ مسروق کا نام لیں گے۔ سب

سے زیادہ علم والا پوچھا جائے تو وہ کہیں گے کہ مسروق ہے، سب سے زیادہ فقیہ پوچھا جائے تو وہ مسروق ہی کا نام لیں گے۔ ان کے لیے آپ زینت ہیں اور خدانخواستہ آپ میں کوئی بگاڑ ہو تو وہ بھی بگاڑ والے ہوئے۔ میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں (یا کہا کہ میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتے ہوئے کہتا ہوں) کہ آپ کسی کو اپنے فقر یا لمبی امیدوں کے بارے میں نہ لگائیں۔

اس پر حضرت مسروق رحمہ اللہ نے کہا کیا تم اس کام میں میری مدد نہیں کرسکو گے جو میں کررہا ہوں؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ کے اس کام (حکومت) کو پسند ہی نہیں کرتا تو اس میں آپ کی مدد کیا کروں؟ یہ لو میں جارہا ہوں، جب وہ نوجوان واپس مڑا تو حضرت مسروق نے کہا اتنی نصیحت مجھے کسی اور سے نہیں ملی جتنی اس نوجوان کے ذریعے مل گئی ہے۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق جب اپنے عہدے سے ہٹے تو ان کے پاس حضرت ابووائل آئے، آپ نے ان سے کہا کہ اس کام (حکمرانی) سے بڑھ کر ایسا کوئی کام میں نے نہیں کیا جس کے نتیجے میں مجھے جہنم میں جانے کا ڈر ہو۔ جتنا اس سے خوف کھا رہا ہوں حالاں کہ اس میں کسی مسلمان پر ظلم نہیں اور نہ ہی ان پر ظلم کیا ہے جن کے ساتھ حکومت کی طرف سے کوئی معاہدہ ہوچکا ہے لیکن میں اس بوجھ کو جان نہیں سکا جسے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے رواج نہیں دیا۔ ابووائل نے کہا کہ آپ کو ایسی حکمرانی کا گر کس نے دیا؟ انھوں نے کہا کہ شریح، ابن زیاد اور شیطان نے۔

حدیث نمبر (۲۰۴۰): حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکلیفوں میں پڑنے والے لوگ قیامت کے دن چاہیں گے ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا تو بہتر تھا۔

حدیث نمبر (۲۰۴۱): حضرت طلحہ رحمہ اللہ کے مطابق حضرت مسروق نے کہا دنیا میں مصیبتوں والے لوگوں کو جب قیامت میں اس پر اجر دینے کی باری آئے گی تو دیکھ کر ان کی خواہش ہوگی کہ کاش دنیا میں ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے تو بہتر تھا۔

حدیث نمبر (۲۰۴۲): حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چوں کہ مسجدیں اللہ کا گھر ہوتی ہیں تو گھر کے مالک کے لیے یہ بات لازم ہوتی ہے کہ ان میں آنے والوں کو عزت دے۔

حدیث نمبر (۲۰۴۳): حضرت ابراہیم رحمہ اللہ حضرت میمون بن ابی شبیب کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ کمزور قسم کا درہم توڑ دیا کرتے اور کہا کرتے (اس لیے توڑ رہا ہوں کہ) کہیں تم یا کوئی اور مسلمان تم سے دھوکا نہ کھا جائے۔

حدیث نمبر (۲۰۴۴): حضرت میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حجاج کے دور میں میں نے جمعہ کی نماز پڑھنا چاہی تو جانے کی تیاری کی لیکن پھر سوچا کہ اس کے پیچھے نمازِ جمعہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ کبھی تو میں نے جانے کا ارادہ کرتا اور کبھی رک جاتا اور آخر کار ارادہ کر ہی لیا۔ اسی دوران اچانک گھر کے ایک طرف سے مجھے آواز آئی: يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کی نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کا ذکر کرنے کی جلدی کرو) آخر میں چلا گیا، پھر ایک مرتبہ تو ارادہ کر لیا کہ سب کچھ لکھتا جاؤں گا لیکن پھر سوچا کہ اگر میں لکھ لوں شاید تو یہ میری کتاب میں جھوٹ نہ بن جائے اور نہ لکھوں تو کتاب میں کمی رہ جائے گی اور اگر میں سچا نہ ہوں گا۔ اسی شش و پنج میں رہا کہ لکھوں یا نہ لکھوں چنانچہ آخر کار فیصلہ یہ کر لیا کہ نہیں لکھوں گا، یہ ارادہ کرتے ہی گھر کے ایک طرف سے اچانک یہ آواز آئی: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ (اللہ ثابت رکھتا ہے، ایمان والوں کو حق بات پر، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں)

حدیث نمبر (۲۰۴۵): حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم جنگ کے لیے چلے تو ہمارے ساتھ حضرت مسروق اور ہمارے امیر عتبہ کے لڑکے عمرو اور معضد بھی تھے۔ جب ہم ''سیدان'' کے چشمے پر پہنچے تو عمرو بن عتبہ نے کہا اگر تم یہاں ٹھہرتے ہو تو کھانا تیار ہو جائے گا لیکن شاید اس میں کسی پر زیادتی ہو جائے لیکن اگر پسند کرو تو ہم دوپہر کو اس قریبی درخت کے نیچے سو جاتے ہیں، بچے کچھے روٹی کے ٹکڑے کھا لیتے ہیں اور پھر واپس چلے جائیں گے۔ چنانچہ یونہی کیا اور جب ہم سیدان کی سرزمین میں پہنچے تو عمرو بن عتبہ نے سفید جبہ کاٹ کر پہن لیا اور کہا خدا کی قسم! یہاں خون بہنا بہتر ہے اور پھر انہیں تیر لگا جس پر میں نے دیکھا کہ خون اسی جگہ گرا جہاں انہوں نے ہاتھ لگایا تھا چنانچہ وہ شہید ہو گئے۔

ایک مرتبہ صبح کے موقع پر شدید سردی تھی، میں نے حضرت معضد کو اپنی چادر دی جس سے انہوں نے جسم ڈھانک لیا۔ دورقی نے بتایا کہ انہوں نے اسے سر پر باندھا، اتنے میں انہیں تیر لگا تو انہوں نے کہا بخدا یہ تو چھوٹا سا ہے، عن قریب اللہ تعالیٰ اسی میں برکت دے گا۔ چنانچہ اسی میں شہید ہو گئے۔ علقمہ سردیوں میں اسے پہنا کرتے اور کہا کرتے کہ اس کے ذریعے میری ان سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے کیوں کہ میں اس میں معضد کا خون دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۰۴۶): حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت علقمہ بن قیس، عمرو بن عتبہ اور معضد "بلنجر" کے مقام پر جنگ کے لیے گئے تو علقمہ نے چار ہزار درہم میں ایک گھوڑا خریدا، ساتھیوں نے کہا کہ آپ نے مہنگا خریدا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا میں نہیں چاہتا کہ اس کا ایک ایک قدم اٹھانا اور رکھنا ایک ایک درہم کا ہو۔

حدیث نمبر (۲۰۴۷): حضرت عبداللہ بن ربیعہ کے مطابق حضرت عتبہ بن فرقد نے حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے کہا کہ اے عبداللہ! کیا آپ اپنے بھتیجے کے مقابلے میں میری مدد نہیں کر سکیں گے کیوں کہ میں عامل ہوں۔ عبداللہ نے کہا اے عمرو! اپنے باپ کی مانو۔ چنانچہ انہوں نے معضد کی طرف دیکھا، وہ اس وقت ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اس نے کہا کہ ان کی بات نہ مانو، سجدہ کرو اور اللہ کے قریبی ہو جاؤ۔ عمرو نے کہا اے باپ! میں ایک غلام ہوں، اپنی گردن آزاد کرانے کی کوشش میں ہوں۔ اس پر عتبہ رو پڑے اور کہنے لگے اے بیٹے! میں دو وجہوں سے تمہارے ساتھ محبت رکھتا ہوں، ایک تو اللہ کی خاطر اور دوسری وہ جو باپ کی بیٹے سے ہوتی ہے۔ اس پر عمرو نے کہا اے باپ! آپ میرے پاس ستر ہزار درہم مال لے کر آئے تھے، آپ لینا چاہتے ہیں تو یہ رکھا ہے، اسے لے لو ورنہ میرے پاس رہنے دو، میں بانٹ دیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے سب تقسیم کر دیئے اور ایک بھی درہم اپنے پاس نہ رکھا۔

حدیث نمبر (۲۰۴۸): حضرت سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ نے اپنے بیٹے عمرو کی شادی کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور اس بات کی شکایت کی جس پر حضرت عثمان نے عمرو بن عتبہ کو لکھا کہ میرے پاس آؤ۔ چنانچہ بلا کر ان سے پوچھا کہ شادی کیوں نہیں کرتے ہو؟ حالاں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق،

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی تو شادیاں کی تھیں اور ہمارے پاس بھی بیویاں ہیں۔ اس پر عمرو نے کہا اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور آپ جیسا کام کون کرسکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جاؤ تمہارا دل چاہے تو کرلو ورنہ نہ کرو۔

حدیث نمبر (۲۰۴۹): حضرت عیسیٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ رات کے وقت گھوڑے پر سوار ہوکر قبرستان میں جاتے اور یہ کہہ کر روتے رہتے کہ اے قبروں میں رہنے والو! نامۂ اعمال کے دفتر لپیٹ دیئے گئے ہیں اور سارے اعمال اٹھالیے گئے ہیں۔ پاؤں جوڑ کر ساری رات یونہی روتے رہتے اور پھر صبح کو نماز فجر کے لیے آکر نماز میں شامل ہوتے۔

حدیث نمبر (۲۰۵۰): حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ اپنے ساتھیوں کے گھوڑے چرایا کرتے تو اس دوران بادل ان پر سایہ کرتا۔

حدیث نمبر (۲۰۵۱): حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عتبہ نماز پڑھتے تو درندے آپ کی حفاظت کرتے۔

حدیث نمبر (۲۰۵۲): حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ کے غلام بتاتے ہیں کہ ایک دن جب ہم سخت گرمی میں بیدار ہوئے تو عمرو بن عتبہ کی تلاش میں نکلے، دیکھا تو وہ ایک پہاڑ میں دکھائی دیے، سجدے میں پڑے تھے اور بادل سایہ کیے ہوئے تھا۔ ہم جنگ کے لیے جانا چاہتے تھے لیکن نماز میں ان کی بہت مصروفیت کی وجہ سے نکل نہ سکے۔ اسی دوران ایک رات میں نے انہیں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں پھر شیر کے چنگھاڑنے کی آواز سنی تو ہم ڈر کر بھاگے لیکن وہ وہیں کھڑے نماز پڑھتے رہے اور اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ ہم نے کہا آپ شیر سے ڈرے نہیں؟ تو انہوں نے کہا مجھے اللہ کے علاوہ کسی اور سے ڈرنے پر شرم آتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۵۳): حضرت عمرو بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی تھیں جن میں سے اللہ تعالیٰ نے دو تو پوری کردی ہیں جب کہ تیسری کے انتظار میں ہوں۔ ایک یہ تھی کہ مجھے دنیا سے بے تعلق کردے کہ دنیا کے آنے جانے کی پرواہ نہ

رہے۔ دوسری یہ کہ نماز پڑھنے کی طاقت دے۔ یہ دونوں تو اللہ نے پوری کر دیں، تیسری شہادت کے لیے تھی تو اس کے انتظار میں ہوں۔

حدیث نمبر (۲۰۵۴): حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں ایک شخص سے ملا، وہ ہر وقت حضرت عمرو بن عتبہ جیسے کام کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ چنانچہ ایک رات وہ اپنے خیمے میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ وہ شخص خیمے کے باہر پڑھ رہا تھا کہ اسی دوران شیر آگیا اور اس شخص کے قبلہ کی طرف سے گذرا لیکن وہ نہ ہٹا اور خیمے کی طرف آیا اور حضرت عمرو کے پاؤں سے لپٹ گیا اور پھر جب وہ سجدے میں جانے لگے تو سجدے کی جگہ پر لیٹ گیا، آپ نے سجدہ اسی پر کیا۔

صبح ہوئی تو حضرت عمرو کا ساتھی آپ کے پاس آیا اور انہیں شیر کے آپ کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ آپ ہلے نہ تھے، پھر بتایا کہ میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ کچھ کر رہا تھا اور پھر ان کے پاؤں پر اس کا اثر دکھایا اور بتایا کہ اس نے کیا تھا۔

حدیث نمبر (۲۰۵۵): حضرت جوط بن رافع رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عتبہ کسی مقام پر جانے سے پہلے اپنے ساتھیوں کو بتا دیا کرتے تھے کہ وہ ان کے خادم بن کر رہیں گے۔ چنانچہ ایک دن سخت گرمی میں جانوروں کی حفاظت کے لیے نکلے تو ان کے ایک ساتھی نے دیکھا کہ وہ کھڑے تھے اور ایک بادل ان پر سایہ کر رہا تھا، بشر نے آواز دی کہ اے عمرو! جس پر انہوں نے قسم ڈالی کہ یہ بات کسی اور کو نہ بتائیں۔

حدیث نمبر (۲۰۵۶): حضرت مسلمہ بن علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد بن عمرو بن عتبہ بن فرقد کے مطابق حضرت عمرو کے والدین نے آپ کی شادی کا ارادہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا، اس پر انہوں نے حضرت عثمان غنی بن عفان رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں مدد مانگی تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ شادی کیوں نہیں کرتے ہو، شادی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی، پھر حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی کی اور میں نے بھی کی ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ میں آپ جیسے کام کیسے کر سکتا ہوں چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہتے ہوئے اپنا چہرہ موڑ کر ہاتھ سے یوں ڈھانکا جیسے کوئی ناپسندیدہ شے دیکھ کر ڈھانک لیا کرتا ہے۔ پھر جب انہوں نے زور ڈالا تو کہا کہ شادی کر لیتا ہوں چنانچہ آپ نے حضرت جریر کی بیٹی سے

رشتہ کی بات کی۔ حضرت عمرو نے کہا کہ میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گا جب تک اس سے ایک بات نہ کرلوں انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

وہ حضرت جریر کی بیٹی کے پاس پہنچے تو حضرت عمرو نے کہا، مجھے عورتوں کی خواہش نہیں لیکن میرے والدین شادی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں لہٰذا تمہارا کھانا اور لباس وغیرہ انہی کے ذمے ہوگا، وہی سب کچھ دیں گے، اس نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

جب وہ ان کی بیوی کو لے کر ان کے پاس آئے تو وہ رات کے نفل پڑھنے لگے، ان کی بیوی بھی ان کے پیچھے پڑھنے کے لیے کھڑی ہوگئی اور صبح تک یہ سلسلہ چلتا رہا، صبح ہوئی تو دونوں روزے سے تھے۔ حضرت عمرو نے کہا کہ میں وہاں سے بھاگنا چاہتا تھا لیکن بیوی کی عزت رکاوٹ بن گئی۔ کچھ عرصہ بعد والدین نے کہا کہ ہم نے اولاد کے لیے تمہاری شادی کی ہے لیکن لگتا نہیں ہے کہ اس سے کوئی بچہ پیدا ہو چنانچہ اسے طلاق دے دی۔ حضرت عثمان نے ایک اور عورت سے شادی کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ میں اس سے بات کیے بغیر شادی نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ بیوی لے کر ان کے پاس آگئے، انہوں نے پہلے کی طرح اس سے بھی یہی بات کی۔ وہ ان کے پاس ٹھہر گئی۔

ایک دن وہ لیٹے ہوئے تھے اور لگتے تھے کہ سو چکے ہیں، اسی دوران ان کے گھر والوں کی ایک عورت نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ تم سے اولاد کیوں نہیں ہوتی؟ تو اس نے کہا کیا شوہر کے بغیر بھی ہوسکتی ہے؟ جب عمرو نے یہ بات سنی تو اسے طلاق دے دی اور ان کے والدین نے اسے کو چھوڑ دیا۔

حدیث نمبر (۲۰۵۷): حضرت سدی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمرو بن عتبہ کے بارے میں بتایا کہ ہم حضرت حسن کی چراگاہ میں ٹھہرے تو حضرت عمرو بن عتبہ نے کہا یہ چراگاہ کتنی اچھی ہے اور اس وقت کتنی خوبصورت دکھائی دے رہی ہے، کاش کوئی آواز دینے والا آواز دے کر کہے کہ اے اللہ کے لشکر! سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ سب سے پہلے وہی نکلے اور شہید ہوگئے، انہیں لاکر وہیں دفن کر دیا گیا۔

یہ روایت بھی ملتی ہے کہ حضرت عمرو جلدی میں تھے کہ اسی دوران کسی نے آواز دی کہ اے

اللہ کے لشکریو! سوار ہو جاؤ، اس پر حضرت عمرو تیزی سے نکلنے والوں میں نکلے، حضرت عتبہ کے پاس ان کی اطلاع پہنچی، انہوں نے کہا کہ اسے میرے پاس لاؤ اور اس کی تلاش میں آدمی بھیجے، دیکھا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ میرے خیال میں وہ وہیں دفن ہوئے جہاں انہیں تیر لگا تھا، ان دنوں حضرت عتبہ سپہ سالار تھے۔

حضرت سیدی کے علاوہ دوسرے حضرات بتاتے ہیں کہ انہیں تیر لگا تو انہوں نے کہا کہ تم تو چھوٹا سا تیر ہو، چلو اللہ تعالیٰ اسی میں برکت دے گا، مجھے اسی جگہ رہنے دو تاکہ میں چلتا پھرتا رہوں اور اگر میں زندہ رہا تو مجھے یہاں سے آ کر لے جانا چنانچہ آپ اسی جگہ فوت ہو گئے۔

حدیث نمبر (۲۰۵۸): حضرت خلف بن اعین رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ جب بکر بن وائل کا وفد رسول اکرم ﷺ کے ہاں پہنچا تو آپ نے پوچھا کہ ابن ساعدایادی کا کیا حال ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہو گئے، فرمایا اب بھی مجھے یوں دکھائی دے رہا ہے کہ جیسے وہ عکاظ کے بازار میں اونٹ پر بیٹھے کہہ رہے ہیں کہ اے لوگو! میرے پاس اکٹھے ہو کر بات سنو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور پھر اسے یاد رکھو جو دنیا میں رہا، اسے مرنا ہے اور جو مرے گا، وہ دوبارہ آئے گا۔ ہر ایک کو آنا ہوگا، دیکھو (زمین کا) فرش بنا دیا گیا ہے، چھت (آسمان) اٹھا دی گئی ہے، اب نہ تو ستارے چلتے دکھائی دیں گے اور نہ دریا خشک ہوں گے۔ اما بعد آسمانوں میں ساری خبریں ہیں، زمین میں نصیحت حاصل ہو سکتی ہے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ کو ایک دین پسند ہے جس پر تمہیں چلنا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

پھر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ شعر میں سناتا ہوں چنانچہ کہا:

"پہلے چلے جانے والے سے ہمیں عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے۔

کیوں کہ میں نے دیکھا ہے کہ مرنے والے واپس نہیں آیا کرتے۔

میں نے اپنی قوم کو دیکھا ہے کہ وہ مرنے جا رہے ہیں۔

گذشتہ وقت میری طرف نہیں مڑے گا اور نہ ہی باقی رہ جانے والے بچیں گے۔

لہٰذا مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں بھی آخر وہیں جاؤں گا جہاں میری قوم کے لوگ جائیں گے۔"

حدیث نمبر (۲۰۵۹): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ

آثَرِ السُّجُوْدِ (ان کے چہروں پر سجدوں کا نشان دکھائی دے گا) کے بارے میں بتاتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے چہروں پر یہ نشان ایک روشنی ہوگی کیوں کہ وہ دنیا میں رہ کر بے شمار سجدے کر چکے ہوں گے۔

حدیث نمبر (۲۰۶۰): حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت ذر بن عمر بن عمر بن ذر فوت ہوئے تو عمر بن ذر نے کہا کہ اے ذر! ہمیں تیرا غم ستا رہا ہے، سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور لوگ کیا کہیں گے۔ اے اللہ! میں اسے اپنے حق کی کوتاہیاں معاف کرتا ہوں لہٰذا اپنے حق کی کوتاہیاں تُو بھی اسے معاف فرما دے۔ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ عمر بن ذر نے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھا اور کہا کہ اے دن! میں سچے لوگوں کے دلوں سے تمہیں نہیں بھر سکوں گا۔

حدیث نمبر (۲۰۶۱): حضرت عثمان بن ابی دہرش کے بارے میں آتا ہے کہ جب فجر ہوتی دیکھتے تو وہ سب کو بتاتے اور کہتے کہ اب میں لوگوں میں ہوں گا اور معلوم نہیں کہ اپنے آپ پر کیا کیا ظلم کروں گا۔

حضرت عثمان بن ابی دہرش کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی نماز پڑھی ہے تو اس میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۶۲): حضرت مسلم بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے عثمان کو یوں کہتے سنا دنیا کو یوں چھوڑ دو جیسے روزے دار ہوتا ہے اور موت کو یاد رکھو اور ایسے ہو جاؤ کہ جیسے اپنے زخم کا علاج کرتے ہو، دوا پر صبر کرو، بیماری لمبی ہونے کا خوف رکھو، مصیبتیں سہتے جاؤ تاکہ لمبا آرام مل سکے۔

حدیث نمبر (۲۰۶۳): حضرت ابوالمغیرہ کہتے ہیں کہ رمضان کی ایک رات ہم عمر بن ذر کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے باتوں باتوں میں موت کا ذکر کیا اور بتایا کہ موت آنے پر کیا ہوتا ہے، عذاب اور رحمت کے کونسے فرشتے آتے ہیں۔ اسی دوران ایک جوان اُچھلا، چیخیں مارنا شروع کیں اور کانپنے لگا، چنانچہ اسی حالت میں فوت ہو گیا۔

حدیث نمبر (۲۰۶۴): حضرت ذر نے اپنے والد عمر بن ذر سے کہا کہ یہ وعظ کرنے

والے لوگ وعظ کرتے ہیں تو کوئی رویا نہیں کرتا لیکن آپ کرتے ہیں تو ادھر اُدھر سے رونے کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں، وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اے بیٹے! کسی لالچ کی وجہ سے رونے والی عورت اس طرح نہیں رویا کرتی جیسے کسی کے گم ہونے پر کوئی روتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۶۵): حضرت ابی حیان تیمی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی نے کہا میں جب بھی اپنا عمل اپنے قول کے سامنے رکھتا ہوں تو ڈر لگتا ہے کہ کہیں جھوٹا نہ ہو جاؤں۔

حدیث نمبر (۲۰۶۶): حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی ابووائل کے گھر میں وعظ کر رہے تھے کہ اس موقع پر ابووائل پرندے کی طرح تڑپ رہے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۶۷): حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہر بستی میں کوئی نہ کوئی ایسا ہوتا ہے جو اس سے بلاؤں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور مجھے امید ہے ابووائل بھی انہی میں سے ہوں گے۔

حدیث نمبر (۲۰۶۸): حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ لڑکے کی بجائے مجھے صرف ایک لڑکا ایسا چاہیے جو راہِ خدا میں جہاد کرے۔

حدیث نمبر (۲۰۶۹): حضرت عاصم کہتے ہیں کہ ابووائل رحمۃ اللہ علیہ کے لیے چھڑیوں سے بنا ایک جھونپڑا تھا، اسی میں رہتے اور گھوڑا بھی اسی میں ہوتا تھا، جب جنگ کے لیے جانا ہوتا تو اسے توڑ مروڑ کر صدقہ کر دیتے اور واپس آکر پھر نیا بنا لیتے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۰): حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ وَابْتَغُوْآ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (اللہ کے لیے کوئی وسیلہ بناؤ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عملوں میں عبادت کی نیت ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۱): حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو سر سجدے میں رکھ کر یوں دُعا کرتے اے اللہ! اگر تو مجھے معافی دینا چاہتا ہے تو اپنی طاقت سے معاف فرما اور اگر عذاب دینا ہے تو ایسے دے کہ مجھ پر زیادتی نہ ہونے پائے اور مجھ سے پہلے کسی کو عذاب و معافی نہ دے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۲): حضرت معروف بن واصل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو وعظ کرتے دیکھا تو حضرت ابووائل وہاں روئے جا رہے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۳): حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو بھی جہنم میں لے جائے گا اس پر انہوں نے کہا کہ اس کے لیے مومنوں کے علاوہ حشر کی جگہ ہوگی۔

حدیث نمبر (۲۰۷۴): حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں جن میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو انہیں کہتا ہے کہ اتنی مرتبہ اللہ اکبر کہو، اتنی مرتبہ سبحان اللہ کہو اور اتنی بار الحمدللہ کہا کرو۔ حضرت عبداللہ نے پوچھا کیا وہ ایسا کرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر کہا کہ جب وہ ایسا کر رہے ہوں تو مجھے بھی اطلاع دو کہ ان کی مجلس کہاں ہے؟ چنانچہ وہ ان کے پاس پہنچے، سر پر ٹوپی لے رکھی تھی، وہاں بیٹھ گئے اور جب ان کا وعظ سنا تو اٹھے، وہ آدمی پڑوسی تھا، فرمایا میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم لوگ بڑی بری بدعت کا کام کر رہے ہو، تم تو علمی طور پر اصحاب محمد ﷺ سے فضیلت لے رہے ہو۔ اس پر حضرت معضد نے کہا بخدا ہم نے کوئی بھی نیا اور برا کام نہیں کیا اور نہ ہی ہم نے صحابہ کے علم سے بڑھ کر کام کیا ہے۔ اس مقام پر حضرت عمرو بن عتبہ نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ہم اللہ سے بخشش مانگتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ سیدھے راستے پر چلو، بخدا اگر تم نے ایسا کیا تو پہلے مجرم تم بنو گے اور اگر دائیں بائیں ہوئے تو کھلے گمراہ بن جاؤ گے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۵): حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی لونڈی "برکہ" سے کہا کہ اے لونڈی! اگر تمہارے پاس میرا بیٹا کوئی چیز لے کر آئے تو اسے قبول نہ کرو اور اگر کوئی مرید لے کر آئے تو لے لیا کرو۔ آپ کے بیٹے یحییٰ صفائی کے داروغہ تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۶): حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابووائل جب گھر میں نماز پڑھا کرتے تو خوب روتے اور ہچکی بندھ جاتی، لیکن اگر لوگ انہیں دیکھنا چاہتے تو ایسا کبھی نہ کرتے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۷): حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے شقیق سے سنا، وہ اللہ سے یوں دعا کر رہے تھے اے اللہ! اگر تو نے ہمیں اپنے ہاں بدبخت لکھا ہوا ہے تو ہمیں وہاں

سے مٹادے اور ہمیں نیک بخت لکھ لے اور اگر نیک بخت لکھا ہوا ہے تو یونہی رہنے دے کیوں کہ تو جو چاہے مٹا سکتا ہے اور جسے چاہے ویسے ہی رکھ سکتا ہے کیوں کہ اصل کتاب تیرے پاس ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۸): حضرت ابوحیان کے والد بتاتے ہیں کہ لوگ حضرت سوید بن شعبہ کے پاس اس وقت گئے جب وہ بیمار تھے اور چوزے جیسے ہو چکے تھے، ان کی بیوی کہہ رہی تھی کہ گھر بار آپ پر قربان، نہ ہم آپ کو کھلا سکتے ہیں اور نہ ہی پلا سکتے ہیں۔ آپ نے آہستہ سے جواب دیا اور پھر چیخیں شروع ہو گئیں، آپ نے کہا میں نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ ایک ناخن کا کنارہ بھی اس سے کم کرے۔

حدیث نمبر (۲۰۷۹): حضرت عنبس بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سوید سجدے میں جاتے تو چڑیاں آپ کی پیٹھ پر آ گرتیں، وہ ایسے دکھائی دیتے جیسے ٹوٹی دیوار ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۸۰): حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہوا تھا کہ مجھے میری قوم کے فقیر لوگوں میں دفن کرنا۔

حدیث نمبر (۲۰۸۱): حضرت محمد بن ضمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں پہلے ہمیں معلوم نہ تھا کہ حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰن قرآن کی تلاوت کیسے کیا کرتے ہیں۔ وہ بہت بیمار ہو گئے تو ان کی بیوی ان کے سامنے آ کر بیٹھ گئی اور رونے لگی، انہوں نے کہا کیوں روتی ہو؟ موت تو آنی ہی ہے۔ بیوی نے کہا آپ کے بعد میرے لیے شوہر حرام ہیں۔ خیثمہ نے اس سے کہا، مجھے سب آدمیوں کا اندیشہ نہیں، صرف ایک کا اندیشہ ہے اور وہ محمد بن عبدالرحمٰن ہے، وہ برا آدمی ہے اور شراب پیتا ہے۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے اس گھر میں شراب پی جائے جہاں ہر تین دن بعد قرآن کا ختم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۰۸۲): حضرت یزید بن شریک کہتے ہیں کہ انہوں نے چار ہزار میں بصرہ سے غلام خریدا اور ان کے لیے گھر بنایا اور پھر چار ہزار نفع لے کر انہیں بیچ دیا۔ میں نے کہا اے باپ! کاش آپ بصرہ سے ایسے ہی غلام لے آتے اور ان سے نفع کماتے۔ انہوں نے کہا اے بیٹے! یہ تم کیوں کہتے ہو؟ بخدا یہ نفع لے کر مجھے خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ واپس جا کر اتنا نفع کماؤں۔

حدیث نمبر (۲۰۸۳): حضرت ابو البختری طائی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ کسی قوم میں بڑا عالم ہو کر انہیں تعلیم دینے والا بننے کی بجائے میں یہ پسند کروں گا کہ ان میں رہ کر ان سے کچھ سیکھا کروں۔

حدیث نمبر (۲۰۸۴): حضرت سفیان بن اسماعیل بتاتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود روزانہ سات سو رکعت نفل پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ گھر میں سب سے کم کوشش کرنے والے تھے۔ مجھے پتہ چلا کہ ان کی ہڈیاں اور چمڑا دکھائی دیتا تھا۔ لوگ آل اسود کو جنتی کہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۸۵): حضرت حارث بن قیس جعفی کہتے ہیں کہ جب تم آخرت کے بارے میں سوچ بچار کر رہے ہو تو رک جاؤ اور دنیا کے بارے میں بات ہو تو اسے لمبی کرو۔ جب کسی بھلائی کا ارادہ کر لو تو اسے لیٹ نہ کرو اور جب نماز پڑھتے وقت شیطان آجائے اور کہے کہ تم دکھلاوا کر رہے ہو تو اسے لمبی کرو۔

حدیث نمبر (۲۰۸۶): حضرت عاصم کہتے ہیں کہ حضرت ذر، حضرت ابووائل سے عمر میں بڑے تھے اور جب دونوں اکٹھے ہوتے تو ابووائل حضرت ذر سے بات نہ کرتے۔ میں نے خالی گھر میں حضرت وائل کو سجدے میں یوں کہتے سنا الٰہی! مجھے بخش دے، مجھ سے گناہوں کو معاف کر دے کیوں کہ اگر تو مجھے بخشے گا تو یہ تیری طاقت ہوگی اور عذاب کا ارادہ ہوگا تو تُو مجھ پر زیادتی نہیں کرے گا اور نہ مجھ سے پہلے کسی نے ایسا معاملہ کیا ہے" پھر ایسا روتے جیسے کسی گم ہونے والی چیز پر کوئی روتی ہے، اگر کوئی انہیں کسی کے سامنے کچھ بتاتا تو بھی روتے۔

حدیث نمبر (۲۰۸۷): حضرت ابووائل رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ گھر والے اپنے دستر خوان پر حلال روٹی غریب لوگوں کے لیے رکھتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۰۸۸): حضرت محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن الاسود مدینہ میں ہمارے گھر آئے، ان کے پاؤں میں تکلیف تھی، وہ صبح تک ایک پاؤں اٹھا کر رات بھر نفل پڑھتے رہے، پھر عشاء اور فجر کی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھائیں۔

حدیث نمبر (۲۰۸۹): کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود فرض نماز تو مسجد میں

پڑھتے اور پھر گھر میں چلے جاتے، دن کی نمازیں وہیں پڑھتے۔

حدیث نمبر (۲۰۹۰): حضرت حسن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن اسود کو دیکھا کہ روزے کی حالت میں اپنے پاؤں پانی سے بھگو رکھے تھے۔

حدیث نمبر (۲۰۹۱): حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں کہ جو شخص رات میں سورۂ بقرہ پڑھا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تاج پہنائے گا۔

حدیث نمبر (۲۰۹۲): حضرت زبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں جب بھی حضرت عبدالرحمٰن بن اسود سے ملا تو انہوں نے ہر بار یہی کہا کہ اپنے رب کی ملاقات کے لیے تیار رہو۔

حدیث نمبر (۲۰۹۳): حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو شخص عشاء کی نماز کے بعد چار نفل پڑھ لے تو وہ ایسے ہوں گے جیسے اس نے لیلۃ القدر میں پڑھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ آپ نے کس سے سنا؟ انہوں نے کہا کہ اگر یہ ایسے ہی ہوں تو بہتر ورنہ نیک کام ہوں گے۔

حدیث نمبر (۲۰۹۴): حضرت ہلال بن خباب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود، حضرت آدم بن ناعمہ حضرمی کے غلام عقبہ اور ابو ہاشم سعید رحمۃ اللہ علیہ کوفہ سے حج کے لیے آتے تو روزہ رکھ لیتے اور اس وقت تک رکھتے جاتے جب تک وہاں سے نکل کر واپس نہ آ جاتے۔

حدیث نمبر (۲۰۹۵): حضرت اسماعیل بن حماد بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود نے کسی کا مال اپنے ہاں امانت رکھا تو حاجیوں نے اس شخص سے مال مانگا چنانچہ کہا گیا کہ حضرت عبدالرحمٰن کے پاس ان کا مال امانت پڑا ہے۔ اس پر انہوں نے کوفہ کے گورنر کو لکھا کہ عبدالرحمٰن کی پہچان کریں۔ چنانچہ اس نے دھیان رکھا، جب عبدالرحمٰن حجاج کے پاس آئے تو اس نے پوچھا عبدالرحمٰن بن اسود تمہی ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال نہ تھا کہ امیر مجھے بلائے گا لیکن صرف نام پوچھنے کے لیے بلایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہاں میں ہی ہوں۔ پھر پوچھا کہ فلاں شخص کا تمہارے پاس کیا کچھ ہے؟ میں نے کہا کہ چاندی کے دو میان ہیں۔ پھر پوچھا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، وہ کہنے لگے اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ۔ آپ کے پاس صرف یہی دو میان ہیں؟

انہوں نے کہا اَحْمَدُ رَبِّیْ (میں اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں) میں امیر کے پاس جھوٹ نہیں بول سکتا۔ وہ جب بھی قسم کھاتے، یہی الفاظ بولا کرتے پھر کہا کہ اس شخص کا میرے ہاں بھی کچھ ہے۔ حجاج نے کہا کہ میں یہ بات نہیں مانوں گا۔ اسے قید خانے میں لے جاؤ چنانچہ وہاں بند کر دیئے گئے۔ قید خانے پر اہلِ شام کا ایک عبادت گذار مقرر تھا چنانچہ اس نے وہ کچھ دیکھا کہ اس جیسا کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ جب بھی قید خانہ میں نماز پڑھتے تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور جب نہ پڑھنا ہوتی تو اکیلے ہو کر سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا ذکر کرتے۔

تھوڑے دنوں بعد وہ شامی شخص بیمار ہو گیا تو وہ کہنے لگا کہ اللہ کو اس وقت کیا جواب دوں گا جب اس سے ملوں گا کیوں کہ یہ نیک شخص تو قید خانے میں ہے۔ میں نہیں جانتا شاید یہ مظلوم ہے۔ چنانچہ اس نے عبدالرحمٰن کی طرف پیغام بھیجا کہ حجاج کو تو آپ جانتے ہی ہیں لیکن میں اس شرط پر آپ کو چھوڑ رہا ہوں، آپ مجھ سے پکا وعدہ کریں کہ میرے تندرست ہونے پر واپس آجائیں گے اور پھر اس وقت تک رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ کوئی راہ نہیں نکال دیتا اور اگر میں مر گیا تو تم اپنی ذمے داری پر آزاد ہو گے، میں قسم نہیں لوں گا۔

حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے یہ شرط منظور ہے چنانچہ آپ حلیہ بدل کر وہاں سے نکلے، عورتوں کا لباس پہنا اور دو عورتوں کے درمیان ہو کر چلے گئے۔ ابھی راستے ہی میں تھے کہ ایک خچر سوار شخص ملا، جب قریب آیا تو السلام علیکم کہا، پھر نیچے اتر آیا اور کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، سوار ہو جایئے۔ اس پر ان دو عورتوں میں سے ایک نے کہا کہ ہم تو عورتیں ہیں، ہمیں کچھ کام ہے لہٰذا آپ اپنے خچر پر سوار ہو جایئے۔ انہوں نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ آپ کو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

جب حضرت عبدالرحمٰن نے خیال کیا کہ ان کے ہوش و حواس ٹھیک ہیں تو سوار ہو کر اپنے گھر کو چلے گئے۔ ادھر قید خانے والا وہ شخص فوت ہو گیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کے خچر کو سال بھر تک دیکھتے رہے لیکن اسے جاننے والا کوئی نہ ملا۔

حدیث نمبر (۲۰۹۶): حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بیت اللہ شریف پر نظر ڈالنا بھی عبادت ہے۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۰۹۷): حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی سے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ مہینہ بھر تک کچھ بھی نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں بلکہ دو مہینے تک نہیں کھ تا۔ چالیس راتیں گذر گئیں لیکن انگور کے ایک دانے کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کھایا۔ وہ میری بیوی نے دیا تھا، میں نے اسے چوس کر پھینک دیا۔ میں نے (عبدالرحمٰن) اعمش سے کہا، کیا آپ اسے سچا کہتے ہیں؟ ابراہیم نے کہا یہ کہتے ہیں کہ وہ سچے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۰۹۸): حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابراہیم تیمی جب سجدے میں جاتے تو چڑیاں آجاتیں اور پیٹھ پر ٹھونگے لگاتیں، آپ ایسے ہوتے جیسے دیوار کا ایک ٹکڑا۔

حدیث نمبر (۲۰۹۹): حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ واقعی جیسے میں دوزخ میں گیا۔ اس کی بیڑیاں اور شعلے دیکھے، اس میں سے زقوم (تھوم) کھایا اور یخ ٹھنڈا پانی پیا۔ اس موقع پر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ دنیا میں چلو اور ایسے کام کرو جس کے ذریعے میں اس عذاب سے نکل جاؤں۔ پھر یونہی ہوا، میں جنتی حوروں کے پاس پہنچا، ان کے لباس سندس، استبرق اور ریشم پہنے، میں نے اپنے آپ سے پوچھا کہ اب کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ دنیا میں چلو اور ایسے کام کرو جن کی وجہ سے مجھے یہاں اور زیادہ ثواب مل سکے۔ میں نے کہا کہ تم تو دنیا میں ہو اور پھر بھی خواہشیں کر رہے ہو۔

حدیث نمبر (۲۱۰۰): حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے اپنے عمل اپنے قول کے سامنے رکھ کر پرکھے تو مجھے جھوٹے ہونے کا ڈر ہی رہا۔

حضرت عاصم بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۱۰۱): حضرت فضیل کہتے ہیں کہ حضرت عاصم بن ہبیرہ نے مجھ سے کہا جب اذان سے فارغ ہو جاؤ اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کہہ لو تو اس کے ساتھ وَاَنَـا مِـنَ الْمُسْلِمِیْنَ بھی پڑھا کرو۔

حدیث نمبر (۲۱۰۲): حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عاصم بن ہبیرہ نے طبلہ یا ڈھولک دیکھی تو اس شخص سے پکڑلی، اس پر پھاڑنے کے لیے ٹھونکے مارے لیکن پھاڑ نہ سکے، چنانچہ کہا کہ اتنا تو مجھے ان کے شیطان نے نہیں تھکایا جتنا اس نے تھکایا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۰۳): حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہبیرہ فرش پر لیٹ جاتے اور کہا کرتے کاش میری ماں مجھے پیدا نہ کرتی۔ ان کی بیوی نے کہا کیا اللہ نے آپ کو راہِ اسلام نہیں دکھائی؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن اس نے یہ تو بتایا ہے کہ ہم جہنم میں جائیں گے اور یہ کسی نے نہیں بتایا کہ کب لوٹیں گے۔

حدیث نمبر (۲۱۰۴): حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نماز پڑھ رہے ہوتے اور کسی کے آنے کے موقع پر بستر پر سو جاتے۔

حدیث نمبر (۲۱۰۵): حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابووائل نے مجھ سے کہا کیا آپ کو اس دور کے قاریوں کی نشانی نہ بتادوں؟ میں نے کہا انہیں کس طرح کا کہا جا سکتا ہے؟ میں نے کہا میں انہیں موٹی تازی بکری جیسا کہوں گا کہ جب اسے ذبح کریں تو اس میں میلا کچیلا جھاگ دیکھیں یا ایسے آدمی کی طرح کہوں گا جو درہم لینے کا ارادہ رکھتا ہے اور لے کر انہیں تھیلے میں ڈالتا جاتا ہے، پھر انہیں نکال کر توڑا تو وہ تانبہ بن چکا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۰۶): حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ (موت ہر جگہ سے اسے آتی ہے) کے بارے میں کہتے ہیں کہ بالوں کی جڑوں سے بھی آیا کرتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۰۷): حضرت مسافر جصاص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! مجھے اپنی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حق بات میں اختلاف کرنے سے بچا اور اس بات سے بھی بچا کہ میں تیری ہدایت کے بعد خواہشوں پر چلتا ہوں، گمراہی کی راہوں سے بچا، کئی کاموں میں شبہ پڑنے سے بچا، ٹیڑھا جانے سے بچا، حق و باطل کو ملانے سے بچا اور جھگڑوں سے بچا دُور رکھ۔

حدیث نمبر (۲۱۰۸): حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی کے علاوہ ایسا کوئی شخص نہیں جو وعظ تو کرے لیکن اس سے راہِ خدا پوچھی جا سکے، میرا خیال ہے کہ

صرف وہی اس عیب سے بچے ہوئے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۱۰۹): حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے خواب آیا کہ گویا میں ایک نہر پر ہوں، مجھ سے کسی نے کہا کہ چونکہ تم نے صبر سے کام لیا اور غصہ پینے والے تھے لہٰذا اس میں سے پی لو اور جسے چاہو پلا بھی دو۔

حدیث نمبر (۲۱۱۰): حضرت شعبی رحمہ اللہ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ گذارے کی حالت میں گفتگو سے نجات پالوں۔

حدیث نمبر (۲۱۱۱): حضرت مالک بن ابی فروہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن ابوالہذیل کے ہاں بیٹھا کرتے تھے، اس دوران کوئی آ جاتا تو اس کے ساتھ دنیاوی بات کرتے۔ اے عبداللہ! ہم اس لیے تو نہیں بیٹھے تھے۔

حدیث نمبر (۲۱۱۲): حضرت ابوسنان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن ہذیل نے اپنے گناہوں کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے کہا کیا آپ پرہیزگار نہیں ہیں؟ اور کہا اے اللہ! تیرا یہ بندہ تیرے قریب ہونا چاہتا ہے تو میں اس کی اس پریشانی پر گواہ ہوں۔

حدیث نمبر (۲۱۱۳): حضرت عمران کہتے ہیں کہ ابراہیم رحمہ اللہ کی بیمار پرسی کرنے گیا تو وہ رونے لگے، میں نے پوچھا کہ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ملک الموت علیہ السلام کے انتظار میں ہوں، دیکھیے کس بات کی خوشخبری دیتے ہیں، جنت کی یا دوزخ کی؟

حدیث نمبر (۲۱۱۴): حضرت اعمش رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے ہاں بیٹھا تھا، وہ قرآن کریم پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران کسی نے ان سے ملنے کی اجازت مانگی، آپ نے اسے ڈھانپ دیا اور کہا اسے دیکھنا نہیں چاہیے کہ میں اسے ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۱۱۵): حضرت ابراہیم تیمی نے بتایا کہ میں نے کئی ایسے لوگ دیکھے کہ اگر مجھے ان میں سے کسی کے بارے میں پتہ چل جائے کہ اس نے پر وضو کیا ہے تو میں اسے نہ لوٹاؤں۔

حدیث نمبر (۲۱۱۶): حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ لوگوں میں جنازہ ہوتا تو وہ غم کی وجہ سے دنوں کو بھلا بیٹھتے، یہ ان کی عادت تھی۔

حدیث نمبر (۲۱۱۷): حضرت اعمش کہتے ہیں کہ لوگوں میں جنازے میں شامل ہوتے تو پتہ نہ چلتا کہ کس سے افسوس کریں۔

حدیث نمبر (۲۱۱۸): حضرت ابراہیم تیمی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ (جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے تو اس کے لیے دو جنتیں ہیں) کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والا جب گناہ کرنا چاہتا ہے تو رک جاتا ہے کیوں کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۱۹): حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب کوئی ایسی چیز کے بارے میں پوچھتا ہے کہ جس کے بارے میں مجھے علم نہ تو پھر مجھے اللّٰہ اعلم کہنے سے کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ ہاں یہ چیز رکاوٹ بن سکتی ہے کہ میں سب سے بڑا عالم بن کر دکھاؤں۔

حدیث نمبر (۲۱۲۰): حضرت محمد بن سوقہ رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگوں کے خیال میں حضرت ابراہیم نخعی بتاتے تھے کہ جب ہم کسی جنازے میں جاتے یا کسی میت کے بارے میں سنتے تو ہم میں کئی دن تک اس کی پہچان رہتی کیوں کہ پہچانتے تھے کہ اس سے کوئی ایسا معاملہ ہوا ہے جو اسے جنت یا دوزخ کی طرف لے جائے گا جس کی وجہ یہ تھی کہ تم اپنے جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے ہو۔

حدیث نمبر (۲۱۲۱): حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کاش کھانے پینے کا سامان خریدتے اور اس میں نفع حاصل کرتے۔ اس بارے میں آپ نے کہا میں یہ پسند کرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے دل میں مسلمانوں کے متعلق آنے والے کھوٹ کا پتہ چلا لے۔

حدیث نمبر (۲۱۲۲): حضرت جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کوفہ کے رہنے والے ایک آدمی سے کہا گیا تم نیک لوگ ہو؟ اس نے کہا میں یہ تو نہیں جانتا کہ صالحین کون ہوتے ہیں لیکن ہم خیریت سے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۱۲۳): حضرت علی بن حکیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے وکیع کو کہتے سنا۔ سفیان نے کہا میرے نزدیک باتیں کرنے سے زیادہ پریشان کرنے والی کوئی چیز نہیں اور جو اللہ کی نعمتوں کا ارادہ رکھتا ہے اس سے بڑے مرتبے والا کوئی نہیں۔

حدیث نمبر (۲۱۲۴): حضرت عبدالرحمن بن حمید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں نے ابواسحق سے سنا، وہ بتاتے تھے کہ حضرت ابوعبدالرحمن سلمی نے چالیس سال تک مسجد میں قرآن کی تلاوت کی۔

حدیث نمبر (۲۱۲۵): حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہوگا جو قرآن پڑھ کر دوسروں کو پڑھایا کرے۔

حدیث نمبر (۲۱۲۶): حضرت بہز رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی حدیث میں یہی کچھ فرماتے ہیں۔ حضرت محمد بن جعفر اور حجاج اپنی حدیث میں بتاتے ہیں کہ ابوعبدالرحمن سلمی نے کہا یہی وہ وجہ ہے کہ جس نے مجھے اس کام پر لگایا۔

حدیث نمبر (۲۱۲۷): حضرت ثمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوعبدالرحمن نے میرا ہاتھ پکڑا اور پوچھا نماز کے لیے تم میں کتنی ہمت ہے؟ تو میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہونے والی کمزوری بتائی۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ میں بھی تمہاری طرح عشاء کی نماز پڑھتا اور نفلوں کے لیے کھڑا ہو جاتا اور جب صبح کی نماز پڑھتا تو اس بات پر خوش ہوتا کہ میں نے (دن کی) پہلی نماز شروع کی ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۲۸): حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس وقت تک حقیقی ایمان کا پتہ نہیں چل سکتا جب تک دکھلاوا چھوڑتے ہوئے اسے معلوم نہ ہو کہ وہ سچا ہے اور پھر مزاح کرتے وقت بھی جھوٹ نہ چھوڑے۔

حدیث نمبر (۲۱۲۹): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے نفس کو خود پہچان لو تو پھر لوگوں کے طعنوں کی پرواہ نہیں رہتی۔

حدیث نمبر (۲۱۳۰): حضرت عون بن عبداللہ نے حضرت ابواسحاق سے پوچھا کہ اے ابواسحاق! آج کل تم کتنی عبادت کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا میں ایک رکعت میں سورۃ بقرہ پڑھ لیتا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا آپ کے پاس بھلائی باقی ہے جبکہ برائی شرک جا چکا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۳۱): حضرت عبداللہ بن ادریس بتاتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے سنا، وہ ذکر کر رہے تھے کہ حجاج کے دور میں کر دوس ہمیں واقعات سنایا کرتے، وہ کہا

کرتے تھے کہ جنت عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی، ٹھیک طور پر اللہ سے ڈرا کرو، نیک عمل ہمیشہ کیا کرو، اللہ سے ملتے وقت دل مطمئن ہونے چاہیے۔ عمل درست ہوں اور اکثر یہ کہا کرتے کہ جو خوف کھائے گا جنت میں جائے گا۔

حدیث نمبر (۲۱۳۲): حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ وضو کیا کرتے تو رنگ زرد ہو جاتا، گھر والوں کے پوچھنے پر بتایا تم جانتے ہو کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونا چاہتا ہوں؟

حدیث نمبر (۲۱۳۳): حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ انہوں نے کہا کہ مسلمان کو خوش کر دینا۔ پھر کہا گیا کہ اس کے علاوہ کیا کرتے ہو تو بتایا کہ بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۱۳۴): حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ سے اچھی چیزوں کی دعا کرو اور جب ناپسندیدہ شے سامنے آجائے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی پسند کی مخالفت نہ کرو۔

حدیث نمبر (۲۱۳۵): حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ لوگ پتے کی طرح تھے جن پر کانٹا نہ تھا لیکن اب کانٹا بن چکے ہیں۔ چنانچہ اگر تم انہیں گالی دو گے تو وہ بھی دیں گے، تم ان پر تنقید کرو گے تو وہ بھی کریں گے، آپ انہیں چھوڑنا چاہیں تو وہ نہیں چھوڑیں گے۔

حدیث نمبر (۲۱۳۶): حضرت یزید بن معاویہ نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ پوری دنیا (اول سے آخر تک) قلیل کہلاتی ہے اور اب جو باقی رہ گئی وہ قلیل سے بھی قلیل ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۳۷): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن، دوسرے مومن کے لیے یوں ہے جیسے جسم کے لیے سر ہوتا ہے اور یونہی مومن کو وہ چیز پریشان کرتی ہے جو دوسرے مومن کو کرے۔

حدیث نمبر (۲۱۳۸): حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے، وہ بستر کے نیچے سے ہمیں حلوہ اور فالودہ نکال کر دیتے اور کہتے تھے کہ یہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھا تھا۔

حدیث نمبر (۲۱۳۹): حضرت سعید بن عامر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت جریری سفر سے واپس آئے تو ان کے بھائی انہیں سلام کہنے آئے، آپ نے انہیں سفر میں ہونے والے

اچھے یا برے واقعات کے بارے میں بتایا کہ کیا پسند آیا اور کس سے کنارہ کیا۔ اس سلسلے میں بہت اچھی باتیں کیں اور کہا کہ نعمتیں شمار کرنا بھی شکر کہلاتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۴۰): اہلِ جزیرہ میں سے قیس قبیلہ کے ایک شخص نے بتایا کہ ایسے شخص کا شکریہ ادا کرو جو تم پر کوئی انعام کرے اور اس پر انعام کرو جو تمہارا شکریہ ادا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۴۱): حضرت ابومعاوہ غلابی کہتے ہیں کہ کسی شخص نے بتایا کہ ایک شخص نے سلیمان بن عبدالملک کو اس وقت آواز دی جب وہ منبر پر بیٹھا تھا، اس نے کہا اے سلیمان! اللہ سے ڈرو اور یوم الاذان کو یاد کرو۔ سلیمان ناراض ہو کر منبر سے اترا اور اس شخص کو بلایا کہنے لگا کہ میں سلیمان ہوں، یہ بتاؤ کہ یوم الاذان کیا ہے؟ اس پر اس آدمی نے کہا:

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

"اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر۔"

سلیمان نے پوچھا کہ تمہیں کیا تکلیف پہنچی ہے؟ اس نے بتایا کہ تمہارے کارندے نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ چنانچہ سلیمان نے اپنے کارندے کو لکھا کہ اسے اس کی زمین دے دو اور میری زمین اس کے ساتھ ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۴۲): ایک شخص نے ایسے موقع پر ہشام سے کہا، جب وہ مکہ جانے کا ارادہ کر چکا تھا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں، اور تاکید کرتا ہوں کہ نماز اپنے وقت پر پڑھو کیوں کہ تمہیں نماز تو پڑھنی ہی ہے لہٰذا اسے وقت ہی پر پڑھو تاکہ تمہیں کوئی فائدہ دے۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھو کہ اپنے ساتھیوں کا کتا نہ بنو کیوں کہ جہاں ساتھی ہوتے ہیں، وہاں کتا بھی ہوتا ہے جو ان کے آگے آگے بھونکا کرتا ہے۔ وہ بہتر ہو تو اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اگر ان کے لیے شرمساری بنے تو اپنے آگے اس کے گلے میں رسی ڈالی ہوتی ہے لہٰذا ساتھیوں کا کتا بننے سے گریز کرو۔

حدیث نمبر (۲۱۴۳): حضرت عبیداللہ بن ابی جعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جہنم کے بھڑکنے کی آواز آئے گی جس کی وجہ سے ظالموں کے دل گویا پھٹ جائیں گے، پھر دوبارہ بھڑکے گا تو وہ دل زمین سے اڑ کر اس میں سروں کے بل گر جائیں گے۔

حدیث نمبر (۲۱۴۴) حضرت محمد بن نصر حارثی کہتے ہیں، کہا جاتا تھا علم کی پہلی پہچان یہ ہے کہ انسان چپ رہا کرے، اس کے بعد اسے کان دھر کر سننا، پھر اسے یاد کر لینا، پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۴۵): حضرت محمد بن نصر حارثی:

هَلْ هُوَ اِلَّا اَهْلُ التَّقْوٰی وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

"وہ تقویٰ والے اور بخشش کے حقدار ہیں۔"

کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا حق یہ ہے کہ میرا بندہ مجھ سے ڈرتا رہے اور اگر وہ یہ کام نہیں کر سکتا تو بہر حال میرا یہ حق ہو گا کہ اسے بخش دوں۔

حدیث نمبر (۲۱۴۶): نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کہتے ہیں شیطان سے بچنے کے لیے مسجد بہت مضبوط قلعہ ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۴۷): حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ابو المنذر سلام کے پاس اس وقت گیا جب وہ مرنے کے قریب تھے، انہوں نے وصیتیں کرنا شروع کر رکھی تھیں لیکن رک گئے، مجھے بڑی تکلیف ہوئی، اسی دوران جامع مسجد کے منارہ پر کھڑے ہو کر مؤذن نے اذان کہتے ہوئے پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اس کے ساتھ ہی حضرت سلام نے بھی یوں پڑھ لیا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الَّذِیْ لَا یَكُوْنُ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اور پھر فوت ہو گئے۔

حدیث نمبر (۲۱۴۸): حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن انس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول انور ﷺ نے فرمایا اللہ فرمائے گا دوزخ سے ہر ایسے شخص کو نکال لو جس نے ایک دن بھی میرا ذکر کیا تھا یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا تھا۔

حدیث نمبر (۲۱۴۹): حضرت ابن جریج بتاتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ یہ یوسف بن ماہک ہیں جو مرنے کی آرزو کرتے ہیں۔ انہوں نے ان کی اس بات کو برا سمجھ کر کہا انہیں کیا معلوم کہ اس کے ساتھ کیا برتاؤ ہو گا۔

حدیث نمبر (۲۱۵۰): حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ جنتی لوگ جنت میں اپنے

دوزخیوں کو دوزخ میں جھانکیں گے اور کہیں گے کہ تم جہنم میں کیسے آ گئے حالاں کہ ہم تو اس پر عمل کرتے تھے جو تم ہمیں بتایا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم تمہیں تو سکھاتے رہے لیکن اپنے علم پر عمل نہیں کر سکے تھے۔

حدیث نمبر (۲۱۵۱): حضرت ابن مبارک کے مطابق کسی عورت نے حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی کہ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو ذرا سا کھول کر دکھایئے، انہوں نے ذرا سی کھول کر دکھائی تو وہ چیخی اور فوت ہو گئی۔

حدیث نمبر (۲۱۵۲): حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بہن ام البنین رحمۃ اللہ علیہا بتاتی ہیں کہ مجھے بخیلی پر سخت افسوس ہے، اگر یہ راستہ ہوتی تو میں اس پر کبھی نہ چلتی اور اگر کپڑا ہوتی تو میں اسے کبھی بھی نہ پہنتی۔

حدیث نمبر (۲۱۵۳): حضرت حفص بن حمید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں مجھے زیاد بن حدیر نے کہا کہ اپنے لمبے بال کاٹ دو کیوں کہ ان میں فتنے کی بو آتی ہے۔ زیاد ہم سے کہا کرتے تھے کہ اللہ سے سوال کیا کرو کیوں کہ وہ نہ مانگنے والے پر ناراض ہوتا ہے۔ اسی دوران ایک آدمی زیاد بن حدیر کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں فلاں فلاں مقام پر جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پورے راستے میں اللہ کا ذکر کرتے جانا۔

حدیث نمبر (۲۱۵۴): حضرت زیاد بن حدیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ لوہے کی بھٹی میں پڑا رہوں، ضرورت کا سامان بھی ہو، وہاں کلام نہ کروں اور نہ ہی لوگ مجھ سے کلام کریں اور یونہی فوت ہو جاؤں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۱۵۵): حضرت قاسم کہتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اتنا رویا کرتے تھے کہ آنکھیں چندھیا گئیں۔

حدیث نمبر (۲۱۵۶): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہر دو راتوں میں قرآن کریم کا ختم کر لیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۱۵۷): حضرت ہلال بن خباب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں رجب کے کچھ دن گزرنے پر حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چلا، انہوں نے کوفہ سے عمرے کا احرام باندھا تھا، عمرہ کر کے واپس آ گئے اور ذی العقدہ آدھا گزر جانے پر حج کا احرام باندھا تھا۔ آپ ہر سال عمرہ وحج کے لیے جایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۱۵۸): حضرت ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں گئے اور ایک رکعت میں قرآن پڑھا۔

حدیث نمبر (۲۱۵۹): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نماز میں اس آیت کو بار بار دہرایا کرتے تھے اور بیس بار سے زیادہ مرتبہ پڑھا کرتے تھے:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔

"اس دن سے ڈرو جب تم اللہ کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے اور پھر ہر ایک کو اس کے کیے کی جزا ملے گی لیکن کسی پر ظلم نہ ہوگا۔"

حدیث نمبر (۲۱۶۰): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ (بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے) کے بارے میں کہے گا کہ میں توبہ کر رہا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۱۶۱): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (اور ظالموں کی طرف نہ جھکو) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال یوں ضائع نہ کرو۔

حدیث نمبر (۲۱۶۲): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا دل لمحہ بھر کے لیے بھی موت کو یاد نہ رکھے تو اس میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔

حدیث نمبر (۲۱۶۳): حضرت بکیر بن عتیق رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے پاس شہد کے شربت کا پیالہ لے کر آیا تو انہوں نے پی لیا اور پھر فرمایا تھا کہ اس سے میرے دل کو سکون نہیں ہوا۔ میں نے پوچھا کہ کیوں؟ انہوں نے کہا کیوں کہ اسے پینے پر مجھے لذت کا خیال تھا۔

حدیث نمبر (۲۱۶۴): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا بھر کا پورا وقت صرف ایک جمعہ بھر بنتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۶۵): حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی داہنی طرف تھوک بیٹھے تو پڑھا تھا۔ استغفر اللہ۔

حدیث نمبر (۲۱۶۶): حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر زخم ہوا تو ان کی ٹانگ کاٹ دی گئی جس پر انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے کام کتنے اچھے ہیں، ایک عضو تو مجھ سے لے لیا اور تین (دو ہاتھ اور ایک ٹانگ) چھوڑ دیئے۔ پھر یہ بھی کہتے تھے کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں میں بیماری میں گھرا ہوں تو تُو نے صحت دی اور تُو نے ہی مجھے پکڑ کر پھر بھی باقی رکھا۔

حدیث نمبر (۲۱۶۷): حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ کے والد کہتے ہیں جب تم میں سے کوئی اللہ کے لیے کوئی شے بنائے تو ایسی نہ ہو کہ اپنے کرم فرمانے والے کے سامنے اسے اس پر شرم آئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے اور اس کا یہ حق ہے کہ اس کے لیے پسندیدہ شے پیش کی جائے۔

حدیث نمبر (۲۱۶۸): حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عروہ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس نے تیزی سے مختصر نماز پڑھی چنانچہ اسے بلا کر کہا کیا تمہیں اللہ کے ہاں سے کسی چیز کی ضرورت نہ تھی؟ میں تو اپنی نماز میں نمک تک بھی مانگ لیا کرتا ہوں (پورے طور پر ٹھہر کر نماز پڑھتا ہوں)۔

حدیث نمبر (۲۱۶۹): حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے چالیس یا تیس سال تک روزے رکھے، صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے چھوڑا کرتے تھے اور جب ان کا وصال ہوا تو بھی روزے سے تھے۔

حدیث نمبر (۲۱۷۰): حضرت ابن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس شخص کے لیے خوشی کا مقام ہے جو دوسرے کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے عیبوں پر نظر رکھے۔ اسے بھی خوشی ہونی چاہیے جو محتاجی کے بغیر اللہ کے سامنے جھک جائے۔ ذلیل سمجھے جانے والے اور مسکین پر رحم کرے، گناہ کے بغیر کمائے ہوئے مال کا صدقہ کرے، علم، بردباری اور دانائی والوں کے

پاس بیٹھا کرے، پھر سنت پر عمل کرے اور اس کی بجائے بدعت نہ اپنائے۔

حدیث نمبر (۲۱۷۱): حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دین میں سب سے زیادہ مددگار عادت یہ ہے کہ دنیا سے بے تعلقی ہو جائے اور سب سے مردود عادت خواہشوں پر چلنا ہے جس کی نشانی یہ ہے کہ انسان دنیا کو پسند کرتا ہے۔ اور اس پسند کی نشانی یہ ہے کہ انسان مال اور عزت چاہتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کی ناراضگی کی وجہ سے انسان حرام کو حلال بنا تا ہے اور اللہ کی ناراضگی ایسی بیماری ہے جس کا علاج اللہ کی رضا کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ اللہ کی رضا ہونے پر کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچاتی لہذا جو شخص اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہے، وہ اپنے نفس کی مخالفت کرے کیوں کہ جو اپنے نفس سے ناراض نہیں ہوگا، وہ اللہ کو راضی نہیں کر سکے گا۔ انسان کو چاہیے کہ جب بھی وہ دین میں کسی چیز کو ناپسند کرلے تو اسے چھوڑ دیا کرے کیوں کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اس کے پاس دین کا کچھ بھی نہیں بچے گا۔

حدیث نمبر (۲۱۷۲): حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ خود عمل نہ کر کے کسی کو عمل کی دعوت دینے والا اس تیر چلانے والے کی طرح ہوتا ہے جو بے مقصد تیر چلائے۔

حدیث نمبر (۲۱۷۳): حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم میں سرکشی یونہی ہے جیسے مال سے پیدا ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۷۴): حضرت عمر بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں لوگوں نے حضرت وہب کو بتایا کہ بنو اسرائیل بڑی عبادت کرتے اور سیر و سیاحت کیا کرتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں میں رہنے کے باوجود اللہ سے ڈرے اور ان کی تکلیف پہنچانے پر صبر کرے تو میرے نزدیک وہ ان سے بہتر ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۱۷۵): حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مال داروں کے جنت میں جانے کو مان لینے سے زیادہ آسان بات یہ ہے کہ انسان اونٹ کا سوئی میں داخل ہو جانا مان لے۔

حدیث نمبر (۲۱۷۶): حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی عبادت اللہ کے علاوہ کسی اور نے نہیں کی ہوگی، عقلمند جب گھر سے نکلتا ہے جو راستے میں جسے بھی دیکھتا

ہے، اسے اپنے سے گھٹیا جانتا ہے، اس میں تکبر سے بچاؤ ہوتا اور بہتری کی امید ہوتی ہے، وہ پہلوں کی پیروی کرتا ہے جب کہ بعد میں آنے والوں کے لیے نمونہ بنتا ہے۔ عزت کی بجائے ذلت اسے بھاتی ہے، مالداری کی بجائے اسے محتاجی اچھی لگتی ہے۔ وہ اپنے بہت سارے عملوں کو کم شمار کرتا ہے، دوسروں کے عملوں کو زیادہ جانتا ہے اور یوں اس کی زندگی گزارنے کا نام ہو جاتی ہے، وہ ضرورتوں کی تلاش میں بھاگتا نہیں، حلال لے کر فقیر رہنا اسے حرام مال لے کر مالدار بننے سے اچھا لگتا ہے اور اللہ کی عبادت میں فقیر بن جانا اللہ کی نافرمانی والی مالداری سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔

پھر کہا کہ عیش و عشرت کیا ہے جس کے ذریعے انسان بزرگ بنتا اور اس کی عزت پھیلتی ہے یہی کہ وہ اپنے گھر سے نکلے تو جو بھی راستے میں ملے، اسے اپنے سے گھٹیا جانے۔

حدیث نمبر (۲۱۷۷): حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تورات میں لکھا ہے جو شخص اپنے کسی بھائی کو بلائے اور وہ جواب نہ دے (بات نہ مانے)، اس کی زندگی کی قسم کھائے تو اسے پورا نہ کرے اور کھانا سامنے آنے پر کہے کہ یہ اچھا نہیں تو یہ بھی تکبر گنا جاتا ہے اور جو شخص کھانا کھا کر اللہ کی حمد و ثنا کرے تو یوں ہوگا جیسے اس نے اللہ کا شکر ادا کر لیا۔

حدیث نمبر (۲۱۷۸): حضرت عثمان بن مردویہ بتاتے ہیں کہ میں وہب بن منبہ اور سعید بن جبیر کے ساتھ عرفہ کے دن ابن عامر نامی پہاڑ پر تھا کہ وہب نے سعید سے کہا اے ابوعبداللہ! جب سے تم حجاج سے ڈرے ہو، کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی حاملہ بیوی کے ہاں سے نکل گیا تو اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو میرے پاس آیا۔ اس پر وہب نے جواب دیا کہ پہلے لوگ جب کسی آزمائش میں پڑتے تو وہ اسے سہولت کی زندگی جانتے اور جب انہیں سہولت ملتی تو وہ اسے آزمائش جانتے۔

حدیث نمبر (۲۱۷۹): حضرت عوف اعرابی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں منافق کی یہ بھی ایک عادت ہے کہ وہ اپنی تعریف پسند کرتا اور برائی کو اچھا نہیں جانتا۔

حدیث نمبر (۲۱۸۰): حضرت عوف اعرابی بتاتے ہیں کہ منافق کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ اپنی برائی کو اچھا نہیں جانتا اور اپنی تعریف پسند کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۸۱): حضرت وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو آدم میں سے شیطان کو سب سے زیادہ برا وہ لگتا ہے جو بہت کھانے والا اور سب سے بڑھ کر سونے والا ہو۔

حدیث نمبر (۲۱۸۲): حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کے لیے آزمائش کا ہونا، یوں ہوتا ہے جیسے جانور کے لیے پاؤں کا بندھن ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۸۳): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا تو وہ جہنم کی ہلکی سی آوازیں سنیں گے، اس کا غضب میں آنا محسوس کریں گے، گدھے جیسی آواز ہوگی اور سسکیاں بندھی ہوں گی، پہاڑ یوں چلائیں گے جیسے عورتیں چلاتی ہیں اور پھر ان کا اگلا حصہ لپٹ کر پچھلے سے ملا دیا جائے گا۔ وران میں سے ایک، دوسرے سے ٹکرا جائے گا۔

حدیث نمبر (۲۱۸۴): حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسی سے بدلہ نہ لینا، نرم رویہ کی نشانی ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۸۵): حضرت وہب فرماتے ہیں کہ عبادت گزار کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور سستی کرنے والے کی کمزور ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۸۶): حضرت سعید بن جبیر، حضرت وہب بن منبہ کے ہاں سے گزرے تو حجاج کی طرف سے ملنے والی تکلیف کی شکایت کی اور سب کچھ چھن جانے کے بارے میں بتایا۔ اس پر حضرت وہب نے کہا کہ اللہ کے دوستوں کو جب کوئی سختی پہنچتی ہے تو اللہ سے امید رکھتے ہیں اور جب خوشگواری کے دن ملتے ہیں تو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۱۸۷): حضرت وہب رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے خطاب کر رہے تھے کہ اس موقع پر کہا مجھ سے تین چیزیں سن کر ذہن نشین کر لو: خواہشات نفسانی جن کی پیروی کی جاتی ہے، برا ساتھی اور سب سے بڑھ کر دکھانا۔

حدیث نمبر (۲۱۸۸): حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس بیٹھنے والے ایک آدمی سے کہا تمہیں ایسی طب نہ بتاؤں کہ طبیب جس کا مقابلہ نہ کر سکیں، وہ فقہ نہ بتا دوں کہ فقیہ جس کا مقابلہ نہ کر سکیں اور وہ بردباری نہ بتا دوں کہ بردبار اور حوصلہ والے اس کا مقابلہ نہ کر سکیں؟

اس نے کہا کہ ضرور بتایئے! انہوں نے کہا وہ طب جو طبیبوں کی سمجھ میں نہیں آتی، یہ ہے کہ کھانا کھاتے وقت اوّل میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہو، رہی دین کی وہ سمجھ جسے فقیہ لوگ نہیں جانتے تو وہ یہ کہ اگر تم سے کسی ایسی شے کے بارے میں پوچھا جائے جس کا تمہارے پاس علم ہے تو اسے جواب دے دیا کرو ورنہ کہہ دو کہ میں نہیں جانتا اور رہا وہ حوصلہ کہ اس جیسا کوئی شخص حوصلہ نہیں کر سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ تم چپ رہا کرو وہاں ضروری کام کے لیے بولو۔

حدیث نمبر (۲۱۸۹): حضرت ابن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے دور میں ایک عبادت گذار تھا جو عرصہ تک عبادت کرتا رہا اور پھر اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کیا لیکن اس نے وہ سوال پورا نہ کیا چنانچہ اس نے اپنے نفس سے کہا کہ اگر تجھ میں کوئی بھلائی ہوتی تو تمہیں منہ مانگا مل جاتا لیکن تیرے پاس کوئی بہتری نہیں۔ اسی دوران ایک فرشتہ آیا اور کہنے لگا کہ اے آدمی! جس گھڑی تم نے اپنے نفس کو برا بھلا کہا ہے وہ گذشتہ والی ساری عبادتوں سے بہتر ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں منہ مانگا دے رہا ہے۔

حدیث نمبر (۲۱۹۰): حضرت وہب رضی اللہ عنہ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (اور جب سمندر سلگائے جائیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سمندروں کو آگ سے بھڑکا دیا جائے گا۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۱۹۱): حضرت نعمان بن زبیر صنانی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ محمد بن یوسف یا ایوب بن یحییٰ نے حضرت طاؤس کے لیے سات سو یا پانچ سو دینار بھیجے اور ایلچی سے کہا ان سے کہہ دینا کہ تم سے لے لیں، یوں امیر تمہیں بہترین لباس اور عطیہ دیں گے۔

ایلچی وہ دینار لے کر چل پڑا اور حضرت طاؤس کے پاس پہنچا اور کہا اے اطاؤس! یہ کچھ خرچہ ہے جو امیر نے تمہارے لیے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، اس نے لینے کے لیے زور دیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا تو وہ روشندان سے اندر پھینک کر چلا گیا اور امیر سے جا کر کہا کہ انہوں نے لے لیے ہیں۔ کچھ دیر گذری گذرے تو حضرت طاؤس کی طرف سے اسے نامناسب بات سننے میں آئی۔ اس نے کہا کہ ایلچی کو دوبارہ بھیجو تاکہ ہمارا مال واپس لا سکے۔

دوسرا ایلچی ان کے پاس پہنچا اور اس مال کا مطالبہ کیا جو امیر نے انہیں بھیجا تھا، انہوں نے کہا کہ میں نے ایک دینار بھی نہیں لیا۔ ایلچی واپس آیا اور بتایا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایلچی نے سچ کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ایلچی کو ڈھونڈ لاؤ جو دینار لے کر گیا تھا، اسے بھیجا تو اس نے جا کر کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں جو دینار دے کر گیا تھا کیا اس میں سے میں نے کچھ لیا تھا؟ اس نے کہا نہیں پھر پوچھا پتہ ہے کہ کہاں رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ روشندان میں ہیں، اس نے کہا ذرا دیکھو تو سہی، اس نے ہاتھ لمبا کر کے دیکھا تو وہ تھیلی میں بند تھے اور اس پر مکڑی نے جالا تن رکھا تھا چنانچہ پکڑ کر وہ ان کے پاس واپس لے گیا۔

حدیث نمبر (۲۱۹۲): حضرت عبداللہ بن بشر کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس کے لیے مسجد میں جانے کے دو راستے تھے، ایک راستہ بازار سے جاتا تھا، اس کے علاوہ ایک اور تھا۔ وہ کبھی اس راستے سے جاتے اور کبھی دوسرے سے۔ جب وہ بازار سے گذرے اور بھنے ہوئے سروں کو دیکھا تو اس رات کو کھانا نہ کھایا۔

حدیث نمبر (۲۱۹۳): حضرت سعید کے مطابق حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ یوں دعا کیا کرتے کہ "اے اللہ! نہ تو مجھے مال دے اور نہ ہی اولاد چاہیے۔"

حدیث نمبر (۲۱۹۴): حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سحری کے وقت کسی شخص کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ وہ سویا ہوا ہے، جس پر آپ نے کہا سحری کے وقت میں نے کسی کو سوتے نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر (۲۱۹۵): حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اپنی ضرورت کے لیے امیر المؤمنین سلیمان بن عبدالملک کے پاس جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ مجھے تو ضرورت نہیں۔ لگتا تھا کہ انہوں نے بے پرواہی دکھائی تھی۔

حدیث نمبر (۲۱۹۶): حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے کہ "اے اللہ! مجھے ایمان دے اور عمل کی توفیق دے لیکن مال واولاد نہ دے۔"

حدیث نمبر (۲۱۹۷): حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ جب میں خانہ کعبہ کی بغیر چھت سے خالی جگہ پر کھڑا تھا تو حجاج آ گیا، ایک عربی قسم کا آدمی گزرا تو حجاج نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ اس نے بتایا کہ یمن سے، اس نے پوچھا کہ محمد بن یوسف کا کیا حال تھا؟

اس نے کہا کہ بہت عظیم اور ایسے بھاری ہیں کہ آپ کو پسند ہوں گے۔ حجاج نے کہا میں نے اس بارے میں نہیں پوچھا۔ اس نے کہا کہ پھر کس بارے میں پوچھتے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں اس کی سیرت کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ اس نے بتایا کہ بڑا غاصب اور ظالم ہے۔ حجاج نے کہا تم جانتے نہیں کہ وہ میرا بھائی ہے؟ اس نے کہا پھر آپ خود جانتے ہی ہیں۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ میں جس جنگ میں گیا، اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور اس نے کچھ نہ کیا۔

حدیث نمبر (۲۱۹۸): حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سخت سردی اور بادل کے موقع پر صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ وہاں سے محمد بن یوسف کا گزر ہوا۔ وہاں ابوایوب بن یحییٰ اپنے لشکر میں نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں تھے، اس نے ساج یا طیلسان کی لکڑی منگوا کر اوپر رکھ دی لیکن اس نے سر نہیں اٹھایا اور اپنی نماز سے فارغ ہو گئے، سلام پھیر کر دیکھا تو ساج اوپر تھی انہوں نے اسے اتار پھینکی اور محمد بن یوسف کو دیکھے بغیر گھر کو چلے گئے۔

حدیث نمبر (۲۱۹۹): حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک بیمار دوست کی رکھوالی کرتے رہے اور اسی دوران ان کا حج فوت ہو گیا۔

حدیث نمبر (۲۲۰۰): حضرت شمہ عکی بتاتے ہیں کہ مجھ سے حضرت طاؤس نے فرمایا جب عشاء کی نماز پڑھ لو تو اس کے بعد تین مرتبہ درود پڑھو اور نجومی آدمی کے ہاں سے کھانا نہ کھایا کرو۔

حدیث نمبر (۲۲۰۱): حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نیک لوگ اونٹنیوں پر حج کرنے آیا کرتے۔

حدیث نمبر (۲۲۰۲): حضرت داؤد بن ابراہیم بتاتے ہیں کہ ایک رات شیر نے لوگوں کا راستہ روک کر انہیں حج کے لیے جانے نہ دیا، وہ اور ایک دوسرے پر گرنے، سحری ہوئی تو وہ چلا گیا اور لوگ دائیں بائیں جا کر سو گئے۔ اسی دوران حضرت طاؤس نے نفل شروع کر دیئے۔ اس پر ایک شخص نے ان سے کہا کہ آپ تو رات بھر کھڑے رہے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ سحری کے وقت کون سوتا ہے؟

حدیث نمبر (۲۲۰۳): حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مرید عصر کی نماز پڑھنے کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر لیتے، کسی سے کلام نہ کرتے اور دعائیں کیے جاتے۔

حدیث نمبر (۲۲۰۴): حضرت ابن جریج کے مطابق حضرت عطاء بڑھاپے اور کمزوری کے باوجود نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سورۂ بقرہ کی دو سو آیتیں پڑھ جاتے اور ہلنے تک نہ پاتے۔

حدیث نمبر (۲۲۰۵): حضرت عمرو بن ورد کہتے ہیں کہ حضرت عطاء نے مجھ سے کہا کہ اگر تم عرفہ کی ساری رات عبادت کر سکو تو کیا کرو۔

حدیث نمبر (۲۲۰۶): حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک شخص کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ اپنی انتڑیاں کھینچے گا، وہ اس کے گرد یوں گھومیں گی جیسے چکی گھومتی ہے۔ اس پر اسے کہا جائے گا کیا تم بھلائی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائیوں سے روکا نہ کرتے تھے؟ وہ کہے گا کہ ہاں لیکن میں نیکی کرنے کو کہتا تو خود اس کام کی مخالفت کرتا پھر لوگوں کو برائی سے روک کر خود برائی کیا کرتا تھا۔

حدیث نمبر (۲۲۰۷): حضرت منصور بن زاذان کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ ایک شخص کو جہنم میں ڈال کر جلایا جائے گا جس کی بدبو سے دوزخیوں کو بھی تکلیف پہنچے گی چنانچہ وہ پوچھیں گے کہ افسوس تم پر کیا کرتے رہے ہو؟ اتنی تکلیف کیا کم ہے جس میں ہم پڑے ہوئے ہیں، تیری بدبو کی وجہ سے ہم سخت تنگ ہوئے ہیں؟ وہ کہے گا کہ میں ایک عالم تھا لیکن اپنے علم سے فائدہ نہ اُٹھا سکا۔

حدیث نمبر (۲۲۰۸): حضرت عمران قصیر رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے کہ کہیں اس پر گر کر اسے کھا نہ لے۔ یہ وادی دکھاوا کرنے والے قاریوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۰۹): حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص کو جہنم میں لے جانے کا حکم ملے گا تو وہ اس کو قبول کرنے سے کترائے گا، فرشتہ پوچھے گا کہ تمہیں کیا ہوا؟ وہ کہے گا کہ یہ دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا۔ فرشتہ کہے گا کہ اسے جانے دو۔

حدیث نمبر (۲۲۱۰): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (اپنا دنیا کا حصہ نہ بھلاؤ) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں رہ کر اپنی آخرت کے لیے عبادت کا حصہ ادا کرلو!

حدیث نمبر (۲۲۱۱): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقیہ وہ ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرا کرے۔

حدیث نمبر (۲۲۱۲): حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ بندہ اپنے رب کی طرف توجہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سارے مسلمانوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۱۳): حضرت مجاہد فرماتے ہیں جو شخص حلال کھانے سے نہیں جھجکتا، اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے آپ کو سکون پہنچاتا ہے اور اس کی بڑائی کم ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۱۴): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت یونس بن خباب بتاتے ہیں کہ کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ کی طرف رجوع کرتا اور اپنی حفاظت کیا کرتا ہے؟ میں نے کہا کہ بتایئے، انہوں نے کہا کہ یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے گناہوں کو یاد رکھتا ہے اور اکیلے ہو کر اللہ سے ان کی بخشش کی دعا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۱۵): حضرت مجاہد بتاتے ہیں کہ ایک شخص کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا تو وہ کہے گا یہ تو میرے خواب وخیال میں بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا خیال کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا خیال تھا کہ تو مجھ بخش دے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے جانے دو۔

حدیث نمبر (۲۲۱۶): حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑھنا ایسے مرتبے والا ہوتا ہے کہ جیسے اس نے شب قدر میں پڑھی ہوں۔

حدیث نمبر (۲۲۱۷): حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو عزت والا کہے تو وہ دین کو حقیر بنائے گا اور جو اپنے آپ کو حقیر بنائے، وہ دین کو عزت دے گا۔

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے تعلقی

حدیث نمبر (۲۲۱۸): حضرت زیاد بن فیاض کو کسی نے بتایا کہ حضرت عبید اللہ بن عمیر نے فرمایا لوگوں سے شرمسار ہونے کی بجائے اللہ کے سامنے شرمسار ہوا کرو۔

حدیث نمبر (۲۲۱۹): حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ بہتر بنانا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور اس کے دل میں سیدھی راہ ڈال دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۲۰): حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ آج کل مجتہد (شریعت کا مرتبہ) یوں ہوتا ہے جیسے پہلے کھیل کود والے لوگ ہوتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۲۲۱): حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ اگر تم مال خرچ کرنے سے بخل کرنے لگو، دشمن سے جنگ کے موقع پر بزدلی دکھانے لگو اور رات کو جاگنے سے کترانے لگو تو سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اکثر پڑھتے رہا کرو کیوں کہ اللہ کے ہاں اس کا مرتبہ سونے اور چاندی کے پہاڑ لٹانے سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت عبید ہی فرماتے ہیں کہ جب تک کوئی شخص اللہ سے اپنی ضرورتیں مانگتا رہتا ہے، وہ اس کی ضرورتیں پوری فرماتا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۲۲): حضرت عبید بن عمیر لیثی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اے قرآن والو! جب سردی کا موسم آجاتا ہے تو نمازوں کی خاطر تمہارے لیے راتیں لمبی ہوتی ہیں اور روزہ رکھنے کے لیے دن چھوٹا ہوجاتا ہے تو پھر عمل کرو۔ اگر رات میں جاگنا تمہیں بوجھ معلوم ہونے لگے، دشمن سے جہاد کے موقع پر تمہیں خوف آنے لگے اور مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے سے بخیل ہونے لگو تو اللہ کا ذکر کثرت سے شروع کردو۔

حدیث نمبر (۲۲۲۳): حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قاری سے اس وقت ناراض ہوتا ہے جب وہ لباس کا شوقین ہو، سواری پسند کرنے، گھروں میں گھستا پھرنے اور سیر کے لیے نکلتا پھرے۔

حدیث نمبر (۲۲۲۴): حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت سمجھ کر احد پہاڑ جتنا مال بھی خرچ کردے تو اسے فضول خرچ نہیں کہا جائے گا۔

حدیث نمبر (۲۲۲۵): حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو دیکھا جو یوں کہہ رہا تھا "اللہ تعالیٰ موت میں ہمیں برکت دے" تو فرمایا کہ زندگی میں بھی برکت کی دعا شامل کرو۔

حدیث نمبر (۲۲۲۶): حضرت ابو یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے اپنے گناہوں کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ آپ نے استغفار کیوں چھوڑ رکھا ہے؟

حدیث نمبر (۲۲۲۷): حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب بھی دیکھو کہ دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں تو ان میں سے زیادہ مرتبے والا وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۲۸): حضرت حارث بن قیس جعفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کوئی دنیاوی ضرورت پڑے تو توبہ کیا کرو اور جب آخرت کے بارے میں ضرورت ہو تو اللہ سے اُمید رکھو۔

حدیث نمبر (۲۲۲۹): حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجمع تیمی کے پاس گئے تو انہوں نے حضرت سفیان کی چادر میں سوراخ دیکھا چنانچہ انہیں چار درہم دے کر کہا کہ دھوتی خرید لو لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں۔ اس پر مجمع نے کہا یہ سچ ہے کہ آپ کو ضرورت نہیں لیکن مجھے ضرورت ہے چنانچہ انہوں نے لے کر دھوتی خرید لی۔ حضرت سفیان نے بتایا کہ مجھے مجمع نے کپڑا دیا ہے، اللہ انہیں جزا دے چنانچہ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایسا کوئی عمل نہیں جس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہو لیکن حضرت مجمع تیمی سے محبت میں کوئی کھوٹ نہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۳۰): حضرت ادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجدیں نیک لوگوں کے بیٹھنے کے لیے ہوتی ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۳۱): حضرت ابوادریس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے سارے غم ایک جگہ اکٹھے کر لے تو اللہ تعالیٰ سب کو دور فرما دے گا اور جس کے لیے زندگی کے ہر موڑ پر غم موجود ہو تو جس میں بھی تباہ ہو جائے اللہ کو پرواہ نہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۳۲): حضرت ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کو اس لیے حدیثیں سنائے کہ ان کے دلوں کو اپنی طرف موڑ لے تو وہ جنت کی خوشبو نہیں لے سکے گا۔

حدیث نمبر (۲۲۳۳): حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے اور اللہ کے درمیان (تعلق میں) نعمتوں کو رکاوٹ نہ بناؤ (کہ ان کی وجہ سے اسے بھول جاؤ) اور

انہیں اپنے اوپر قرض جانو (اور شکر کر کے اسے اتارو)۔

حدیث نمبر (۲۲۳۴): حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مشہور ہونے کی خواہش رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔

حدیث نمبر (۲۲۳۵): حضرت علی بن زید بن جرعان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری کی وفات کا وقت ہوا تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں، اسے یاد رکھنا کیوں کہ اگر تو مجھ سے نہیں لے گا تو کسی اور سے بھی نہیں لے سکے گا۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر ممکن ہو کہ گذشتہ اور آئندہ وقت میں کسی بہتر شخص سے تم آج بہترین بن سکو تو ضرور بنو۔ طمع ولالچ سے بچو کیوں کہ ایسا شخص موقع پر تو محتاج ہی ہوتا ہے، اور بے امید بن کر رہو کیوں کہ جس چیز سے بھی تم بے امید دکھائی دو گے، اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں بے نیاز کر دے گا۔ ہر شے میں بہانہ بنانے سے بچو کیوں کہ نیکی سے بہانہ بنانا صحیح نہیں اور جب کوئی آدمی جھوٹ بولے تو اس بات پر اللہ کی حمد کرو کہ تم ویسے نہیں ہو، جب نماز کے لیے تیاری کرلو تو ایسے پڑھو جیسے یہ آخری نماز ہے اور شائد اس کے بعد تمہیں نماز پڑھنے کا موقع نہ مل سکے گا۔

حدیث نمبر (۲۲۳۶): حضرت رجاء بن ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابن محیریز ''بزازین'' کے ایک شخص کے پاس کوئی شے خریدنے گئے تو اسے ایک شخص نے کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ابن محیریز ہیں، آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور دل میں کہا کہ ہم اپنے درہموں سے ایسی چیز خریدنے آئے ہیں جو ہمارے دین کے کام کی نہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۳۷): حضرت عمرو بن اوس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے لوگ وہ ہیں جو کسی پر ظلم نہیں کرتے اور خود ان پر ظلم ہو تو مدد نہیں مانگتے۔

حدیث نمبر (۲۲۳۸): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے ابرار (نیک لوگ) کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو چیونٹی تک کو نہیں دُکھاتے۔

حدیث نمبر (۲۲۳۹): حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ہر آدمی کی پیشانی ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی، جب وہ تکبر کرتا ہے تو اللہ اسے ذلیل کر دیتا ہے اور دوسرا فرشتہ اس کی لگام پکڑے ہوتا ہے، وہ عاجزی دکھاتا ہے تو وہ اسے بلند کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۴۰): حضرت مجاہدؒ وَاسْـأَلُـوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ (اللہ سے اس کا فضل مانگو) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس فضل سے مراد دنیاوی غرض نہیں ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۴۱): حضرت ہلال بن ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی دل میں اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے، نماز میں شامل گنا جاتا ہے خواہ وہ بازار ہی میں کیوں نہ ہو اور اگر یہ ذکر ہونٹ ہلا کر کرے تو یہ درجہ اس سے بھی بڑا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۴۲): حضرت ولید بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جس کا مال زیادہ ہو، وہ اسے مشکلات میں ڈالے گا، جسے مشکلات زیادہ ہوں، اس کے شیطان زیادہ ہوں گے، جس کے شیطان زیادہ ہوں گے، اس کا حساب سخت ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۲۴۳): حضرت ولید بن قیس سکونی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (صبر کرنے والوں کو ان کا اجر حساب کے بغیر ملے گا) کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہاں اجر سے مراد بالاخانے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۴۴): حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم عطا خراسانی کے ہمراہ جنگ کے لیے جا رہے تھے (وہ رات بھر نفل پڑھا کرتے) جب رات کا تیسرا حصہ (یا کہا کہ آدھا حصہ) گذر چکا تو اپنے خیمے سے ہمیں سنا کر آواز دی کہ اے عبدالرحمٰن بن یزید اور اے یزید بن یزید، اے ہشام بن غاز اور اے فلاں بن فلاں اُٹھ کر وضو کرو اور اس رات کے نفل پڑھو۔ اس دن کا روزہ رکھنا کل کو پیپ (جہنم میں) پینے اور لوہے کے ٹکڑوں کی ضرب کھانے سے آسان ہے، خدا پناہ دے اور پھر اپنی نماز کے لیے تیار ہو گئے۔

حدیث نمبر (۲۲۴۵): حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن مرثد سے کہا کیا بات ہے، میں دیکھتا ہوں کہ آپ کی آنکھیں خشک ہونے نہیں پاتیں؟ انہوں نے کہا پوچھنے سے غرض کیا ہے؟ میں نے کہا ہوسکتا ہے کہ مجھے فائدہ ہو؟ کہا اے بھائی! اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر میں کوئی گناہ بھی کرلوں تو مجھے جہنم میں نہیں ڈالے گا، بخدا اگر مجھ سے حمام میں ڈالنے کا بھی وعدہ نہ کرتا تو میری آنکھیں نہ سوکھتیں۔ میں نے کہا کہ آپ تنہائی میں بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ یزید نے کہا کہ یہ کیوں پوچھتے ہو؟ میں نے کہا ہوسکتا ہے

کہ آئندہ اس سے مجھے فائدہ ہو۔ انہوں نے کہا بخدا اس لیے کہ میں بیوی کے پاس جاؤں تو آنسو میرے سامنے آجائیں اور یوں میرے اور میرے ارادے کے درمیان آجائیں۔ یونہی کھانا سامنے رکھا جائے تو یہ میرے اور میرے کھانے کے درمیان آجائیں اور میرے بیوی بچے بھی رونے لگیں اور انہیں پتہ نہ چل سکے کہ کیوں روتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو بے چین کرتا ہوں، وہ کہتی ہے کہ افسوس! میں دنیا میں تمہارے ساتھ جس دیر کے غم میں لگی ہوں، اس کی وجہ سے میری آنکھوں کو سکون نہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۴۶): حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ بچوں کے ساتھ بھی ہوتے تو اکثر اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے اور کہا کرتے کہ اللہ کا ذکر اتنا کرو کہ جاہل تمہیں دیکھ کر کہے کہ دیوانے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۴۷): حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ دجلہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ لمبی لکڑیاں بہائے لے جارہا ہے چنانچہ آپ پانی پر چل پڑے اور پھر ساتھیوں کو دیکھ کر پوچھا اگر تمہاری کوئی چیز پانی میں رہ گئی ہے تو، ہم اللہ سے دُعا کریں۔

حدیث نمبر (۲۲۴۸): حضرت سلام بن مسکین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر مجھے اس ستون جتنا بھی سونا مل جائے تو میں یہ لکھا ہوا قرآن نہ بیچوں گا۔

حدیث نمبر (۲۲۴۹): حضرت عمران رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ چالیس سال کے عرصے میں حضرت سعید بن میسب کی ایک نماز بھی قضا نہ ہوئی، وہ لوگوں کی گدی (گردن کی پچھلی جانب) دیکھا نہ کرتے اور نہ ہی لوگ انہیں مسجد سے باہر ملا کرتے۔

حدیث نمبر (۲۲۵۰): حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیس سال کا عرصہ بیت گیا میرے ہوتے کسی اور شخص نے اذان نہیں کہی۔

حدیث نمبر (۲۲۵۱): حضرت عمران بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسب کا سانس اس وقت پہچانا جب وہ اللہ کا ذکر کررہے تھے، وہ مکھی کے سانس سے بھی مدھم تھا۔

حدیث نمبر (۲۲۵۲): حضرت عمران بتاتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ کو عبدالملک بن مروان کے بعد ولید بن سلیمان کے ہاں بلایا گیا تو آپ نے کہا کہ میں ان

دونوں کی بیعت تب تک نہیں کروں گا جب تک رات اور دن چل رہے ہیں۔ چنانچہ آپ سے کہا گیا کہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جاؤ۔ اس پر آپ نے کہا کہ ایسا کوئی اور شخص نہ کرے چنانچہ انہوں نے آپ کو سو کوڑے لگائے اور اونی لباس پہنایا تھا۔

حدیث نمبر (۲۲۵۳): حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ آپ تنہائی میں چلے جائیں کیوں کہ یہ عبادت ہے اور بھنا ہوا گوشت حرم شریف سے باہر کھا سکتے ہو۔ چنانچہ اگر یہ کام اچھا ہوتا تو حرم میں ہوتا اور اگر برا ہے تو حرم سے باہر ہونا چاہیے۔

حدیث نمبر (۲۲۵۴): حضرت میمون بن مہران کے مطابق عبدالملک بن مروان مدینہ میں آیا اور قیلولہ کر کے اٹھا تو اپنے دربان سے کہا کہ دیکھو، مسجد میں کوئی نوجوان ہم عمر ہے یا نہیں؟ اس نے دیکھا تو حضرت سعید بن مسیب وہیں تھے جنہیں انگلی کا اشارہ کیا لیکن وہ ہلے نہیں، پھر وہ آپ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ آپ نے میرا اشارہ نہیں سمجھا؟ آپ نے کہا کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے جاگ کر کہا ہے کہ دیکھو، مسجد میں کوئی نوجوان موجود تو نہیں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ میں اس کا ہم عمر تو نہیں۔

دربان چلا گیا اور جا کر عبدالملک کو بتایا کہ میں نے مسجد میں صرف ایک بوڑھا شخص دیکھا ہے جس کی طرف میں نے اشارہ کیا لیکن وہ اُٹھا نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ امیر المؤمنین نے پوچھا ہے تو اس نے کہا مسجد میں دیکھ لو، کوئی میرا ہم عمر تو موجود نہیں کیوں کہ میں ان کا ہم عمر نہیں ہوں، یہ سن کر عبدالملک نے کہا کہ انہیں چھوڑو، وہ سعید بن مسیب ہوں گے۔

حدیث نمبر (۲۲۵۵): حضرت ابن حرملہ کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے چالیس حج کیے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۵۶): حضرت عمر بن ذر کہتے ہیں کہ مجھے ربیع بن ابی راشد ملے اور ہاتھ پکڑ کر مجھے الگ لے گئے اور کہا اے ابوذر! جو اللہ سے اس کی رضا مانگے تو اس نے بہت بڑا سوال کیا۔

حدیث نمبر (۲۲۵۷): حضرت خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دعا قبول ہونے کا ارادہ کرے تو سجدے میں جا کر دونوں ہاتھ الٹ دے اور پھر دعا کرے۔

حدیث نمبر (۲۲۵۸): حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ برتن ہیں اور سب سے پسندیدہ برتن اسے وہ لگتا ہے جو نرم اور صاف ہو، زمین میں اللہ کے یہ برتن نیک لوگوں کے دل ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۵۹): حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ جب تمہارے لیے بھلائی کا دروازہ کھل جائے تو جلدی سے اس کی طرف جاؤ کیوں کہ پتہ نہیں کہ کب ان کے لیے بند ہو جائے۔

حدیث نمبر (۲۲۶۰): حضرت بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں میں نے دیکھا کہ لوگ نیک کاموں، نماز، زکوٰۃ، اچھے کاموں، بھلائی کا کہنے اور برائی سے روکنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرتے تھے، لیکن تم لوگ آج کل صرف رائے دیتے نظر آتے ہو۔

حدیث نمبر (۲۲۶۱): حضرت بلال بن سعد کہتے ہیں کہ تم چھوٹی غلطی نہ دیکھو، یہ دیکھو کہ تم نے کس کی نافرمانی کی ہے؟

حدیث نمبر (۲۲۶۲): حضرت بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نیکیوں کو یاد رکھو اور برائیوں کو بھلاؤ تو یہ دھوکے بازی ہوگی۔

حدیث نمبر (۲۲۶۳): حضرت بلال بن سعد فرماتے ہیں انسان گناہگار تو اتنی سی بات سے ہو جاتا ہے کہ اللہ نے دنیا میں ہمیں دنیا سے دور کیا لیکن ہم اسی کے پیچھے پڑے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۶۴): حضرت بلال بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کے لیے گویا شیشہ ہوتا ہے تو کیا تم میرے اس معاملے میں شک رکھتے ہو۔

حدیث نمبر (۲۲۶۵): حضرت بلال بن سعد کہتے ہیں کہ تم دنیا میں ولی اللہ بنتے دکھائی نہ دو جب کہ اندرونی طور پر ولی کے دشمن ہو۔

حدیث نمبر (۲۲۶۶): حضرت بلال بن سعد نے کہا بندے کے گنہگار بننے کے لیے اتنی سی بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا سے الگ تھلگ کیا ہے لیکن اسی کے پیچھے پڑتے ہیں چنانچہ تم میں سے زاہد بننے والا دنیا میں دلچسپی رکھتا ہے، تم میں سے عالم شخص درحقیقت جاہل ہے اور عبادت گذار کوتاہی کرنے والا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۶۷): حضرت بلال بن سعد کہتے ہیں تمہارا بھائی جب بھی تم سے ملتا ہے، تجھے یاد کرتا ہے کہ اللہ سے ملنے والا حصہ تمہارے بھائی سے بہتر ہے کیوں کہ وہ جب بھی تمہیں ملے گا، منہ میں دینار ہی ڈالے گا۔

حدیث نمبر (۲۲۶۸): حضرت بلال بن سعد فرماتے ہیں کہ اے ہمیشہ رہنے والو! اے باقی رہنے والو! تم مالدار بننے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے، تمہیں ایک گھر سے دوسرے گھر ویسے ہی جانا ہے جیسے پشتوں سے تم ماں کے رحم میں آئے، رحموں سے دنیا میں، دنیا سے قبروں میں جاؤ گے، قبروں سے موقف (محشر میں ایک جگہ) میں اور وہاں سے جنت میں جاؤ گے۔

حدیث نمبر (۲۲۶۹): حضرت بلال بن سعد کہتے ہیں کہ جب ابو سعد کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے بیٹے! تمہارے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے اپنی بیوی سے بات کی اس نے انہیں سفید کپڑے پہنائے اور پھر میں نے انہیں اپنے والد کے قریب کیا، انہوں نے انہیں چوما اور سونگھا اور پھر یوں دعا کی کہ اے اللہ! انہیں کفر، اندھیروں کی گمراہی، عورتوں اور لوگوں کی محتاجی سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

حدیث نمبر (۲۲۷۰): حضرت بلال بن سعد نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اپنی غرض کے لیے سخت ہوتے ہیں، ایک دوسرے پر ہنستے ہیں اور جب رات آجاتی ہے تو راہب بن بیٹھتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۷۱): حضرت بلال بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کئی خوش رہنے والے لوگ دھوکے میں پڑے ہوتے ہیں اور انہیں شعور ہی نہیں ہوتا، وہ کھانا، پینا اور ہنسنا جانتے ہیں لیکن کتاب اللہ میں ان کو جہنم کا ایندھن بنایا جا چکا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۷۲): حضرت کثیر بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دانائی کی باتیں بیوقوفوں کے پاس نہ کیا کرو کیوں کہ وہ تمہیں جھٹلائیں گے، داناؤں کے پاس جھوٹ نہ بولو، وہ ناراض ہوں گے، علم والوں سے علم کو نہ روکو کیوں کہ یوں گنہگار ہو جاؤ گے، نہ ہی اسے نالائق لوگوں کو بتاؤ ورنہ جاہل بنو گے، علم کا تم پر حق ایسے ہی ہے جیسے تمہارے مال کا تم پر حق ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۷۳): حضرت ضحاک بن عبدالرحمٰن جمعہ کے دن خطبے سے فارغ

ہوتے اور منبر سے اترنا چاہتے تو فرمایا کرتے میں یتیموں کے بارے میں تمہیں اللہ کی طرف سے تاکید کرتا ہوں، بیوہ عورتوں کے خیال رکھنے کی تاکید کرتا ہوں اور ان لوگوں کے بارے میں تاکید کرتا ہوں جن کا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۷۴): حضرت یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ نعمت نقصان نہیں دیتی جس کا شکر ادا کر دیا جائے، وہ بلا نقصان وہ نہیں جس پر صبر کر لیں، وہ بلا نہیں ہوتی جو اللہ کی فرماں برداری میں آئے اور اللہ کی نافرمانی کر کے نعمت ملے تو اس سے عبادت بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۷۵): حضرت حبیب بن عبید رحبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم سیکھو، اسے ذہن میں رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اسے خوبصورتی کے لیے نہ سیکھو کیوں کہ اگر تمہیں لمبی عمر ملی تو عنقریب علم والے اپنے علم کی وجہ سے یوں سجاوٹ بنائیں گے جیسے کپڑے والے اپنے کپڑوں سے بناتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۷۶): حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ آنکھیں دو طرح کی ہوتی ہیں جن پر جہنم کا اثر نہیں ہوگا، ایک وہ آنکھ جو خوف خدا کی وجہ سے روتی رہتی ہو اور ایک وہ آنکھ جو (جہاد پر گئے) مسلمانوں کے پیچھے روئے۔

حدیث نمبر (۲۲۷۷): حضرت مکحول دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے نرم دل لوگ وہی ہوتے ہیں جن کے گناہ سب سے کم ہوں۔

حدیث نمبر (۲۲۷۸): حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن لوگ نرم دل اور ایسے فرماں بردار ہوتے ہیں جیسے اول عمر کا اونٹ کہ اگر تم اسے آگے سے کھینچو تو فرماں برداری کر کے چلنے لگتے ہیں اور اگر کسی چٹان پر بٹھانا چاہو تو وہیں بیٹھ جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲۷۹): حضرت صالح بن مسمار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم پر اللہ کی یہ نعمت کہ اس نے دنیا کو ہم سے پرے کر دیا ہے، اس نعمت سے بہتر ہے جو ہمیں خوش حالی دے۔

حدیث نمبر (۲۲۸۰): حضرت محمد بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ابن شبرمہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

"اے انسان! تو کب تک اس دنیا میں مصروف رہے گا جب کہ اللہ کا ذکر کرنے والا تو

اپنی دنیا سے توجہ ہٹائے ہوئے ہے۔"

حدیث نمبر (۲۲۸۱): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھیوں کی آزمائش ہوتی رہی، آخر کار میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو میری آزمائش کی ضرورت ہی نہیں کہ مجھ پر بلا اُتارے۔

حدیث نمبر (۲۲۸۲): حضرت عمر بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قرآن تھا جسے "لباب الفؤاد" کہتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۲۸۳): حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ تھا جسے آپ "المجید" کہتی تھیں۔

حدیث نمبر (۲۲۸۴): حضرت ماہان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی ایسے گھر میں جاؤ جس میں کوئی بھی نہ ہو تو یوں کہا کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا۔

حدیث نمبر (۲۲۸۵): حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار کون شمار ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس کے پہلے بہت سے گناہ ہوں جنہیں دیکھ کر وہ اپنے ہر عمل کو حقیر سمجھنے لگے۔

حدیث نمبر (۲۲۸۶): حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو اسرائیل کے ایک بادشاہ کے دور میں بارش کا قحط ہوا تو لوگ بارش مانگنے لگے، اس موقع پر بادشاہ نے کہا اگر اللہ ہم پر بارش نہیں برسائے گا تو میں اس پر ناراض ہو جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ کیسے ناراض ہو گے اور کس چیز کے ذریعے اپنا غصہ دکھاؤ گے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے اولیا کو قتل کرنا شروع کردوں گا چنانچہ ان پر بارش ہوگئی۔

حدیث نمبر (۲۲۸۷): حضرت حمید اعرج رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیٹا آیا تو انہوں نے کہا اس کا سب سے بہتر حال یہ ہوگا کہ میں اس کی اچھائیاں اپناؤں گا۔ حضرت ابوایوب کے مطابق ان کا لڑکا ان سے بہتر شمار ہوتا تھا۔

حدیث نمبر (۲۲۸۸): حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ جوان آدمی کے لیے یہ پسند کرتے تھے کہ اس میں بچپن کی علامتیں ہونی چاہئیں۔

حدیث نمبر (۲۲۸۹): حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں لوگ مریض کے لیے یہ بات پسند کرتے تھے کہ وہ موت کے وقت مشقت میں پڑے۔

حدیث نمبر (۲۲۹۰): حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ موت آنے کے وقت کی سختی پسند کرتے تھے (کہ گناہ ڈھل سکیں)۔

حدیث نمبر (۲۲۹۱): حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی یہ آیت پڑھی: وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَايَشْتَهُونَ (اور روک کردی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں) مجھے مٹی کی ٹھنڈک یاد آئی (یعنی قبر)۔

حدیث نمبر (۲۲۹۲): حضرت عمر بن عبدالملک بتاتے ہیں کہ سرزمین شام میں "ساقہ" کے مقام پر ایک شخص حضرت ابن محیریز کے ساتھ جارہا تھا اور جب اس نے ان سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا تو ابن محیریز نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجیے، اس نے کہا اگر یہ کرسکو کہ کوشش کے باوجود تمہاری پہچان نہ ہوسکے تو ایسا کرلو، اگر اللہ سے مانگنے کی طاقت ہے تو مانگا کرو اور اگر یہ کرسکو کہ خود لوگوں کے پاس جاکر ان کی ضرورتیں پوری کرو لیکن تمہارے پاس کوئی نہ آئے تو یوں کرو۔

حدیث نمبر (۲۲۹۳): حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے والد کے آگے آگے چلے تو وہ نافرمان شمار ہوگا۔ تاہم راستے سے کانٹے وغیرہ ہٹانے کے لیے چل سکتا ہے۔ یونہی جو لڑکا اپنے باپ کو نام یا کنیت سے بلائے تو نافرمان شمار ہوگا۔ تاہم اسے "اے والد" کہنا چاہیے۔

حدیث نمبر (۲۲۹۴): حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے کسی آدمی کو دیکھا کہ ظلم کرنے والے کے خلاف بددعا کررہا تھا، اس پر فرمایا کہ اسے اس کے ظلم پر رہنے دو کیونکہ یوں تمہاری بددعا سے پہلے ہی اس کی گرفت ہوجائے گی، ہاں اگر اس دوران کوئی نیک عمل کرلے اور برائی چھوڑ دے تو بچ سکتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲۹۵): حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ ایک کتاب لے کر عبدالملک کے پاس گئے (جس میں نصیحت کی باتیں تھیں) کہ اسے پڑھے اور پھر اپنے ہاتھوں میں نہ رکھے۔

حدیث نمبر (۲۲۹۶): جب کوئی شخص حضرت ابن محیریز کے سامنے ان کی تعریف کرتا تو ناراض ہو جاتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ تجھے کس نے سکھایا؟

حدیث نمبر (۲۲۹۷): حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ریشم پہننے سے تو میرے لیے یہ بہتر ہے کہ مجھے برص کی بیماری لگ جائے۔

حدیث نمبر (۲۲۹۸): حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اللہ کو خوش کرنے کے لیے ایک رات لشکر (یا لوگوں) کی حفاظت کرتا ہے تو ہر انسان اور جانور کے بدلے میں اسے ایک ایک قیراط بھر ثواب ملے گا (یعنی بہت زیادہ ملے گا)

حدیث نمبر (۲۲۹۹): حضرت ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ عبدالملک نے حضرت ابن محیریز کی خدمت کے لیے ایک لونڈی بھیجی تو آپ نے اپنا وہ گھر ہی چھوڑ دیا، اس میں جاتے ہی نہ تھے، اس پر اسے کہا گیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے تو انہیں گھر ہی سے نکال دیا ہے، اس نے پوچھا، کیوں؟ انہوں نے کہا کہ وہ لونڈی بھیج کر۔ چنانچہ خلیفہ نے اسے واپس منگوالیا۔

حدیث نمبر (۲۳۰۰): حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ جب بھی جنگ کے لیے جاتے تو جانوروں کو چارہ دینے پر خرچہ کرتے۔

حدیث نمبر (۲۳۰۱): جب مدینہ میں ولید اور سلیمان کے والد کی وفات پر ان کے لیے بیعت لی گئی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے حضرت سعید بن مسیب سے کہا کہ میں آپ کو تین کام کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کونسے ہیں؟ عبدالرحمٰن نے کہا کہ آپ یہ جگہ چھوڑ دیں کیوں کہ یہاں آپ کو ہشام بن اسماعیل دیکھ رہے ہیں۔

دوسرے یہ کہ آپ عمرہ کرنے کی غرض سے چلے جائیں، اس پر انہوں نے کہا کہ جس کام کا میں ارادہ نہیں رکھتا، اس میں اپنا مال خرچ کر کے مشقت کیوں اٹھاؤں؟ حضرت سعید نے پوچھا کہ تیسری بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ پھر بیعت کر لیں۔ اس پر آپ نے کہا جیسے اللہ نے تمہیں اندھا کر رکھا ہے یونہی دل کی آنکھیں بھی بند کر دے تو مجھے کیا فرق ہے؟ (عبدالرحمٰن اندھا تھا) چنانچہ رجاء کہتے ہیں کہ اسی دوران ہشام نے آپ کو بیعت کے لیے بلا بھیجا لیکن آپ نے انکار کر دیا، اس نے عبدالملک کو لکھ بھیجا جس پر عبدالملک نے ہشام کو لکھا کہ تم

سعید کا انتظام کیوں نہیں کرتے۔ ہم پر ان کا کون سا بوجھ ہے جو ہمیں ناگوار ہو، انہیں تیس کوڑے لگاؤ اور لنگوٹ بندھوا دو اور یہ کام لوگوں کے سامنے کرو تا کہ وہ اس کے پیروکار نہ بن جائیں۔

ہشام نے آپ کو بلایا تو آپ نے جانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ دو شخصوں کی بیعت نہیں کروں گا چنانچہ اس نے آپ کو تیس کوڑے لگوائے، بالوں سے بنا لنگوٹ پہنایا اور لوگوں کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔

رجاء کہتے ہیں کہ مدینہ میں مقرر ہونے والے ایلیوں نے مجھے بتایا کہ ہمیں معلوم تھا، وہ لنگوٹ پہننے کو مانیں گے نہیں لہٰذا ہم نے کہا کہ اے ابو محمد! پھر قتل کا فیصلہ ہو گا لہٰذا اپنی شرمگاہ ڈھانپ لو، یہ سن کر انہوں نے اسے پہن لیا۔ جب انہیں کوڑے مارنے لگے تو انہیں پتہ چل گیا کہ ہم نے انہیں دھوکا دیا تھا لہٰذا انہوں نے کہا اے ایلہ والو! اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ قتل نہیں ہوں گا تو نہ پہنتا۔

حدیث نمبر (۲۳۰۲): حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی آدمی پر فخر جتلائے تو اللہ اسے ذلیل کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۰۳): حضرت رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ جو شخص موت کو اکثر یاد رکھتا ہے تو وہ خوشی اور حسد کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۰۴): حضرت اسماعیل بن سعید کہتے ہیں کہ میں حیہ عرنی کے پاس گیا تو اس نے میرے سامنے کھانے کا پیالہ اور کھجوریں رکھ کر کہا کہ کھائیے کیوں کہ اگر گھر میں کوئی اس سے بہتر چیز رکھی ہوتی تو میں وہی کھلاتا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کوئی مسلمان بھائی تمہارے پاس آیا کرے تو گھر میں اچھی چیز رکھی اسے کھلاؤ اور اگر وہ روزے سے ہو تو اسے تیل لگانے کو دو۔

حدیث نمبر (۲۳۰۵): حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم کو ملنے والی نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔ حضرت ابن مسعود ان سے مراد امن و امان اور صحت لیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۳۰۶): حضرت راشد بن سعید سے پوچھا گیا "نعیم" کیا چیز ہے؟

تو انہوں نے کہا کہ دل میں خوشی ہونا۔ پھر پوچھا گیا کہ غنیٰ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ جسم کی تندرستی۔

حدیث نمبر (۲۳۰۷): حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا تو ہر ایک کو دیتا ہے خواہ اسے کوئی پسند ہو یا ناپسند لیکن دین صرف اسے دیتا ہے جو اسے پسند ہو اور جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو اسے ایمان دیتا ہے لیکن جو شخص دشمنوں کا مقابلہ کرنے سے ڈرنے لگے، جو رات کے مقابلے سے ڈرے کہ اس کے لیے مشقت ہے اور مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے سے ڈرے تو پھر سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ اور لا الٰہ الا اللّٰہ وغیرہ پڑھا کرے (کہ یہ باتیں ایمان کی کمزوری ہوں گی)۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن سے ذبیح اللہ کے بارے میں پوچھا گیا (کہ کون تھے؟) تو انہوں نے کہا کہ اکثر حدیثیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں آتی ہیں، میرے والد کا خیال یہی تھا۔

حدیث نمبر (۲۳۰۸): حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے موقع پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو آواز دی جب وہ منبر پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے کہ اے معاویہ! تم قبروں میں سے ایک قبر کی طرح ہو، اگر کچھ لاؤ گے تو تمہارے فائدے میں ہوگا اور نہیں لاؤ گے تو تمہیں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ اے معاویہ! خلافت کا مطلب مال جمع کرنا اور اسے تقسیم کرنا نہیں ہوتا بلکہ حق بات پر عمل کرنا، انصاف کرنا اور لوگوں کو اللہ کی ذات دکھانا ہوتا ہے۔ اے معاویہ! اگر تم کسی عرب قبیلے کو گھیرو گے تو انصاف کے بارے میں تمہارا ڈر جاتا رہے گا۔

حضرت ابو مسلم نے اپنی بات کہہ دی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف آگے بڑھ کر دو مرتبہ کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔

حدیث نمبر (۲۳۰۹): حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کسی شخص نے شکایت کی کہ لوگوں نے مجھے تکلیف دی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر تم لوگوں کا نقص نکالو گے تو وہ بھی نکالیں گے، تم انہیں چھوڑ دو گے لیکن وہ نہیں چھوڑیں گے، ان سے بھاگنے کی کوشش کرو گے تو وہ تمہیں پکڑیں گے۔ اس نے پوچھا کہ پھر کیا کروں؟ انہوں نے کہا وہ تمہارے مشکل دنوں میں کام آئیں گے اور پوری شے لینے کی بجائے اس میں سے تھوڑا سا لے لیا کرو۔

حدیث نمبر (۲۳۱۰): حضرت ابومسلم خولانی کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم نہیں فرمایا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بن جاؤں بلکہ یہ وحی فرمائی ہے کہ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔

"کہ اپنے رب کی حمد کرو سجدہ کرنے والے بنو اور وصال ہونے تک اپنے رب کی عبادت جاری رکھو۔"

حدیث نمبر (۲۳۱۱): حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین شام میں رہتے تھے کہ اسی دوران والیٔ حکومت نے چھوٹا لشکر بھیجا اور ان کے لیے وقت مقرر کر دیا لیکن انہوں نے دیر کر دی، ابومسلم نے اس وقت انہیں روکنے کا ارادہ کیا، جب وہ نہر کے کنارے وضو کر رہے تھے، دل میں ان کے بارے میں سوچا اور اسی دوران درخت پر ایک کوا آیا اور آپ سے کہنے لگا اے ابومسلم! آپ نے اس چھوٹے لشکر کا ارادہ کیا ہے؟ آپ نے کہا کہ ہاں، اس نے کہا کہ ان کا ارادہ نہ کرو کیوں کہ وہ غنیمت والے اور صحیح سلامت ہیں اور آپ کے پاس فلاں وقت تک پہنچ جائیں گے۔ ابومسلم نے پوچھا اللہ تم پر رحم فرمائے، تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں ارتیائیل ہوں اور مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے مقرر ہوں۔ چنانچہ وہ لشکر اسی وقت آیا جس کے بارے میں اس نے بتایا تھا۔

حدیث نمبر (۲۳۱۲): ایک دمشقی شخص نے بتایا کہ ہم سرزمین روم سے واپس آئے اور وہ یوں کہ جب ہم حمص سے دمشق کی طرف رخ کر کے نکلے تو ہم ایک "راہب" کے ہاں سے گزرے جو حمص کے قریب واقع تھا اور وہاں سے چار میل دور تھا، اس نے ہماری طرف جھانکا اور پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم دمشق کے رہنے والے ہیں اور سرزمین روم سے آ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ کیا تم ابومسلم خولانی کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہاں جانتے ہیں۔ راہب نے کہا تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا اور بتا دینا کہ ہم ان کا ذکر کتاب میں دیکھتے ہیں، وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھی ہوں گے اور سن لو، تم انہیں پہچان تو لو گے لیکن وہ زندہ نہیں ہوں گے۔ چنانچہ جب ہم غوطہ کے مقام پر پہنچے تو ہمیں ان کے وصال کی اطلاع ملی۔

حدیث نمبر (۲۳۱۳): حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں قحط پڑ گیا تو وہ بارش کی دعا کرنے نکلے، جب انہوں نے عیدگاہ کو دیکھا تو حضرت ابو مسلم سے کہا آپ دیکھ تو رہے ہیں، ان کے لیے دعا کر دیں، انہوں نے کہا کہ میں کوتاہیوں کے باوجود دعا کر دوں گا۔ چنانچہ اُٹھے تو سر پر ٹوپی تھی جسے انہوں نے اتار دیا اور ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی اے اللہ! ہم تجھ سے بارش مانگ رہے ہیں، میں گناہوں سمیت تیری طرف آیا ہوں لہٰذا مجھے محروم نہ فرما۔ ابھی وہ واپس بھی نہیں ہوئے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ اب ابو مسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے ظاہر کر دیا ہے لہٰذا اگر تیرے پاس آنے میں میری بہتری ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ کہتے ہیں کہ اس دن جمعرات تھی چنانچہ آپ اگلی جمعرات کو فوت ہو گئے۔

حدیث نمبر (۲۳۱۴): حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نفل نماز میں یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! ابو مسلم کو پکا پکایا کھانا دے اور زیتون دے اور اسے لکڑیاں دے۔ جب بھی نفل پڑھنے کا ارادہ ہوتا تو یہ دعا کیا کرتے۔

حدیث نمبر (۲۳۱۵): حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے بتا دیا جائے کہ جہنم بھڑک رہی ہے تو مجھ میں زیادہ عمل کرنے کی ہمت نہیں رہتی۔

حدیث نمبر (۲۳۱۶): حضرت شمیط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ اسلام پر افسوس کرتے ہوئے طواف کر رہے تھے کہ اس دوران حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آ گئے جنہیں بتایا گیا کہ ابو مسلم یوں طواف کر رہے ہیں انہوں نے بلا کر پوچھا کہ اے ابو مسلم! کیا کر رہے ہو؟ کیا اسلام پر طعنے کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ اے معاویہ! اچھا کرو گے تو اچھا بدلہ لیکن برا کرو گے تو بری جزا ملے گی۔ اے معاویہ! اگر آپ تمام زمین والوں پر انصاف کرو گے لیکن ایک بندے پر بھی ظلم ہو گیا تو انصاف برباد ہو جائے گا۔

حدیث نمبر (۲۳۱۷): حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص راستے میں بیٹھا ہو اس کے پاس کپڑا ہو جس میں دینار ہوں اور وہ ہر گزرنے والے انسان کو اس میں سے دینار دیتا چلا جائے لیکن دوسرا وہ شخص ہو جو اللہ اکبر کا ذکر کرتا جائے تو ذکر کرنے والے

کا مرتبہ زیادہ ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۳۱۸): حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جب کسی ویران جگہ پر جاتے تو ٹھہر کر اس سے پوچھتے کہ تم میں رہنے والے کہاں گئے۔ وہ چلے گئے اور ان کے کام باقی رہ گئے، ان کی خواہش ختم ہوگئی اور گناہ باقی رہ گیا۔ اے ابن آدم! توبہ کی دعا کرنے سے تو یہ بہتر ہے کہ گناہ ہی چھوڑ دیا جائے۔

حدیث نمبر (۲۳۱۹): حضرت شرجیل بن مسلم خولانی کہتے ہیں کہ دو آدمی حضرت ابومسلم خولانی سے ملنے ان کے گھر گئے تو گھر والوں میں سے کسی نے بتایا کہ وہ مسجد میں ہیں، دیکھا تو وہ رکوع کر رہے تھے۔ وہ نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے اور پھر رکوع گننے شروع کیے، ان میں سے ایک نے گنے تو تین سو تھے اور دوسرے نے نماز مکمل ہونے سے پہلے چار سو شمار کیے۔ دونوں نے کہا اے ابومسلم! ہم آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے ہیں انہوں نے کہا اگر مجھے تمہارے بارے میں پتہ چل جاتا تو تمہارے پاس آجاتا، آپ کو میری نماز گننے کی ضرورت نہ تھی، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قیامت کے دن زیادہ سجدے ہی کام آئیں گے۔

حدیث نمبر (۲۳۲۰): حضرت کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اس امت کے حکیم حضرت ابومسلم خولانی ہیں۔

حدیث نمبر (۲۳۲۱): حضرت ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی سے بچو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور زبانوں پر حق بات رکھ دی ہے (وہ حق سوچتے اور سچی بات ہی کرتے ہیں)۔

حدیث نمبر (۲۳۲۲): حضرت عبید رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دیکھو گے کہ مسلمان جتنی ہو سکے کوشش کرتا ہے کہ جو کام اس سے ممکن ہو کرے اور نہ ہو سکنے والے کام پر افسوس کیا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۲۳): حضرت ابوصالح حنفی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا ہے تو اپنی رحمت اسی پر کرتا ہے جو رحم دل ہو، جنت میں بھی رحم دل ہی کو داخل فرمائے گا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم بھی تو اپنے مال اور اہل وعیال پر

رحم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ مطلب نہیں بلکہ وہ ہے جو اللہ نے فرمایا ہے کہ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (یعنی وہ اپنے طور پر رحمت فرماتا ہے)۔

حدیث نمبر (۲۳۲۴): حضرت بکر بن سوادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو نعمتوں میں پلیں گے، رنگ رنگ کے کھانے کھائیں گے، طرح طرح کے کپڑے پہنیں گے لیکن اکڑ کر باتیں کریں گے، میری امت میں سے یہ لوگ بڑے برے ہوں گے۔

حدیث نمبر (۲۳۲۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگ امن میں ہوں۔ سن لو کہ مہاجر وہ ہے جو برائی چھوڑ دے، سن لو کہ مسلمان وہ ہے جس سے اس کا ہمسایہ بچا رہے اور اس کی قسم کھا کر بتاتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایسا آدمی کبھی جنت میں نہ جا سکے گا جس کا ہمسایہ اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہو۔

حدیث نمبر (۲۳۲۶): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کوئی بات تو کر بیٹھتا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کیا ہوگا اور وہی بات اسے ستر خریف گہرے دوزخ میں پہنچا دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۲۷): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر کا کام کر لیا کرتے تھے اور اکثر پیوند لگا لیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۳۲۸): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے دروازے بند نہیں ہوتے تھے، نہ ہی دروازے پر کوئی دربان ہوتا تھا، نہ صبح کو بڑے بڑے پیالوں میں کھلایا جاتا اور نہ ہی شام کو۔ آپ بالکل ہر ایک کے سامنے بیٹھا کرتے، اللہ کے نبی کو جو بھی ملنا چاہتا مل سکتا تھا، آپ زمین پر بیٹھے ہوتے اور زمین ہی پر کھانا رکھتے، موٹے کپڑے پہنتے، گدھے پر سواری کر لیتے اور اپنے پیچھے سواری بٹھا لیتے اور بخدا کھانا کھا کر انگلیاں بھی چاٹ لیا کرتے۔

حدیث نمبر (۲۳۲۹): حضرت حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے نیک کام کرنے کا موقع ملے تو وہ جلدی کرے کیوں کہ نیکی کا یہ دروازہ نا معلوم کب بند ہو جائے۔

حدیث نمبر (۲۳۳۰): حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمجھدار شخص وہ ہوتا ہے جو دین کے مطابق کام کرے اور موت کے بعد آنے والے وقت کے لیے کچھ کر لے لیکن عاجز وہ گنا جاتا ہے جو خواہشوں کے پیچھے چلے اور پھر بھی اللہ سے (بھلائی کی) آرزو رکھے۔

حدیث نمبر (۲۳۳۱): حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے پہل میری امت سے امانت داری اور عاجزی اٹھالی جائے گی چنانچہ تم کسی کو عاجزی کرتا نہ دیکھو گے۔

حدیث نمبر (۲۳۳۲): رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کسی شخص نے ایک آدمی کو سراہا تو آپ نے پوچھا وہ موت کو کتنا یاد رکھتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہم نے اسے ذکر کرتے نہیں سنا، اس نے ذکر کیوں چھوڑ رکھا ہے، وہ کیا چاہتا ہے؟ انہوں نے بتایا اس کے پاس مال بہت ہے۔ فرمایا وہ تمہارا ساتھی نہیں ہوسکتا۔

حدیث نمبر (۲۳۳۳): حضرت ربیع بن راشد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا تم بیٹھتے نہیں؟ انہوں نے کہا جب بھی کچھ دیر کے لیے موت کی یاد دل سے نکل جاتی ہے تو میرے دل میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے شخص سے زیادہ غمگین کوئی نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر (۲۳۳۴): حضرت حوشب رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے اے اللہ! میں ایسی دنیا پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو نیک کاموں سے روک دے اور ایسی زندگی پر بھی پناہ مانگتا ہوں جو بہتر موت سے رکاوٹ بنے۔

حدیث نمبر (۲۳۳۵): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے لہٰذا ان کے لیے دعا کرتے رہو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ان میں تو فلاں برا شخص بھی موجود ہے۔ اللہ فرماتا ہے یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن میں بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوسکتا۔

حدیث نمبر (۲۳۳۶): حضرت حجاج بن اسود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بھوک لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتوں گھروں سے کسی کھانے کی چیز کا پتہ کیا گیا لیکن کسی گھر سے بھی خشک یا تر کھجوریں نہ مل سکیں۔

حدیث نمبر (۲۳۳۷): ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا بنا کر بھیجا کہ آپ نے نہ چھلنی دیکھی اور نہ ہی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھائی اور یہ سلسلہ نبوت سے آپ کے وصال مبارک تک جاری رہا۔ میں نے پوچھا یہ کیسے، آپ تو جو کی روٹی کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم اسے ناپسند کرتے ہوئے اُف اُف کہا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۳۳۸): حضرت سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن الاخنس کے گھر سے گزرے تو وہ ثرید اور بھنا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا اے ابو ہریرہ! بیٹھ جائیے۔ آپ نے پوچھا کیا کچھ کھا رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ثرید اور بھنا ہوا گوشت کھا رہے ہیں۔ آپ نے کہا تم ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جانے کے بعد بھی ایسا کھانا کھا رہے ہو؟ اور پھر رو پڑے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی چاند (ماہ) گزر جاتے، کسی بھی گھر میں چولہا نہ جلتا، نہ ہی روٹی پکائی کھائی جاتی۔ پوچھا گیا کہ وہ زندگی کیسے گزارتے تھے، آپ نے بتایا کہ کھجور اور پانی سے گذارہ کرتے، پھر آپ کے ہمسائے انصار ایسے تھے (اللہ انہیں بہتر جزا دے) جن کے ہاں دودھ دینے والے جانور تھے۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس کچھ دودھ بھیج دیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲۳۳۹): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین ایسی چیزیں ہیں جن پر ابن آدم کا حساب نہ ہوگا، ایک وہ کپڑا جس کے ذریعے شرمگاہ ڈھانپ سکے، وہ کھانا جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھ سکے (گذارے کا) اور وہ گھر جس میں وہ رہائش رکھے اور جو اس سے زیادہ ہوگا تو اس پر حساب ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۳۴۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے جائیداد وغیرہ روک لیتا ہے اور اس کا دل امیر بنا دیا جاتا ہے اور جب (اس کے حالات کی وجہ سے) اسے برائی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے بہت سی جائیداد مہیا کر دیتا ہے اور اسے ہر طرف فاقے نظر آتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۳۴۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں بتا نہ دوں کہ جنتی کون ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کی ہاں بتا دیجیے! فرمایا ہر ضعیف شخص اور کمزور دکھائی دینے والا اور پرانے کپڑوں والا ایسا شخص جس کی کوئی بھی پرواہ نہ کرے لیکن اگر وہ اللہ کو قسم دے دے گا تو وہ پوری کر دے گا۔

حدیث نمبر (۲۳۴۲): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے پر دو مومنوں کی ملاقات ہوگی ان میں سے ایک دنیا میں غنی ہوگا اور دوسرا فقیر، فقیر کو تو جنت میں داخل کر دیا جائے گا لیکن غنی کو روک لیا جائے گا (جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا) اور پھر اسے بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ پھر وہی فقیر اسے بلا کر پوچھے گا کس وجہ سے رک گئے تھے، بخدا آپ کو حساب دینا پڑا! جس پر مجھے خدشہ رہا۔ وہ کہے گا اے بھائی! آپ کے بعد مجھے یقینی طور پر بری طرح سے روک لیا گیا، میں آپ تک نہ پہنچ سکا اور ایسا پسینہ آیا کہ کڑوا چارہ کھانے والا ہزار اونٹ بھی اس سے منہ پھیر جائے۔

حدیث نمبر (۲۳۴۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کوئی ایسا گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ اس کی وجہ سے جنت میں چلا جاتا ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے داخل کرے گا؟ فرمایا وہ تیزی سے نظر ڈال کر توبہ کر لے گا تو گویا وہ گناہ اسے جنت میں لے جائے گا۔

حدیث نمبر (۲۳۴۴): حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی آسمانی آواز (بادل کی کڑک) سنتے تو چہرے پر پریشانی دکھائی دیتی اور پھر جب بارش ہونے لگتی تو آپ کو سکون ہو جاتا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے چہرے پر اثر کیا دکھائی دیتا ہے؟ فرمایا میں نہیں جانتا ہوتا کہ بادل کو رحمت کا حکم ہوا ہے یا عذاب کا۔

حدیث نمبر (۲۳۴۵): حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں جب اللہ کے

نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ کو تیز بخار تھا، میں نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا تو بخار کی گرمی محسوس ہوئی۔ میں نے عرض کی کہ یا نبی اللہ ﷺ میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ کسی کو اتنا تیز بخار ہوا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یونہی ہمارا اجر بھی کئی گنا ہوتا ہے کیوں کہ سب سے زیادہ آزمائش انبیا علیہم السلام ہی کی ہوا کرتی ہے اور پھر نیک بندوں کی۔ ایسے نبی بھی ہوئے ہیں جو فقیر ہو گئے اور فقیر ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنے جبے کی چادر بنائی، پھر ایسے بھی ہوئے جن کے جوئیں پڑ گئیں اور آخر کار انہیں مار ڈالا گیا۔

حدیث نمبر (۲۳۴۶): انصار کے ایک نوجوان کے دل میں خوف پیدا ہوا تو وہ گھر ہی میں بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ اس کے گھر پہنچے تو وہ کھڑا ہو گیا۔ آپ گلے ملے تو اس نے اس قدر چیخ ماری کہ سانس نکل گئی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو کفن دفن کرو کیوں کہ آگ نے اس کا جگر جلا کر رکھ دیا ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۴۷): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو اندر سے دو خالی چیزیں یعنی رحم اور منہ (زنا اور بد گوئی وغیرہ) جہنم میں لے جاتی ہیں اور جو چیزیں اکثر اسے جنت میں لے جاتی ہیں وہ اللہ سے خوف اور اچھی عادتیں ہوتی ہیں۔

حدیث نمبر (۲۳۴۸): حضرت اسد بن وداعہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مومن زیادہ مرتبے والا ہوتا ہے؟ فرمایا غمزدہ دل والا مومن کہ نہ اس میں کھوٹ ہو اور نہ ہی حسد موجود ہو۔ صحابہ نے عرض کی اے نبی اللہ! ایسا ہم میں تو نہیں ہے تو اس کے بعد کون سا مومن زیادہ مرتبے والا ہو سکتا ہے؟ فرمایا ایسا مومن جو دنیا سے کنارہ رکھے اور اسے آخرت کا شوق ہو۔ صحابہ نے عرض کی اے نبی اللہ! یہ چیز بھی ہم میں موجود نہیں۔ صرف حضرت رافع بن خدیج میں ہے تو اس کے بعد کونسا مومن بڑے مرتبے والا ہو سکتا ہے؟ فرمایا ایسا مومن جس کی ہر عادت اور کام اچھا ہو۔

حدیث نمبر (۲۳۴۹): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی بھی شخص کو اس کا عمل بچایا نہیں کرتا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ

کا بھی؟ فرمایا میرا بھی لیکن اللہ تعالیٰ مجھ پر رحمت فرماتا ہے۔ ہاں تم صبح وشام اور رات کا کچھ حصہ عمل کرتے چلو، ارادہ رکھو، مقصد پالو گے۔

حدیث نمبر (۲۳۵۰): حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی اللہ کو کسی کی بھلائی کرنا ہوتی ہے تو اس سے عمل کراتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! وہ اس سے کام کیسے لیتا ہے؟ فرمایا کہ موت سے پہلے اسے نیک عملوں کی توفیق دیتا ہے اور بعد میں اسے موت دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۵۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک افضل صحابی نے ایک شخص کو اس کی ماں کے بارے میں شرمساری کی بات کر دی، اس موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود سن رہے تھے۔ چنانچہ فرمایا اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم تقویٰ کے بغیر کسی کالے اور گورے سے افضل نہیں ہو سکتے۔

حدیث نمبر (۲۳۵۲): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ پوری کی پوری دنیا اللہ کے سامنے وہ حیثیت بھی نہیں رکھتی جو بکری کے پہلے سال کے بچے کی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۵۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مالداری زیادہ سامان سے نہیں بنتی بلکہ امیری دل کی ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۵۴): حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس کی ہمشیرہ ام عبداللہ بتاتی ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس افطاری کے موقع پر دودھ کا پیالہ بھیجا، یہ اس وقت کی بات ہے جب دن بڑے اور سخت گرمی کے تھے۔ آپ نے لانے والے کے ہاتھ دودھ اس لیے واپس کر دیا تاکہ پتہ چل سکے کہ اس نے کہاں سے لیا ہے، اس نے کہلا بھیجا کہ یہ میری اپنی بکری کا ہے، آپ نے پھر واپس کرتے ہوئے ایلچی کو یہ پوچھنے کا حکم فرمایا کہ بکری کہاں سے لی ہے؟ اس نے کہلا بھیجا کہ میں نے اپنی گرہ سے خریدی ہے جس پر آپ نے پی لیا۔ اس سے اگلے دن ام عبداللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ! میں نے بڑے لمبے دن اور سخت گرمی کی وجہ سے بھیجا تھا لیکن

آپ نے ایلچی کے ہاتھ مجھے واپس بھجوا دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے رسولوں کو حکم دیا گیا تھا کہ صرف حلال کھایا کریں اور نیک ہی کام کیا کریں۔

حدیث نمبر (۲۳۵۵): حضرت میمون رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دنیا کی نعمتوں میں سے بیویاں اور خوشبو حاصل کی تھی۔

حدیث نمبر (۲۳۵۶): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے بہترین کام کے بارے میں پوچھا گیا جس پر آپ نے فرمایا موت جب بھی اپنے وقت پر آئے تو عین اس موقع پر تمہاری زبان پر ذکر الٰہی جاری ہونا چاہیے۔

حدیث نمبر (۲۳۵۷): حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میرے پاس آئی، وہ خوشگوار اور میٹھی تھی۔ اس نے اونچا ہو کر دکھایا اور خوب بن ٹھن چکی تھی لیکن میں نے کہا کہ میں تجھے نہیں چاہتا، اس پر اس نے کہا آپ تو مجھ سے ہٹ گئے ہیں لیکن آپ کے علاوہ اور کوئی چھوڑ نہیں سکے گا۔

حدیث نمبر (۲۳۵۸): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ کھجور کے پتوں کی بنی باریک رسی سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے تھے، سر انور کے نیچے کھجور کی چھال بھر کر تیار کیا ہوا تکیہ رکھا تھا۔ اس دوران کئی صحابہ حاضر ہوئے۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ نے کروٹ بدلی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ کے دونوں پہلوؤں اور رسیوں کے درمیان کوئی کپڑا موجود نہ تھا اور رسیوں نے آپ کے پہلو پر نشان چھوڑا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ رو پڑے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر! کس وجہ سے رونا آیا؟ انہوں نے عرض کی میں اس بات کو معلوم کر کے رویا ہوں کہ آپ قیصر و کسریٰ سے کہیں زیادہ عزت والے ہیں اور وہ تو دنیا کو ہر مقام میں خوب سمیٹے ہوئے ہیں لیکن آپ اللہ کا رسول ہونے اور میری معلومات کے مطابق عظیم مرتبہ رکھنے کے باوجود ایسا نہیں کرتے (تو آخر وجہ کیا ہے؟) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات سن کر تم خوش نہیں ہو گے کہ دنیا تو ان کے لیے ہو لیکن آخرت کی نعمتیں صرف ہمیں ملیں؟ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ ٹھیک فرما رہے ہیں کیوں کہ بات تو یونہی ہے۔

حدیث نمبر (۲۳۵۹): حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی کو کم از کم عذاب یہ ہوگا کہ اسے باریک قسم کے دو جوتے پہنائے ہوں گے جو آگ سے بنے ہوں گے، ان کی وجہ سے دماغ دیگ کی طرح جل رہا ہوگا۔ میرے خیال میں ان سے زیادہ عذاب میں ہو لیکن یہ عذاب اس کے لیے ہلکا شمار کیا جائے گا۔

حدیث نمبر (۲۳۶۰): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ کوئی شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ہانپتے ہوئے آیا۔ اس پر گوشت چڑھا ہوا تھا (موٹا تھا) آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے، آپ نے فرمایا برکت نہیں بلکہ یہ تو اللہ کا عذاب ہے۔ وہ اس وقت ہاہ ہاہ کیے جا رہا تھا۔

حدیث نمبر (۲۳۶۱): حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مطابق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے لوگوں سے پہلے قرآن پڑھ کر اس کے ذریعے اللہ سے سوال کیا کرو جب لوگ اسی کے ذریعے دوسرے لوگوں سے مانگتے ہوں گے۔

حدیث نمبر (۲۳۶۲): حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے ایک سائل کی اس بات کے بارے میں پوچھا گیا کہ ”دنیا سے علاحدہ ہونے اور آخرت کی خواہش رکھنے والے کہاں ہیں؟“ تو آپ نے کہا میں تو اس کا جواب کچھ بھی نہ دوں گا۔

حضرت مسروق کہتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہی بات کسی سے سنی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے مزارات پر لا کھڑا کیا اور فرمایا کہ کیا ان کے بارے میں پوچھتے ہو؟

حدیث نمبر (۲۳۶۳): حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی ایک جنازے میں شامل تھے، وہ ایک پرانی اور دھنسی ہوئی قبر کے پاس بیٹھ گئے، وہیں ان کے گھر والوں میں سے ایک شخص بھی موجود تھا، آپ نے آواز دی تو وہ آیا جس پر آپ نے اسے کہا کہ ذرا قبر میں جھانکو تو سہی۔ اس نے جھانکا تو کہنے لگا کہ یہ گھر تنگ، خشک اور تاریک دکھائی دے رہا ہے، اس میں کھانے کو کچھ نہیں، پینے کی کوئی چیز نہیں اور نہ ہی بیوی ہے۔ اس پر آپ نے کہا خدا کی قسم! آخر تمہارا گھر ایسا ہی ہوگا۔“ یہ سن کر اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔ تاہم میں قسم

دے کر کہتا ہوں کہ میں اگر قبر میں جاؤں اور اسے اس قبر میں لانے کو کہا جائے تو ایسا نہ کرنا۔

حدیث نمبر (۲۳۶۴): ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کے سائے کی طرف سب سے پہلے کون جائیں گے؟ صحابہ نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جب ان کے سامنے حق بات بیان کی جائے تو اسے مانیں گے، کوئی ان سے کچھ مانگے گا تو وہ دے دیں گے اور لوگوں کا فیصلہ ویسے ہی کریں گے جیسے اپنے بارے میں کرتے ہوں گے۔

حدیث نمبر (۲۳۶۵): حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں بھلائی کے کام کرنے والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے اور جو دنیا میں برائیاں کرتے رہے ہوں گے، آخرت میں بھی برے دکھائی دیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

خدائے نور مجسم ﷺ و مخلوق از ایں کائنات کا کرم ہے کہ مورخہ ۸ر جنوری ۲۰۰۹ء بروز جمعہ شروع کیا جانے والا یہ ترجمہ آج مورخہ ۲ر فروری ۲۰۰۹ء بروز پیر میری گھڑی کے مطابق رات دس بج کر چالیس منٹ پر مکمل ہو رہا ہے، جس میں رہ جانے والی کوتاہیوں پر اللہ سے معافی کا خواستگار اور عند اللہ والرسول ﷺ قبول ترجمے کا ثواب اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی نور اللہ مرقدہ کے حضور پیش کرتے ہوئے اپنے نہایت کرم فرما اساتذہ حضرت فقیہ اعظم مفتی محمد نور اللہ نعیمی قادری بصیر پور، حضرت مفتی سید ابوالبرکات قادری مشہدی رضوی لاہور، حضرت مفتی محمد حسین نعیمی رحمہم اللہ کو نامۂ اعمال میں جمع کرا رہا ہوں جن کے بے پایاں کرم کی بنا پر عرصہ سے محروم ایک بیکس کو علمی خدمات کا موقع ملا۔ پھر ان کے ساتھ ساتھ اپنے آخری استاذ مشفق شیخ الحدیث حضرت ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی مدظلہم العالی کے لیے بھی دل کی گہرائیوں سے دعائیں کرتا رہوں گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی اس اُمت اور میرے والدین کو اس شان سے بخشے کہ سرورِ کونین اور ہادیٔ امم ﷺ کو بہت ہی خوشیاں حاصل ہوں۔ آمین! (ثم آمین)

ادنیٰ گدائے پیر سیال

شاہ محمد چشتی سیالوی انصاری عفی عنہ محلہ محمود پورہ قصور

اصلاح حال وقال اور حسن فکر ونظر پر مبنی مکتبہ امام اعظم کی تازہ ترین کتاب

امام اعظم ابو حنیفہ کی محدثانہ عظمت اور سات صحابہ کرام
سے ان کی سات احادیث کی روایات ورواۃ کا تعارف

امام المحدثین

تقدیم وترجمہ مع متن

الاحادیث السبعة عن سبعة من الصحابة
الذين روى عنهم الامام ابو حنيفة رضی اللہ عنہ

تالیف

ناصر السنة ابو المکارم عبد اللہ بن حسین حنفی نیشاپوری
علیہ الرحمۃ والرضوان

ترجمہ
فہیم احمد ثقلینی ازہری

تحریک
محمد ظفر الدین برکاتی

صفحات
64

قیمت
60/=

مکتبہ امام اعظم دہلی

۴۲۵/۲ - اردو مارکیٹ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

Mob.: 995842355 , 9560054375

E-mail ID : nizamuddinnizami@gmail.com, razavikitabghar@gmail.com